جمہوریت

بلائے وقت

اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰه

بے شک حاکمیت اللہ کے لیئے ہے



اطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو

بابا جی عنایت اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم

بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

حمد باری تعالیٰ

تو عقل و خرد سے ہے ماورا، تو زمان و مکاں میں ہے جا بجا — تو عظیم ہے اور عظیم تر۔ تیری ذات جل جلال ھو

تو ذات و صفات میں ہے یکتا، تو ہر عیب سے ہے منزہ — تو لا شریک ہے با خدا۔ تیری ذات جل جلال ھو

تو بحر و بر میں ہے ہر جگہ، نہ کوئی حدود ہے نہ انتہا — تو کیسے ہو منکشف اے خدا، تیری ذات جل جلال ھو

تیری صورتیں تیرے نقش و نگار، تیرا معمار خانہ ہے لا جواب — اے مصور با کمال ، تیری ذات جل جلال ھو

تیرے اسمائے حسنہ کی بات کیا، یہ خوب سے ہیں خوب بجا — تو جمیل ہے اے حسن جمال ، تیری ذات جل جلال ھو

جو ذکر وفکر میں ڈھل گیا، اسے موت سے ہے کیا واسطہ — تیری ذات عالی ہے بر ملا، تیری ذات جل جلال ھو

تیری تسبیح چرند پرند کریں، تیرے سامنے تسلیم وخم کریں — اے صورت گر اے سیرت نواز، تیری ذات جل جلال ھو

مجھے حمد و ثنا کا ساز دے، میرے ہمنوا میرا ساتھ دے — مجھے قلب و نظر بیدار دے، تیری ذات جل جلال ھو

تجھے جس نام سے بھی پکار لوں، تو منور ہے ہر صفات میں — تو جلال و جمال سے ہے آراستہ، تیری ذات جل جلال ھو

مجھے احسن تقویم کی خیرات دے، مجھے عظیم وقدیم کی بات دے — مجھے کون و مکاں سے نواز دے، تیری ذات جل جلال ھو

مجھے رحم وکرم کی بھیک دے، مجھے حسن عمل کی توفیق دے — میرے غمکدے کو ثبات دے، تیری ذات جل جلال ھو

مجھے ادب جہاں کا نور دے، مجھے الفت نبی کریم دے — مجھے ورد آل درود دے ، تیری ذات جل جلال ھو

میرے دکھ سے ہے تو آشنا ،میرے دردکو کر عطا شفا — تو ورد عنایت عام کر ، تیری ذات جل جلال ھو

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	جمہوریت بلائے وقت ہے
مصنف	باباجی عنایت اللہ
تعداد	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	12 دسمبر 2012
قیمت	--
تعاون	ادارۂ افکارِ جبریل، مین بازار نواب آباد (اوکاسا پبلی کیشنز) واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

منگوانے کا پتہ:

مقدّم ہاؤس

شمس کالونی، گولڑہ موڑ پوسٹ آفس، اسلام آباد

03335177938, 03360111165, 051-2315014

babagee.inayatullah@gmail.com

انتساب

عزیزم ریٹائرڈ جنرل حمید گُل کے نام

جنھوں نے 16 جنوری 2011ء کو گوجرانوالہ میں ’’واصف علی واصفؔ ڈے‘‘ کے موقع پر جمہوریت کو بلائے وقت کا عنوان دِیا

نیز پاک فوج کے اُن جوانوں کے نام جو مُلک کی شان اور آن ہیں

بابا جی عنایت اللہ

پیش لفظ

جمہوریت بلائے وقت میں دینِ ابراہیم علیہ السلام کے چار اہلِ کتاب پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور مغربی مادہ پرست فلاسفرز ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون، فرانسس بیکن کے تخلیق کردہ نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کا مختصر تقابلی جائزہ۔

۱۔ دینِ ابراہیم کے تمام پیغمبران کی اُمتوں کو ان حقائق سے آگاہ کرنا ضروری ہے کہ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے زبور، توریت، انجیل، قرآن شریف کی الہامی کتابوں کے نظریات اخلاقیات تعلیمات کو سرکاری سرفرازی سے کیسے محروم کیا۔ برطانیہ میں کیتھولک پروٹیسٹنٹ کے مذہبی فرقوں کا تصادم کیسے کروایا، اس کے بعد مادہ پرستوں کا ٹولہ ملکۂ برطانیہ کے پاس کیسے حاضر ہوا۔ مذہبی فرقہ پرست، پادریوں کی نفرت و نفاق کی پھیلائی ہوئی خانہ جنگی اور ظلم کی گھناؤنی داستان سنائی۔ ملکہ کو بتایا کہ برطانیہ میں پیرانِ کلیسا کی خانہ جنگی کی وجہ سے چار، پانچ لاکھ افراد کا قتال اور ملکی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ جس کی مکمل ذمہ داری مذہبی فرقوں کے پیران کلیسا پر عائد ہوتی ہے۔

۲۔ ملکہ برطانیہ نے فرقہ پرست پادریوں کے خلاف کاروائی کرنے کی بجائے انجیلِ مقدس کے الہامی تعلیمات کی حکومتی سرفرازی کو ختم کر دیا۔ خدا، اُس کے پیغمبران، اُن کی الہامی کتابوں کے نظریات اخلاقیات، تعلیمات کے مُنکر، مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کی حکومتی بالادستی قائم کر دی۔ برطانیہ میں مادہ پرستوں نے مادی، اقتصادی، سائنسی ترقی کے نام پر حکومت قائم کی۔ جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت تخلیق کیا اور ملک پر مسلط کر دیا۔ مغربی جمہوریت جو مغربی مادہ پرستوں کی گود میں پلی وہ پادری و بشپ کے خلاف بغاوت کا نتیجہ تھی۔ جب پیران کلیسا نے فرقہ پرستی کی چِتا جلائی اور لاکھوں انسان اس میں بھسم ہوئے۔ مذہب کے نام پر جو ظلم و جبر کا نظام جاری تھا وہ ختم ہوا۔

۳۔ جمہوریت کا نظامِ حکومت قائم کیا۔ انجیلِ مقدس کی تعلیمات کو گرجا و کلیسا تک محدود کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی الہامی کتاب انجیل مقدس کے اخلاقیات اور خدمت خلق کی تعلیمات کی روشنی میں تیار ہونے والا اعلیٰ کردار و تشخص کو سرکاری طور پر ختم کر دیا۔ مادہ پرست فلاسفرز کی تخلیق کردہ تعلیمات کی حکومتی بالادستی پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت پر مسلط کر دی۔ مادہ پرستی کا کلچر عروج پذیر ہوتا گیا۔ مادہ پرست فلاسفرز کی تعلیمات کا زہر عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کے جسد میں بتدریج اُترتا گیا۔ اس تعلیمی زہر کی تاثیر کی لاعلمی، زہر کے اثرات کو روک نہ سکی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت مادی فلاسفرز کے مذہب کش جمہوریت کے استحصالی کلچر کے مذہب میں کنورٹ اور انجیلِ مقدس کی الہامی تعلیمات سے بتدریج دور ہوتی گئی۔ پیغمبرانِ خدا کے اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، ادبِ انسانیت، خدمتِ انسانیت، اخوت و محبت، امانت و دیانت، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے اور شرم و حیا، عصمت و عفت، چادر و چار دیواری، ازدواجی نظامِ حیات کی شاہکار اُمت لوٹ کھسوٹ، عوام النّاس کے بنیادی حقوق غصب کرنے خود غرضی، نفس پرستی کی چِتا جلانے، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کو کچلنے، سچائی کی جگہ جھوٹ کو عام کرنے، عوامُ النّاس کا بے رحمی سے قتال کرنے، دھوکے اور دغا بازی کو سیاست کا نام دینے مخلوط معاشرہ تیار کرنے، فحاشی، بے حیائی، بدکاری اور زنا کاری کے کلچر کو پھیلانے کا عمل رائج کر لیا۔ پیغمبران کی الہامی کتب پر مشتمل صداقتوں کو جرائم اور مادہ پرست فلاسفرز کے تخلیقی نظریاتی تعلیمی جرائم کو صداقتوں میں بدلنے کی سرکاری سرفرازی رائج کر لی۔ انھوں نے دینِ ابرہیم علیہ السلام اور ان کے پیغمبران کی الہامی کتابوں کے نظریات، تعلیمات اخلاقیات کی نفی پر جمہوریت کا مذہب مسلط کر دیا۔

پیش لفظ

۴۔ ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے فلاسفرز پر مشتمل نظریۂ حیات چاروں اہلِ کتاب پیغمبران اوران پر نازل کی ہوئی چاروں الہامی کتابوں زبور شریف توریت شریف انجیل شریف ،قرآن شریف کے بتائے ہوئے اخلاقیات یعنی اخلاقی تعلیمات ،نظامِ حیات کو مسترد اوراس کی نفی کرتے ہیں۔ دوسرے فلاسفرز کی طرح بیکنی فلسفہ بھی تمام پیغمبران خدا کے نظریات کے متضاد ہے۔ ان کے نزدیک مادی قوت اور مادی طاقت ہی سب کچھ ہے۔ نہ وہ خدا کو، نہ ہی اس کے پیغمبران اوران کی الہامی کتابوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو تسلیم کرتے ہیں۔

۵۔ اس کے برعکس پیغمبران خدا کی تمام الہامی کتابیں مادیت کو واضح طور پر اخلاقیات کے تابع رکھنے کی تعلیمات دیتی ہیں اور اخلاقیات کو مقصود حیات اور مادی وسائل کو ثانوی حیثیت دیتی ہیں۔ کوئی الہامی کتاب اخلاقیات کو ترک کرنے ،حقوق انسانی بالجبر غصب کرنے ، مادی استحصالی نظام کو رائج کرنے ،کمزور، کمتر، سادہ لوح، مادی قوت سے محروم، بے ضرر انسانوں سے ان کی بنیادی ضروریات چھیننے کی اجازت نہیں دیتی۔ مادہ پرست فلاسفرز کے چند پرستاروں نے اپنے اپنے ملک میں مادی طاقت، سیاسی قوت مادی وسائل، مال و دولت پر قابض ہونے، کمتر، کمزور، سادہ لوح، بے ضرر، بے بس اور غریب کروڑوں عوام کا مال و متاع چھیننے، ان کو غلام، محکوم بنانے کے لیے جمہوریت اوراس کے الیکشنوں کا ایسا استحصالی حکومتی نظام مسلط کررکھا ہے۔ جس سے دنیا بھر میں مادی طاقت، مادی قوت، افرادی برتری، اعلیٰ وسائل کے حامل پانچ، چھ ہزار افراد پر مشتمل ٹولہ نے ہر ملک پر اپنی حکومتی اجارہ داری مسلط کررکھی ہے۔ ان کے علاوہ کوئی اور فرد الیکشنوں میں حصہ لے نہیں سکتا۔ اس طرح ملک کے مادہ پرست دہشت گرد اپنے اپنے حلقہ انتخاب سے کامیابی کا تاج پہن کر ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر کی شکل میں صوبائی، وفاقی اور سینٹ کے اسمبلیوں کے پنڈال پر قابض ہوجاتے ہیں۔ انسانی بنیادی حقوق تک غصب کرتے جاتے ہیں

۶۔ جمہوریت کے الیکشنوں کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے کسی ارسطو کی ضرورت نہیں۔ مادی طاقت اور قوت کی برتری کی بنیاد پر الیکشن لڑا جاتا ہے۔ پاکستان میں کم و بیش چھ ہزار مادہ پرست حکومتی ٹولہ موجود ہے جو الیکشن میں حصہ لیتا ہے اور ۱۸ کروڑ عوام ان کے ووٹر بن چکے ہیں۔ اگر ایک حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر ہیں۔ پاکستان میں چودہ سیاسی جماعتوں کے معاشی، معاشرتی طاقت وقوت کے مادی دہشت گرد، دھوکہ باز، ایول جینئس رہنما اوران کے امیدوار الیکشن لڑتے ہیں۔ حلقہ انتخاب سے ایک اعلیٰ درجہ کا دہشت گرد ۲۵ ہزار ووٹ لے کر کامیاب ہوجاتا ہے اور بقایا ۷۵ ہزار ووٹ دوسرے ۱۳ اُمیدوار حاصل کرتے ہیں۔ ملک کے بدترین معاشی دہشت گرد اور معاشرتی مُجرم اپنے اپنے حلقہ انتخاب سے الیکشن جیت کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ پھر یہ مُجرم ہارس ٹریڈنگ کے مُجرمانہ کھیل کو جاری کرلیتے ہیں۔ حسب مراتب مادی طاقت کے دہشت گرد غاصب دھوکہ باز ایول جینئس اپنی ذہنی، مادی قوت کے مطابق صدرِ مملکت، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ، سپیکرز، گورنرز، وزیروں، مشیروں کے حکومتی عہدے خرید لیتے ہیں۔ سودا بازی ہوتی، بولیاں لگتی، حکومتیں تیار ہوتی رہتی ہیں۔ پاکستان میں قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف ۱۹۴۷ سے مادہ پرست فلاسفرز کا پرستار جمہوریت کے استحصالی مذہب کا حکومتی ٹولہ ملک پر مسلط ہے۔ یہ منافق ٹولہ قرآنِ حکیم کے آئین کی حکومتی سرفرازی کو ختم کرچکا ہے۔ مُسلم اُمہ مانتی تو اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ اوران پر نازل کی ہوئی الہامی کتاب قرآنِ حکیم اوراس کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات کو ہے اور پیروی کرتی ہے جمہوریت کے جاگیردار، سرمایادار مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے تخلیق شدہ منفی نظامِ حیات کی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۷۔ پاکستان میں مادہ پرست فلاسفرز کے پانچ چھ ہزار پرستاروں نے جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو قیدی، غلام، مجبور، بے بس، اپاہج اور محکوم بنا رکھا ہے۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے انسانوں کے تخلیق کیے ہوئے کُفر کے نظریات اخلاقیات، تعلیمات کا سرکاری طور پر پابند بنا رکھا ہے۔ حکومتی سیاسی اور فوجی ٹولہ مُسلم اُمہ کو جمہوریت کے کُفر کے کلچر میں کنورٹ کیے جا رہا ہے۔ کیا جمہوریت کے کُفر کی سرکاری اطاعت کے بعد مُسلم اُمہ مسلمان کہلا سکتی ہے۔ ملک ان کی ملکیت، ملکی خزانہ ان کی پاکٹ منی بن چکا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک میں اور خاص کر شمالی علاقہ جات میں مساجد کو ویران اور طالب علموں کو طالبان کا نام دے کر قتال کیے جا رہا ہے۔ فوج کی گن پوائنٹ پر مساجد کی جگہ جمہوریت کے سکول کالجز کھولے جا رہے ہیں۔ جن کے ذریعے جمہوریت کے کُفر کا طبقاتی تعلیمی نظام مخلوط تعلیمی نظام فحاشی بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا کلچر پھیلانے، اسلامی تہذیب ختم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

۸۔ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک کے مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے سائنسی ترقی، ایٹمی ترقی، ایٹمی توانائی کی ترقی اور جدید اسلحہ پر سبقت حاصل کر کے دنیا بھر کے غیر ترقی یافتہ ممالک، کمزور اقوام، کم تر کروڑوں عوام کا جینا محال کر رکھا ہے۔ جھوٹے، بے بنیاد، بوگس الزامات لگا کر، یو این او کے جھوٹے فیصلوں کو ڈھال بنا کر غیر ترقی یافتہ ممالک پر حملے کرتے، جنگیں مسلط کرتے، جدید اسلحہ سے ان کا قتال کرتے، ان کے وسائل، مال و دولت لوٹتے، ملکوں پر قابض ہو جاتے ہیں۔ امریکہ اور امریکی عوام کا دشمن بناتے اور ملکی عوام کو رسوائے زمانہ کیے جا رہے ہیں۔

۱۹۔ امریکہ کے اپنے عوام بھی اس حکومتی ٹولہ کے ظلم سے بچ نہیں سکتے۔ کمزور، کم تر، سادہ لوح عوام الناس ۸ گھنٹے کی متواتر و مسلسل محنت کی کمائی ہوئی دولت کو یہی ناصب ٹولہ ٹیکسوں اور دوسرے استحصالی نظام سے چھین لیتا ہے۔ عوام محنت سے نڈھال، بیروزگاری، کسمپرسی کی حالت سے دوچار، عراق، افغانستان جیسی جنگوں کے بجٹ برداشت کرنے کے پابندہ بنا دیے گئے ہیں۔

۲۰۔ ان مادی دہشت گردوں کے تجارتی ادارے امریکہ کے ہی نہیں دنیا بھر کے ممالک کے محنت کش، ہُنر مند عوام کا معاشی خون چوس رہے ہیں۔ جمہوریت کا حکومتی ٹولہ ہر ملک پر مسلط ہے۔ ان کا دینِ ابراہیم علیہ السلام کے کسی پیغمبر خدا، ان کی اِلہامی کتب زبور شریف، توریت شریف، انجیل شریف، قرآن شریف کی تعلیمات سے کوئی واسطہ نہیں۔

۲۱۔ وہ دینِ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اِلہامی کتب کے مُنکر، منافق اور کافر ہیں۔ ان کو داؤدی، یہودی، عیسائی، مسلمان کے نام سے پکارنا ایک گناہِ عظیم ہے۔ وہ مادہ پرست فلاسفرز کے نظریاتی پرستار ہیں۔ جمہوریت ان کا نظریاتی استحصالی کُفر کا مذہب ہے۔ جو پیغمبران کی اُمتوں کو مادہ پرستی کے استحصالی نظامِ حیات میں کنورٹ کیے جا رہا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اللہ تعالیٰ نے لفظِ کُن سے کائنات کو خلق کیا۔حضرت آدمؑ کو اسماء کا علم عطا کر کے خلیفة اللّٰہ فی الارض کے منصب پر فائز کیا۔حضور اکرمؐ نے فرمایا۔انا مدینة العلم و علی بابہا۔ میں (محمد ﷺ) علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ازل سے لے کر ابد تک اسی شہر علم سے روشنیوں کی بھیک لے کر نور فشانی جاری و ساری ہے۔ صوفیائے کرام نے بنی نوع انسان کی فکری راہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے لیے ہر دور میں قرطاس وقلم کا سہارا لیا۔اگر ہم اردو زبان وادب کا ارتقائی مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کی تعمیر وتشکیل میں بھی صوفیائے کرام کا متعدبہ حصہ موجود ہے۔جس کی تائید مولوی عبدالحق کی علمی تصنیف "اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا حصہ" سے بدرجۂ اتم ہوتی ہے۔

بابا جی عنایت اللہ پاکستان میں مکتبۂ واصفیہ کے وہ ترجمان ہیں کہ جن کے فکر ونظر کو تقدس و پاکیزگی عطا ہوئی۔ان کے قلب و ذہن کو کوثر وتسنیم سے دھو کر معطر کر دیا گیا۔ انھیں بھی اسرار ورموزِ خفی وجلی سے آگاہ کر کے ان پر مہربانی کی گئی۔یہ علم کے موتی، یہ کتابیں، یہ فکر ونظر کے سرچشمے شہرِ علم سے آئے ہیں۔انھوں نے خاکِ مدینہ ونجف کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنایا اور حضرت واصف علی واصفؒ کی انگلی پکڑ کر برصغیر پاک وہند کے چاروں سلاسلِ تصوف سے فیضِ بے بہا پایا۔بابا جی عنایت اللہ دُنیاوی اعتبار سے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر اسلام آباد ریٹائر ہوئے۔اللہ تعالیٰ نے انھیں مال ومتاعِ دُنیا سے خوب نوازا ہے مگر وہ بباطن ایک درویش صفت انسان ہیں۔بابا جی عنایت اللہ واقعی "بابُ العلم" کے در کے منگت ہیں۔ مجھے ان کی شخصیت کو دیکھ کر محمد اظہار الحق کے یہ شعر بے ساختہ یاد آتے ہیں۔

حروف کشف کے ہیں اور ظروف مٹی کے
اُجڑ سکے گی کسی سے نہ خانقاہ مری

فقیرِ خاک نشیں اور اس کی جنبشِ لب
پھر اس کے بعد ہوئی سلطنت تباہ مری



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

انھیں تحریک تحفظ و استحکامِ پاکستان کی ذمہ داری سنبھالنی ہے اور وہ اپنی اس علمی تصنیف ”جمہوریت بلائے وقت“ میں غاصبانِ وقت کو للکارتے دکھائی دیتے ہیں۔ انکے لب و لہجے میں وہ گھن گرج، بلند آہنگی اور جوش و جذبہ ہے کہ جسے دیکھ کر بلا شک و شبہ انکے زورِ خطابت کا بھی بے ساختہ قائل ہونا پڑتا ہے۔

بابا جی جدید عہد کے انتہائی بالغ نظر، دُور رس، نکتہ فہم اور نکتہ دان دانش ور ہیں۔ جنھوں نے عصرِ حاضر کے قومی و ملی مسائل تہذیب نو کی نیرنگیوں، الحاد و بے دینی، فحاشی و عریانی، بے حیائی و بدکاری اور مادیت پسندی کو اپنی تحریروں کا موضوع بنایا ہے۔ وہ موجودہ مغربی جمہوریت کو چند مادہ پرست فلاسفرز کے پیروکار اور مخصوص حکومتی ٹولہ کی سوچ کا آئینہ قرار دیتے ہیں۔ بابا جی عنایت اللہ نے ”جمہوریت بلائے وقت“ میں مغربی جمہوریت کا اسلامی جمہوری اقدار سے تقابل کرتے ہوئے مغربی فلاسفرز کے افکار و نظریات کو محض قوت و اقتدار اور حصولِ جاہ کا منبع و ماخذ قرار دیا ہے۔ وہ یہ امر بخوبی سمجھتے ہیں کہ اسلامی جمہوریت کا مرکز و محور تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔ اسلامی جمہوری معاشرے میں عدل و انصاف، مساوات، قانون کے احترام اور احتساب رائے جیسے اہم عناصر پائے جاتے ہیں۔ بابا جی نے ”جمہوریت بلائے وقت“ میں موجودہ انسانی معاشرت کو مادی طرزِ فکر سے نجات دلا کر تزکیۂ باطن اور رُوحانی ارتقا کا پیغام دیا ہے۔ وہ مغربی فلاسفرز کی ملحدانہ سوچ کو زور و شور سے تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ وہ اس امر پر زور دیتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ کم و بیش پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل مادہ پرستاروں کا ایک خاص ٹولہ نہ صرف تیسری دنیا بلکہ ترقی یافتہ اور متمدن تمام ممالک کے ممکنہ مادی وسائل پر قابض ہے۔ دنیا بھر میں مذاہب کی مقدس تعلیمات کو بالائے طاق رکھنے سے صرف عائلی نظام ہی شکست و ریخت کا شکار نہیں ہوا بلکہ ممالک، اقوام اور پیغمبران کی اُمتوں کے مابین تعلقات میں بھی رخنہ اندازی در آئی ہے۔ ہیروشیما اور ناگا ساکی کی تباہی و بربادی، جرمنوں کا قتال اور ان کی مستورات کی بے حُرمتی، افغانستان میں آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے، ایران و عراق کی باہمی جنگ، کشمیر، بوسنیا، چیچنیا اور فلسطین میں بڑھتی ہوئی جارحیت، وطن عزیز میں ہر طرف دہشت گردی کی عبرتناک لہر، طاقت ور ممالک کی آمرانہ پالیسیوں کا تسلسل ہے۔ جو کہ حقیقت میں کفر و دینِ ابراہیمی کی وہی آویزش ہے جو کہ طلوعِ اسلام کے دور سے چلی آ رہی ہے۔ بقول اقبالؒ

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بابا جی عنایت اللہ کی یہ علمی تصنیف ”جمہوریت بلائے وقت“ ان کی متنوع الجہات اور بوقلموں شخصیت کے انوکھے زاویوں کو سامنے لاتی ہے۔ مسلمان صوفیائے کرام نے ہمیشہ بنی نوع انسان کو سونے چاندی کے ڈھیر، عالی شان عمارات، اعلیٰ نسل کے گھوڑوں، تعیش کی زندگی سے دور رکھا اور دنیا کی بے ثباتی کا درس دیا ہے۔ بابا جی کی علمی تصنیف ”جمہوریت بلائے وقت“ میں امرائے سلطنت کو حبِ جاہ و مال کی ہوس سے دور رکھنے کی بھی پوری سعی و کاوش ملتی ہے جو کہ دراصل صوفیانہ تعلیمات کی وہی باوقار روایت ہے جس میں اللہ بس، باقی ہوس نمایاں ترین نکتہ رہا ہے۔ یہ علمی تصنیف دراصل حدیثِ رسول ﷺ کے مصداق ہے جس میں آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا عین جہاد ہے۔ بابا جی کی علمی تصنیف ”جمہوریت بلائے وقت“ کا اسلوب جامع، پرمغز اور مدلل ہے۔ وہ اپنے تبصرہ اور لفظ در لفظ مرصع جملوں سے ایک وسیع المطالعہ، صائب الرائے قومی دانشور نظر آتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ انسانی برادری اور اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو لوٹ کھسوٹ، چھینا جھپٹی، انسانی قتال اور حرص و لالچ سے نجات دلا کر کے ان کے باطن میں صبر، شکر، توکل اور قناعت کے اوصاف پیدا کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ وہ منطق و استدلال اور تفکر و تدبر کا راستہ اپناتے ہوئے صرف مغربی جمہوریت کے تاریک پہلوؤں کو ہی سامنے نہیں لاتے، اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں اور ممالک کے مابین بین المذاہب مکالمے اور اخوت و محبت پر بھی زور دیتے ہیں۔ وہ آسمانی الہامی کتابوں اور پیغمبرانِ خدا کی تعلیمات کی طرف مراجعت لمحہ موجود کی ضرورت قرار دیتے ہیں۔ تاکہ معروف مغربی فلسفی فرانسس بیکن کی شیطانی سوچ اور مادی ترقی، سائنسی ترقی، ایٹمی ترقی کے تباہ کن تصور کو ختم کیا جاسکے۔ دنیا بھر کے جغرافیہ پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہر دو متحارب گروہ بغاوت، فتنہ و فساد اور محاربت کے اصول پر کار فرما ہیں۔ یہ چند مخصوص مادہ پرست افراد کے گروہ بنی نوع انسان اور پیغمبران کی اُمتوں کے قتال میں مصروف ہیں۔ وہ زیرِ تسلط افراد و اقوام کے ممکنہ قدرتی وسائل پر قابض ہونے کے لیے دلیل، منطق، گفت و شنید اور پرامن جدوجہد کا راستہ اپنانے کی بجائے اپنے ہاتھوں میں ہتھیار اٹھا لیتے ہیں جو کہ مادہ پرستانہ سوچ کا آئینہ دار طرزِ عمل ہے۔

بابا جی عنایت اللہ مُسلم نشاۃِ ثانیہ کے علمبردار وہ حریت پسند قلمکار ہیں جو روئے زمین پر آجر و اجیر، آقا و غلام اور مزدور و سرمایہ دار کے تفاوت کو جڑ سے اکھاڑ کر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ بابا جی ایک محبِ وطن پاکستانی ہی نہیں پوری انسانی برادری کے بہی خواہ، ہمدرد، غم خوار اور خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا راہ دکھاتے ہیں۔ بابا جی نے ”جمہوریت بلائے وقت“ میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی اسلامی جمہوریت کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اسے اقوام و ملل کے لیے ایک رول ماڈل قرار دیا ہے۔ وہ مدینے کی اسلامی ریاست اور خلفائے راشدین کے شورائی نظام کو بار بار تحسینی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ اس امر کے زبردست خواہاں ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کا نفاذِ عمل میں لایا جاسکے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ موجودہ پاکستان کے بحرانی دور کا جلد خاتمہ ہو، انتشار و افتراق، بدامنی، دہشت گردی اور لاقانونیت ہمیشہ کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔ وہ عدل و انصاف، مساوات کے احترام پر زور دیتے ہیں۔ ہمیں ان کی اس پوری تصنیف میں بین السطور خالص پاکستانی سوچ اور فکر روز روشن کی طرح عیاں نظر آتی ہے۔ منیر نیازی نے اس شعر میں شاید انھیں کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کی ہے۔

فروغِ اسمِ محمدؐ ہو بستیوں میں منیر
پرانی یاد نئے منظروں سے پیدا ہو



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



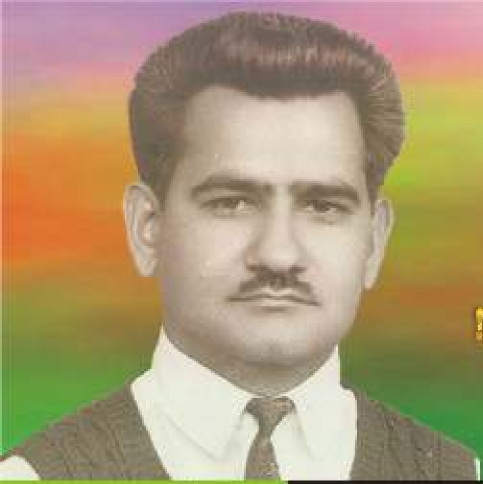
بابا جی عنایت اللہ نے ”جمہوریت بلائے وقت“ میں قارئین کے فکر و نظر کو جھنجھوڑا۔ انھیں پوری قوت سے بہ بانگِ دہل یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ مادہ پرستانہ افکار و نظریات کے حامل مغربی فلسفیوں کی نابینا تقلید پرستی انھیں قعرِ مذلت کی اتھاہ گہرائیوں تک پہنچانے کا باعث ہے۔ بابا جی نے یہ واضح کیا ہے کہ موجودہ مقننہ، عدلیہ، انتظامیہ نے شترِ بے مہار کی طرح قرآن و سنت کی بالا دستی کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ ہر شعبہ حیات میں شعائرِ اسلامی کی جھلک نظر آنے کی بجائے وحشت و بربریت، فحاشی و عریانی، انسانی قتال اور جنسیات زدگی کے نقوش صاف دکھائی دیتے ہیں۔ پڑھا لکھا دانش ور طبقہ فرائیڈ کے تحلیل نفسی، نیٹشے کے فوق البشر سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ وہ لینن، ماؤ اور کارل مارکس کو اپنا ہیرو قرار دیتا ہے مگر حقیقت میں یہ صناعی جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے۔

بابا جی عنایت اللہ کے افکارِ عالیہ پر عمیق نظر ڈالنے سے یہ احساس دامن گیر ہوا کہ ان کی فکر کے سوتے، معروف مُسلم سائنس دان، مفکر اور فلسفی علامہ محمد یوسف جبریلؒ سے ملتے جلتے ہیں۔ جو فقیر نے اپنی علمی تصنیف (کن فیکون) میں اجاگر کیے ہیں۔ بابا جی عنایت اللہ ۱۹۶۳ء میں لاہور انگلش کالج لاہور میں تھے۔ جہاں ان کی ملاقات علامہ محمد یوسف جبریلؒ سے ہوئی۔ جو ادارہ کے سربراہ واصف علی واصفؒ سے ملنے کے لیے وہاں جاتے۔ یہ شرف نیاز قیام لاہور کے دوران جاری رہتا ہے اور بعد ازاں واہ کینٹ میں علامہ محمد یوسف جبریلؒ کی آمد کے بعد بھی اس میں کمی نہیں آتی۔ جب بابا جی عنایت اللہ کی دوسری علمی تصنیف ”صدائے وقت“ شائع ہوئی تو انھوں نے واشگاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ ”عنایت اللہ! آپ نے میرے مشن کی تکمیل کر دی ہے“۔ علامہ محمد یوسف جبریلؒ نے بابا جی عنایت اللہ کی دوسری علمی تصنیف ”صدائے وقت“ میں یہ بھی تحریر کیا کہ ’صدائے وقت ایک آواز ہے جو رات کے پچھلے پہر آسمان سے اتر کر انسانی بستیوں کے گلی کوچوں میں پھرتی ہوئی مسجدوں کے اندر سے گھومتی ہوئی، ریگزاروں، دریاؤں، پہاڑوں، وادیوں اور سمندروں کے اوپر سے چاندنی پر اسرار اور سحر انگیز مگر غیر مرئی چاندنی کی صورت میں گزرتی ہوئی اپنا اثر چھوڑتی چلی جاتی ہے“۔

لہٰذا میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ بقولِ غالب

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے

محمد عارف (ٹیکسلا) ایم اے اردو (پنجاب)؛ بی ایڈ، ایم فل



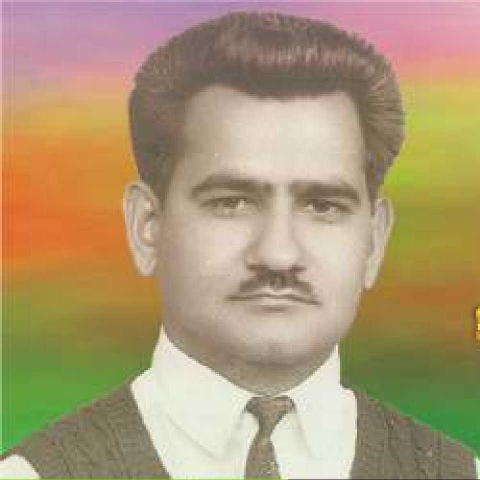
بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

بلائے وقت | جناب جنرل ریٹائرڈ حمید گل صاحب | تبصرہ

مجھے نہیں یاد! عنایت اللہ (بابا جی) سے میری شناسائی کب اور کیسے ہوئی؟ البتہ اتنا ضرور جانتا ہوں کہ میں فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد تلاشِ حق کے سلسلے میں مختلف شخصیات سے رابطے میں تھا۔ کہ مجھے دین کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوسکیں۔ مشہور دانشور، فلسفی، صوفی اور غیر معمولی بصیرت سے مرصع حضرت واصف علی واصفؒ کے بارے میں سُن رکھا تھا۔ مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ بابا جی، حضرت واصف علی واصفؒ کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزار چکے ہیں اور ان کے خیالات اور اندرونی کیفیات سے نہ صرف پوری طرح واقف ہیں بلکہ ان کے پیغام کو پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ پہلی ملاقات کے بعد ہی میں خود بابا جی کی شخصیت ان کے علم اور حلم سے اس قدر متاثر ہوا کہ قربت کے راستے پروان چڑھتے گئے۔ اور گزرے ہوئے ماہ و سال میں متعدد ملاقاتوں کے دوران مجھے ان کے افکار اور ان کی شخصیت کے خوشنما پہلوؤں سے آگاہی ہوتی گئی۔ اس دوران انھوں نے متعدد کتب لکھیں جو اپنی جگہ ہر ایک شہہ پارہ ہے لیکن اب اُن کی تازہ تصنیف ''جمہوریت بلائے وقت'' کے عنوان سے میرے سامنے موجود ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ میں جناب عنایت اللہ صاحب کی صوفیانہ گفتگو، انکساری، علم اور ملّت کے لیے درد سے پہلے ہی بہت متاثر تھا۔ اب ان کی مذکورہ کتاب کے مطالعے کے بعد مجھے ان کے وسیع علم اور خوبصورت اندازِ تحریر کا بھی معترف ہونا پڑا۔ یہ منفرد کتاب اس اصلی حقیقت کو کھلے اور بے باک اندازِ گفتگو کے ذریعے اُجاگر کر رہی ہے کہ آج اس دور میں جب دُنیا سکڑ کر ایک عالمی گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے اور مواصلات کے ذرائع نے بھی بہت ترقی کی ہے تو ان حالات میں اس ''گلوبل ویلیج'' کو منصفانہ انداز میں چلانے کے لیے مغربی جمہوریت بُری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ بابا جی نے اس ناکامی کو خود مغرب کے فلاسفرز اور دانشوروں کے افکار کی روشنی میں صحیح طرح ایکسپوز کیا ہے۔ ارسطو، کارلائل اور فرانسس بیکن سے چلتے ہوئے ابراہیم لنکن تک تمام افکار کو انتہائی خوبصورتی سے مسترد کیا ہے۔ یہ ایک عظیم کاوش ہے۔ اگرچہ انھوں نے اس بحث کو پاکستان کے موجودہ حالات اور اس کے حکومتی نظام کے پس منظر میں اُٹھایا ہے لیکن مغرب کی سفاک جمہوریت جسے دورِ حاضر کے حکمران طبقات نے ایک مذہب کا درجہ دے رکھا ہے۔ وہ صرف پاکستان کا ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کا المیہ ہے۔ مغربی جمہوریت کی اصلیت یہ ہے کہ وہ مذہب کی نفی پر قائم ہے اور انسان کا تخلیق کیا ہوا نظام فراہم کرتی ہے جس میں لامحالہ طاقت ور ٹولہ کو کمزور اور محکوم عوام پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اصل میں جتنی بھی آفاقی کتابیں نازل ہوئی ہیں وہ نظامِ حکمرانی کے بارے میں بالکل خاموش ہیں۔ اگرچہ تورات میں شریعت یعنی انسانی معاملات کے بارے میں قوانین موجود تھے لیکن انجیلِ مقدس میں (ریاست کو چلانے کے لیے قانون موجود نہ ہیں) ہرگز ریاست کو چلانے کے لیے قانون نام کی چیز نہیں ہے۔ امن، اخلاقیات اور اعلیٰ انسانی قدروں کے بارے میں یقیناً یہ مقدس کتاب بہت بڑا مقام رکھتی ہے لیکن مغربی جمہوریت جو عیسائی دنیا کی گود میں پلی وہ دراصل اسی بغاوت کا نتیجہ تھی جو پیرانِ کلیسا کے خلاف (جب وہ حکمران بن کر بیٹھ گئے اور لوگوں پر ظلم ڈھانے لگے) یہ مغربی جمہوریت پروان چڑھی۔ اس کی زیادہ سے زیادہ عمر ۳۰۰ سال ہے جو انسانی تاریخ میں بہت تھوڑا عرصہ ہے۔ اس لیے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی وہ آفاقی کتاب ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے تعلق سے لے کر عبادات اور معاملات کے بارے میں ایک جامع پیکیج اور قوانین موجود ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



بلائے وقت | جناب جنرل ریٹائرڈ حمید گل صاحب | تبصرہ

اس میں اللہ ربُ العزت براہِ راست اپنی اشرفُ المخلوقات تخلیق، انسان سے مخاطب ہوتا ہے۔ اس کتاب میں سیاست، نظامِ عدل، نظامِ معیشت، یکساں نظامِ تعلیم اور مساوی نظامِ صحت اور اس کے علاوہ نظامِ دفاع کا بھی پورا اور تفصیلی سسٹم بیان کر دیا گیا ہے اور ریاستِ مدینہ کی شکل میں حضورﷺ کی قیادت اور خلفائے راشدین کے دور میں عملی طور پر اس کا اطلاق کر کے دکھا دیا۔ آج تاریخ کے جس مقام پر ہم آن کھڑے ہوئے ہیں وہاں تمام سسٹم ناکارہ اور فضول ثابت ہوئے ہیں۔ آج انسانیت دکھوں کے بوجھ تلے کراہ رہی ہے۔ ناانصافیاں اور محرومیاں بنی نوعِ انسان کا نصیب بن چکی ہیں۔

مغربی جمہوریت کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو اس نے صرف جنگیں ہی عطا کی ہیں جن میں خون ریزیاں تھیں حتیٰ کہ ایٹم بم کی آگ میں بھسم کرنے والی جمہوریت ہی تھی۔ 9/11 کے بعد ایک نئی قسم کا گلوبل سسٹم "نیو ورلڈ آرڈر" دینے کے بعد تو وہ نئی آب و تاب کے ساتھ جارحیت کے راستے پر گامزن ہے اور مغربی طاقت جو بذاتِ خود اپنے اندر زوال پذیر ہے وہ دُنیا کو ختم کرنے کے لیے نکل کھڑی ہوئی ہے۔ اس سے پہلے اشتراکیت دم توڑ گئی اب یہ افغانستان کی میدانِ جنگ میں شکست سے دوچار ہو کر لوٹ رہے ہیں۔ یہ مغربی جمہوریت کا آخری وار تھا۔ اب اس کے بعد دنیا کے پاس کوئی اور نظام نہیں رہا۔ اس گلوبل ویلیج کے لیے اب آفاقی نظام ہی لانا پڑے گا۔ اس کے علاوہ اب کوئی چارہ نہیں۔ خوش قسمتی سے پاکستان دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس نے اپنے اساسی نظریہ کو قراردادِ مقاصد کی شکل میں اپنے آئین کا حصہ بنا رکھا ہے اور اللہ کی حاکمیت کو آئینی طور پر قبول کیا ہے لیکن اس آئین میں ایسی بے شمار شقیں ہیں جو اللہ کے حکم سے انحراف کا درجہ رکھتی ہیں۔ اب جب کہ تاریخ ایک نئی کروٹ لے رہی ہے اور دونوں مصنوعی نظام کیپٹل ازم (سرمایا داری) امپیریل ازم (بادشاہت) اس سے پہلے اشتراکیت (کیمونزم) پاکستان کی دہلیز پر دم توڑ چکے ہیں تو کیا وہ وقت نہیں آ گیا کہ ہم بابا جی عنایت اللہ صاحب کی خوبصورت تصنیف میں دیے گئے نظام پر کان دھریں اور مغربی جمہوریت کے اس جنازے کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیں۔ یقیناً اس کے نتیجے میں ہم اللہ کی حاکمیت قائم کر کے ایک اسلامی فلاحی اور انسانی عافیت پر مبنی ملک اور معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔

بابا جی نے بڑی تفصیل سے موجودہ نظام کی خامیوں کو اُجاگر ہی نہیں کیا بلکہ انتہائی خوبصورت انداز میں اس کا متبادل بھی کھول کر سامنے رکھ دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نابغۂ روزگار کتاب کا ترجمہ اگر مختلف زبانوں بالخصوص انگریزی میں ہو جائے تو یہ پاکستان ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں تہلکہ مچانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ میں بابا جی کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے میرے ایک دلیرانہ تصور (نرم انقلاب) کو بیان کیا ہے یہ وہ تبدیلیاں ہیں جو بابا جی کی نظر میں انتخابی عمل سے ممکن نہیں ہیں بلکہ وہ پرامن انقلاب کی راہ اپنانے میں لائی جا سکتی ہیں۔ بابا جی ایک درویش فقیر منش انسان ہیں اور ان کے افکار اور الفاظ کی سچائی آئندہ ایام میں درخشاں طور پر عامۃ الناس کے سامنے آ جائے گی۔ کیونکہ بابا جی مَن کی دولت سے آراستہ ہیں۔

بقول شاعر
من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے، آتا ہے دھن، جاتا ہے دھن

اور آخر میں اختتام حضرت علامہ اقبالؒ کے اسی شعر پر کروں گا کہ
تا تہ و بالا نہ گردد ایں نظام
دانش و تہذیب دیں سودائے خام

کہ جب تک اس نظام کو اُلٹ نہ دیں تو اس سے نجات ایک دیوانے کا خواب ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم تمام پاکستانی ایک عظیم خواب، جس کے لیے پاکستان بنایا گیا تھا ہم یہاں اسلامی نظام قائم کر کے ادھورے انقلاب کو پورا انقلاب بنا دیں، جب یہ ہو گیا تو دُنیا کی نظریاتی قیادت دینِ ابراہیم علیہ السلام کے پیروکاروں کے ہاتھ میں ہوگی اور انسانیت کو اسی کی ضرورت ہے۔ اسلام صرف مسلمانوں تک محدود نہیں اور ہمارے نبی تو رحمتُ اللعالمین ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | سلطان بشیر محمود (ستارۂ امتیاز) ۷ استمبر ۲۰۱۲ | تبصرہ

ایٹمی سائنس دان، انجینئر سلطان بشیر محمود (ستارہ امتیاز)

محترم عنایت اللہ صاحب کی تقریباً ۱۷۴ صفحات پر مبنی کتاب ''جمہوریت بلائے وقت'' ایک کتاب نہیں بلکہ ایک انقلابی دکھ میں ڈوبی پکار ہے۔ سورج ڈوبنے کو ہے اور اس کی لالی نے فضا میں بکھرے بادلوں کو بھی لال کر دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جلد ہی خون ٹپکے گا۔ آگے رات اندھیری ہے۔ راہ گیر چور اور ڈاکو ہیں، ان کے پاس عوام کو لوٹنے کا ایک ہی ہتھیار ہے جس کا نام انھوں نے ''جمہوریت'' رکھ دیا ہے۔ ان چوروں کے علی بابا کا قول ہے کہ ''جمہوریت سب سے بڑا انتقام ہے''۔ بے چارہ پاکستان اپنی پیدائش ہی سے جمہوریت کے اس انتقام کا شکار ہے۔ کبھی یہ واسکٹ اور شیروانی پہن کر آتی ہے اور کبھی وردی اور کھٹ کھٹ کرتے ہوئے موٹے چمڑے کے بوٹ پہن کر آ جاتی ہے۔ عنایت اللہ صاحب جب ان کے اندر جھانک کر دیکھتا ہے تو چیخ اٹھتا ہے کہ دوستو! ''یہ چمڑہ نہیں بلکہ عوام کی کھالوں کی دبیز تہہ در تہہ کھال ہے''۔ شیروانی میں ملبوس راہنماؤں کے گلے میں سرخ گلاب کے پھولوں کو دیکھ کر وہ خبردار کرتا ہے کہ ان ہاروں کی سرخی عوام کے خون کی وجہ سے ہے۔

عنایت اللہ صاحب کی کتاب ''جمہوریت بلائے وقت'' بلا عنوان ہے۔ مضامین میں کوئی تصنع والی ترتیب نہیں۔ میرا خیال ہے اگر وہ ترتیب دینا بھی چاہتے ہوں تو ایسا نہ کر سکتے۔ اس لیے کہ یہ کتاب نہیں بلکہ ایک بوڑھی ماں کا بین ہے، جس کا جوان بیٹا بستر مرگ پر پڑا ہے اور شہر میں اس کے علاج کے لیے کوئی حکیم نہیں اگر ہو تو بھی کیا کر لیتی وہ جمع پونجی جو اس نے اپنے جوان بیٹے کے علاج کے لیے پیسہ پیسہ کر کے جمع کی تھی کل جو دن کو ڈاکہ پڑا تھا وہ اسی کا ہی تو گھر تھا۔ اب بوڑھی ماں نے بڑی مشکل سے پولیس کے پاس رپٹ لکھوائی۔ کہا جاتا ہے کہ اس دفعہ ڈاکہ زنی کسی مرد کا جرم نہیں تھا بلکہ وہ ایک بڑی خوب صورت ''جمہوریت'' نام کی خاتون تھی۔ اپنے سٹاپ پر اُترنے سے پہلے اس نے جہاز کے مسافروں کو بھی اپنے خطاب سے ڈراتے ہوئے کہا ''جمہوریت کے انتقام سے بچنے کے لیے اپنی جیبیں خالی کر کے مجھے دے دو''

عنایت اللہ صاحب اس ناگن حسینہ کو پکڑنے کے لیے اسلام آباد کی سڑکوں کی خاک چھانتا ہے جب کہ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ وہ حسینہ سوئٹزرلینڈ پہنچ چکی ہے۔ وہاں اسے حسن کارکردگی کا ایوارڈ دیا گیا ہے جب کہ امریکن سفارت خانہ نے اسے وی آئی پی VIP سوئیٹ میں رہائش دی ہے۔ اب بے چارہ عنایت اللہ کیا کرے گا؟ باقی ان کی کتاب میں دیکھیں؟

والسلام



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



پاکستان میں مادہ پرست فلاسفرز ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے نظریات، اخلاقیات کی تعلیمات کی روشنی میں جمہوریت کا کلچر!

۱۔ رائج الوقت جمہوریت کا آئین، دستور یا منشور جو مادہ پرست فلاسفرز ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے نظریات، اخلاقیات، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات اور تعلیمات کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے وہ سب انسانی تخلیق ہے۔ تمام مغربی ممالک اور پاکستان کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط ہے۔ ان نظریات کی روشنی میں جو معاشرہ تیار ہوتا ہے وہ اَنفرادی اور اِجتماعی کردار و تشخص اور کلچر انسانی، عقل و خرد کے تیار کردہ نظام کی پیداوار ہے۔ اس کا دینِ ابراہیم علیہ السلام کے کسی اہلِ کتاب پیغمبر خدا یا ان پر اتاری گئی اَلہامی مقدس کتاب سے متعلقہ نہ ہے۔ اس وقت یہ نظامِ حکومت مغربی دنیا پر مسلط ہے۔ پاکستان کا حکومتی ٹولہ بھی اسی جمہوریت کا نظامِ حکومت ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر مسلط کیے بیٹھا ہے۔ جس سے غیر قرآنی کلچر تیار ہو رہا ہے۔

۲۔ دوسری طرف (قرآنِ حکیم) حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے اَلہامی آئین، دستور یا منشور، نظریات، عقائد، ضابطۂ حیات، اخلاقیات کی تعلیمات سے تیار کیا ہوا معاشرہ، اَنفرادی اور اِجتماعی تشخص و تہذیب پیغمبرِ خدا ﷺ کی اَلہامی، رُوحانی تعلیمات کی پیدا کردہ ہوتی ہے۔ چار اہلِ کتاب پیغمبران اس جہانِ رنگ و بُو میں گلزارِ ہستی سجانے کے لیے اَلہامی رُوحانی تعلیمات کی روشنیاں پھیلانے کے لیے تشریف لائے۔ مخلوقِ خدا کو درسِ توحید دینے، خداشناسی کرانے کے لیے حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور شریف، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت شریف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل شریف، حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ پر قرآن شریف جیسی اَلہامی کتابوں کا نزول ہوا۔ اِسلام دنیا کا واحد دین ہے جو کہ دینی معاملات کے ساتھ ساتھ دنیاوی مسائل کا حل بھی پیش کرتا ہے!

۳۔ قرآنِ حکیم انسانیت کے لیے رُشد و ہدایت کا ایک لامتناہی خزانہ ہے۔ جس میں انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ اِسلامی نظریۂ حیات کے خدوخال قرآنِ حکیم کی تعلیمات، احادیثِ مبارکہ اور سنتِ رسول ﷺ پر مشتمل ہیں۔ اِسلامی طرزِ حیات میں زندگی گزارنے کا بنیادی مقصد رِضائے الٰہی کا حصول ہے۔ اِسلامی معاشرے کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کی حاکمیتِ اعلیٰ کو تسلیم کرتا ہے۔ رائج الوقت جمہوریت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی بجائے اَسمبلی ممبران کی حاکمیت کو تسلیم کرتی ہے۔

۴۔ اِسلام سلامتی، امن اور آشتی کا دین ہے۔ اِسلام اخوت و محبت، اعتدال و مساوات، ایثار و نثار، عفو و درگزر، امانت و دیانت، عدل و انصاف کا علمبردار دین ہے۔ جس کے اصول و ضوابط مستقل اور مربوط ہیں۔ اِسلامی نظریۂ حیات پہلے انسانی رُوح کو نفسانی خواہشات سے پاک اور پھر مادہ پرستی کی آلائشوں سے صاف کرتا ہے۔ جمہوریت کا نظریۂ حیات، مادہ پرست فلاسفرز کے مادہ پرستی کے نظریات اور نظامِ حیات کی طرف راغب کرتا ہے۔ مادی پرستاروں کو نفسانی خواہشات کی تکمیل کا راستہ دکھاتا ہے۔ قرآنِ حکیم اور جمہوریت کے نظریات ایک دوسرے کی ضدیں اور کُفر ہیں!





پاکستان میں مادہ پرست فلاسفرز ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے نظریات، اخلاقیات کی تعلیمات کی روشنی میں جمہوریت کا کلچر!

۵۔ سیاسی نقطہ نظر سے اسلام سیاست اور دین کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتا۔ وہ سیاسی امور کی تکمیل دین کے بنیادی اصولوں اور ضابطوں سے کرتا ہے۔ قرآنِ حکیم کا دیا ہوا آئین، اس کا نظامِ حیات، ضابطۂ حیات اور قانون ہی اس کے ماننے والے بندوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اِسلامی سیاست دین کے تابع ہوتی ہے۔ جمہوریت کا سیاسی نقطہ نظر اس کے متضاد ہے۔ جمہوریت پیغمبران کی اِلہامی کتابوں کے آئین، نظریات، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات، اخلاقیات اور دین اِسلام پر سیاست کی بالادستی قائم کرتی ہے۔

۶۔ اِسلامی طرزِ حیات کی عمارت کی بنیاد توحید پرستی نماز روزہ زکوۃ، حج اور جہاد پر قائم ہے۔

۷۔ اِسلامی ضابطۂ حیات میں فرد اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآنِ حکیم کے احکامات احادیثِ نبوی، سنتِ نبی کریم ﷺ کا پابند ہوتا ہے۔ دینی تعلیمات کی روشنی میں جو معاشرہ تیار ہوتا ہے وہ مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور عطا کرتا ہے۔ یہ نظامِ تعلیم ایک نیک اور صالح حاکم، بہترین والدین، مودب اولاد، شفیق معلم، فرمانبردار شاگرد، ذمہ دار بہن بھائی، اچھے ہمسائیوں کا کردار تیار کرتا ہے۔ اس طرح اسلامی معاشرہ ایک فلاحی معاشرہ بن کر ابھرتا ہے۔ جب کہ جمہوری اسمبلی ممبران کے تیار کیے ہوئے تخلیقی اصول وضوابط قوانین اور ضابطۂ اخلاق طبقاتی تعلیم، طبقاتی معاشرہ آقا و غلام، افسر و ماتحت تیار کرتا ہے۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ فحاشی بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے تعلیمی نظام کی روشنی میں تعلیم وتربیت کی جاتی ہے۔ جمہوریت مادر پدر آزاد کلچر تیار کرتی ہے

۸۔ تدریس کا نظریۂ حیات سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کیونکہ تدریس ہی وہ موثر آلۂ کار ہے، جس کے ذریعے کسی قوم کے نظریات وتعلیمات کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔ جیسا اس کا نظریۂ حیات ہوگا، ویسے ہی اس کا نظامِ تعلیم، مقاصدِ تعلیم، تعلیمی نصاب اور طریقہ ہائے تدریس ہوں گے۔ اِسلامی ریاست میں چونکہ نظریۂ حیات کی بنیاد خدا کی حاکمیت، تقویٰ، توکل اور اِسلامی اقدار پر قائم ہوتی ہے اسی لیے اُس کے نصاب میں قرآنِ پاک، احادیثِ مبارکہ اور سنتِ نبوی کی تعلیمات نمایاں ہوں گی۔

9۔ جمہوریت میں برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا، جیوری پروڈینس اور اسمبلی ممبران کے تیار کیے ہوئے ضابطہ اخلاق کی تعلیمات کی روشنی میں نظامِ مملکت چلایا جاتا ہے۔ اس کے درس وتدریس کے تعلیمی اداروں، سکول کالجز سے کار سرکار چلانے کے سکالر تیار ہوتے ہیں جو نظامِ مملکت چلاتے ہیں۔ جیسے انگریز نے ۱۸۵۷ء کو ہندوستان پر قبضہ کرنے کے فوری بعد انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی مسلط کر دی۔ فارسی اور عربی زبان کو سرکاری سطح پر ختم کر دیا گیا۔ انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی نے ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کی بینائی، سماعت، گویائی اور شعور ختم کر رکھا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ اسلامی نظریۂ نظم وضبط۔ اسلامی نظریۂ ضبط سے مراد وہ نظم وضبط ہے جو کہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں اسلامی اقدار اسوۂ حسنہ، حُسنِ خلق کے ذریعے ایک فلاحی معاشرہ تیار کرتا ہے۔ اسلامی نظریہ نظم وضبط درج ذیل خصوصیات اور بنیادوں پر استوار ہوتا ہے۔

۲۔ تقویٰ۔ اسلامی نظم وضبط کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اسلامی تعلیمات کے مطابق برے کاموں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ریاست یا ملک میں مجلس شوریٰ کا امیر ہو یا شورائی ممبران یا عوام ہوں۔ وہ اپنی ذمہ داریاں کسی لالچ یا خوف کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ادا کرتے ہیں۔ یوں مجلس شوریٰ کا امیر ہو یا شوریٰ کے ممبران ہوں یا عوام الناس، وہ سب محنت وایمانداری کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنے فرائض دین کی روشنی میں ادا کرتے ہیں جو ان کے نزدیک عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس طرح شورائی جمہوری نظام کے ارکان اور عوام نظامِ مملکت کے ادارے کو چلانے کے لیے مثالی نظم وضبط قائم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کا فریضہ ادا کرنے میں متحرک وفعال اور متواتر و مسلسل جاری رکھتے ہیں۔ یہ اسلامی معاشرے کی بنیادی کڑی ہے۔

۳۔ نبی کریم ﷺ نے انسانیت کے لیے جو قرآنِ حکیم کے ذریعے الہامی، رُوحانی، دینی اور شورائی جمہوری نظامِ مملکت پیش کیا ہے۔ اس کی بنیاد مادی معاشی طاقت، معاشرتی افرادی قوت کی برتری پر قائم نہیں، جو مغربی جمہوریت کے حکومتی نمائندوں کے الیکشنوں کی بنیادی کڑی ہے۔ جس کے ذریعے ملک کی ہر سطح کی نمائندگی مادہ پرستوں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں یا صاحب ثروت قلیل سے چند افراد کے ٹولہ کی ملکیت بن جاتا ہے جو ملک کے اقتدار پر مسلط ہو جاتا ہے۔ لیکن اسلامی طریقہ کار کے ذریعے نظامِ مملکت کا اقتدار قرآنِ حکیم کے دستورِ مقدس، حدیثِ مُبارکہ، سنت رسول ﷺ کے مطابق دینی طرزِ حیات سے وابستہ پاکیزہ فطرت، سادگی وشرافت، ادبِ انسانیت، خدمت خلق، امانت ودیانت، اخوت ومحبت، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف اور اعلیٰ خوبیوں کے پیکر افراد کے چناؤ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعے اسلامی جمہوری نظام کے ارکان کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

۴۔ اسلام کے اسلامی جمہوری نظام کے مطابق علاقہ کے وسنیکوں کا یہ دینی فریضہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسے نمائندوں کو سلیکٹ کریں، جو امین بھی ہوں اور دین میں یکتا بھی۔ ان کا کردار امانت ودیانت، اعتدال ومساوات، عفو ودرگزر، اخوت ومحبت کی خوشبو سے معطر ہو۔ جو شفقت وادب سے آشنا بھی ہوں اور عدل وانصاف کے پیکر بھی۔ نظامِ مملکت چلانے کی اہلیت کے وارث بھی ہوں۔

۵۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق کوئی فرد اسلامی جمہوری نظام کے چناؤ کے لیے اپنا نام تک پیش نہیں کرسکتا۔ نہ کوئی دوسرا فرد اس کا نام سلیکشن کے لیے پیش کرسکتا ہے۔ کسی فرد کو اسکے شورائی ممبر کی سلیکشن کے لیے کوئی بھاری سیکورٹی ملکی خزانہ میں جمع کروانی پڑتی ہے نہ کوئی اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں بلکہ یہ فرض اس علاقہ کے عوام کا بنتا ہے کہ وہ ایسے فرد کا انتخاب کریں جو مخلوق خدا کی خدمت وادب کی دنیا کا پیکر ہو۔ انسانیت کی خدمت کو عبادت کا حصہ تصور کرتا ہو۔ صبر وتحمل کا خوگر ہو۔ سادگی وشرافت کا وارث ہو۔ شورائی ممبر کا چناؤ اس کی دینی شخصی خوبیوں اور اعلیٰ اہلیت پر منحصر ہوتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۔ اِسلام کی دینی تربیت سے آشنا۔ انسانیت کا فطرت شناس، عفو و درگزر کی اسلامی تعلیمات کی افادیت کا محرم، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی عبادت کا عارف، دنیا کی بے ثباتی کے درس کا متولی، عدل و انصاف کا محافظ، دین کی خصوصیات کی روشنی میں زندگی گزارنے کو پسند کرنے والے افراد کی سیلیکشن کا سلیقہ دین اِسلام عطا کرتا ہے۔

۷۔ اِسلام میں معاشرے سے ایسے افراد کی تلاش جن میں امانت و دیانت، اخوت و محبت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور دنیا کی بے ثباتی کا سبق یاد ہو۔ جو اعلیٰ اطوار کے وارث ہوں، جو دینِ اسلام کی حدود و قیود کے پابند ہوں۔ جو خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ایسے افراد کو اسلامی جمہوریت کے نظامِ مملکت کو چلانے کے لیے معاشرے سے ڈھونڈ نکالنا اور ایسے افراد کی سلیکشن کرنا اِسلام کی اصل رُوح ہے۔ یہ ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔

۸۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حُسنہ، حُسنِ خلق کے پجاری، حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین سادہ زندگی گزارنے کے وارث، جن کے اخراجات کمتر، ضروریات قلیل سی۔ جو خوفِ خدا سے کانپ اٹھنے والے، جو ملّت کے وسائل کے محافظ، جو بیت المال کے امین۔ جو اِسلامی اصول و ضوابط کے پابند۔ جو مخلوقِ خدا کی خدمت بجالانے کے لیے ہمہ وقت تیار۔ جو اعتدال و مساوات اور اِسلامی نظامِ حیات، ضابطۂ حیات، دینی نظریات اور دینی تعلیمات سے مالا مال ہوں۔ ایسے افراد کو اسلامی جمہوری نظام کا ممبر سیلکٹ کرنا اور ان ممبران کو نظامِ مملکت سپرد کرنا ایک دینی سعادت ہے۔

۹۔ اس طرح محلّہ، گاؤں، یونین کونسل، تحصیل، ضلع، صوبہ اور ملکی سطح پر جو بھی شورائی جمہوری نظام کے ممبر ہوتے ہیں۔ وہ اِسلامی رُوح کے مطابق دین سے آشنا اور محبت و اخوت، عدل و انصاف، اعتدال و مساوات، حقوق العباد، اسوۂ حسنہ، خُلقِ عظیم کو قائم رکھنے والے افراد پر مشتمل ایک ایسا اسلامی جمہوری نظام، اس کی کابینہ گلی محلّہ سے لے کر ملکی سطح پر تیار ہو جاتی ہے جو خود بھی قرآنِ حکیم، حدیث مُبارکہ اور سنت رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں اور عوام کو بھی دین کے ضابطۂ حیات کے مطابق زندگی گزارنے کا پابند بناتے ہیں۔ اس طرح وہ ملک میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرتے ہیں۔

۱۰۔ رائج الوقت عدل و انصاف کے سول ججوں، سینئر سول ججوں، ایڈیشنل سیشن ججوں سیشن ججوں، ہائی کورٹس کے جسٹسوں، چیف جسٹسوں، سپریم کورٹس کے جسٹسوں اور چیف جسٹس آف پاکستان کے عدل کش، بے دین طبقاتی، غیر اِسلامی نظامِ حیات کے بادشاہی محلوں، سرکاری انگنت شاہی اخراجات اور سرکاری شاہی مراعات والی تفاوتی زندگی کے نظام سے نکال کر مسجد شریف کے صحن تک پہنچا دینا ایک دینی فریضہ ہے۔ عدلیہ کے کُفر کو اِسلام کا جام پینا ہے۔ عدل کو زوال نہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۱۔ کیا مغربی جمہوری نظامِ حکومت کے چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان اور ملک میں پھیلے ہوئے تمام عدلیہ کے ججز اچھی طرح جانتے نہیں کہ ملکی تھانوں میں جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے ایم پی اے، ایم این اے، مشیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدرِ مملکت کے احکام سے جھوٹی ایف آئی آر اور جھوٹے مقدمات بے گناہ افراد کے خلاف درج ہوتے ہیں۔ یا افسر شاہی، منصف شاہی فوج شاہی کی سفارش سے یہ جھوٹے کیس ملک کے تمام تھانوں میں درج ہوتے ہیں۔ یا رشوت، سفارش، کرپشن کے ذریعے تھانہ کلچر کا نظام چلتا ہے۔ ملک کے تھانوں میں کم و بیش تمام کیس جھوٹے اور ایف آئی آر جعلی، بوگس درج ہوتی ہیں اس طرح ملک کی جیلیں معصوم، بے گناہ، بے ضرر انسانوں سے ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک رائج الوقت جمہوریت کے ناصب نظامِ حکومت کی باطل انتظامیہ بھرتی جاتی ہے۔

۱۲۔ کیا ملک کا سرمایادار، جاگیردار شاہی حکومتی ٹولہ، ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، وزیر، مشیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدرِ مملکت زمین مافیہ کے مالک اور تاجر نہیں۔ ان کے نمائندے، کمیشن ایجنٹ، پراپرٹی ڈیلرز، نوسر باز لٹیرے، رہزن، غریب، کمزور، بے بس، بیوہ، یتیموں اور عوام الناس کی جائیدادوں کو اپنی ملکیت بنانے کے لیے سستے داموں خریدتے یا سول کورٹس میں جھوٹے، بوگس، جعلی کیس دائر کر کے عدلیہ کو آلہ کار بنا کر اعلیٰ وکیلوں کی بھاری فیس ادا کر کے اور اس کے علاوہ ججوں کو رشوت، سفارش کے ناجائز حربوں کو بروئے کار لا کر چھینتے چلے نہیں آ رہے۔ وہ اپنے مقاصد یعنی زمین یا ملکیت کے حصول کے لیے ہر قسم کے جرائم کرتے رہتے ہیں۔

۱۳۔ کیا عدلیہ کے منصف جرائم کو صداقتوں، صداقتوں کو جرائم میں بدلتے آ نہیں رہے۔

۱۴۔ کیا پاکستان کی اندھی عدلیہ جمہوریت کے فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے سیاسی حکومتی ٹولہ کے احکام کی روشنی میں گھناؤنے، استحصالی فیصلے جاری کرتی نہیں آ رہی۔

۱۵۔ کیا چیف جسٹس آف سپریم کورٹ اور تمام عدلیہ کے منصف فوجی ڈکٹیٹروں کے مارشل لا کو قانونی تحفظ فراہم کرتے نہیں آ رہے۔ کیا عدلیہ نے این آر او کے مُجرموں کو حکومت پر بٹھایا ہوا نہیں!

۱۶۔ کیا عدلیہ کے پاس کوئی جواز موجود ہے کہ وہ ثابت کر سکے کہ مغربی جمہوریت کا استحصالی طبقاتی نظامِ حکومت، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی عادل اور تمام عدلیہ کے ارکان اور ان کا استحصالی کلچر قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات کے مطابق ہے یا متضاد۔ رائج الوقت عدلیہ کا نظام اور اس کے عادل ایک کینسر بن کر نظام عدل کو چاٹ نہیں چکے۔ جس کی بنا پر مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ اہلِ وطن فرزندان، ان کی نسلیں عدلیہ کے ادارے کو عدل کا کینسر اور ایک خدائی عذاب سمجھتے ہیں۔ عدلیہ کے دانشوروں نے کبھی ایسا سوچا ہے کہ عدلیہ ملک کا ایک ایسا کارخانہ ہے جو صداقتوں کو جرائم اور جرائم کو صداقتوں میں بدلتا آ رہا ہے۔ ملک کے مغربی جمہوریت کے تعلیمی ادارے عدلیہ، انتظامیہ کے مُجرم تیار کرتے آ رہے ہیں جنھوں نے ملک کو جرائم کدہ بنا رکھا ہے۔

۱۷۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر اور جمہوریت کا سیاسی حکومتی ٹولہ انھی عدل کش عادلوں سے اپنی پسند کے فیصلے کرواتے نہیں آ رہے۔ انھوں نے مل کر اپنے اقتدار اور حکومت کی خاطر پاکستان کو دولخت کر نہیں دیا۔ ادھر تم ادھر ہم کا نعرہ فوجی ڈکٹیٹر کے باہمی مشاورت سے مسٹر بھٹو نے لگایا نہیں تھا۔ عدلیہ بتا سکتی ہے کہ اس ملی المیہ کے سیاسی اور فوجی مُجرموں کے خلاف کیا کارروائی کی تھی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۸۔ کیا عدلیہ اور اس کے عادل ملک پر مارشل لا کے چار جرنیلوں اور ان کے چند کور کمانڈروں کے مارشل لا کو جائز قرار دیتے نہیں آ رہے۔ کیا یہ اہلِ وطن کے مُجرم نہیں۔

۱۹۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر اور مغربی جمہوریت کا سیاسی حکومتی ٹولہ انھی عدل کُش عادلوں سے ملک و مِلّت کے خلاف اور اپنی پسند کے استحصالی فیصلے کرواتے چلے نہیں آ رہے۔

۲۰۔ کیا ملک کی عدلیہ، اس کے عادل ان حقائق کو جھٹلا سکتے ہیں کہ عدلیہ اور اس کا نظام و سسٹم ۱۸ کروڑ عوام النّاس اور ان کی نسلوں کے لیے کینسر بن چکا ہے۔

۲۱۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ عادلوں کی تعداد اور کیسوں کی تعداد بڑھتی جاتی اور انصاف مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ مغربی جمہوریت کے نظام عدل کے وکلا، منصف اسلامی مملکت پاکستان کے نظریاتی جسد کے کینسر بن چکے ہیں۔ جو ملک میں آکاس بیل کی طرح پھیلتے جا رہے ہیں۔ عدلیہ کا ادارہ ۱۸ کروڑ عوام النّاس، ان کی اولادوں کا معاشی معاشرتی اور فزیکل قتال کرتا ہے۔ عوام ان عادلوں اور وکیلوں کی اذیتوں میں مبتلا ہیں۔ ملک میں عدل نایاب، عادل اور وکلا اس نظام عدل کے مُجرم ہیں۔

۲۲۔ کیا معزز عادلوں کی شاہی تنخواہیں سرکاری رہائشیں، انمول سرکاری گاڑیاں، بے شمار سرکاری ملازم، لاتعداد سرکاری شاہی مراعات، بھاری رشوتوں کے کالے قوانین ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو برداشت نہیں کرنے پڑتے۔ کیا ستر فیصد کسان اور انتیس فیصد محنت کش، بھوکی، ننگی عوام ضروریاتِ حیات سے محروم عوام، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والی عوام کو یہ شاہی سہولتیں میسر ہیں۔ کسی ایک کسان یا کسی ایک مزدور کو کبھی ایک روپیہ بھی سرکاری خزانہ سے ملا ہے۔ جب کہ ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، خودکشیاں کرنے والے بیروزگار، اس خزانہ کے اصل وارث ہیں۔ کیا اتنی بڑے تضاد پر مشتمل نظامِ حیات کی قرآنِ حکیم اجازت دیتا ہے!

۲۳۔ کیا یہی عدل کُش عدلیہ اور اس کے عادل قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات اور تعلیمات کی پیروی ۱۸ کروڑ عوام النّاس سے کروا رہے ہیں یا اس کے خلاف مغربی جمہوریت کے طبقاتی، تفاوتی، استحصالی شاہی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے طبقاتی نظامِ حیات کے کُفر کو اہلِ اسلام کے ۱۸ کروڑ افراد پر مسلط کرنے کے مُجرم بن چکے ہیں۔ ان کے پاس کردہ قوانین ملک کی عوام کو مجبور، بے بس بنا کر ان کا مال و متاع اور دینی نظریات چھینتے چلے نہیں آ رہے۔

۲۴۔ کیا انصاف عدالت میں داخل ہونے سے قبل ہی دم توڑ نہیں جاتا۔ یہ کیسا عدلیہ کا گھناؤنا اور عبرتناک ادارہ ہے، جو اپنی افادیت کھو بیٹھا ہے۔ ایک طرف اعلیٰ وکیل، دوسری طرف کمزور وکیل۔ کیا کمزور وکیل ایک اعلیٰ وکیل کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کیا اس استحصالی نظام عدل سے سرمایادار کبھی شکست کھا سکتا ہے۔ عدلیہ، وکلا اور حکومتی ٹولہ مل کر اس کا جواب دیں۔

۲۵۔کیا عدلیہ اور اس کے عادل نئے فیصلوں کے جرائم ہر روز تیار نہیں کرتے اور ان پر مشتمل پی ایل ڈی ہر ماہ شائع نہیں ہوتی۔اس پر کتنے اخراجات آتے ہیں کون ادا کرتا ہے۔یہ کیسا مجرمانہ نظامِ عدل ہے جو ہر روز بدلتا ہے۔عدلیہ اور اس کے عادل ملک میں جرائم کی تربیت گاہ اور ملک کو دولخت کرنے والے، ملک کو فروخت کرنے والے، ملک دشمن پالیسیوں کو نافذ العمل کرنے والے، افغانستان کے خلاف امریکہ کو خفیہ طور پر شمسی ایئر بیس مہیا کرنے والے، ڈاکٹر قدیر صاحب کے مطابق فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے فوجی جرنیل، کور کمانڈر اور مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے سیاسی رفقا نے ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ امریکہ کے حوالے کرنے والے غدار، عوام الناس سے حقائق چھپانے والے ملی مجرم، افغانستان کی معصوم، بے گناہ، عوام الناس کو امریکی فوج کو ڈیزی کٹر بموں سے نیست و نابود کروانے والے، دینی درسگاہوں، ان کے دینی طلبا کو طالبان کا نام دے کر موت کے گھاٹ اتارنے والے، اپنے ملک میں بلیک واٹر، امریکی سی آئی اے، ہندوستان کی را، یہودیوں کی موساد اور دنیا بھر کی خفیہ تنظیموں کو پاکستان میں داخلے کی اجازت دینے والے کون مجرم ہیں۔عدلیہ اور حکومتی ٹولہ اس کا جواب دے کہ ان ملکی ملی مجرموں کے خلاف عدلیہ نے کیا کارروائی عمل میں لائی ہے۔

۲۶۔لال مسجد کے طلبا، طالبات جو اسلام کے نفاذ کی بات کرتے تھے ان کا قتال کروانے والے، سوات اور ملک کے شمالی علاقہ جات کے عوام کا امریکیوں سے مل کر ان کا قتال کروانے والے، لاکھوں عوام کو ہجرت کی اذیتوں میں مبتلا کرنے والے، اسلامی درسگاہوں کو ختم کر کے مخلوط تعلیم مسلط کرنے والے، طبقاتی سکول، کالجز، یونیورسٹیوں کے مادر پدر آزاد تعلیمی ادارے مسلط کرنے والے، فحاشی، بے حیائی، زنا کاری کا کلچر نافذ کرنے والے، ملک میں ہارس ٹریڈنگ نظریہ ضرورت کے استحصالی نظام کو مسلط کرنے والے، معاشی و معاشرتی قاتلوں اور سیاسی مجرموں کو اقتدار و حکومت پیش کرنیوالے، ملک کے جھوٹی بے بنیاد خبروں کی نشریات کرنے والے۔ صداقتوں کو جرائم اور جرائم کو صداقتوں میں بدلنے والی عدلیہ مجرموں کی قانونی پناہ گاہ بن چکی ہے۔کیا یہ تمام ملکی ملی مجرم واجب القتل نہیں۔کیا مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، دوسرا اتحادی ٹولہ کو بلیک لسٹ کرنا، ان تمام فوجی اور سیاسی حکومتی ٹولہ کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنا، ان کو کیفر کردار تک پہنچانا، ان کی تمام ملکیتیں ضبط کرنا، ملک میں عدل قائم کرنا، عدلیہ کا فریضہ اور ملک و ملت کا حق نہیں!

۲۷۔کیا مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت چھ ہزار افراد پر مشتمل جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا مسلط کردہ استحصالی نظامِ حکومت نہیں۔قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات، اخلاقیات، تعلیمات کے نفاذ میں کون رکاوٹ ہیں۔یہی عدلیہ اور عادل جو اس باطل مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کو تحفظ فراہم کرتے آ رہے ہیں۔

۲۸۔کیا ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم عدلیہ کے زیر سایہ بار بار حکومت اور اقتدار پر قابض ہوتے نہیں رہے۔عدلیہ ان مجرموں کی پشت پناہی اور تحفظ فراہم نہیں کرتی آ رہی۔ایسے ملکی جرائم اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا عدلیہ کا طیب فریضہ نہیں۔آزاد عدلیہ اہلِ وطن کو جواب دے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۹۔ کیا جمہوریت کے اس استحصالی نظامِ حکومت میں ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد محنت کشوں، مزدوروں، ہنر مندوں، سفید پوشوں میں سے کوئی ایک فرد بھی ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی یا سینٹ کا ممبر، مشیر، وزیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدر مملکت یا عدلیہ کا عادل بن سکا ہے؟ عدلیہ کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے عادل اور چھ ہزار افراد پر مشتمل مغربی جمہوریت کا این آر او کا مجرم حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ عوام، انکی نسلوں کے مُجرم نہیں۔ کیا موجودہ آزاد عدلیہ کو ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے یا انکی حکومتی رٹ قائم کرنا ان کا دینی فریضہ ہے!

۳۰۔ کیا مغربی جمہوریت ایک آمرانہ نظامِ حکومت نہیں۔ ملک کی یہی عدلیہ اور عادل آمروں، ان کے مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کرتے نہیں آرہے۔ عدلیہ کے عادل اور سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ ایک دوسرے کو تحفظ فراہم کرتے چلے نہیں آرہے۔ یہ ایک ہی نظام کی مربوط و مضبوط کڑیاں ہیں۔ انکے مجرمانہ نظامِ حکومت کی رٹ کو ختم کرنا ۱۸ کروڑ مسلم امہ کا دینی فریضہ نہیں!

۳۱۔ کیا جمہوریت کے آمروں کا حکومتی ٹولہ اوران کی عدلیہ کے عادل ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک آپس میں ہم مشورہ ہوکر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اوران کی نسلوں کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے طالبان، دہشت گرد بنا کر ان کا معاشی، معاشرتی اور فزیکل قتال کرتے نہیں آرہے۔ آج موجودہ آزاد عدلیہ اور ذرائع ابلاغ کے ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگاروں، قلم کاروں، کالم نویسوں اور مبلغوں کو عوام کی پشت پناہی حاصل ہے، ۱۸ کروڑ عوام کے نزدیک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، انکی اتحادی سیاسی جماعتیں لال مسجد کی طالبات، سوات، شمالی علاقہ جات، ملک میں پھیلے ہوئے قتال اور خانہ جنگی کی مجرم ہیں۔ این آر او کے تمام مجرم ملک دشمن، ملکی غدار، طالبان، دہشت گرد ہیں جو ملکی حکومت، خزانہ، وسائل، مال و دولت، ملک پر قرآنِ حکیم کے نظریات تعلیمات، اخلاقیات اور عدل و انصاف کے خلاف مغربی جمہوریت کا مجرم استحصالی نظامِ حکومت فوج کی گن پوائنٹ پر مسلط اور جاری کیے بیٹھے ہیں۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو خود سوچنا ہوگا کیا این آر او کے مجرم ٹولہ کی حکومتی رٹ مسلط کرنا جائز ہے۔ جبکہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان انکو کیفر کردار تک پہنچانا اور ایسے مجرم عناصر کو حکومتی ایوانوں سے جیل تک پہنچانا اپنا ملی فریضہ سمجھتے ہیں۔ این آر او کے مجرم، مجرمانہ حکومتی بالا دستی اور رٹ قائم رکھنے کیلئے مشرقی پاکستان کی طرح فوج اور عوام کا قتال اور خانہ جنگی کا عمل جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ فوج اور سیاسی حکومتی ٹولہ کو حقائق کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہوگا کہ این آر او کے مجرموں کو تحفظ فراہم کرنا ہے یا انکو کیفر کردار تک پہنچانا ہے۔ کیا مغربی جمہوریت کا مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے نظام مملکت کو رائج کرنا اپنی عبادت سمجھتے ہیں۔ جسکی خاطر پاکستان بنا۔ نام نہاد، زر خرید طالبان، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور امریکی ڈرون حملے انسانی قتال کر کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ پر مشتمل طالبان جو قرآن حکیم کی حکومتی بالا دستی چاہتے ہیں اس کے نفاذ میں رکاوٹ بیٹھے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۳۲۔ کیا جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی نظریات پر مشتمل برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیورس پروڈینس کی تعلیم و تربیت سے تیار کی ہوئی عدلیہ اور اس کے عادل قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات کی اطاعت کرتے ہیں یا اس کے باغی، مُنکر اور ان کو کچلتے اور ختم کرتے آ رہے ہیں۔ عدلیہ سے پوچھ لینا مناسب ہوگا کہ وہ قرآنِ حکیم کے مُنکر، منافق، مسلمان یا اس کے باغی ہیں۔ تاکہ اس کے بعد جمہوریت کے عادلوں کو اس نام سے پکارا جا سکے۔ کیا اس نظام و سسٹم کو ختم کرنا ان کے خلاف قلمی جہاد کرنا آج کی آزاد عدلیہ کے لیے ضروری نہیں!

۳۳۔ کیا عدلیہ، اس کے عادل اور جمہوریت کے آمروں کا چھ ہزار افراد پر مشتمل حکومتی ٹولہ ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو اس کا جواب دیں گے کہ وہ قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات اور اس کے نظام عدل اور نبی کریم ﷺ کے مُنکر، باغی، منافق ہیں یا ماننے والے مسلمان ہیں۔ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ سے پوچھ لو کہ ان کو کس نام سے پکارا جائے۔

۳۴۔ کیا مغربی جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مُجرم حکومتی ٹولہ کے پاس کردہ قوانین ایک اِسلامی ملک پر نافذ العمل ہو سکتے ہیں۔ تمام عدلیہ، عادل اور مُجرم حکمران مل کر اس کا جواب دیں۔ اس کُفر کے نظامِ حکومت کے خلاف آج کی آزاد عدلیہ کے لیے قلمی جہاد لازم ہو نہیں چکا!

۳۵۔ کیا مغربی جمہوریت کا آئین، منشور، نظریات، تعلیمات، سیاسی نظام، معاشی نظام، معاشرتی نظام، اس کا طبقاتی نظامِ حکومت، مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات، سیاسی نظام، معاشی، معاشرتی نظام اور نظامِ حکومت کا تضاد نہیں! آج کی آزاد عدلیہ کے عادلو! تمھارے زیر سایہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے کُفر کے نظریات میں کنورٹ کیا جا رہا ہے۔ ملک کُفر نگری بن چکا ہے۔ آج کی آزاد عدلیہ خاموش تماشائی بنے بیٹھی ہے۔ جمہوریت کے مادہ پرست فلاسفرز کے حکومتی ٹولہ کے پرستاروں اور ان کے نظامِ حکومت کے خلاف ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ، ان کی نسلوں کے لیے جہاد واجب نہیں! ملک کے منصف اس کا فتویٰ جاری کریں۔ عوام ان کو ایک دن میں ان کے ایوانوں سے باہر گھسیٹ لائے گی۔



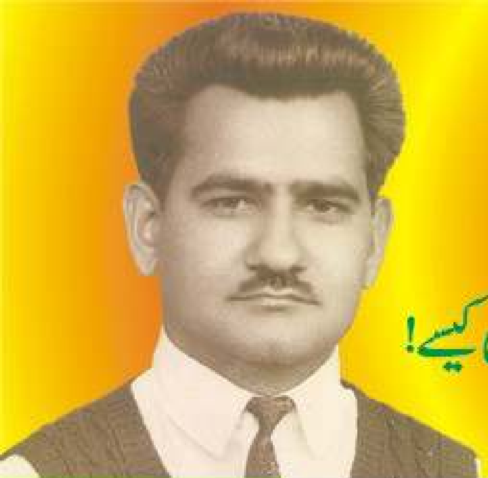
بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۶۔ کیا عدلیہ کے دانشور رعادل جمہوری نظریات و اخلاقیات، تعلیمات اور ان کے فحاشی، بے حیائی، زنا کاری کے کلچر کے زہریلے اور مُہلک اثرات اور اس کا تدارک سے آگاہ نہیں۔ جبکہ وہ خود بھی اس سے بچ نہیں سکے۔ آج کی آزاد عدلیہ اس کا تریاق جانتی ہے اس کو اپنا دینی فریضہ ادا کرنا ہوگا۔

۳۷۔ کیا جمہوریت کے نظریات کا زہر کھانے والے ۱۸ کروڑ عوام الناس کی زہر سے لاعلمی، زہر کو اثر کرنے سے روک سکتی ہے۔ عدلیہ اور حکومتی ٹولہ کے دانشور اس کا جواب دیں۔ ورنہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا سامنا کریں۔ کیا جمہوریت کے چھ ہزار جاگیردار، سرمایا دار اور ایک فوجی ڈکٹیٹر، اس کے چند فوجی کورکمانڈروں، آمروں نے پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ کے فرزندان اور نو لاکھ فوجی سپاہ کو غلام، قیدی، ذاتی ملازم، طالبان بنا کر اُن کا آپس میں قتال جاری کروا رکھا ہے۔ اہلِ پاکستان کو جمہوریت کا لیبل لگا کر شمالی علاقہ جات کے دینِ محمدیؐ کے جانبازوں کو جمہوریت کے کفریا انگریزی کلچر کے تعلیمی اداروں جہاں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور حکومت کے ذریعے فحاشی، بے حیائی، بدکاری اور زنا کاری کے کلچر کے دوزخ کا ایندھن بنانا چاہتے ہیں۔ وہ ہوش کے ناخن لیں ورنہ ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اُن کی نسلیں تمام طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ ان سے بچ نکلو ورنہ خونیں انقلاب **ملک** کا مقدر بن چکا ہے۔ عدلیہ اس ضمن میں اپنا فیصلہ فوری طور پر عوام کو سُنائے۔ امریکہ اور فوجی ڈکٹیٹر کی مسلط کردہ جنگ خانہ جنگی میں بدل چکی ہے جو حکومتی ٹولہ انکی اولادوں کے قتال کا سبب بن سکتی ہے۔ نہ بانس رہے گا نہ بنسری بجے گی۔ فوج کا طیب فریضہ **ملک** اور ملکی عوام کا تحفظ کرنا ہے، این آر او کے مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کا نہیں۔ فوج ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند بدنصیب کورکمانڈروں کا نام نہیں۔ فوج نو لاکھ سپاہ اور محبِّ وطن اسلام دوست پاکستانی جرنیلوں کا نام ہے۔ اسی طرح چھ ہزار جاگیردار، سرمایا دار، سمگلرز، بھتہ خور، اغوا برائے تاوان، زمین مافیہ کے مجرم حکومتی سیاسی ٹولہ کا نام پاکستان نہیں۔ پاکستان ۱۸ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کا نام پاکستان ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر کی باقیات اور سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات اور دوسرے تمام سیاستدان اسلامی عوامی انقلاب کو روکنے کے قابل نہیں۔ ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگاروں کو حق اور سچ کی بات کرنی ہوگی۔ **ملک** وملت کی خیر ہو۔ امین



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پاکستان فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے استحصالی نظامِ حکومت کا نام نہیں

ا۔ پاکستان فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، ایک فوجی جرنیل اور اس کے چند کور کمانڈروں اور مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کا نام نہیں۔ نو لاکھ سپاہ محب وطن پاکدامن فوجی جرنیلوں کا نام افواج پاکستان ہے اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں کا نام پاکستان ہے۔ نو لاکھ سپاہ ہماری پیاری اولادیں ہیں۔ ہمارے بیٹے ہیں، ہمارے بھائی ہیں۔ اسی ملک کے انمول سپوت ہیں۔ پاکستان کی شان اور آن ہیں۔ ماں، بہن، بیٹیوں اور اہل وطن بچوں، جوانوں، بوڑھوں کے محافظ ہیں۔ ملک کی سرحدوں کے رکھوالے، غازی مرد اور شہادت کا رتبہ پانے والے عظیم جان نثار ہیں۔ ان کی عظمت کو آسمان جھک کر سلام کرتا ہے۔ اسی طرح ایک فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو جیسے سیاسی اقتدار پسند ملک دشمنوں کا نام پاکستان نہیں، جنہوں نے اقتدار کی خاطر ۹۳ ہزار اسلحہ سے لیس سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنا دیا۔ ملک کو دولخت کر دیا۔ اسکے مجرم کون ہیں اور انکو کیا سزا دی گئی۔

۲۔ کیا یہ درست نہیں کہ جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کا شاہی طبقہ پاکستان پر قابض نہیں، ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور انکی نسلوں کے پیدا کردہ زرعی پیداوار، صنعتی مصنوعات، ہر قسم کا خام مال، مال و دولت، شب و روز کی محنت سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مجبور و بےبس مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں، سفید پوشوں، بیروزگاروں اور غربت تنگ دستی سے تنگ آ کر خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والوں کا نہیں۔

۳۔ کیا حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو شاہی تنخواہیں شاہی رہائشیں، شاہی گاڑیاں، شاہی ایوان، شاہی پروٹوکول کس نے مہیا کیے ہیں۔ ملک کا خزانہ وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت کس کی اجازت سے انکی ملکیت بن چکی ہے۔ ۱۸ کروڑ عوام کو کس نے محروم کر رکھا ہے

۴۔ کیا جمہوریت کا آئین، منشور، نظریات، تعلیمات اور اس کے تعلیمی اداروں کی سرکاری بالادستی کو قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات اور دینی اداروں پر مسلط کر کے قرآنِ حکیم کی سرفرازی کو ختم کرنے کی اجازت کس نے دے رکھی ہے۔ یہ کون مُجرم حکومتی ٹولہ ہے جو مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے کُفر میں کنورٹ کیے جا رہا ہے۔ کیا انکی حکومتی رٹ تسلیم کر لینی چاہئے!۔

۵۔ کیا ان سے ملکی حکومت، ملکی خزانہ، ملکی وسائل، ملکی دولت، ملکی تجارت ان کی ناجائز ذرائع سے اکٹھی کی ہوئی تمام دولت اور ملکیتیں ان سے چھین لینا اہل وطن کا حق نہیں۔ اب ان غاصب مادہ پرست اسلام دشمن حکومتی ٹولہ کے دن گنے جا چکے ہیں۔ انکے خلاف آواز بلند کرنا اہلِ وطن پر لازم ہو چکا ہے۔ کیا امریکہ کے زرخرید طالبان اور ڈرون حملے پاکستان کی عوام کا قتال کر رہے ہیں یا اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان پاکستانی عوام کا قتال کر رہے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت | پاکستان ،فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے استحصالی نظامِ حکومت کا نام نہیں | باب 3 پیرا 6-10

۶۔ کیا جمہوریت کا باطل غاصب، استحصالی سرکاری کلچر اور اس کا سیاسی ،فوجی حکومتی ٹولہ ،ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اہلِ اسلام کی تہذیب کو روندتا ،نگلتا اور ختم کرتا نہیں جا رہا۔ جمہوریت کے عدلیہ کے رکھوالو یہ تو بتاؤ! جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلمان کیسے اور اِسلام کیسا؟ سوچو تو تم کیا کر رہے ہو۔ کیا تمھارے خلاف آواز اٹھانا واجب نہیں ہو چکا۔

۷۔ کیا مغربی جمہوریت کے کلچر کو اِسلامی تہذیب کہا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو جمہوریت کے کلچر کی پیروی کرنے والوں کو مسلمان کیسے کہا جا سکتا ہے۔ خبر دار مُسلم اُمہ کے ساتھ مزید دھوکہ نہیں کیا جا سکتا۔ اے ملک کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گردو! تمھارے دن گنے جا چکے ہیں۔

۸۔ یاد رکھو! پاکستان ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کا **ملک** ہے۔ جو دو قومی نظریات کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا تھا۔ جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ ،فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے مراعات یافتہ عدلیہ، انتظامیہ، اور فوج کے شاہی طبقہ کی وجہ سے اِسلامی مملکت بن نہیں سکا۔ اس کا جواب حکومتی ٹولہ ،فوجی ڈکٹیٹر اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی عدلیہ کے عادل ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کو دیں۔ کہ جنھوں نے قرآنِ حکیم ،اس کے آئین ،منشور ،نظریات ،تعلیمات اور اردو زبان کے نفاذ کے کیس کو ایک طویل عرصہ سے التوا کی بھٹی میں جھونک رکھا ہے۔ ان مُجرم عناصر کو سزا دینا آزاد عدلیہ کا فرض ہے۔

۹۔ انگریز نے ہندوستان پر قبضہ کرتے ہی فارسی اور عربی کی حکومتی زبان کو فوری طور پر ختم کر کے اس کی جگہ انگریزی کو سرکاری زبان مقرر کر دیا تھا۔ جس سے اِسلامی تہذیب زوال پذیر اور انگریزی کلچر فروغ پانا شروع ہو گیا۔ لیکن پاکستان کے حکومتی ٹولہ، انتظامیہ اور عدلیہ نے پاکستان میں مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب، کلچر کو تیار کرنے والی انگریزی زبان اور استحصالی آئین، منشور ،نظریات ،طبقاتی ،مخلوط تعلیمات اور انگریزوں کے کُفر کے کلچر کا نظامِ مملکت ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر اسی طرح مسلط کر رکھا ہے۔ جس سے مغربی کلچر تیار ہوتا جا رہا ہے۔

۱۰۔ جس کی وجہ سے ہارس ٹریڈنگ ،نظریہ ضرورت کے معاشی ، معاشرتی اور دینی نظریات کے دہشت گرد، قاتل حکومتی ٹولہ کے اِسلام دُشمن حکمرانوں ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو یکے بعد دیگرے پاستان پر مسلط اور تحفظ فراہم کر رکھا ہے۔ پاکستان ان کی ملکیت بن چکا ہے۔ عوام ان کے قیدی غلام اور محکوم بن چکے ہیں۔ کیا پاکستان ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کماڈرز اور انکے چھ ہزار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا **ملک** ہے۔ کیا زر خرید طالبان سے اسلامائزیشن کی تحریک ختم ہو جائیگی۔



باباجی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۱۔یاد رکھو! شورائی جمہوری یعنی اسلامی جمہوریت کے طریقہ کار کے ذریعے ایک عام شہری سے لے کر امیرُ المومنین تک ایک صف میں کھڑے نماز ادا کرتے ہیں۔ان کی زندگی مشاورت سے ملکی حالات کے تقاضوں کو پورا کرتی اور زندگی کے ہر شعبہ میں اعتدال ومساوات، سادگی وشرافت، اخوت ومحبت، صبر وتحمل، اخلاق و کردار، امانت ودیانت، محنت وہمت، خدمت وادب، شرم وحیا اور عدل وانصاف کے قرآنی فلسفہ حیات کی قندیلوں کو روشن ومنور کرتے ہیں۔جو انسانیت کے دلوں کے بجھے ہوئے رُوحانی چراغوں کو روشن کرتے ہیں۔اخوت ومحبت، کی روشنیاں پھیلاتے اور جو عوام کی توجہ کا مرکز بنتے ہیں۔کیا مغربی جمہوریت کا نظام حکومت، اسکا مجرم حکومتی ٹولہ اسلام کا مجرم نہیں!۔

۱۲۔مغربی جمہوریت میں اقتدار اور حکومت حاصل کرنے کے لیے جاگیر دار، سرمایا دار مادہ پرست ٹولہ نے **ملک** میں کئی سیاسی جماعتیں قائم کر رکھی ہیں۔عوام کو سیاسی فرقوں اور طبقات میں تقسیم کر کے **مِلّت** کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے۔تمام سیاسی جماعتیں قرآنِ حکیم کے آئین اور منشور کے خلاف اپنا اپنا آئین ومنشور اہلِ وطن کے روبرو پیش کرتی ہیں۔جس سے مِلّت کئی سیاسی جماعتوں اور کئی سیاسی نظریات میں تقسیم ہو چکی ہے۔**مِلّت** کا اجتماعی اور نظریاتی شیرازہ بکھر چکا ہے۔

۱۳۔جمہوریت کا نظامِ حکومت اور الیکشن کا طریقہ کار جاگیر دار، سرمایا دار ٹولہ **ملک** کا اقتدار حاصل کرنے اور ملکی حکومت کے حصول کے لیے تشکیل دیتا ہے۔جس کے الیکشن مادی وسائل، افرادی طاقت، معاشی، معاشرتی برتری، مادی قوت کی بنا پر لڑے جاتے ہیں۔پاکستان میں کم وبیش چھ ہزار افراد کا سیاسی ٹولہ موجود ہے۔ انھوں نے اقتدار اور حکومت کے حصول کے لیے جمہوریت کے الیکشن کا استحصالی نظام اس طرح منظم کر رکھا ہے کہ اس ٹولہ کے علاوہ کوئی دوسرا فرد اس میں حصہ نہ لے سکے۔۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ووٹر بن چکے ہیں۔ان میں ہی کسی کی ہار جیت ہوئی ہوتی ہے۔**ملک** کے اقتدار اور حکومت پر اس ٹولہ کا قبضہ ہو چکا ہے اور ۱۸ کروڑ عوام ان کے قیدی، غلام ملازم اور محکوم بن چکے ہیں۔عوام کا حق صرف ووٹ ڈالنے تک محدود ہو چکا ہے۔

۱۴۔ملکی وسائل، مال ودولت، تجارت، ستر فیصد کسانوں کی پیداوار اور انتیس فیصد محنت کشوں کی مصنوعات، وسائل، زن زر، زمین، ملکی خزانہ ان کی ملکیت بن چکا ہے۔ یہ کالے قوانین **ملک** و**مِلّت** پر مسلط کر چکے ہیں۔یہ ٹولہ تعیش کی زندگی گزارتا عوام الناس ضروریاتِ حیات کے حصول کی کشمکش میں زندگی اور موت سے دوچار رہتے ہیں ۔خودکشیاں، خودسوزیاں کرتے اور دم توڑتے رہتے ہیں۔یہ گنتی کے چند لوگ قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات اور اس سے تیار ہونے والی تہذیب کو نگل چکے ہیں۔**ملک** مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت کی کُفر نگری بن چکا ہے۔ان کے خلاف آوازِ خلق پیدا کرنا ایک دینی فریضہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

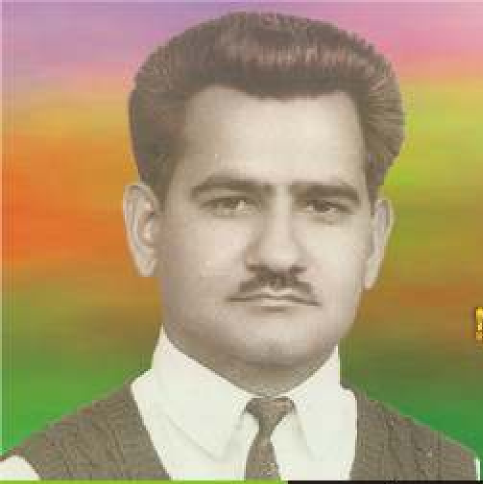


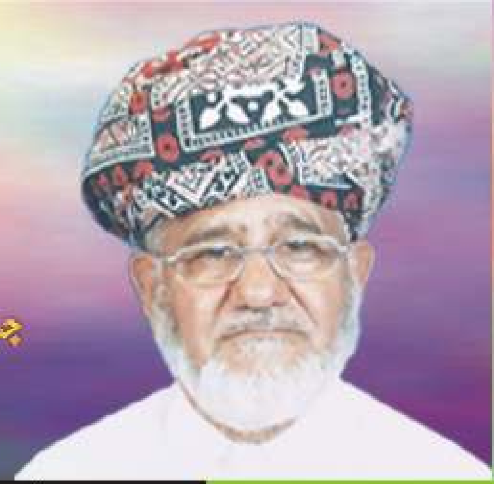
۱۵۔ شورائی جمہوری نظام کے سلیکشن کے طریقہ کار میں قرآنی اقدار اور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین اسوۂ حسنہ، حُسنِ خلق کے اعلیٰ اوصاف کے مالک افراد کا چناؤ کیا جاتا ہے اور مغربی جمہوریت کے نظام الیکشن کے طریقہ کار کے تحت صرف مادہ پرست، معاشی، معاشرتی برتری اور افرادی قوت کے مالک افراد جاگیردار، سرمایا دار، زمین مافیہ، سمگلر، ڈاکو، رہزن ان الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اسطرح مادی قوت اور طاقت کی صفات دینی الہامی صفات پر مسلط ہو چکی ہیں۔

۱۶۔ اس میں کم وبیش چھ ہزار افراد پر مشتمل مادہ پرست ٹولہ مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کا وارث اور مالک بن جاتا ہے۔ ان دونوں میں ایک واضح تضاد موجود ہے۔ مُسلم اُمہ کے فرزندان قرآنِ حکیم کے آئین، دستور، منشور، نظریات، تعلیمات کی روشنی میں اسلامی جمہوری نظامِ مملکت کو چلانے کے لیے انسانی لباس کے روپ میں اُمت محمدی ﷺ کے شورائی ممبران کا ایک ایسا حسین گلدستہ بن کر ابھرتا ہے جو قرآنِ حکیم کی نظریاتی صفات یعنی اعتدال و مساوات، ایثار و نثار، اخوت و محبت، عفو و درگزر، امانت و دیانت، ادب واحترام، حق گوئی و بیباکی کا خوبصورت، خوب سیرت اوصاف کا ایک حسین دلکش مرقع تیار ہوتا ہے۔ جو رحمت العالمین ﷺ کے اسوۂ حسنہ، حُسنِ خلق کے قریب ترین زندگی کا وارث ہوتا ہے۔ ایسے افرادِ مخلوقِ خدا کے لیے سراپا رحمت ہوتے ہیں۔

۱۷۔ انتخابِ امیر۔ اِسلامی ملک میں اِسلامی نظریہ نظم وضبط میں اسلامی جمہوری نظام کی روشنی میں شورائی ممبران چنے جاتے ہیں۔ شورائی ممبران اپنے امیر کا چناؤ کر لیتے ہیں۔ امیر کی اطاعت فرض اولین ہے۔ اِسلام اُمت محمدی ﷺ کو امیر کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ملکی سطح پر مجلس شوریٰ کے ممبران اور عوام پر امیر کے حکم کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اطاعت امیر سے ملک کے تمام معاملات مجلس شوریٰ کے ممبران کی باہمی رفاقت اور باہمی مشاورت سے بطریقِ احسن ادا ہوتے ہیں۔ مجلس شوریٰ اور مغربی جمہوریت کے ممبران کا چناؤ مختلف ہی نہیں بلکہ نظامِ مملکت چلانے کا نظام بھی متضاد ہے۔ جمہوریت کے ممبران اور شورائی نظام کے ممبران کے اخلاقیات بھی مختلف ہیں۔

۱۸۔ مشاورت۔ اِسلامی نظریہ نظم وضبط میں امیر کی اسلامی جمہوریت کے ممبران کے ساتھ مشاورت ضروری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نبی کریم ﷺ کو ارشاد ربانی ہے کہ امورِ سلطنت میں مشاورت کر لیا کرو۔ مشاورت سے مشکل مسئلہ حل ہو جاتا ہے اور معاملات کا حل اکثر و بیشتر سامنے آجاتا ہے۔ اس لیے مشورہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ چونکہ مشاورت سے مسائل کے حل میں اجتماعی رائے شامل ہوتی ہے۔ اس لیے سب مطمئن ہوتے ہیں۔ اپنے فرائض اپنے منصب پر خدا اور رسول ﷺ کی خوشنودی کے لیے ادا کرتے ہیں۔ خوفِ خدا ان کی زندگی کا انمول اثاثہ ہوتا ہے۔ مگر مغربی جمہوریت کے حکومتی منصب دار ذاتی خوشی وخوش حالی کو عوام الناس پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ مادہ پرستی، زر پرستی، زن پرستی کے پجاری اور مادیت کے حصول کے بیاباں میں گم رہتے ہیں۔ استحصالی نظام کو ملکی سطح پر عوام الناس پر مسلط کرتے ہیں۔



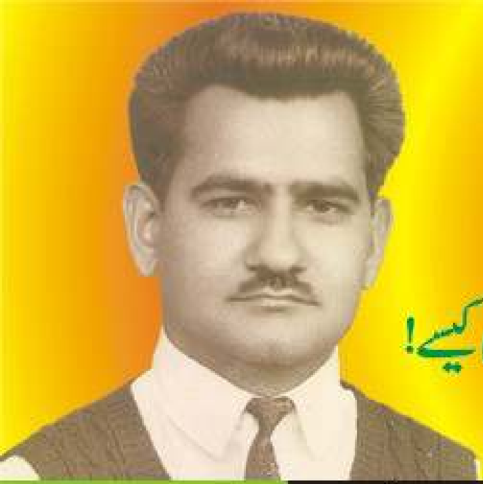


۱۹۔ مساوات۔ اسلام اس جہانِ رنگ و بو میں معاشرتی مساوات کا سب سے بڑا داعی ہے۔ معاشرتی مساوات کا عمل اعتدال و عدل کے نظام کے زیر سایہ پروان چڑھتا ہے۔ اسلامی ملک میں اسلامی جمہوری نظام کا امیر اور اس کے شورائی ممبران مل بیٹھ کر قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں ایسا نظام و سسٹم ترتیب دیتے ہیں جو اہلِ وطن کے ہر کس و ناکس کے بنیادی حقوق اور بنیادی ضروریاتِ حیات کو برابری کی سطح پر مہیا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ جس سے معاشرے میں امن و سکون بحال اور مساوات کے اصول پر عمل درآمد کرنے سے ملک کا نظم و ضبط بہتر سے بہتر ہوتا جاتا ہے۔

۲۰۔ مغربی جمہوریت کا حاکم و محکوم، افسر و ماتحت، امیر و غریب، آقا و غلام کا استحصالی، طبقاتی نظامِ مملکت کبھی فلاحی ریاست بنا نہیں سکتا اور ملک میں امن قائم ہو نہیں سکتا۔ اس نظامِ مملکت سے عوام الناس کا معاشی، معاشرتی قتال جاری رہتا ہے۔ عوام الناس کے حقوق سلب کر لیے جاتے ہیں۔ یہ نظامِ مملکت قرآنِ حکیم کے نظامِ مملکت کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔

۲۱۔ عدل و انصاف اسلامی تعلیمات کا بنیادی حصہ اور جز ہے۔ معاشرے میں انصاف پر عمل کرنے سے تمام فیصلے درست ہوتے ہیں۔ ملک امن و امان کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوتی۔ انصاف کی بنیاد کے تحت دین کی روشنی میں ایک اعلیٰ تعلیمی نصاب، ایک جیسے سادہ و سلیس تعلیمی ادارے، ایک جیسی تعلیمی سہولیات ہر کس و ناکس اور پورے معاشرے کو مہیا کرنے سے ایک اعلیٰ تدریسی معیار قائم ہو جاتا ہے۔ اسی اعلیٰ تدریسی نظام سے اعلیٰ سوچ اور بہترین معیارِ حیات معاشرے کو میسر آتا ہے۔ اسی سے عوام الناس شعوری طور پر محنت، دیانتداری اور خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سرانجام دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر انصاف ہی معاشی اور معاشرتی معیارِ حیات کو عروج بخشتا ہے۔ جس سے ملک دنیا بھر کے ممالک میں سرفرازی کی منازل طے کرتا ہے اور عزت و عظمت کا تاج پہنتا ہے۔

۲۲۔ اسکے برعکس مغربی جمہوریت طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی معاشرہ تیار کرتی ہے۔ طبقاتی معاشی تقسیم کا عمل جاری رہتا ہے۔ ملکی وسائل گنتی کے چند معاشی، معاشرتی دہشت گردوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے سرکاری طور پر اہلِ وطن کو چار درجوں اور چار قومیتوں اور چار فرقوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ سرکاری امتیازی تقسیم کے ذریعے حکومتی سطح پر کلاس ون، ٹو، تھری، فور کے درجے متعین کر دیے جاتے ہیں۔ اسی لحاظ سے معاشی اور معاشرتی درجہ بندی مسلط کر دی جاتی ہے۔ سرکاری طور پر طبقاتی تعلیم کے ذریعے اونچ نیچ کے کلچر کی نشو ونما کی جاتی ہے، ملک چند معاشی معاشرتی مادہ پرستوں کی ملکیت بن جاتا ہے۔ جس کا قرآنِ حکیم کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہ ہے۔ نہ ہی اس معاشرے کو اسلامی معاشرہ یا اسلامی ملک کہا جا سکتا ہے۔ یہ استحصالی نظامِ کفر اہلِ وطن پر مسلط ہے۔ جس کی وجہ سے اسلامی تہذیب زوال پذیر ہوتی جا رہی ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلمانوں اور ان کی نسلوں کے لیے پاکستان ایک کفر نگری بن چکا ہے۔ اس نظامِ حکومت کے خلاف جہاد ایک دینی فریضہ بن چکا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت | باب 3 پیرا 27-23 | پاکستان ہو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے استحصالی نظامِ حکومت کا نام نہیں

۲۳۔سچائی صداقتوں کی روشنی ہے۔ سچائی سے مراد دیانت داری ہے۔ایک ایماندار شخص خدا کا پاکیزہ حسین شاہکار ہوتا ہے۔ملکی سطح پر سچائی کا مفہوم یہ ہے کہ اسلامی جمہوریت کا امیر، اس کے شورائی ممبران اور اگر عوام دیانت داری کے اصول پر اپنے تمام فرائض بجالائیں۔تو وہ دیانت داری کے اصول وضوابط پر عمل کرنے سے اعلیٰ نتائج اور بہترین کارکردگی کا نمایاں رزلٹ پیش کرتے ہیں۔دیانت داری ملک کو جنت نظیر بنادیتی ہے۔جس سے سچائی کی شمع روشن ہوتی ہے۔

۲۴۔مغربی جمہوریت میں ملک کا چھ ہزار افراد پر مشتمل حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ ملتِ اسلامیہ کے فرزندان کے حقوق سلب کیے جارہا ہے۔جمہوریت کے الیکشنوں کا طریقہ کار ایسا مسلط کررکھا ہے۔جس میں وہی دہشت گرد الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں جو شاہی اخراجات برداشت کرسکتے ہیں۔۱۸ کروڑ عوام الناس میں سے ان الیکشنوں میں نہ کوئی اتنے کثیر اخراجات برداشت کرسکتا ہے اور نہ بطور امیدوار کھڑا ہوسکتا ہے اور نہ ہی اسمبلیوں تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔عوام الناس کے لیے جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ لینا شجر ممنوعہ قرار دیا جاچکا ہے۔سچائی کی شمع گل کردی گئی ہے۔

۲۵۔عوام الناس جمہوریت کے الیکشنوں میں صرف ان معاشی اور معاشرتی حکومتی ٹولہ کی مادی قوت کے دہشت گردوں کو ووٹ ڈال سکتے ہیں۔یعنی ملکی عوام کو ووٹر بنا کر رکھ دیا ہے۔اس طرح جمہوریت کا یہ طرز عمل اور اس کا حکومتی سیاسی ٹولہ قرآنِ حکیم کی سچائی کی تعلیمات کو ختم کرچکا ہے۔یہ ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مسلمانوں اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے نظامِ حیات کا قیدی بنا کر قرآنِ حکیم اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتا اور تضحیک کرتا چلا آرہا ہے۔اِسلامی تہذیب زوال پذیر اور جمہوریت سے تیار ہونے والا کفر کا کلچر عروج کی منازل طے کرتا جارہا ہے۔

۲۶۔اشتراکِ عمل۔اِسلامی تعلیمات میں اشتراکِ عمل اور تعاون کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔تعاون کا جذبہ اتحاد کی آبیاری کرتا ہے۔ادب ومحبت پیدا کرتا ہے۔خلوص کے پھول کھلتے ہیں۔نظم وضبط کی راہ دکھاتا ہے۔اشتراکِ عمل سے ملک کے تمام منصوبے آسانی لگن اور محنت سے مکمل کیے جاسکتے ہیں۔اتفاق مشکلات کو حل کرنے کی ایسی چابی ہے، جو مشکلات اور دشواریوں کے تمام تالے کھول دیتی ہے۔اتفاق آسانیاں پیدا کرتا اور آسانیاں ہی تقسیم کرتا ہے۔اشتراکِ عمل کامیابی کا چراغ ہے جو نا اتفاقی کے اندھیروں کو روشنیاں عطا کرتا ہے۔

۲۷۔جمہوریت کی سیاسی جماعتوں میں حکومتی اشتراک ایک دوسرے کو دھوکہ دینے اور عوام الناس کے حقوق غصب کرنے کے لیے وجود میں آتے ہیں اور اپنا مخصوص ذاتی مفاد کشید کرنے کے بعد وہ صحرا کی ریت کی طرح بکھر جاتے ہیں۔جمہوریت کا نظریہ اشتراک عملی طور پر بددیانتی اور منافقت کی کردار سازی کرتا ہے۔جسکو حکومتی ٹولہ نے منافقانہ عمل کو سیاست کا نام دے رکھا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۸۔ اخوت ومحبت۔ اسلامی تعلیمات میں اخوت کو بھائی چارہ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اخوت ومحبت اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔ اسلام تمام معاشرے کے افراد کو ایک کنبہ، ایک خاندان ایک درخت کی پتیاں تصور کرتا ہے جس میں تمام افراد آپس میں مل جل کر بھائیوں جیسی محبت وشفقت سے رہتے ہیں مخلوقِ خدا کے تمام کام اور اہم فریضے احسن طریقہ سے سرانجام دیتے ہیں۔

۲۹۔ مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت اور اس کا حکومتی ٹولہ اخوت ومحبت کی بجائے اسلامی معاشرے میں مادہ پرستی کی محبت کی چِتا جلاتا ہے۔ مادہ پرستی، نفس پرستی، زن پرستی، زر پرستی، زمین پرستی اخوت ومحبت کا کینسر ہے۔ پاکستانی عوام کو اس مہلک مرض میں مبتلا کر دیا گیا ہے

۳۰۔ احساس ذمہ داری۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق احساس ذمہ داری کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے کا ہر فرد اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقہ سے سرانجام دے۔ یہ ایک مقدس فریضہ ہے۔ اہلِ وطن اپنے اپنے حقوق وفرائض کا احساس کریں۔ اسلام کی روشنی میں تیار کیا ہوا تعلیمی نصاب اور اس کے تعلیمی ادارے ان مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت کے امیر اور اس کے شورائی ممبران کا فریضہ اوّلین ہے کہ وہ امور سلطنت کی ذمہ داریوں کو پوری لگن اور دیانتداری سے ادا کریں۔ وہ احساس ذمہ داری کو بھول نہ جائیں۔

۳۱۔ رائج الوقت جمہوریت کا نظامِ مملکت اور اس کا حکومتی ٹولہ ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد محنت کشوں، مزدوروں، ہنرمندوں، سفید پوشوں کا معاشی معاشرتی قتال کرتا جا رہا ہے۔ عدل کو نایاب بنا کر ملک کے وسائل، ذرائع آمدن، کسانوں مزدوروں، محنت کشوں کے خون پسینے سے اکٹھا کیا ہوا سرکاری خزانہ جمہوریت کا حکومتی ٹولہ اور اس کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اقتدار کی نوک پر چھینتا اپنی ملکیت بناتا اور تعیش کی زندگی گزارتا چلا جا رہا ہے۔ احساس ذمہ داری کا عمل ختم ہو چکا ہے۔ جس سے ملک انارکی کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ اسلامی تعلیمات امیر مملکت اور اس سے منسلک دوسرے تمام افراد جو نظامِ مملکت چلاتے ہیں ان کو احساس ذمہ داری کی لگن سے مالا مال کرتا ہے۔ اس طیب فریضہ کو پوری محنت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ وہ ایک عام شہری کے بنیادی حقوق کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

۳۲۔ ایثار و نثار کے جذبے۔ اسلامی تعلیمات مسلمانوں کو ایثار و نثار کا درس دیتی ہے۔ ایثار سے مراد دوسروں کو ان کے حقوق سے زیادہ دینا ہے۔ اس احسان والے عمل سے عوام الناس میں بھائی چارے اور ایثار و نثار کے عمل کو فروغ ملتا ہے۔ ایثار سے معاشرہ عزت واحترام کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ ایثار کے طریقہ کار کو اپنانے سے ماحول مادہ پرستی، لالچ وحرص اور ہوس سے پاک ہو جاتا ہے۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (مُسلم معاشرہ کے افراد دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں، خواہ وہ گھاٹے میں ہی کیوں نہ رہیں) ایثار معاشرے کی عزت کی زینت ہے۔ اسلامی نظریات کے امیر مملکت اور اس کے شورائی ممبران ایثار اور احسان کے الفاظ کی حُرمت کو اپنی زندگی کا محور بنا رکھتے ہیں۔ جس سے معاشرہ ایثار و نثار کے کردار میں ڈھل جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



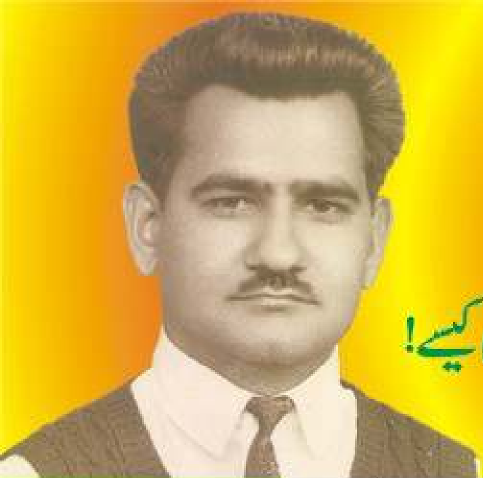
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۳۔ ہمدردی اسلامی تعلیمات کی انمول حقیقت ہے جو نرم اور گداز دلوں کی خو بن جاتی ہے۔ ہمدردی معاشرے میں حسن سلوک اور حسن عمل کو فروغ دیتی ہے۔ پیار و شفقت کے حسین ماحول کو جلا بخشتی ہے۔ معاشرے میں اخوت و محبت کا دروازہ کھولتی ہے۔ ہمدردی کے اصول پر گامزن رہنے سے معاشرے میں خوش اخلاقی کے دیے روشن ہوتے ہیں۔ معاشرے کا ماحول خوشگوار اور پر سکون ہو جاتا ہے۔ ہمدردی انسانی دلوں پر پیار و شفقت کی دستک دیتی، دل و رُوح میں اُتر جاتی ہے۔

۳۴۔ فلاح معاشرہ۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے الہامی رُوحانی اصول و ضوابط کے مطابق، علم انسان کی انفرادی اور اِجتماعی فلاح کا ذریعہ اور اپنی ذات کو پہچاننے کا شعور اور اِسلامی تشخص کا حسین زیور ہے۔ اِسلام قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک ایسا فلاحی معاشرہ تیار کرتا ہے۔ جس کی بنیاد اخوت و محبت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف پر استوار ہوتی ہے۔ ملک میں انفرادی، اِجتماعی کردار و تشخص اِسلامی درسگاہوں کے ذریعے فلاحی معاشرہ پنپتا، پروان چڑھتا اور بہتر سے بہتر ہوتا جاتا ہے۔ اِسلامی نظریہ نظم و ضبط افراد کی بہتری اور بہبود کے لیے ایک ایسا نظام وضع کرتا ہے۔ جو چادر اور چار دیواری کی روشنی میں مرد و زن کی علیحدہ علیحدہ درسگاہوں میں تربیت کرتا ہے۔ شرم و حیا، عصمت وعِفت کا پاکیزہ ماحول ملکی سطح پر قائم ہوتا ہے۔ حیا کی دیوی عصمت وعِفت کی مامتا ہے جو پاکیزگی و طہارت کو جنم دیتی ہے۔ جس سے اِسلامی کردار و تشخص تیار ہوتا ہے۔

۳۵۔ دنیا بھر کے تمام ممالک اپنا معاشرہ تیار کرنے کے لیے اپنے معاشی، معاشرتی، ثقافتی اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے مخصوص تعلیمی نظام ترتیب دیتے ہیں تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے اسی مخصوص تعلیمی نظام کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ تعلیمی مقاصد کی روشنی میں تعلیمی نصاب مرتب کیا جاتا ہے۔ مقاصد تعلیم کے تعین سے تعلیمی عمل کو درست سمت مل جاتی ہے۔ جس سے تعلیمی ہدف آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی افادیت کا پھل معاشرے کا مقدر بن جاتا ہے۔ ہر معاشرہ اپنی بقا اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے تگ و دو جاری رکھتا ہے۔

۳۶۔ ویسے تو ایک کامیاب ریاست یا ملک کے لیے مقاصد تعلیم کو حاصل کرنے کے لیے نظریاتی، مذہبی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، ثقافتی، الہامی، رُوحانی تمام بنیادوں کی حیثیت ایک جیسی ہوتی ہے۔ انسانی اذہان اور عقل و شعور کی آنکھ مل کر اپنے ذاتی تجربات اور عقل و شعور کی روشنی میں فلاحی تعلیمی نصاب تیار کرتے ہیں۔ عوام کی اس کے مطابق تعلیم و تربیت کی جاتی ہے۔ جس سے معاشرہ کا کردار و تشخص حسن خلق کی خوشبو سے معطر ہوتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



قرآنِ حکیم اہلِ اِسلام کی اِلہامی کتاب ہے جس میں اہلِ اِسلام اور تمام مخلوقِ خدا کے لیے اس جہانِ رنگ وبُو میں زندگی گزارنے کے لیے اَزل سے ابد تک کی ہدایت اور رہنمائی موجود ہے۔ یہ ملک دنیا کے نقشے پر اِسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا۔ اہلِ پاکستان کے لیے نظریاتی، مذہبی، اِلہامی، رُوحانی بنیادیں سب سے اہم ہیں۔ نظریاتی سرحدوں کا تحفظ جہاں ضروری ہے وہاں نئی نسل کو اسلامی اقدار اور عبادات سے آشنا کروانا بھی لازم ہے۔ تاکہ وہ تقویٰ، توکل، دیانتداری، اخوت ومحبت، ہمدردی، سادگی وشرافت، مساوات، عدل وانصاف، ایثار و نثار، عفو ودرگزر، چادر و چاردیواری جیسی اقدار کو روشناس کروا کر ملّی کردار و تشخص تیار کر سکے۔

ا۔ اِسلامی نظامِ تعلیم اور اس کی خصوصیات۔

۲۔ خدا کی حاکمیت کو تسلیم کرنا اور قائم کرنا ایک طیب فریضہ ہے۔ اِسلامی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ ساری کائنات کے خالق اور مالک ہیں۔ تمام زمینوں، آسمانوں پر ان کی حاکمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔

۳۔ حقیقی علم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ قرآنِ حکیم میں فرمان الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین وآسمان کا نُور ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔ وہ حاکم مطلق ہے۔

۴۔ توحید ورسالت پر ایمان لانا اور اس کی روشنی میں زندگی گزارنا اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ توحید اسلام کی بنیاد ہے۔ رب ہی کائنات کا خالق ومالک ہے۔ توحید کے بعد درجہ رسالت مآب ﷺ کا ہے۔

۵۔ اِنفرادی اور اجتماعی طور پر علم کا حصول شرف انسانیت کا باعث ہے۔ اِسلامی نظریہ کے مطابق انسان کو اس کے علم کی بدولت اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا ہے۔ علم انسان کی امتیازی صفت ہے۔ اِسلام فرد کی سیرت وکردار کی تعمیر اور اس کے بلند کردار کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ اِسلامی تعلیم کا مقصد افراد کو اِسلامی اقدار اسوۂ حسنہ، حُسنِ خلق، نظم وضبط، مساوات، تقویٰ، توکل، اخوت ومحبت، اشتراک وتعاون، خلوص ومحنت، امانت ودیانت، ایثار و نثار، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے شعور سے آراستہ کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کی اخلاقی تربیت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران اس دھرتی کو امن کی آماجگاہ بنانے کے لیے تشریف لائے۔

۶۔ علم اِنفرادی واجتماعی کردار وشخصیت کی تعمیر کا باعث ہے۔ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے۔ علما کرام انبیاء علیہ السلام کے وارث ہیں، عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے۔ جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر۔ فرمان نبوی ﷺ ہے جو عالم کی قدر کرتا ہے وہ میری قدر کرتا ہے۔ علم عمل سے وابستہ ہے۔ جسے علم ہوگا وہ عمل بھی کرے گا، علم عمل کو پکارتا ہے۔ عمل اس پر لبیک کہتا ہے تو خیر ورنہ! علم وہاں سے کوچ کر جاتا ہے۔ علم وہ چراغ ہے جو جہالت کے اندھیروں کو روشنیوں میں بدلتا ہے۔ جو اندھوں کو بینائی اور رُوح کو آسودگی بخشتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | **پاکستان نظریاتی اسلامی مملکت ہے۔ مغربی جمہوریت کے چند پرستاروں کا ملک نہیں** | **باب 4 پیرا 12-7**

۷۔علم دنیاوی اور دینی زندگی کی کامیابی کی چابی ہے۔ اِسلامی نظامِ تعلیم فرد کو ہنر مند بناتا ہے۔تا کہ وہ ضروریاتِ حیات کے حصول میں کسی کا محتاج نہ ہو۔ خوشحال زندگی گزار سکے۔اس کے علاوہ اِسلامی تعلیمات میں عبادات کا ایک جامع اور مربوط نظام ہے۔جس سے فرد الہامی رُوحانی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔علم کی کرن صحرا کے اندھیروں میں رہنمائی کا فریضہ ادا کرتی ہے۔علم ایسی دولت ہے جو خرچ کرنے سے بڑھتی ہے۔

۸۔علم حاصل کرنا سب پر فرض ہے۔ اِسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس کی تعلیمات میں علم حاصل کرنا مرد و زن یعنی سب پر فرض ہے۔حکم باری تعالیٰ ہے۔اے (رسول ﷺ) آپ دعا کیجئے کہ پروردگار میرا علم زیادہ کر۔حدیث نبوی ہے (علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔) دنیا میں پہلی مرتبہ تعلیم کا تصور پیش کیا۔جس میں تعلیم حاصل کرنا عورتوں پر بھی فرض کیا۔لیکن عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے اِسلامی نظریات کی حدود وقیود کی پابندی کرنی بھی لازم ہے۔

۹۔جمہوریت کا نظامِ مملکت مخلوط تعلیم و معاشرہ کی راہ دکھاتا ہے۔مخلوط حکومت، اِسلامی تصور اور نظامِ حیات، چادر و چاردیواری کا کینسر ہے۔مخلوط تعلیم و معاشرہ، مخلوط حکومت، اِسلامی تہذیب کی موت ہے۔یہ نظامِ حیات فحاشی، بے حیائی، بدکاری کے کلچر کو فروغ دیتا اور شرم و حیا، عصمت و عفت اور پاکیزگی ءنگاہ و رُوح کے الہامی، قرآنی نظریات کو ختم کر کے اہلِ اِسلام کو مغربی جمہوریت کے کُفر کے کلچر میں کنورٹ کرتا ہے۔کیا مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کا مخلوط تعلیم و معاشرہ، مخلوط حکومت کا نظامِ حیات مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ مسلمانوں پر مسلط کرنا قرآنِ حکیم کے خلاف بغاوت اور منافقت نہیں۔

۱۰۔کیا مخلوط نظامِ حیات ۱۸ کروڑ اہلِ اِسلام کے فرزندان اور ان کی نسلوں کو اِسلامی نظامِ حیات، اس کی تہذیب سے فارغ کر نہیں دیتا۔اس کا نفاذ کس نے کیا اور تدارک کس نے کرنا ہے۔

۱۱۔کیا جمہوریت کا مخلوط تعلیم مخلوط حکومت مخلوط معاشرہ کا کلچر فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا قانونی معاشرتی زہر نہیں۔اس جمہوریت کے یزیدی حکومتی ٹولہ میں کوئی (حُر) ہے جو ۱۸ کروڑ مسلمانوں اور ان کی نسلوں کو اس اذیت ناک تہذیبی زہر اور اس کے اثرات سے بچا سکے۔یہ فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم اور مسلمانوں کا مُجرم ہے۔انھوں نے اِسلامی تعلیمات، اِسلامی نظامِ حیات، اِسلامی تہذیب کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ان کو فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے نظام کو مسلط کرنے کی سزا کے لیے تیار رہنا چاہیے۔انکے خلاف جہاد ایک دینی فریضہ ہے۔

۱۲۔علم حاصل کرنا، علم کو فروغ دینا ایک افضل عبادت ہے۔ اِسلامی تصورِ تعلیم کے مطابق علم حاصل کرنے کا عمل اور علم کو فروغ دینے کا عمل دونوں اعلیٰ عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔حکم ربانی ہے کہ (تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے)۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۳۔ حصول علم اور فروغ علم کے عمل کی فضیلت پر کئی احادیث نبوی ﷺ روشنی ڈالتی ہیں۔

۱۴۔ لوگو! علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ علم و ہنر کا سیکھنا لازم و ملزوم ہیں۔

۱۵۔ علم سیکھو کہ یہ حلال و حرام کی تمیز سکھاتا ہے اور اہلِ جنت کا راستہ دکھاتا ہے۔

۱۶۔ جو حصول علم کی کوشش کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔

۱۷۔ تلاشِ علم ایک ایسا ہی مقدس کام ہے، جیسے عبادت و جہاد کے لیے مصیبت اٹھائی جائے۔

۱۸۔ علم و حکمت کی باتوں کو ایک ساعت کے لیے سننا، ایک ہزار شہیدوں کے جنازے میں شریک ہونے اور ایک ہزار راتوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

۱۹۔ علم باعمل ہی عالم کو فضیلت عطا کرتا ہے۔ اِسلامی تعلیمات میں علم کی افادیت اسی صورت میں ممکن ہے۔ جب اس پر عمل کیا جائے۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو دیا جائے گا۔ جس نے علم سے فائدہ نہ اٹھایا ہوگا۔ ضائع ہے وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔ عمل علم کی روشنی ہے

۲۰۔ (حضرت عثمانؓ)۔ علم عمل سے وابستہ ہے، جسے علم ہوا وہ عمل بھی کرے گا۔ علم تو عمل کو پکارتا ہے۔ عمل اس پر لبیک کہتا ہے۔ ورنہ علم وہاں سے کوچ کر جاتا ہے۔

۲۱۔ (حضرت علیؓ) علم باعمل عالم کو انسانوں پر فضیلت عطا کرتا ہے۔ جمہوریت کے سیاسی دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور ان کے پیروکاروں کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلمان کیسا اور اِسلام کیسا اور یہ عالم دین کیسے! تمام مذہبی سیاسی جماعتوں کے رائج الوقت جمہوریت کے عظیم رہنماؤں سے ملتجی ہوں کہ وہ اپنے اس عمل پر فتویٰ صادر فرمائیں کہ جمہوریت کے باطل اور قرآنِ حکیم کے متضاد نظامِ حکومت میں شامل ہونے، الیکشنوں میں حصہ لینے کے بعد ان کو کس نام سے پکارا جائے۔ کیا وہ قرآنِ حکیم کے باغی، منکر، منافق یا مسلمان ہیں۔

۲۲۔ علم مطالعۂ فطرت کی دعوت دیتا ہے۔ اِسلام کو دنیا کے دیگر مذاہب اور نظریات پر اس لیے فوقیت حاصل ہے۔ کہ اِسلام بنی نوع انسان کو فطرت شناسی اور مطالعۂ فطرت کا سبق دیتا ہے۔ اِسلام تعلیم کے حصول میں تحقیق و جستجو کو ایک اہم مقام دیتا ہے۔ قرآنِ حکیم میں سات سو سے زائد دفعہ مطالعہ فطرت کی دعوت دی گئی ہے۔ غور و فکر کی عبادت ایک افضل ترین عبادت ہے۔ یہ وقت کے سمندر سے انمول موتی چن لاتی ہے۔ یہ اندھیروں کو روشنیاں عطا کرتی ہے۔ یہ انسانیت کو بے ضرر اور منفعت بخش بناتی ہے۔ یہ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور بخشتی ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتی ہے۔ امانت و دیانت کا سفیر بناتی ہے۔ اخوت و محبت کے چراغ روشن کرتی ہے۔ قربت خداوندی کا راہ دکھاتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

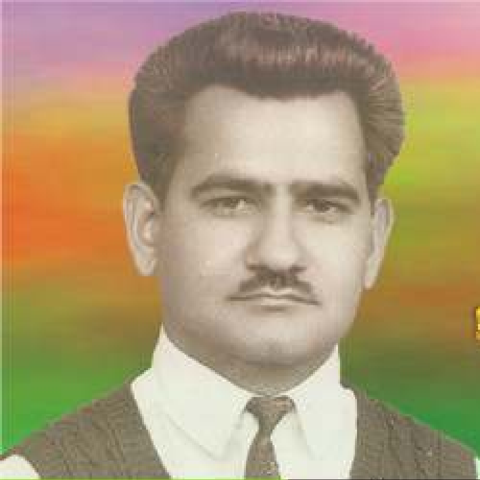


جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۳۔ تعلیم نسواں اسلامی معاشرے کی بنیادی کڑی ہے۔ علم مستورات کے لیے بھی حاصل کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا اس طرح لازم ہے جس طرح مردوں پر۔ جن ادوار میں دنیا کی دوسری اقوام عورت کو معاشرے کا ایک بیکار حصہ تصور کرتی تھیں۔ عرب اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے، اسلام نے اس وقت مستورات کو مردوں کے مساوی حقوق دیے۔ اسلام نے معاشرے میں عورت کو عزت واحترام کا اعلیٰ مقام عطا کیا۔ ماں، بہن، بیٹی، بیوی کا تقدس سکھایا۔ خاندانی رشتوں کی مالا عطا کی۔ معاشرے میں مستورات کی عزت وحُرمت کا تقدس قائم کیا۔ اسی کی گود سے کردار و تشخص کے عظیم سپوت تیار کرنے کا گر اور گیان عطا کیا۔ مستورات کو ماں کا درجہ عطا کر کے پوری انسانیت کو اس کے قدموں کی زینت اور جنت کا وسیلہ بنا دیا۔ ماں کی عزت وحُرمت اخلاقیات کی معراج ہے۔

۲۴۔ اسلام نہ صرف ایک دین ہے بلکہ ایک ضابطۂ حیات ہے۔ جو بنی نوعِ انسان کو دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے انسان کی ازل سے ابد تک مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ قرآنِ حکیم ہے۔ جو کہ رشد وہدایت کا ایک انمول خزانہ ہے۔ جس سے معاشی، معاشرتی، ثقافتی، اخلاقی، اسوۂ حسنہ، حُسنِ خلق جیسے انمول اصول وضوابط اور سیاسی مسائل کے حل موجود ہیں۔ تعلیم کا مقصد فرد اور افراد کے کردار کو سنوارنا ایک جیسی نشوونما کرنا، اعلیٰ ملی تشخص تیار کرنا ہوتا ہے، تا کہ وہ سیاسی ذمہ داریاں قبول کر سکیں۔ دنیا میں عدل وانصاف اور اخوت ومحبت کے چراغ روشن کر سکیں۔ رحمان اور رحیم کے الفاظ کی کرامات، اہلِ جہاں کو پیش کر سکیں۔ ایک دفعہ رحم کرنے والے کو رحمان اور بار بار رحم کرنے والے کو رحیم کی حُرمت سے آشنا کر سکیں۔

۲۵۔ فلسفہ کسی قوم کے نظریۂ حیات کو حاصل کرنے کے لیے تعلیمی مقاصد کا تعین کرتا ہے جبکہ تعلیم ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے عملی اقدام کرتی ہے۔ آج کے سائنسی دور میں تمام ریاستیں یا ممالک اپنا نظریۂ حیات مدِ نظر رکھ کر اپنا نظامِ تعلیم تشکیل دیتے ہیں۔ قومی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک تعلیمی نصاب متعین کیا جاتا ہے۔ جب اسلامی ریاست اپنا نصابِ تعلیم مرتب کرتی ہے تو اس کے پیشِ نظر اسلامی نظریۂ حیات ہوتا ہے۔ چونکہ اسلامی فلسفۂ حیات قرآنِ حکیم کے الہامی، رُوحانی احکامات اور نظریات کی روشنی میں ترتیب دینا ہوتا ہے لہٰذا اس کی بنیاد توکل، تقویٰ، صبر، عدل، مساوات، امانت و دیانت، عفوو درگزر، ایثار و نثار، اخوت ومحبت، عبادت و ریاضت، محنت و ہمت، غور وفکر، کسبِ حلال، صداقت وسچائی، سادگی وشرافت، غور وفکر، تسخیرِ فطرت، اسوۂ حسنہ، حُسنِ خلق اور دُنیا کی بے ثباتی جیسی اقدار پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لیے اسلامی ریاست اپنے شہریوں کو ان اقدار سے آراستہ کرنے اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں ایک فلاحی معاشرہ کے قیام کے لیے جو نصابِ تعلیم ترتیب دیتی ہے۔ اس میں قرآنِ حکیم، احادیث مُبارکہ، تفسیر، تاریخِ اسلام، فقہ، علم الکلام، عربی زبان، ریاضی، جغرافیہ، سائنسی علوم، پیشہ ورانہ تعلیم، کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ محنت کی عبادت سے ان تعلیمی شعبوں سے افادیت حاصل کرنا ہے۔ اسلامی فلسفہ حیات، اس کی تعلیمات ایک انمول تہذیب کو جنم دیتی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



بلائے وقت | باب 4 پیرا 26-32 | پاکستان نظریاتی اسلامی مملکت ہے۔ مغربی جمہوریت کے چند پرستاروں کا ملک نہیں

۲۶۔اسی طرح لادینی ریاستیں اپنے لیے جو تعلیمی نصاب مرتب کرتی ہیں۔اس میں مذہب نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی،صرف زبان دانی،سائنسی مضامین،عمرانی علوم،فنی مضامین اور پیشہ وارانہ علوم پر توجہ دی جاتی ہے۔پیغمبران کی اُمتوں کی نشوونما ان کے ممالک میں جمہوریت کے نظریات اور نظامِ حیات کی روشنی میں جاری ہے۔جس کی وجہ سے ان ممالک اور ریاستوں میں پیغمبران کی اُمتیں مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کی روشنی میں مادہ پرستی اور مادی قوت کے حصول کے صحرا میں گم ہوتی جارہی ہیں۔نفس پرستی،زر پرستی،زن پرستی انسانی زندگی کا مقصدِ حیات بن کر رہ گیا ہے۔وہ دنیا کی بے ثباتی کا سبق بھول چکی ہیں۔

۲۷۔پیغمبران کی اُمتیں مغربی جمہوریت کی حکومتی بالادستی کی بنا پر مذہبی اخلاقیات زوال پذیر اور مادہ پرستی کی استحصالی اخلاقیات عروج کی منازل طے کرتی جا رہی ہیں۔

۲۸۔اس سے جو کلچر تیار ہوتا ہے وہ نوع انسانی کے لیے مادہ پرستی،فحاشی بے حیائی،بدکاری،زناکاری جیسے معاشرے کو جنم دیتا ہے۔بنی نوع انسان حیوان ناطق بن کر رہ گیا ہے۔

۲۹۔اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو مغربی جمہوریت کے مادہ پرستوں،آمروں،غاصبوں،استحصالیوں کا چند نفوس پر مشتمل حکومتی ٹولہ مغربی جمہوریت کے نام پر کُفر کے نظامِ حیات میں کنورٹ کرتا جا رہا ہے۔

۳۰۔جمہوریت مادہ پرست فلاسفرز کے مادی پرستاروں کا ایک لادینی مذہب بن چکا ہے۔

۳۱۔مغربی جمہوریت کے مادی پرستاروں کے حکومتی ٹولہ کی تمام پیغمبران کی اُمتوں کے ممالک پر سرکاری بالادستی مسلط ہے۔جس کی وجہ سے مادہ پرستوں کا تخلیق کیا ہوا جمہوریت کا نظریۂ حیات،نظامِ حیات،ضابطۂ حیات،اخلاقیات،تعلیمات،تعلیمی ادارے ان ممالک میں مغربی جمہوریت کے کلچر کو فروغ دیے جا رہے ہیں۔

۳۲۔مغربی جمہوریت کے چند افراد پر مشتمل بدبخت حکومتی ٹولہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں اور ان کی نسلوں کے الہامی نظریات،نظامِ حیات،ضابطۂ حیات،اخلاقیات،تعلیمات کو معبد،کلیسا و گرجا،مسجد و منبر کی عبادت گاہوں تک محدود و اور محبوس کر کے رکھ دیا۔یہ تمام پیغمبران کی اُمتوں کا المیہ بن چکا ہے۔مغربی جمہوریت کی حکومتی بالادستی مذہبی اقدار کو اقتدار کی تلوار سے نگلتی جا رہی ہے۔





باباجی عنایت اللہ

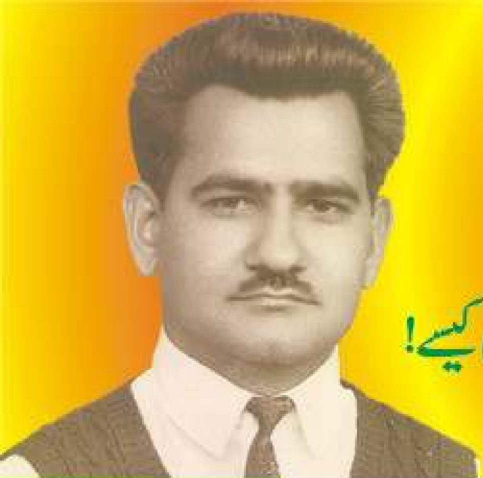
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۳۔ چند نفوس پر مشتمل مادہ پرستوں کا مغربی جمہوریت پسند حکومتی ٹولہ بڑی خاموشی کے ساتھ پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان کو جمہوریت کا لادینی مذہب اور کلچر میں کنورٹ کیے جا رہا ہے۔

۳۴۔ ان مادہ پرستوں کا کمال یہ ہے کہ سب سے پہلے انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں مذہبی فرقہ پرستی یعنی پروٹیسٹنٹ اور کیتھولک کے فرقوں کو قائم کیا۔ ان میں مذہبی فرقہ پرستی کی آگ کو سلگایا۔ پھر لاکھوں جانیں اس فرقہ پرستی کی آگ میں بھسم ہوئیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ فرقہ پرستوں کے پادریوں یا بشپوں کی نفرت نفاق اور جنگ کو ختم کرتے۔ لیکن انھوں نے تو مذہب کو قصوروار ٹھہرایا۔ برطانیہ جیسے عظیم ملک اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیاری اُمت اور ان کی الہامی کتاب کی سرکاری سرفرازی کو ختم کر دیا۔ پیغمبرِ خدا کی اُمت الہامی کتاب کی تعلیمات، نظریات اور اخلاقیات سے محروم ہوتی گئی۔ بدقسمتی سے اسمبلی ممبران کو خداوند قدوس کے پیغمبران کا درجہ دیا گیا۔

۳۵۔ جب تک یہ اُمت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کی رُشد و ہدایت کی شمع ہاتھ میں تھامے رہی۔ دنیائے عالم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی پرچار جاری رہی تو ان کی تعلیمات اور ان کے پیروکار دنیا میں پھیلتے گئے۔ دنیا امن کا گہوارا بنی رہی۔ جب اس مِلّت کی سرکاری رہنمائی مغربی جمہوریت کے ممبران کو سونپ دی گئی تو مذہب زوال پذیر ہونا شروع ہو گیا۔

۳۶۔ تدریس کا نظریۂ حیات سے گہرا رشتہ ہے۔ اگر کسی قوم کے نظریۂ حیات پر مذہبی رنگ غالب ہو تو اس کے تعلیمی مقاصد، نصاب تعلیم اور طریقہ ہائے تدریس بھی ایسا ہی ہوگا جس سے مذہبی تعلیمات کو فروغ ملے گا۔ چونکہ اِسلامی ریاست میں نظریۂ حیات کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، تقویٰ، توکل اور اِسلامی اقدار پر ہوتی ہے۔ اس لیے اس کے نصاب میں قرآنِ حکیم، احادیث مُبارکہ اور سنت نبوی ﷺ کی تعلیمات نمایاں ہوتی ہیں۔ اس تعلیمات سے تیار کیا ہوا انفرادی اور اجتماعی تشخص انسان کو انسانیت کی معراج تک پہنچا دیتا ہے۔ مخلوقِ خدا کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ ساری خدائی ہے کنبہ خدا کا تصور بحال ہوتا ہے۔ بنی نوع انسان کیلئے بے ضرر ہونے کا شعور بیدار ہوتا ہے۔ منفعت بخش ہونے کی منازل طے کرتا ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلمانوں اور ان کی نسلوں کے مغربی جمہوریت پسند حکومتی ٹولہ نے جمہوریت کے نظریات اور تعلیمات کی روشنی میں جو انفرادی اور اجتماعی کردار و تشخص تیار کیا ہے۔ وہ اِسلامی تاریخ پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ جس کو سمندروں کا پانی واش نہیں کر سکتا۔ انھوں نے ۱۸ کروڑ مسلمانوں اور ان کی نسلوں کی نظریاتی ہیئت اور کردار و تشخص بدل کر رکھ دیا ہے۔ ان کا نام اور پہچان مسلمان ہے لیکن ان کے اوصاف و کردار مغربی جمہوریت کے نظریات کی تعلیمات کے کُفر میں کنورٹ ہو چکے ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ا۔اِسلامی تعلیمات کا آغاز اور اس کا فروغ کیسے ہوا۔اِسلام میں نبی کریم ﷺ کو معلمِ اوّل اور مبلغ اوّل کا مقام حاصل ہے۔انھوں نے ہی اِسلامی تعلیمات کا درس اور تبلیغ جاری کی۔حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ ومدینہ میں تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا۔اس فریضہ کو ادا کرنے میں آپ ﷺ کو بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔وحی کی صورت میں نازل ہونے والے احکاماتِ الٰہی کی تشریح وتوضیح فرماتے۔اس کے عام پہلو اور فلسفہ سے آگاہ فرماتے۔آپ ﷺ کا طریقہ تعلیم، بڑا سادہ، عام فہم اور لب ولہجہ پُرلطف اور شیریں زبان تھا۔آپ کا کلام سننے والوں کو لطفِ سماعت عطا کرتا اور فوراً دلنشیں ہو جاتا۔قرآنی آیات حکمت واخلاق سے آگاہی بخشتیں۔عوام الناس کی تعداد بڑھتی اور حلقۂ اِسلام میں داخل ہوتی رہی۔علم کا شہر ہونے کے باعث دانائی وحکمت کے چشمے پھوٹتے، فہم وفراست کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا لامتناہی سمندر اور حکیمانہ باتوں سے مزیّن کلام دلوں میں اُتر جاتا۔حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس صبر واستقامت کا عملی نمونہ تھی۔قول وفعل تضاد سے پاک، صادق اور امین کے القاب سے پکارے جاتے۔تعلیمات کے عملی شاہکار تھے۔خطاب مختصر اور پُرتاثیر ہوتا۔حضور نبی اکرم ﷺ کا لب ولہجہ نہایت عمدہ، آواز کا اُتار چڑھاؤ موقع محل کے مطابق اور خطاب پرتاثیر پرکشش ہوتا۔

۲۔اِسلامی معاشرہ میں مسجد شریف کی اہمیت۔

مُسلم معاشرے میں مسجد شریف ایک بنیادی کڑی کی حیثیت رکھتی ہے۔مسجد عبادت گاہ بھی ہے اور تعلیمی مرکز بھی۔مسجد معاشرتی اور ثقافتی مرکز بھی ہے۔مسجد اخلاقی تربیت گاہ اور تحقیقی مرکز بھی ہے۔مسجد تعلیمی ادارہ بھی ہے اور بطور عدالت بھی استعمال ہوتی ہے۔مسجد شریف مُسلم معاشرے میں ایک اہم مذہبی، معاشرتی، عدالتی، ثقافتی مرکز کا کردار ادا کرتی ہے۔اِسلام میں مسجد کو بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر کہا جاتا ہے۔مُسلم معاشرے میں مسجد سب سے پاکیزہ اور صاف ستھری جگہ ہوتی ہے۔یہ اِسلامی عبادت گاہ، درس وتدریس اور تبلیغی مرکز کا کام سرانجام دیتی ہے۔مسلمان عقیدت اور عاجزی کے ساتھ روزانہ پانچ مرتبہ نماز کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر اپنی بندگی کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔علمائے کرام خطبہ ووعظ کے ذریعے مسلمانوں کو اِسلامی تعلیمات، احکامات خداوندی، ارشادات حضور نبی اکرم ﷺ اور دینی امور سے روشناس کراتے ہیں۔دینی تعلیمات کی روشنی میں انفرادی اور اجتماعی کردار سازی کی جاتی ہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۔اس کے برعکس رائج الوقت جمہوریت کے تحت انسانی عقل وشعور اور ضروریاتِ حیات اور حکومتی ٹولہ کے اقتدار اور حکومت پر قابض ہونے، مادی وسائل اور ملکی ملکیتیں لوٹنے، اقتدار کے حصول کی خاطر ایک **ملک** کے دو **ملک** بنانے، مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھنے، پھر اس آدھے پاکستان کی مزید چار صوبائی حکومتیں بنانے، چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکرز، چار اسمبلیاں، چار اسمبلی ہالز، چاروں اسمبلیوں کے ایم پی اے، چاروں صوبوں کے مشیروں، وزیروں، گورنرز کے جاگیردار سرمایا دار حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری پھیلانے، ایک سینٹ کی سپریم اسمبلی کو ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر مسلط کرنے، ان کو قیدی، غلام، مجبور، معذور، بے بس، اپاہج بنانے، ان کو **ملک** کی مال و دولت، وسائل، تجارت، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ سے محروم کرنے اور خود اُن کو اپنی ملکیتیں بنانے، مغربی جمہوریت کی اسمبلیوں کے ممبران کے ذریعے اپنی منفعت کے استحصالی قوانین پاس کرنے، طبقاتی تعلیم کے لیے طبقاتی تعلیمی ادارے قائم کرنے، ان کے شاہی اخراجات کے ذریعے ان کو اپنی اولادوں کے لیے وقف کرنے، طبقاتی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے ذریعے انتظامیہ، عدلیہ، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ پر مشتمل اپنی اولادوں کو **ملک** کا حکومتی نظام سونپنے، مسجد کی جگہ سکول کالجز، یونیورسٹیاں قائم کرنے، مخلوط تعلیم کو قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف ملکی عوام پر مسلط کرنے، انگریزی زبان اور انگریزی کلچر کے ذریعے افسر و ماتحت کے طبقاتی تعلیمی سکالر اور طبقاتی معاشرہ تیار کرنے، قرآنِ حکیم کی تہذیب کو ختم کرنے، مساجد سے منسلک تعلیمی اداروں میں قرآنِ حکیم، احادیث مُبارکہ اور سنت رسول ﷺ کی تعلیمات حاصل کرنے والوں کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر ان کا قتال کرنے، ایچی سن کالج جیسے انگلش میڈیم تعلیمی اداروں سے انگریزی زبان اور انگریزی کلچر کی فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے کلچر کے قلیل سے اسلام دُشمن دہشت گردوں کے سپرد **ملک** کا نظامِ حکومت کرنے، **ملک** کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے لیے ایک بہت بڑا المیہ بن چکا ہے۔ تعلیم صرف انگریزی زبان کے افسر و ماتحت کے گھناؤنے کردار تیار کرنے تک محدود کر دی گئی ہے۔ مقاصد تعلیم مغرب کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے کلچر کو فروغ دینے کے لیے مختص کر دی گئی ہے۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو قرآنِ حکیم کی تعلیمات سے محروم کر رکھا ہے۔

۴۔ثقافتی مرکز۔ مسجد مسلمانوں کے لیے ایک معاشرتی مرکز کا کام بھی کرتی ہے۔ مسلمان عبادت کے لیے دن میں پانچ مرتبہ مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ عبادت کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ معاشرتی معاملات پر بات چیت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کو سنتے اور سمجھتے ہیں۔ اپنے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ اجتماعی عبادت کرنے سے مسلمانوں میں اخوت ومحبت کو فروغ ملتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی معاملات اور مسائل سے نمٹا جا سکتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | اِسلامی تعلیمات کا آغاز، اس کا فروغ اور مسجد شریف کی اہمیت | باب 5 پیرا 7-5

۵۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور انکی نسلیں مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کی عبادت میں گم کر دی گئی ہے۔ اِنفرادی اور اِجتماعی معاملات اور مسائل کا حل جمہوریت کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اسلام دشمن دہشت گردوں کے سپرد ہے۔ عوام ان کے قیدی ہیں۔ تھانے کچہریاں ان حکومتی دہشت گردوں کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔ عوام بے بس ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاستدانوں کا ملکی آئین، قرآن حکیم کا آئین توڑنے والے **ملک** دشمن، ملکی غدار حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ اسلام دشمن شاہی طبقہ صداقتوں کو جرائم اور جرائم کو صداقتوں میں بدلنے کا مغربی جمہوریت کا نظام حکومت جاری کیے ہوئے ہے۔ اسکا تدارک اسلامی جمہوریت، اسلامی تعلیمی نصاب، اسلامی درسگاہوں کے نظام تعلیم میں مضمر ہے۔

۶۔ مسجد تعلیمی ادارے کا کام بھی کرتی ہے۔ جدید مُسلم معاشرہ تیار کرنے کے لیے قریہ قریہ، بستی بستی، قصبہ قصبہ، شہر شہر یعنی ملکی سطح پر مساجد میں دینی اور جدید دنیاوی دار العلوم کھولے جاسکتے ہیں۔ سائنس سے لیکر طبیعات، کیمیا، حیاتیات، فلسفہ، نفسیات اور ریاضی تک کے تمام علوم ان اداروں میں پڑھائے جاسکتے ہیں۔ قرونِ وسطیٰ میں مساجد کو یونیورسٹیوں کا درجہ حاصل تھا۔ آج بھی مساجد سے جدید علوم، دینی کردار اور اسلامی تشخص تیار کرنے میں کوئی مشکل حائل نہیں! بدقسمتی سے پاکستان کا فوجی، سیاسی حکومتی **ملک** دشمن استحصالی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ غاصب اسلام دشمن شاہی طبقہ اس نظامِ حیات کو رائج کرنے میں بری طرح حائل ہے۔

۷۔ اس کے برعکس پاکستان میں جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات، کی تعلیمات، اس کے طبقاتی سکول کالجز، یونیورسٹیاں انگریز کے دور کی قائم ہیں۔ ان کے طبقاتی تعلیمی اسلام دشمن سکالروں کو سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں حکومتی سطح پر ملازمتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ **ملک** میں ان کی انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کے روپ میں مغربی کلچر کے کفر کی حکومتی بالادستی مسلط ہے۔ چونکہ **ملک** میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی سرکاری سرفرازی قائم نہیں ہے۔ اسلئے مساجد میں دینی کردار اور اِسلامی تشخص تیار کرنے کی سرکاری ضرورت ہی نہیں، نہ انکے لیے کوئی ملازمت ہے اور نہ کوئی کاروبار حیات میسر ہے۔ یعنی **ملک** میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور قرآنِ حکیم کی سرفرازی کو **ملک** کے مادہ پرست فلاسفرز کے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اسلام دشمن اداکاروں نے انگریز کی طرح دینی کردار، اِسلامی تشخص ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک تیار کرنا ختم کر رکھا ہے۔ جو **ملک** و مِلّت کا ایک عبرتناک المیہ ہے۔ جب تک قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کا نظامِ مملکت، اسکا تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے، اسلامی کردار و تشخص اور اسلامی دانشور تیار نہیں ہوتے، اس وقت تک مسلم امہ کے ۱۸ کروڑ فرزندان اور انکی نسلیں کفر اور زوال کی منزل پر گامزن رہیں گی۔



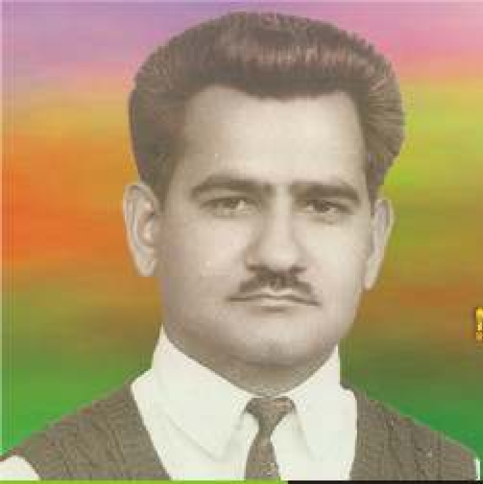


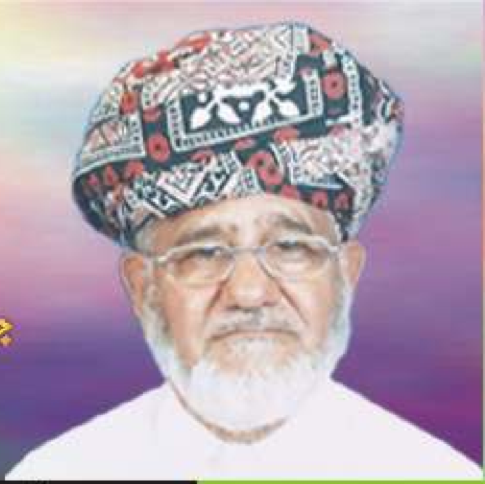
۸۔ مسجد بطور کُتب خانہ اور تحقیقی مرکز۔ قدیم دور میں مساجد میں بڑے بڑے کتب خانے موجود تھے۔ ان کتب خانوں کے دروازے تشنگان علم کے لیے کُھلے رہتے تھے۔ آج بھی دینی اور جدید علوم کے کتب خانے مساجد میں قائم ہیں اور مزید ملکی سطح پر قائم کیے جاسکتے ہیں۔ محققین ان سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر مسجد جیسی عبادت گاہ کو دینی دنیاوی رُوحانی درس وتدریس کا تدریسی مرکز بنا کر بنی نوع انسان کے کردار و تشخص کو سنوارا جاسکتا ہے۔ انسانی عزت وحُرمت کی روشنیاں پھیلائی جاسکتی ہیں۔ اسلامی اقدار کو تہذیب کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔ رُوح کا نُور پھیلایا جاسکتا ہے۔ اندھوں کو بینائی، گونگوں کو گویائی، بہروں کو سماعت، احمقوں کو دانائی، بھولے بھٹکوں کو رہنمائی، تشنہ لبوں کی پیاس بجھائی جاسکتی ہے۔ قربت خداوندی کی راہ دکھائی جاسکتی ہے۔

۹۔ مساجد بطور کتب خانہ اور تحقیقی مراکز کے آج بھی انفرادی سطح پر علمائے کرام، مشائخ کرام قائم کیے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کو سرکاری سرپرستی حاصل نہیں۔ محققین ان سے استفادہ کررہے ہیں۔ مساجد شریف میں دین محمدی ﷺ سے آگاہی اور اسلامی کردار و تشخص سے طلبا اور طالبات کو سنوارا جارہا ہے۔ لیکن جمہوریت کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ اسلام دشمن حکومتی شاہی طبقہ انگریزی زبان اور انگریزی کلچر کو تیار کرنے والے طبقاتی تعلیمی ادارے، مخلوط تعلیمی نظام اور حکومتی مشینری کے ارکان تیار کرنے والا طبقاتی تعلیمی نصاب ملک پر مسلط کیے ہوئے ہے۔ جن سے جمہوریت کا مغربی قرآن حکیم کے نظریات کا دشمن کلچر اور اس کے کردار و تشخص کو تیار کیا جاتا ہے۔ ان کے انتظامیہ، عدلیہ کے باطل، غاصب تحقیقی مراکز برطانیہ اور امریکہ میں موجود ہیں۔ قرآن حکیم کے دینی دانشوروں پر جمہوریت کے کُفر کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اسلام دشمن انگریزی سکالروں کی سرکاری بالادستی مسلط ہے۔ جو ملک کا خزانہ، مال و دولت، وسائل، ذرائع آمدن، ملکی تجارت، ملکی ملکیتیں، مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت اور اسلام دشمن قوانین کے تحت ان کی قانونی وراثت بن چکی ہیں۔ ۱۸ کروڑ مُسلم امہ، ان کی نسلیں قرآنِ حکیم کی رہنمائی اور ملکی وراثت سے محروم کردی گئی ہیں۔ مادہ پرست حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اسلام دشمن پرستاروں کے نزدیک ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلیں جو قرآنی نظریات کی بات کریں وہ طالبان اور دہشت گرد بن چکے ہیں۔ دراصل مادہ پرست حکومتی سیاسی، فوجی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ انگریزی کلچر کے بدترین دہشت گرد اور اہل وطن مسلم امہ کے معاشی اور معاشرتی قاتل ہیں۔ جو ملک کے اقتدار پر مسلط ہیں۔

۱۰۔ مسجد اخلاقی تربیت گاہ کا اہم کردار بھی ادا کرتی ہے۔

اسلامی تعلیم، فرد اور افراد کے انفرادی اور اجتماعی کردار و تشخص کی تعمیر میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ تعلیم کا مقصد یہی نہیں کہ وہ انسانوں کی تعلیمی پیاس بجھادے بلکہ ان کے اخلاقی، رُوحانی اوصاف کی تشنگی کو بھی جلا بخشے۔ دنیا کی بے ثباتی اور خوف خدا کا سبق بھی یاد کروادے۔ اجتماعی اخلاق سازی کا فریضہ بھی ادا کرے۔ صالح معاشرہ کو فروغ دے اور پاکیزہ ماحول مہیا کرے۔ بنی نوع انسان کو سادگی، امانت ودیانت، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف، تقویٰ وتوکل، خدمتِ خلق کا شعور جیسی اسلامی اقدار سے مالا مال کرے۔





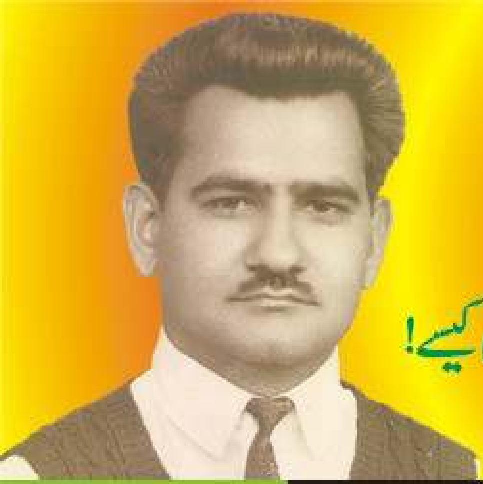
اِسلامی تعلیمات کا آغاز، اس کا فروغ اور مسجد شریف کی اہمیت

۱۱۔ انگریز کے دور سے پاکستانی اُمہ اور ان کی نسلوں پر فرد سے لے کر افراد تک جمہوریت کے مغربی تعلیم کے ذریعے انفرادی اور اجتماعی کردار تیار کیے جاتے ہیں۔ اس تعلیم اور اس کے طبقاتی تعلیمی اداروں کے ذریعے افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کا طبقاتی اسلام دشمن تعلیمی تشخص تیار کیا جاتا ہے۔ یہ تعلیم صرف درجہ وار سرکاری ملازمین اور طبقاتی معاشرہ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف تیار کرتی ہے۔ مُسلم معاشرہ اخلاقی، رُوحانی تعلیم و تربیت سے محروم ہوتا جاتا ہے۔ جمہوریت کا طبقاتی استحصالی تعلیمی نصاب، استحصالی کلچر کو فروغ دیتا ہے۔ معاشرہ مادہ پرستی، خودغرضی، بہتر ملازمت، اعلیٰ روزگار، مال و دولت کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ مخلوط تعلیمی نظام نفس پرستی، جنس پرستی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا اسلام دشمن نظامِ حیات اور اس کے قرآن حکیم کے باغی پرستار تیار کرتا ہے۔ مُسلم اُمہ اور اس کے فرزندان کو نہ پاکیزہ تعلیمی ماحول، نہ تعلیمی نصاب، نہ تعلیمی ادارے مہیا کئے جاتے ہیں اور نہ اسلامی صالح معاشرہ تیار ہوتا ہے۔

۱۲۔ مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت قرآنی نظریات پر مشتمل اخلاقیات کو مفلوج اور ختم کر کے ہر جائز و ناجائز طریقہ یعنی رشوت، کرپشن، کمیشن، لوٹ مار، ملکی وسائل اور عوامی خزانہ کو لوٹنے سے مادی قوت، مادی طاقت کے حصول کا اسلام دشمن عمل جاری رکھتا ہے۔ اسی مادی طاقت سے جمہوریت کے باطل، غاصب نظام حکومت کی اسمبلیوں کے اسلام دشمن ممبران بنتے ہیں اور اقتدار و حکومت پر قابض ہوتے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیتے ہیں۔ یہی اسلام دشمن مُجرم حکومتی ٹولہ ملک میں انسانی قتال بھی کرتا ہے بار بار ملک لوٹنے کا جرم بھی کرتا ہے اور نظریہ ضرورت جیسے غیر اسلامی، غیر قرآنی کالے قوانین سے ایک دوسرے کے جرائم معاف بھی کرتے ہیں اور حکومت بھی حوالے کرتے ہیں۔ ملک اور ملکی عوام اس جمہوریت کے استحصالی مُجرمانہ اسلام دشمن نظامِ حکومت کے المیہ میں مبتلا ہیں۔

۱۳۔ مسجد بطور ثقافتی مرکز۔ اسلام کے ابتدائی دور سے ہی مسلمان کاریگروں اور نقش نگاروں نے مساجد کو اپنے فنی مہارت کے فن سے دلکش، خوبصورت، پرکشش بنا دیا۔ مساجد ہمیشہ سے فنِ تعمیر کا شاہکار رہی ہیں۔ مسجد کے گنبد، مینار، اندرونی چھت، دیواریں، نقش و نگار کے فن کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی رہی ہیں۔ مسلمان کاریگروں اور نقش نگاروں نے مساجد کو اپنی فنی مہارت کا اعلیٰ نمونہ بنانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ مساجد اسلامی فنِ تعمیر کا عمدہ نمونہ پیش کرتی ہیں۔

۱۴۔ مسجد شریف کے اعلیٰ ثقافتی نظام اور اعلیٰ ثقافت دراصل اعلیٰ ثقافتی فنکاروں کی مہارت کی عکاسی کرتی ہے۔ فنی ماہرین کی اعلیٰ اقدار اور اعلیٰ صلاحیتوں کو وہ عزّت و حُرمت نہیں دی جاتی جس کے وہ حقدار ہوتے ہیں۔ سرمایا دار اور حکومتی ٹولہ کے اسلام دشمن ان کو کم تر انسان جانتا ہے۔ ہُنر مند کو وہ مقام نہیں دیا جاتا جس کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ نہ اس کو اس کی محنت کا مناسب عوضانہ دیا جاتا ہے۔ ہُنر مند ہاتھوں کو چومنا، عزّت دینا اسلام کا یہ بنیادی سبق ہے۔ نقش نگاری فن ثقافت کا حسن ہے، جس کی دلکشی دل و دماغ کو سرور اور رُوح کو تسکین دیتی ہے۔ فن ثقافت فرد، افراد اور اقوام کے حسن و جمال کی پہچان بن جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۵۔ مسجد بطور عدالت ۔ اِسلام میں مسجد کو بیت اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا گھر کہا جاتا ہے ۔ مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ، تعلیمی ادارہ، اخلاقی تربیت گاہ، تحقیق اور تبلیغی مرکز، معاشی، معاشرتی، ثقافتی تربیت گاہ، مذہبی، سیاسی فرائض ادا کرنے کے علوم سے آگاہی بخشنے کا مرکز، ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کا راہ دکھانے کی آماجگاہ ہے۔ اسوۂ حسنہ اور خلق عظیم کے تدریسی علم کو فروغ دینے کا ادارہ۔ امانت و دیانت، عدل و انصاف جیسی درس و تدریس کی الہامی درسگاہ۔ علاوہ ازیں مسجد سے عدالت کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ مسجد نبوی کو پہلی اسلامی عدالت ہونے کا شرف حاصل ہے ۔ حضور نبی کریم ﷺ اکثر مسجد نبوی میں بیٹھ کر دینی، سیاسی، سماجی معاملات پر فیصلے صادر فرمایا کرتے تھے۔ مساجد عدل و انصاف کا مرکز بنی رہیں ۔ اِسلام کے آغاز میں مسجد نبوی ﷺ کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بطورِ اسلامی عدالت کا مقام عطا کیا۔ حضور ﷺ اکثر و بیشتر عبادت اور تبلیغ سے فارغ ہو کر مسجد کے اندر لوگوں کے مقدمات کی سماعت کرتے، احکامات خداوندی کی روشنی میں مقدمات کے فیصلے کرتے۔ دوسرے مقامات سے آنے والے وفود کے ساتھ آنحضور ﷺ اپنی فہم و فراست اور اعلیٰ تدبر سے سیاسی معاملات کو نمٹاتے ۔ اس طرح مسجد سے عدالت کا کام لے کر اِسلامی ریاست کو عدالتی استحکام بخشا گیا۔ عدل معاشی اور معاشرتی برائیوں کا تدارک ہے ۔

۱۶۔ پاکستان میں رائج الوقت مغربی جمہوریت کا نظام عدل اور عدلیہ کا نظام و سسٹم قرآنِ حکیم، احادیث مُبارک اور سنت رسول ﷺ کے نظام عدل کے خلاف اور متضاد ہے۔ یہ استحصالی اسلام دشمن نظام عدل ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط ہے۔ یہ نظام عدل جمہوریت کے اسلام دشمن سیاسی ممبران، اسمبلیوں میں بیٹھ کر حسب ضرورت تیار کرتے ہیں ۔ اس کا تعلیمی نصاب برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا اور جیوری پروڈینس کے مغربی طرز عدل کی روشنی میں عدلیہ کے غیر اسلامی منصف تیار کرتا ہے ۔ سول جج، سینیئر سول جج، ایڈیشنل سیشن جج، ڈسٹرکٹ سیشن ججوں پر مشتمل اسلام دشمن منصف عوام الناس کو ضلعی سطح پر انصاف مہیا کرتے ہیں ۔ انصاف کے حصول کے لیے وکلا صاحبان خریدے جاتے ہیں ۔ جن کے ذریعے عدالتیں کیس سماعت کرتی ہیں اور عوام انصاف خریدتے ہیں ۔ ان فیصلوں کے خلاف اپیلیں ہائی کورٹس اور پھر سپریم کورٹس میں دائر کی جاتی ہیں ۔ جمہوریت کا یہ نظام عدل فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی حکومتی ٹولہ کے اسلام دشمن دہشت گردوں کو تحفظ فراہم کرنے اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو عدل و انصاف سے محروم رکھنے کے لیے مسلط کیا گیا ہے ۔ قرآن حکیم کا باغی اسلام دشمن مغربی جمہوریت کا فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور ان کا کلچر تیار کرنے والا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے اپنے منطقی انجام سے واصل ہونے والے ہیں ۔

۱۔ تھانوں میں جھوٹے کیس درج کروانے اور کیسوں میں اصل مُجرموں کو ایف آئی آر سے نکلوانے کی رشوت کیسوں کے مطابق لی دی جاتی ہے۔

۲۔ ایم پی اے، ایم این اے، مشیر، وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدرِمملکت کے ذریعے معصوم، بے گناہ، بے بس افراد کے خلاف قتال اور دوسرے جرائم کی ایف آئی آر تھانوں میں کیسے درج ہوتی ہیں اور اصل مُجرموں کے نام ان کے احکامات کے تحت ایف آئی آر میں درج نہیں ہوتے۔ ان کیسوں کی داستان کسی اہل وطن سے چھپی ہوئی نہیں۔ ایم پی اے کی حدود میں کوئی کیس اسکی مرضی کے خلاف درج نہیں ہوسکتا۔ رشوت، کمیشن، کرپشن انکی زیرنگرانی پوان چڑھتی ہے۔

۳۔ پولیس ناؤٹوں کے ذریعے رشوت سے کیسے جھوٹے کیس درج کرتی ہے۔ ان حالات کو اہل وطن خوب سمجھتے ہیں۔ تھانے رشوت، سفارش جیسے جرائم کے گھناؤنے اڈے بن چکے ہیں۔

۴۔ ۱۹۴۷ سے قبل انگریز کے مسلط کیے ہوئے استحصالی انتظامیہ عدلیہ کے ادارے جو اس نے ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو غلام، قیدی بنانے کے لیے مسلط کر رکھے تھے۔ اسی طرح قائم دائم ہیں۔ انگریز نے ہندوستان پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کی سرکاری زبان فارسی، عربی اور اردو کو ختم کر کے انگریزی زبان کو ملک کی سرکاری زبان بنا دیا۔ جس کے ذریعے مسلمانوں کی تہذیب کو ختم کر کے زوال پذیر بنانے کا عمل جاری کر لیا۔ انگریزی زبان اور انگریزی کلچر کو بتدریج عروج پذیر بناتے گئے لیکن پاکستان معرضِ وجود میں آنے کے بعد ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک انگریزی زبان کو نہ سرکاری سطح پر ختم کیا گیا اور نہ ہی اردو زبان کو سرکاری زبان مقرّر کیا گیا۔ انگریزی زبان اور انگریزی زبان کے حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ ملکی غدار شاہی طبقہ کے سکالروں کی حکومتی بالادستی اسی طرح مسلط رہی۔ انگریز کی طرح ۱۸ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو زبان سے محروم، بینائی سے محروم،، سماعت سے محروم، ذہن سے ماؤف کرنے کا عمل جوں کا توں جاری رکھا گیا۔ جہاں ملک کے ۱۸ کروڑ عوام کو گونگا، بہرہ، اندھا اور ذہنی طور پر ماوف بنا دیا گیا ہو وہاں ایسے حالات میں علم وحکمت کے گم شدہ خزانہ کی تلاش غیر زبان میں کیسے کی جاسکتی ہے۔ ۱۸۵۷ کو انگریز نے ہندوستان کو فتح کیا۔ مسلمانوں کی عربی فارسی اردو زبان اور اسکے تعلیمی اداروں کو ختم کیا۔ اسکے فروغ کو نہ صرف روک دیا بلکہ اسکو ۹۰ سال تک موت کی نیند سلا دیا۔ مغربی جمہوریت کا نظام حکومت مسلط کیا۔ ۱۸۵۷ سے لیکر ۱۹۴۷ تک مسلمانوں کے تعلیمی سرمائے کو لائبریریوں کے الماروں میں دیمک کے سپرد کیا۔ انگریزی زبان کو سرکاری زبان مقرر کیا، اسکا تعلیمی نصاب مقرر کیا۔ اسکے انگلش میڈیم تعلیمی ادارے رائج کئے۔ طبقاتی تعلیمی نظام کو فروغ دیا۔ انگریز کے پالتو حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دہشت گردوں اور اسلامی تہذیب کے قاتلوں اور معاشی رہزنوں نے مخلوط تعلیم مخلوط حکومت مخلوط معاشرہ کو رائج کیا، اسکو عروج بخشا۔ ۱۹۴۷ کو ہندوستان آزاد ہوا۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ پاکستان میں، افواج پاکستان، انتظامیہ، عدلیہ کے سرکاری سکالرز، اسکا حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ سے لیکر آج تک انگریز کا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی اداروں سے تیار ہوتا آرہا ہے۔ تعلیمی نصاب اور اسکا معیار تعلیم، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ تیار کرنے تک محدود کر دیا گیا ہے۔

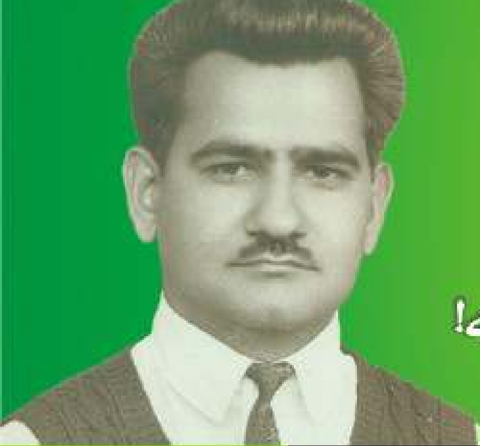


بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵(ا)۔ پاکستان میں مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کا حکومتی ٹولہ انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے انگریزی زبان کے استحصالی سکالر، رشوت، کمیشن، کرپشن کے مغربی مادہ پرست دانشور تیار کیے جا رہے ہیں۔ جو ایک فوجی ڈکٹیٹر، اسکے چند کو کمانڈر زانکے چھ ہزار جاگیر دار سرمایا دار، زمین مافیہ، بھتہ خوروں، سمگلروں، کمیشن خوروں، رشوت خوروں، دہشت گردوں، ہارس ٹریڈنگ ،نظریہ ضرورت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو تحفظ اور ۱۸ کروڑ عوام کو طالبان کا نام دے کر انکا فزیکل قتال، معاشی قتال کئے جا رہے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹروں کی خود ساختہ مغربی جمہوریت کا آمرانہ نظام حکومت کسانوں کی پیداوار، محنت کشوں، ہنرمندوں کی مصنوعات، ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے وسائل اور ان کا ملکی خزانہ چھین چکے ہیں۔ غربت، تنگدستی، بیروزگاری، مہنگائی کی جان لیوا سرنجوں سے انکا خون چوس چکے ہیں۔ اسلام کے نفاذ، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کی بالادستی رائج کرنے، اسلامی معاشرے کی حرمت بحال کرنے والی معصوم، بیگناہ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کو خانہ جنگی کی چتا میں جھونک چکے ہیں۔ رائج الوقت مغربی جمہوریت کے اس استحصالی نظام حکومت کے خلاف آواز اٹھانے والے اور اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت کا نام لینے والے ۱۸ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال کئے جا رہے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے دینی طلبا کو طالبان اور دہشت گرد کہنا ایک کھلا جرم ہے۔ انکے دینی ادارے تو قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں انکو پوری انسانیت کیلئے بے ضرر ہونے کا سبق سکھاتے ہیں۔ وہ مخلوق خدا کو دکھ، اذیت یا کسی قسم کا قتال کرنا ایک گناہ عظیم تصور کرتے ہیں۔ وہ تو ملک دشمن، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکا حکومتی ٹولہ اور پاکستانی افواج جنہوں نے لال مسجد اسلام آباد کی طالبات، شمالی علاقہ جات اور سوات کے عوام کا قتال جاری کر دیا۔ انکے خلاف آواز اٹھانے، امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کو پاکستان کی ائیر بیس کو چھاؤنی بنانے، جدید اسلحہ کے انبار اکٹھا کرنے، انکو رسد مہیا کرنے، پاکستانی عوام کی مرضی کے خلاف، افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ مسلم ملک کی بیگناہ مسلم عوام پر دن رات ڈیزی کٹر بموں کی بارش کرنے، پندرہ سولہ لاکھ انسانوں کا قتال اور پانچ چھ لاکھ انسانوں کو اعضا سے محروم کرنے، ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی افواج کے خلاف جہاد کرنے والوں کو طالبان کا نام دیدیا۔ امریکہ، اسکے اتحادی ممالک اور پاکستانی افواج نے مل کر جدید اسلحہ سے شمالی علاقہ جات، سوات کے عوام کا کھلا قتال کرنا شروع کر دیا۔ پاکستان کو امریکہ اسکے اتحادی ممالک کی فوجی ایجنسیوں سی آئی اے، بلیک واٹر، ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد کا قلعہ بنا دیا۔ پورا ملک ان فوجی ایجنسیوں کی سپاہ کے ریموٹ کنٹرول بموں کی زد میں آ گیا۔ شمالی علاقہ جات کے لاکھوں انسانوں کو ہجرت کرنی پڑی۔ افغانستان سے مجاہدین واپس لوٹے اور انہوں نے امریکی افواج اور اپنی افواج کے قتال کے خلاف گریلا جنگ لڑنا شروع کر دی۔ جی ایچ کیو تک محفوظ نہ رہا۔ فوجی سپاہ سے لے کر بڑے بڑے فوجی عہدیدار مارے گئے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف پر کئی حملے ہوئے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵ (۲)۔ جان بچانے کی خاطر ملکی غدار اور **ملک** دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو پاکستان چھوڑنا پڑا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند ساتھی کور کمانڈروں، اسکے حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور اتحادی سیاسی جماعتوں کے غداروں نے، **ملک** بدر مسلم لیگ نون کے نواز شریف، پیپلز پارٹی کی بے نظیر اور دوسرے رہنماؤں اور ورکروں کو وطن واپس بلایا۔ سب مجرموں نے مل کر این آر او کا مجرمانہ قانون باہمی مشاورت سے پاس کیا۔ قومی اسمبلی کے ممبران سے ٹھپہ لگایا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈر اور اسکا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، اتحادی سیاسی جماعتیں اور **ملک** بدر ایم کیو ایم کا الطاف حسین، مسلم لیگ نون کا نواز شریف، پیپلز پارٹی کی بینظیر اور پاکستان کے سیاسی رہنما اور سیاستدانوں کے خلاف تمام لوٹ مار، غبن، رشوت، کمیشن، کرپشن، سوئس بنکوں کے مسٹر زرداری کے کیس، اسکے علاوہ پاکستان کے تمام سیاستدانوں کے سوئس بنکوں میں جمع شدہ ۹۷ ارب ڈالرز کا ملکی لوٹا ہوا خزانہ، تمام سیاستدانوں کے بیرونی خریداری کی اربوں ڈالرز کی حاصل کی ہوئی کمشنوں سے تیار کی ہوئی جائیدادیں، تجارتی ادارے، تمام ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، شاہی ایوان، شاہی محل، سرے محل، رائیونڈ ہاؤسز، بنی گالا ہاؤسز، شاہی پیلس، انمول گاڑیاں کے تمام کیس ایک دوسرے کو معاف کر دیئے گئے۔ نو سال تک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز، اسکا سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، اتحادی سیاسی جماعتوں کا ملکی آئین توڑنے، **ملک** کے ساتھ غداری کرنے، **ملک** دشمن پالیسیاں مسلط کرنے، پاکستان کا شمسی ائیر بیس امریکہ کے حوالے کرنے، تمام قتال کے کیس معاف کرنے کا این آر او کا قانون پاس کیا۔ تمام **ملک** دشمن باطل قوانین اور امریکی پالیسیاں جوں کی توں جاری رکھنے، ایک دوسرے کو تحفظ فراہم کرنے کا خفیہ معاہدہ کیا۔ فوجی کور کمانڈر مسٹر کیانی کو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی جگہ پروموٹ کر دیا۔ امریکی پالیسی کو جاری رکھنے کیلئے مسٹر کیانی کو ریٹائرمنٹ کے بعد تین سال تک مزید ایکسٹینشن دے دی گئی۔ اسکے علاوہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے تمام مجرم ساتھی کور کمانڈرز کو ترقی دیدی گئی۔ **ملک** کے تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گرد پاکستان پر جوں کے توں مسلط رہے۔ ملکی دولت لوٹنے، طعیش کا مغربی جمہوریت کا استحصالی طبقاتی نظام حکومت اور اس پر اسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری جاری رکھنا اور پھر سے لوٹ مار کا فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کا استحصالی نظام حکومت ان کے سپرد کرنا ایک جرم عظیم ہے۔ پاکستان میں سیاسی جماعتوں کے ممبران اقتدار کے حصول کی خاطر ہر قسم کا قتال، ہر قسم کا جرم کر گذرتے ہیں۔ کراچی میں پیپلز پارٹی کے جیالے، ایم کیو ایم کے بھتہ خور، نیشنل عوامی پارٹی کے اسلحہ فروش، سیاسی مذہبی جماعتوں کے دین فروش، انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر، دوسری دنیا بھر کی دہشت گرد تنظیمیں امریکہ کے اشارے پر پاکستان میں خانہ جنگی کی چتا جلائے ہوئے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵ (۳)۔ اسی مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے پاکستان کو دولخت کیا۔ امریکہ کے ڈرون حملے، ان ممالک کا جدید اسلحہ، بیرونی طاقتوں کے زرخرید دہشت گردوں کا پاکستان کے ۱۸ کروڑ عوام کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے۔ طالبان کا نام استعمال کرنا مغربی جمہوریت کے غیر اسلامی نظام حکومت، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے لیا جا رہا ہے۔ ملک کو خانہ جنگی میں دھکیلا جا رہا ہے۔ اسطرح ملک کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی حکومتی وردی پہن کر فوج، عدلیہ، انتظامیہ کے شاہی ارکان کے ذریعے اپنی حکومتی گرفت مضبوط کرنا اور ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات، تعلیمات، نظام حیات میں کنورٹ کرنا، اپنے استحصالی نظام حکومت کا قیدی بنانے اور استحصالی نظام حکومت کو جاری رکھنے کیلئے کوشاں ہے۔ علامہ طاہر القادری صاحب کے احتجاج کا چہرہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ دیکھ چکا ہے۔ اب اگر کوئی بھی ہڑتال ہوگی یا احتجاج ہوگا، وہ اس مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کیلئے ایک بہت بڑا المیہ کا دن ہوگا۔ ایک دن کی ہڑتال میں تمام کاروباری ادارے بند، تمام ملیں، فیکٹریاں، کارخانے بند، تمام سرکاری محکمے بند، تمام تعلیمی ادارے بند، پولیس، رینجر، فوجی سپاہ عوام کے شانہ بشانہ ہوگی۔ یہ جنگ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ۱۸ کروڑ عوام کے درمیان ہوگی۔ سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے ان مجرموں کے ۹۷ ارب ڈالر، انکی تمام ملکیتیں، تمام جاگیریں، تمام وسائل، تمام محل، تمام سرے محل، تمام شاہی ایوان، تمام رائیونڈ ہاؤسز، تمام بنی گالہ ہاؤسز، تمام بنکوں میں جمع کیا ہوا خزانہ، تمام سوئس بنکوں میں پڑی رقمیں، یہ سب کچھ ملکی ملکیتوں میں شامل اور ملکی خزانہ کا حصہ ہوگا۔ حکومتی ٹولہ کے پاس ابھی وقت ہے کہ وہ اس گتھی کو احسن طریقہ سے سلجھالیں۔ پاکستان میں مزید قتال کا دروازہ بند کریں۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا غسل دیں۔ فقیر دوست انسان ظالم کا ہاتھ اسلئے روکتے ہیں کہ وہ ظلم سے باز آئے، اپنی عاقبت خراب نہ کرے اور مظلوم کو تحفظ فراہم کرنا انکے نزدیک ایک عظیم جہاد کا طیب فریضہ ہوتا ہے۔ جس سے وہ ان کو ظالم کے ظلم سے نجات دلوانے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔ وہ مخلوق خدا کیلئے امن کی خوشبو بن کر امن و محبت کی فضا پیدا کرتے رہتے ہیں۔

۶۔ ملک میں جرائم کی دنیا آباد کیسے ہوئی ہے۔ جس ملک کی فوج، عدلیہ انتظامیہ اور وکلا کو معلوم ہو کہ جیلیں معصوم، بے گناہ مخلوق خدا کو جھوٹے کیسوں میں ملوث کر کے بھری پڑی ہیں۔ ایک جھوٹا بے بنیاد، بوگس سول کیس کسی عام فرد کے خلاف سول کورٹ میں درج ہو جائے تو اسکو خارج کروانے کیلئے کم از کم دو نسلیں درکار ہیں۔ جیت پھر زمین مافیہ کے مجرموں کی ہوگی۔ اس ملک کے عادل اور وکلا انتظامیہ کے جھوٹے کیس اور سچے فیصلے کروانے کے لیے ۱۹۴۷ء سے کوشاں چلے آرہے ہیں۔ کیا چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان، تمام عدلیہ اور وکلا بتا سکتے ہیں کہ جیلوں میں اصل مُجرم کتنے اور معصوم، بے گناہ، غریب عوام کتنے ہیں۔ سول کورٹس میں جھوٹے اور سچے کیسوں کی تعداد بتا سکتے ہیں۔ یہ آپ کی عدلیہ کی افواج کیلئے ممکن نہیں۔ لیکن اگر آپ پاکستان میں انصاف کا ترازو درست کرنا چاہتے ہیں تو ایک جملے میں پاکستان میں انصاف کا ترازو درست ہو سکتا ہے۔ (اگر کوئی شخص جھوٹا کیس دائر کرتا ہے، پولیس ہو یا عوام تو اسکو دس سال قید اور دس لاکھ جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ چند کیس تفصیہ طلب اور چند جج اس فریضہ کو ادا کرنے کیلئے درکار ہونگے۔ ورنہ تمام ملک کو وکلا اور جج بنا دیا جائے تو عدل مفقود ہوتا جائیگا۔)

۷۔ کیا چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان اور تمام عدلیہ بتا سکتی ہے کہ وہ اصل حقائق کو جانے بغیر کتنے اصل مُجرموں اور کتنے معصوم لوگوں کے کیسوں کی سماعت کر کے جیلیں بھرتے جا رہے ہیں۔ کتنے بے گناہ انسانوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا چکے ہو۔ جج اور وکلا مل کر ملک کو جرائم کدہ بنا رہے ہیں۔ عدل کش جج اور بے ضمیر وکلا حقائق کو جاننے کے باوجود ملک میں جرائم کو صداقتوں اور صداقتوں کو جرائم میں بدلتے آ رہے ہیں۔ خدارا غور کرو! انگریز کے مسلط کیے ہوئے غاصب نظام عدل کو ختم کرو۔ وکلا اور ججوں کو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے آئین توڑنے والے ملک دشمن غداروں اور این آر او کے مجرموں کے تحفظ کیلئے عدلیہ کو استعمال نہ کرو۔ ٹی وی اینکرز اور محب وطن تجزیہ نگار ۱۸ اکروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کی رہنمائی فرماویں کہ طالبان اور دہشت گرد کون ہیں! فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ہمجولی چند کور کمانڈر، انکے سیاسی رفقا مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، اسکا اتحادی حکومتی ٹولہ، این آر او کا رہزن، قاتل، معاشی قاتل، معاشرتی قاتل، جو ملک وملت کے جسد کو گدھوں کی طرح چمٹا ہوا ہے یا پاکستان کی عدلیہ کے تمام چیف جسٹس ہائی کورٹس، سپریم کورٹ کے عدل کش جادل جوان ملکی غداروں، دہشتگردوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں وہ پاکستان کے طالبان، دہشت گرد اور ملک میں خانہ جنگی کے مجرم ہیں یا ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں ملک دشمن، ملکی غدار، طالبان دہشت گرد اور ملکی مجرم ہیں۔ کیا انکی مجرمانہ حکومتی رٹ کو تسلیم کرنا جائز ہے یا انکو کیفر کردار تک پہنچانا عبادت ہے

۸۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ایم پی اے، ایم این اے اپنے اپنے حلقہ میں تمام محکمہ جات کے افسران سے لیکر ایک عام اہلکار تک اپنی پسند کے سرکاری عہدیداروں کی پوسٹنگ کرواتے ہیں۔ اس پوسٹنگ، ٹرانسفر پر کنٹرول حاصل کر کے انھوں نے رشوت، کرپشن، سفارش کا کینسر پورے ملک میں پھیلا رکھا ہے۔ سرکاری ملازمین ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔ غریب پارٹی کے رہنما مسٹر بھٹو نے عوام کو روٹی کپڑا مکان مہیا کرنے کی بجائے اس شاطر، دھوکہ باز، عیار، مکار نے ایک تو ملک کو دولخت کر دیا۔ مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ کر ایک وفاقی حکومتی ادارے کی بجائے ملک کے چھ حکومتی ادارے بنا دیے۔ ایک سینٹ کا ادارہ، ایک وفاقی حکومت، چار صوبائی حکومتیں بنا کر جاگیردار سرمایادار ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو چاروں صوبوں پر مسلط کر دیا۔ چار وزیر اعلیٰ ہاؤسز، چار گورنرز ہاؤسز، چار سپیکر ہاؤسز، چار اسمبلی ہالز اور چاروں صوبائی حکومتوں کے ایم پی اے، مشیروں، وزیروں، پارلیمانی سیکریٹریز، وزیر اعلیٰ، گورنرز کا چاروں صوبوں میں جال بچھا دیا۔ حکومتی ٹولہ کی اولادوں پر مشتمل چار چیف سیکریٹریز، بیشمار ایڈیشنل سیکریٹریز، بیشمار جائنٹ سیکریٹریز، انگنت ڈپٹی سیکریٹریز، لاتعداد سیکشن آفیسرز اور دوسرے افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کی افواج چاروں صوبوں کی کروڑوں عوام پر مسلط کر دی گئی۔ ملک کا خزانہ، ملکی تجارت، ملکی وسائل، ملکی ذرائع آمدن ان کی ملکیت بنا دیے گئے۔ ہر قسم کی رشوت، کرپشن، کمیشن، سفارش کا یہ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کینسر بن کر ملک وملت کو چٹ چکا ہے۔ ۷۰ فیصد کسانوں کی پیداوار، ۲۹ فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہُنرمندوں کی تیار کردہ مصنوعات اور ملک کی ہر قسم کی دولت زر، زن، زمین انھوں نے اپنی ملکیتیں بنا لیں۔ کسی ملکی سیاسی جماعت یا کسی ملکی سیاسی رہنما نے جمہوریت کے اس چاروں صوبوں کے عوامی استحصالی حکومتوں کی نشاندہی ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو نہ کی۔ آج تک اس ملکی غدار حکومتی ٹولہ کی حکومت جاری ہے۔ کیونکہ تمام سیاسی جماعتوں کے غاصب ملکی خزانہ اور وسائل لوٹنے کے برابر کے حصہ دار اور مُجرم بن چکے ہیں۔ کیونکہ سینٹ ممبران، وفاقی ممبران، صوبائی ممبران کی اسمبلیوں پر اقتدار اور حکومت اسی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کی بنا دی گئی تھی۔ جو آج تک قائم ہے اور پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ نئے صوبے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ریاستیں بن چکی ہیں۔ عوام انکے قیدی، غلام، محکوم بن چکے ہیں۔ طالبان اور دہشت گرد کون ہیں۔ مغربی جمہوریت کا نظام حکومت یا اسکا حکومتی ٹولہ یا انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ یا ۱۸ کروڑ عوام!۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۹۔ قرآنِ حکیم، احادیث وسنتِ مُبارکہ ﷺ کی تعلیمات کیوں ضروری ہیں؟ ویسے تو ہر معاشرہ یا ریاست اپنے مقاصد کے حصول کے لیے نظریاتی مذہبی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، ثقافتی تمام اقدار کو یکساں اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی اسلامی مملکت ہے اور یہ ملک اسلام کے نام پر دو قومی نظریات کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا ہے۔ اس لیے پاکستان کو نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کرنا ازحد ضروری ہے۔ قرآنِ حکیم، احادیث اور سنت مُبارکہ کی دینی تعلیمات کی روشنی میں، سائنسی، اقتصادی، معاشرتی، سیاسی، ثقافتی جدید دنیاوی علوم کو سیکھنا ازبس ضروری ہے۔ تاکہ ان کو بروئے کار لا کر پاکستان میں مذہبی ومادی ترقی اور اسلامی مادی بہبود کے نظام کو قائم کیا جا سکے۔ پاکستان کے نظریاتی ملک کی تعلیمی ترجیہات اور توقعات کو اس کے نظریات کی روشنی میں فروغ دینے کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار سے بھی مُسلم معاشرے اور اسکی نسلوں کو روشناس کروانا ازحد ضروری ہے۔ تاکہ وہ تقویٰ، توکل، صبر وتحمل، امانت ودیانت، اخوت ومحبت، ایثار وثار، سادگی وشرافت، عصمت وعفت، چادر وچاردیواری کا نظام، حقوق نسواں اور ازدواجی زندگی کا نظام، عفوودرگزر، عبادت وریاضت، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور، دنیا کی بے ثباتی کا سبق، بنی نوع انسان کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش جیسی اقدار سے لیس کرنا، ان بنیادوں پر اسلامی معاشرے کے کردار وتشخص کو تیار کرنا اسلامی مملکت کی اہم ذمہ داری ہے۔ ان تعلیمی مقاصد کے حصول اور مُسلم معاشرے کے کردار وتشخص کو تیار کرنے کے لیے ایک تعلیمی نصاب مرتب اور نافذ العمل کرنا جس سے مُسلم معاشرہ تشکیل پا سکے، اہلِ پاکستان کی بنیادی ضرورت ہے۔

۱۰۔ قرآنِ حکیم، احادیث شریف اور سنت مُبارکہ ﷺ کے نظریات کی تعلیمات کے خلاف، متضاد یا علاوہ کسی آمر، کسی ڈکیٹٹر، کسی بادشاہ، کسی مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے سیاستدانوں کے مسلط کیے ہوئے نظریات، اس کی روشنی میں تیار کیا ہوا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی نظامِ حکومت، طبقاتی حکومتی ٹولہ، طبقاتی حکومتی مراعات یافتہ عدلیہ، انتظامیہ، فوج شاہی کا طبقہ، طبقاتی معاشی تقسیم، طبقاتی براہمن وشودر، آقا وغلام، افسر واردلی کے نظریات پر مشتمل طبقاتی معاشرہ تیار کرنا مخلوقِ خدا کو ملکی وسائل، مال ودولت، خزانہ سے محروم کرنا، ان کا معاشی قتال کرنا قرآنِ حکیم، اس کے نظریات اور تعلیمات کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔

۱۱۔ پاکستان کے ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مسلمانوں اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے چھ ہزار افراد پر مشتمل قرآنِ حکیم کے منکر ومنافق سیاسی آمروں، نو لاکھ مُسلم سپاہ کو ایک بے دین زانی شرابی جرنیل، اس کے چند کور کمانڈروں سے رہائی دلانا، قرآنِ حکیم کی سرکاری بالادستی کو پاکستان میں نافذ العمل کرنا اہلِ وطن کی بنیادی ضرورت ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا اور افواج پاکستان کا یہ بنیادی فریضہ ہے کہ وہ ملک کی سرحدوں اور نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کرے۔ تاکہ وہ جمہوریت کے کُفر سے نجات حاصل کر سکیں۔ ملک میں مارشل لا لگانے والے باغی، غدار جرنیل، اس کے چند کور کمانڈروں اور اس کی باقیات کو افواج پاکستان سے باہر نکال پھینکنا ازحد ضروری ہے جو بیشمار ملک دشمن پالیسیاں ملک کی سلامتی کے خلاف بناتے رہے۔ ان مُجرموں کی سزا، سزائے موت ہے جو ان مُجرموں ان کے سیاسی حکومتی ٹولہ کو دی جانی مقصود ہے۔ یہی ان جرائم کی سزا ہے۔

۱۲۔قرآنِ حکیم، احادیث شریف اور سنت مُبارک ﷺ کے نظریات، اخلاقیات کی تعلیمات کے باغی ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے چند کورکمانڈروں کو ساتھ ملایا اور ملکی حکومت پر شب خون مارا اور ملک پر قابض ہوگیا۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی روشنی میں فوج کی گن۔ پوائنٹ پر ایک سیاسی حکومتی ٹولہ اور کمزور سی اپوزیشن تیار کی اور ملک و ملت پر مسلط ہوگیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کی حکومتی پارٹی مُسلم لیگ (ق) ایم کیو ایم اور دوسری سیاسی اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور انکے اسمبلی ممبران نے مل کر خدا اور رسول ﷺ کے نظریات، تعلیمات کے خلاف حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ کا قانون کثرت رائے سے پاس کیا اور ملک پر یہ قانون مسلط اور نافذ العمل کر دیا۔ انھوں نے قرآنِ حکیم کا عطا کیا ہوا حقوق نسواں کا چادر و چار دیواری کا قانون، اس کا نظام و سسٹم اور اس سے تیار ہونے والی تہذیب کو ختم کیا۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے قرآنی احکامات کے خلاف کھلی جنگ کا آغاز کر دیا۔ مخلوط تعلیم مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ کے ذریعے فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا گھناؤنا کلچر مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر مسلط کر کے مُسلم تہذیب کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور تمام الہامی رشتوں کے شرم و حیا، ان کے تقدس و حُرمت اور عصمت و عفت کے چادر و چار دیواری کے ضابطۂ حیات کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ ان کی شرم و حیا، عصمت و عفت، پاکیزگی و طہارت، کی پاکیزہ و مقدس اور انمول دولت کو ان مغرب پرست جنسی درندوں نے حقوق نسواں کے نام پر لوٹ اور نوچ لیا۔ ملک کی زر، زمین لوٹنے کے بعد زن یعنی مستورات کو مغربی جمہوریت کے مخلوط قانون اور نظام و سسٹم کا قیدی، غلام، خادمہ، ملازمہ اور بے بس بنا کر حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ایوانوں کی داشتہ، لونڈی اور زینت بنا کر رکھ دیا۔ مغربی ممالک کی طرح فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکومتی ٹولہ نے زر، زمین کے بعد قرآنِ حکیم کے نظریات کے منافی مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت مخلوط معاشرہ کا قانون پاس کیا اور اسلامی ملک پاکستان پر مسلط کر کے چادر اور چار دیواری کا قرآنی نظامِ حیات ختم کر دیا۔ حقوق نسواں کے نام پر فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظام پاکستان کے مُسلم معاشرے پر مسلط کر دیا۔ جس کے تحت حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ نے ملک کی غیر محرم مستورات کو قانونی طور پر اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا۔ کب تک ان کی ایک سرکاری ملازمہ اور ماتحت خاتون اپنے جسم، اپنی عصمت و عفت کو اس غیر قرآنی، غیر شرعی نظام کے جنسی درندوں سے بچا سکے گی۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ عیاش طبقہ نے پاکستان جیسے اسلامی ملک کو ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر رکھ دیا ہے۔ ٹی وی اسٹیشن ریڈ لائیٹ ایریا کے کوٹھے بن چکے ہیں۔ اس نظامِ حکومت کے اس دین کش نظامِ حیات کا خاتمہ ایک دینی فریضہ ہے۔ ایسی حکومت کو ختم کرنا ایک افضل ترین عبادت اور جہاد ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۳۔ان سیاسی، فوجی جمہوریت کے آمروں نے اپنے ہی ٹولہ کی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں، بیویوں کو ریڈ لائٹ ایریا کی زون میں بطور، ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، وزیر، مشیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدرِ مملکت کے حکومتی عہدے اور تمام مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کے سرکاری عہدے ان کے لیے مختص کر لیے ہیں۔ ملک کے اقتدار اور حکومت میں ان کو بھی شامل کر لیا ہے۔ ملکی خزانہ، ملکی وسائل، ملکی ذرائع آمدن بھی لوٹ لیے اور دین محمدی ﷺ کا نظامِ حیات بھی لوٹ لیا۔ اس سرکاری نظامِ حیات اور ان حاکموں کو فوری طور پر حکومت سے الگ کرنا جہادِ اکبر ہے۔

۱۴۔۷۰ فیصد کسانوں، ۲۹ فیصد محنت کشوں، ہنرمندوں، سفید پوشوں اور ان کی اولادوں کو ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی اخراجات، شاہی تنخواہیں، شاہی محل، شاہی دفاتر، انمول قیمتی گاڑیاں، ڈرائیوروں، پٹرول اور ان کی گاڑیوں کی ٹوٹ پھوٹ کے اخراجات مہیا کرنے کا پابند بنا لیا۔ قبل ازیں ۴۹ فیصد مردوں کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لیے اربوں ڈالر قرض لے چکے ہیں۔ اب ۵۱ فیصد مستورات کے مزید شاہی حکومتی اخراجات برداشت کرنے کے لیے اربوں ڈالر مزید قرض لیے جا رہے ہیں۔ ۱۸ کروڑ عوام الناس اور ان کی اولادوں کو یہ شاہی اخراجات برداشت کرنے کا پابند بنا لیا ہے۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن نے ملک کے خزانہ، وسائل، ذرائع آمدن پر شب خون مار کر لوٹ مار کا نظام مسلط کر لیا ہے۔ پاکستانی ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں ۴۹ فیصد حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہ تھے۔ اب ۵۱ فیصد ان کی مستورات کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی اخراجات برداشت کرنا عوام الناس کے بس میں نہیں۔ اس باطل، غاصب، استحصالی قانون کے نافذ کرنے والا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم ملک میں قرآنِ حکیم اور خدا اور رسول ﷺ کے عطا کیے ہوئے الہامی نظریات اور تعلیمات کے خلاف حقوق نسواں کے نام پر مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے تحت قانون سازی کرنے، جمہوریت کے کُفر کا مخلوط نظامِ حیات مُسلم اُمہ، ان کی نسلوں پر مسلط کرنے اور ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان، ان کی نسلوں کے خزانہ کو لوٹنے کے مُجرم ہیں۔ غریبوں کا خزانہ امیروں کی ملکیت بن چکا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کی تیار کردہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق اور دوسری تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما انکے ممبران قرآنِ حکیم کے باغی، مُنکر، منافق ہیں۔ ان کو کیفرِ کردار تک پہنچانا، ان سے نجات حاصل کرنا مُسلم اُمہ کا دینی فریضہ ہے۔

۱۵۔مغربی جمہوریت کے حکومتی نظام کے تمام فوجی اور سیاسی مُجرم اسلام کا لیبل لگا کر مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ وہ مادہ پرست نظریات کے فوجی اور سیاسی مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے دہشت گرد ہیں۔ ان کے خلاف عوام الناس کی عدالت میں ان کے اس مُجرمانہ نظامِ حکومت اور قرآنِ حکیم کے نظریات کو مسخ کرنے اور قرآنِ حکیم کے نفاذ میں رکاوٹ بننے کے کیس کی سماعت کرنا ازحد ضروری ہے۔ تاکہ ان کے جرائم کی روشنی میں ان کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔ ان کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جا سکے۔



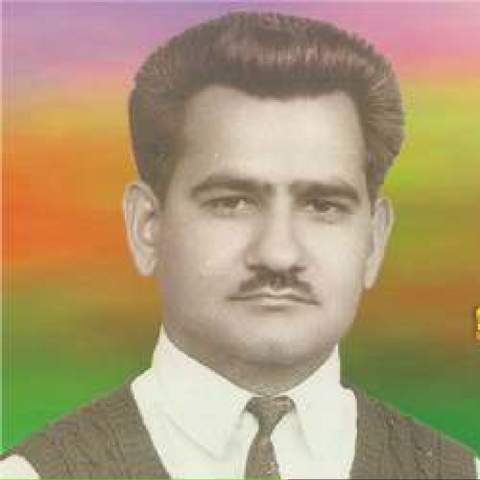
بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۶۔ قرآنِ حکیم، احادیث وسنت رسول ﷺ کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، دین کی روشنی میں تیار کیے ہوئے باصفا معلم، عبادت گاہ، درس وتدریس کا تعلیمی نصاب، اس کا نظام وسسٹم، اس کے پاکیزہ وطیب تعلیمی ادارے مسجد شریف جیسے الہامی رُوحانی مراکز۔ جہاں نظریاتی، مذہبی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی، ثقافتی، سیاسی بنیادوں کو یکساں ترجیح اور ایک جیسی اہمیت دی جاتی ہے۔

۱۷۔ جہاں سائنس، فلسفہ، طب اور علم وحکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ جہاں عقل سلیم کے خزانے تقسیم ہوتے ہیں۔ جہاں ذوق تحقیق اور لذت ایجاد کی طلب بیدار ہوتی ہے۔ جہاں اخوت ومحبت کے درس جاری رہتے ہیں۔ جہاں امانت ودیانت کی افادیت سمجھائی جاتی ہے۔ جہاں عبادت وریاضت کے عمل سے گزارا جاتا ہے۔ جہاں دنیا کی بے ثباتی کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ جہاں خیر اور شر کی پہچان کرائی جاتی ہے۔ جہاں حقوق وفرائض کے آداب سمجھائے جاتے ہیں۔ جہاں رزقِ حلال کے حصول کی راہ دکھائی جاتی ہے۔ جہاں صدقہ وخیرات کی افادیت سمجھائی جاتی ہے۔ جہاں شب بیداری کے عمل سے گزارا جاتا ہے۔ جہاں آقا وغلام کے فرق کو مٹایا جاتا ہے۔ جہاں حب دنیا پر حب آخرت کی برتری کی آگاہی بخشی جاتی ہے۔ جہاں دنیا کی بے ثباتی کا سبق جاری رہتا ہے۔ جہاں ادب وشفقت کے عمل کو عام کیا جاتا ہے۔ جہاں خالق کی نگاہ سے مخلوقِ خدا کو دیکھنے کا شعور دیا جاتا ہے۔ جہاں اسوۂ حسنہ اور حُسنِ خلق کے عظیم فقرا اور انسانیت کے عظیم ہدی خواں تیار ہوتے ہیں۔ جہاں رُوحوں کے سُر تال بجائے جاتے ہیں۔ جہاں ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے پجاری رقص کرتے ہیں۔ جہاں رحمتوں کی بارش کے قطرے تیار ہوتے ہیں۔ جہاں رحمتوں کے بادل رقص کرتے ہیں۔ جہاں ایثار ونثار کے جذبے عام کیے جاتے ہیں۔ جہاں اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کی شمعیں روشن ہوتی ہیں۔ جہاں علم کا حصول افضل ترین عبادت سمجھا جاتا ہے۔ جہاں رُوح کی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ جہاں انسانیت کی رہنمائی کے چراغ، دکھی دلوں کی راحت کے اسباب، شب بیداری کی نگری کا نور، غور وفکر کے چراغوں کا روشن الاؤ، دنیا کے ظلمت کدہ میں رشد وہدایت کی روشنیاں، حیات وممات کے عارف، بھولے بھٹکوں کے رہنما، بیمار رُوحوں کو شفا عطا کرنے والے مسیحا، راہ راست دکھانے والے خضر راہ تیار ہوتے ہیں۔ جہاں ادب وخدمت، عزت واحترام، اخوت ومحبت، پیار وشفقت کے الفاظ کو حُرمت نصیب ہوتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۱۸۔ جہاں سخن کو حسن و جلوہ کا جمیل لباس عطا ہوتا ہے۔ جہاں رشد و ہدایت کے ہدی خواں تیار ہوتے ہیں۔ جہاں بات کرنے کا حسین انداز اور دلوں میں اترنے والا دلکش سلیقہ عطا ہوتا ہے۔ جہاں تشنہ لب رُوح کی پیاس کو بجھایا جاتا ہے۔ جہاں حق گوئی و بیباکی کی گرہ کھولی جاتی ہے۔ جہاں ذات کو صفات سے نوازا جاتا ہے۔ جہاں انسانیت سازی کے رُوحانی علوم کا گیان دیا جاتا ہے۔ جہاں سخنوں کو الفاظ کا حسین و جمیل لباس عطا کیا جاتا ہے۔ جہاں بنی نوعِ انسان کی فلاح و بہبود کے انفرادی اور اِجتماعی نظامِ حیات کے ہدی خواں تیار ہوتے ہیں۔ جہاں ایک دفعہ رحم کرنے والے کو رحمان اور بار بار رحم کرنے والوں کو رحیم کے الفاظ کی حُرمت سمجھائی جاتی ہے۔ جہاں غضب پر رحمت کے نظام کی سرفرازی کی عقدہ کشائی کی جاتی ہے۔ اے وارثِ کائنات ان الفاظ کو تاثیر عطا فرما۔ دینِ ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران کی اُمتوں کی آنکھوں کا نورِ بصیرت بحال فرما۔ آمین

الف۔ ملک، ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی بقا اور ملکی خزانہ کو تحفظ اور عدل فراہم کرنا چاہتے ہو، تو ملک میں فوری طور پر اعتدال و مساوات کا نظام عدل نافذ العمل کردو۔

ب۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے افسر شاہی، فوج شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کو ایک عام کسان، محنت کش، ہنرمند، ایک کلرک، گن مین، ایک معلم کے مطابق تنخواہیں اور نظامِ حیات چلانے کے لیے ایک جیسی بنیادی ضروریاتِ حیات مہیا کردو، خزانہ محفوظ ہو جائے گا۔

پ۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو حکومتی ایوانوں سے نکال کر مسجد شریف کے صحن تک پہنچا دو اور صفوں پر بٹھا دو اور ان کو رہائش کے لیے ایک عام شہری کے مطابق ایک کٹیا، ایک سادہ سا گھر مہیا کردو ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ محفوظ ہو جائے گا۔ بجلی، گیس، پانی کی نہ صرف بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں گی بلکہ وافر مقدار میں ان کے سٹاک بچ جائیں گے۔

ت۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ سے ملک کی تمام انمول قیمتی گاڑیاں واپس لے لو ان کو عوام الناس کی طرح پبلک ٹرانسپورٹ کی راہ دکھا دو۔ گاڑیوں کے شاہی سرکاری اخراجات ختم ہو جائیں گے۔ ملک و ملّت کا تیل، ڈیزل، گیس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ملکی زرمبادلہ بچ جائیگا۔

ث۔ پاکستان کا حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ان کا جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت ملک کی تباہی کا باعث ہے۔ ملک میں خونی انقلاب نہیں لانا، ان کا قتال نہیں کرنا، ان کو صرف اپنے نظامِ حیات کے معیار میں داخل کر لینا ہی ان کی موت ہے۔ جس سے یہ بچ نہیں سکتے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | پیغمبرانِ خدا کے نظریات کے خلاف مادہ پرست فلاسفرز کے منفی استحصالی نظریات | باب 7 پیرا 1-3

۱۔ دنیا بھر کے مادہ پرست نظریات (ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون، فرانسس بیکن جیسے فلاسفرز) کے پیروکاروں نے مادہ پرستی، مادی قوت وطاقت کے ذریعے دنیا بھر کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، زر، زن، زمین پر غاصبانہ، استحصالی طریقہ کار کے تحت قبضہ کیا اور حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے چار اہلِ کتاب پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے خلاف نظامِ حیات مسلط کیا ہے۔

۲۔ مادی قوت کے ذریعے کمزور اور کمتر انسانوں پر اپنی، اپنی مادی طاقت اور اپنی مادی فوقیت اور برتری کو مسلط کر کے ان کے بنیادی حقوق چھیننا، ان کا مال و دولت لوٹنا، ان کی ملکیتوں پر قبضہ کرنا، ملک کے اقتدار پر قابض ہونا، کمزور اور کم تر عوام پر اپنی حکومت قائم کرنا، ان کو غلام اور قیدی بنانا، دنیا بھر کے ممالک کے اعلیٰ طاقت اور مادی فوقیت کے حامل افراد کا جمہوریت کے مُجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے اہلِ وطن کو زیر کرنا، دنیا بھر کے ممالک کے کمزور، کم تر عوام کو ملک نما جیلوں میں قیدی بنانا، پیغمبران خدا کے اعتدال و مساوات اور عدل کا الہامی نظامِ حیات ختم کرنا، مخلوقِ خدا کا معاشی اور معاشرتی قتال کرنا، ہر قسم کا ظلم و جبر کرنا، عوامُ الناس کو اذیتوں سے گزارنا اور خود حاکمیت کی عیاشانہ زندگی بسر کرنا، ان کی زندگی کا گھناؤنا مشن بن چکا ہے۔ پاکستان میں ان مادہ پرست، پرستاروں کی کل تعداد چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ پر مشتمل ہے جو ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو غلام، قیدی، مجبور، محکوم، بے بس، اپاہج بنائے بیٹھے ہیں۔ اس مادہ پرست استحصالی مُجرم حکومتی ٹولہ کے خلاف جہاد کرنا، ان کو اور ان کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں کو ختم کرنا، ان سے ملکی ملکیتیں اور خزانہ واپس لینا، پیغمبر خدا ﷺ کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور تعلیمی درسگاہوں کو بحال کرنا، ان کی سرکاری سرفرازی نافذ کرنا مُسلم اُمہ کی بقا کے لیے ضروری ہے۔

۳۔ مادی مقاصد اور حصولِ اقتدار کے لیے مادہ پرست فلاسفرز اور ان کے ماسٹر مائنڈ مادہ پرست، مادی قوت وطاقت کے پیروکاروں نے مادی طاقت کو بروئے کار لا کر سائنس اور ٹیکنالوجی پر کنٹرول حاصل کیا۔ جدید مُہلک اسلحہ ڈیزی کٹر بم، میزائل سے لے کر مُہلک اور عبرتناک تباہی پھیلانے والے ہتھیار، ایٹم بم، نائٹروجن بم صرف اپنی برتری کو قائم کرنے کے لیے بنائے، بیماریاں پھیلانے والے بم تیار کیے۔ ترقی یافتہ ممالک نے اقتصادی قوت میں برتری حاصل کرنے کی خاطر حسبِ خواہش ایٹمی پلانٹ نصب کیے۔ جن کے ذریعے وافر مقدار میں مصنوعات تیار کر کے زیادہ سے زیادہ اقتصادی فوقیت حاصل کرنے کا عمل جاری کیا۔ اس طرح مادی قوت کو بروئے کار لا کر جدید اسلحہ تیار کرنا اور کمزور اقوام اور ممالک کو طرح طرح کے بہانے بنا کر ان پر حملہ کرنا، ان کو فتح کرنا، ان کے عوام الناس کا کھلے عام قتال جاری کرنا، ان کا معاشی و معاشرتی قتال کرنا، ان کی فوجی طاقت کو مفلوج کر کے ان کے زر، زن زمین پر قبضہ کرنا، ان کے ذرائع آمدن چھیننا، ان کے مادی وسائل لوٹنا، ان کی محنت و مشقت کی کمائی اور ان کی وراثتوں کو اپنی ملکیتیں بنانا، کمزور ممالک کے عوام پر اپنا تسلط قائم کرنا شروع کیا۔ مادہ پرست فلاسفرز کے چند پرستار پہلے اپنے اپنے ممالک اور پھر دنیا میں کمزور انسانوں اور ممالک پر مسلط ہوتے آ رہے ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۔ دنیا بھر کا مادہ پرست استحصالی حکومتی ٹولہ جو تمام پیغمبران کے نظریات، تعلیمات،، معبد، گرجا، مسجد، ان کے تدریسی نصاب جو زبور، توریت، انجیل اور قرآن شریف پر مشتمل ہے۔ بڑی ہُنر مندی سے اس مادہ پرست فلاسفرز، سکالرز کے حکومتی ٹولہ نے جمہوری طرزِ حکومت کے ذریعے تمام مذاہب اور اُمتوں اور ان کے ممالک کے حکومتی ایوانوں پر مسلط ہو چکے ہیں۔ انھوں نے جمہوریت کا نظامِ حکومت اس طرح ترتیب دے رکھا ہے کہ جس میں اس ٹولہ کے قلیل سے مادہ پرست افراد کے علاوہ کوئی دوسرا فرد ان کے نظامِ حکومت میں حصہ ہی نہیں لے سکتا۔ اس طرح دنیا بھر کے ممالک اور ان کی کروڑوں عوام الناس اور ان کی نسلوں پر ان چند مادہ پرست فلاسفرز کے مادی پرستاروں کی اجارہ داری اور حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جس کا تدارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دینِ ابراہیمی کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی الہامی کتابوں زبور شریف توریت شریف، انجیل شریف، قرآن شریف کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی درسگاہوں، عبادت گاہوں معبد، گرجا، مساجد کی بحالی میں مضمر ہے۔

۵۔ تمام پیغمبران کی اُمتوں اور ان کی نسلوں کو ان کے نظریاتی، مذہبی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، ثقافتی، الہامی رُوحانی نظریات، تعلیمات، ان کے تعلیمی اداروں، ان کے الہامی تعلیمی نصاب کو بحال کرنا ان کا فرض اوّلین ہے۔ تا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین اور ان کے چار اہلِ کتاب پیغمبران کے نظریات، مذہبی اخلاقیات اور تعلیمات کی روشنی میں انسانیت دوست الہامی تہذیب تیار کر سکیں اور مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کے حکومتی ٹولہ کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے بے دین نظامِ حیات اور ان کے جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے حکومتی کلچر سے نجات حاصل کی جا سکے۔

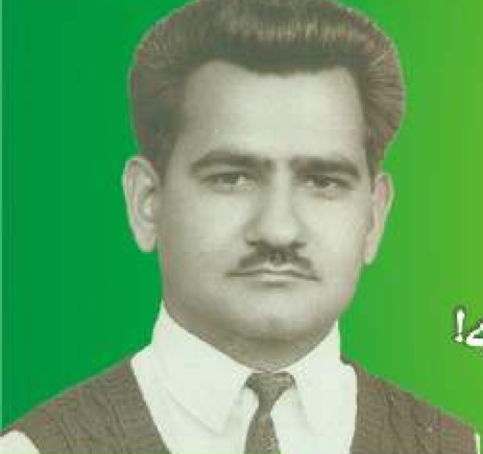
۶۔ ان الہامی تعلیمات کے ذریعے اس صنعتی، سائنسی ایجادات اور اقتصادی خوشحالی سے فلاحی معاشرہ، خوشحال معاشرہ، ادبِ انسانیت، اخوت و محبت، امانت و دیانت، ایثار و نثار، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف والے الہامی اصولوں اور تمام فطرتی صلاحیتوں سے مالا مال معاشرہ تیار ہو سکے۔

۷۔ پیغمبران کی الہامی کتابوں اور ان کے تعلیمی نصاب سے مذہبی معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مذہبی نظریات سے نوازا ہوا معاشرہ، حقوق و فرائض کا حسین توازن قائم کرنے والا معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ جو بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کا ضامن ہوتا ہے۔

۸۔ ان مذہبی تعلیمات سے ازدواجی زندگی کا نکاح شریف کا نظام قائم کیا جاتا ہے۔ جس سے مذہبی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ خاندان کی بنیاد کو مستحکم کیا جاتا ہے۔

۹۔ مذہبی نظریات کے حلال و حرام محرم غیر محرم، کی روشنی میں ازدواجی رشتوں کی تعلیمات دینے والا عصمت و عفت کا پاکیزہ معاشرہ تیار ہوتا ہے۔

۱۰۔ مذہبی نظریات کے ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور دوسرے تمام آسمانی رشتوں کا عزت و احترام اور ان کی حُرمت سمجھنے اور سمجھانے والا معاشرہ تیار ہوتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۱۔ مذہبی نظریات کے مطابق حقوق نسواں کی حُرمت کی تعلیمات دینے سے ماں اور اولاد کا ایک پاکیزہ اور پُروقار رشتہ قائم ہوتا ہے، جس سے ایک بہترین محبت سے سرشار معاشرہ تیار ہوتا ہے۔

۱۲۔ مستورات کی عصمت عِفت کے تحفظ کے لیے چادر اور چار دیواری کے نظام کی پیروی کرنے والا پاکیزہ معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ رشتوں کا تقدس قائم رہتا ہے۔

۱۳۔ امانت و دیانت کے قوانین کی تعلیم و تربیت کرنے سے امین معاشرہ تیار ہوتا ہے۔

۱۴۔ عزت واحترام کے جذبوں کی آبیاری کرنے والا حسین معاشرہ پنپتا ہے۔

۱۵۔ سادگی وشرافت کے حسین امتزاج کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے والا، کسب معاش اور رزق حلال کی تلاش کا نظام پیش کرنے والا ہر دل عزیز معاشرہ تیار ہوتا ہے۔

۱۶۔ پیغمبرانِ خدا نے کالے گورے، براہمن وشودر، افسر وماتحت، کلاس ون اور فور، آقا اور غلام، اونچ اور نیچ کے فرق کو مٹا کر ایک صف میں کھڑا کر کے طبقات کے نظام کو ختم کرنے والے معاشرہ کا فلاحی راہ دکھایا ہے۔ اس پر چلنے سے طبقاتی نظامِ حیات، براہمن اور شودر کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۱۷۔ پیغمبرانِ خدا نے پیاسے کو پانی، بھوکے کو کھانا، ننگے کو لباس مہیا کرنے اور بیمار کو دوا اور شفا تک علاج کرنے کا سبق سکھایا ہے۔ اس سے ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ محرومی کی زندگی ختم کی جاتی ہے۔ جس سے ایک فلاحی معاشرہ تیار ہوتا ہے۔

۱۸۔ پیغمبرانِ خدا نے انفرادی اور اجتماعی الہامی تعلیمات اور حسن خلق سے دلکش اور لازوال کردار کا حصہ بنانے والا معاشرہ تیار کرنے کا راہ دکھایا ہے۔

۱۹۔ پیغمبرانِ خدا کی مذہبی تعلیمات نے معذور و بے بس، نادار و غریب، اپاہج وتنگ دست انسانوں کی ضروریاتِ حیات کی ذمہ داری قبول کرنے کا سبق سکھایا ہے۔

۲۰۔ پیغمبران خدا نے مستورات کو تعلیم وتربیت دینے اور فلاحی معاشرہ تیار کرنے کی ہدایت عطا فرمائی ہے۔ چادر و چار دیواری کی افادیت بتائی ہے۔ فحاشی، بے حیائی، زنا کاری کو روکنے کے لیے مرد و زن کے الگ الگ تعلیمی اداروں کی راہ دکھائی ہے۔ ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور دوسرے آسمانی رشتوں کا تقدس اور حُرمت قائم کرنے، عصمت وعِفت کی حفاظت کرنے، اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کو قائم کرنے والا معاشرہ تیار کرنے کا شعور عطا کیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

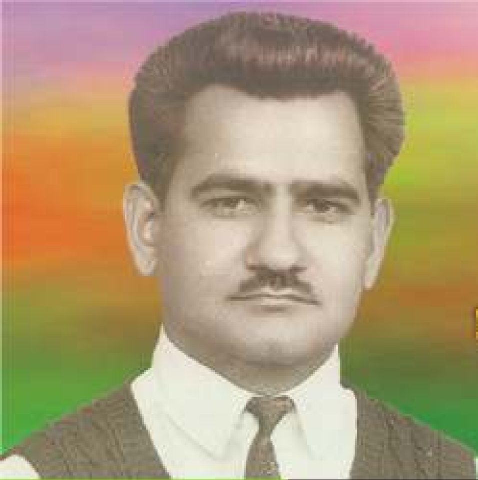
۲۱۔ دنیا بھر کے جاگیردار، سرمایادار مادہ پرست فلاسفرز کے چند افراد پر مشتمل اقتدار پسند حکومتی ٹولہ اور ان کے اپوزیشن لیڈران نے اپنے اپنے ممالک پر خدا اور اس کے انبیاؑ کی اُمتوں کی الہامی کتابوں ان کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور ان کے پاکیزہ و مقدس تعلیمی اداروں معبد و کلیسا، گرجا و مسجد شریف کو ختم کر کے ان کی مذہبی تہذیب کو ختم کرنے اور روندنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔

۲۲۔ ان کے متبادل مغربی جمہوری نظریات، اخلاقیات، تعلیمات ان کا تعلیمی نصاب اور تعلیمی اداروں، سکول، کالجز، یونیورسٹیوں کا مخلوط نظامِ تعلیم مسلط کر کے ایک مخلوط کلچر تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس سے مرد و زن کی زندگی ملکی و حکومتی سطح پر قانون سازی کے ذریعے فحاشی بے حیائی، زنا کاری کے عمل میں داخل کر دی گئی ہے۔ مذاہب کا ازدواجی زندگی کا نظام بتدریج زوال پذیر ہونا شروع ہو چکا ہے۔

۲۳۔ اس مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے مخلوط معاشرے سے مرد و زن کو جنسی آزادی ملکی سطح پر میسر کی ہے۔ ماں بہن بیٹی بیوی کا الہامی رشتہ ختم ہوا ہے۔ جس سے جمہوریت کا ایک نیا جنسی آزادی کا نظریہ یعنی ایک جدید نئی تہذیب و ثقافت وجود میں آنا شروع ہو چکی ہے۔ مادہ پرست حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ نے اہلِ مذاہب اُمتوں اور ان کی نسلوں سے ازدواجی نظامِ حیات، خاندان کا تصور، رشتوں کا تقدس اور ماں، بہن، بیٹی، بیوی کے رشتوں کی پاکیزہ آسمانی محبت کے انسانی جذبے ختم کر دیے ہیں۔

۲۴۔ اس مادہ پرست کلچر کی آخری حد انسان کو ایک حیوان ناطق کے جنگل میں پہنچانے کا ذریعہ، انسانیت کے خلاف ایک گھناؤنا منصوبہ اور عبرتناک سازش ہے۔ اس مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے داؤدی، موسوی، عیسوی اور مسلمان دینِ ابراہیم علیہ السلام کے اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو جمہوریت کے استحصالی مادہ پرستی کے کفر کے نظریات میں کنورٹ کرنا شروع کر رکھا ہے۔

۲۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اہلِ کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ السلام کی الہامی کتاب زبور شریف، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توریت شریف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل شریف، حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی قرآن شریف کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، ان کے تعلیمی نصاب، ان کے تدریسی تعلیمی اداروں معبد، گرجا و کلیسا، مسجد شریف جیسے پاکیزہ و مقدس تعلیمی اداروں اور عبادت گاہوں کو دنیا کے تمام ممالک میں سرکاری طور پر ان کی سرکاری سرفرازی کو ختم کر دیا گیا ہے۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس پچیس ہزار پیغمبران خدا اور چار اہلِ کتاب پیغمبران کی الہامی کتابوں زبور شریف، توریت شریف انجیل شریف قرآن شریف کے نظریات، آئیڈیالوجی تعلیمات، تعلیمی نصاب اور درس و تدریس کے پیغمبران کے تعلیمی اداروں اور عبادت گاہوں کی حکومتی بالادستی کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

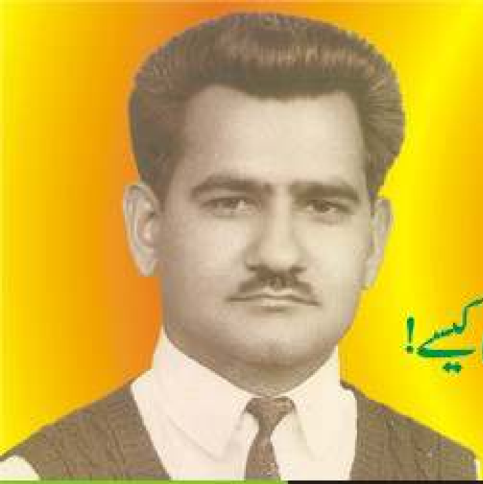


۲۶۔ ان کی آنکھوں کو نمرود، فرعون، ہامان، یزید کے مادہ پرست نظریاتی پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل حکومتی ٹولہ اور مادہ پرست فلاسفرز اور سکالرز جن کے نزدیک پیغمبران کی تعلیمات، اخلاقیات نظریات ان کی مادی ترقی و بہبود کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ مادی و اقتصادی ترقی سائنسی ترقی اور مادی بہبود کے مختلف فلاسفرز ارسطو، کارلائل، بنجمن، ڈارون، بیکن کے نزدیک! انسان ایک سیاسی، معاشرتی، ہتھیار بنانے والا حیوان ہے۔ جس کی فطرت اور جبلت میں دوسرے انسانوں پر غلبہ حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ جو فرد دوسرے افراد پر جتنی زیادہ جسمانی، ذہنی اور مادی طاقت و برتری اور سرفرازی رکھتا ہے اتنا ہی وہ عظیم انسان ہوتا ہے۔ ایک انسان میں جس قدر یہ عظیم قوتیں اور صفات بہتات سے پائی جاتی ہیں۔ اسی لحاظ سے وہ انسان دوسرے انسانوں پر فوقیت رکھتا ہے اور وہ اتنا ہی عظیم انسان ہوتا ہے۔

۲۷۔ ان صفات کا مالک انسان دنیا میں بادشاہت، آمریت، حاکمیت اور اقتدار پر فائز ہونے کا حق رکھتا ہے۔ اسی طرح فرانسس بیکن نیچرل فلاسفی کو تسلیم کرتا ہے اور پیغمبران کی الہامی کتب کے اخلاقی فلسفہ کو مسترد کرتا ہے۔ قدرت کے وسائل پر انسانی تسلط کو فروغ دیئے، مادی وسائل پر قبضہ کرنے کا بیکنی نظریہ اور اس جیسے دوسرے نظریات کے فلاسفرز کے مذہب کش، پیغمبران کی تعلیمات، اخلاقیات اور نظریات کو روندنے اور ختم کرنے والے عظیم درندہ صفات مادہ پرست انسانوں، مادی وسائل پر قابض وحشی عظیم اقوام، مادی طاقت اور مادی طاقت کو فروغ دینے والے بے لگام عظیم فرد، افراد اور ممالک کا حق مانتے اور ان کو پیغمبران کی تعلیمات کے خلاف اور متضاد راستہ دکھاتے ہیں۔

۲۸۔ کمزور اور کمتر انسانوں، اقوام اور ممالک سے ان کے وسائل، مال و دولت اور ضروریاتِ حیات چھین لینا اور ان پر طاقت کے ذریعے قبضہ کر لینا، ان کا قتل کر دینا، ان کی ضروریاتِ حیات چھین لینا، مادہ پرست مادی قوت والے عظیم انسانوں اور اقوام کا حق مانتے ہیں۔ مادی فروغ اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے عوام الناس کے معاشی اور معاشرتی حقوق چھین لینا، ان کے مال و اسباب کو لوٹ لینا، ان کے وسائل پر قبضہ کر لینا، ان کا قتل کر دینا ان طاقتور مادہ پرستوں کا حق بنتا ہے۔ عظیم طاقتور مادہ پرستوں کے کردار و تشخص کی گھناؤنی صفات اور گھناؤنے نظریات کا مطالعہ تو کیجیے۔

۲۹۔ بیکنی فلسفہ اور نظریہ کے پیروکاروں کے مطابق مادی بہبود کے حصول کے لیے وہ تمام پیغمبران کی الہامی کتابوں کی تعلیمات نظریات اور مذہبی اخلاقیات کو مادہ پرستی اور مادیت کے تحت قرار دیتے ہیں۔ مذہبی تعلیمات نظریات اور اخلاقیات کے متضاد اور منفی نظریات کی روشنی میں دنیا بھر کے ممالک کے چند ماسٹر مائنڈ مادہ پرست، اقتدار پرست مادی قوتوں کے نامور استحصالی ٹولہ کے غاصب، انسانی حقوق چھیننے والے معاشی اور معاشرتی مادہ پرست درندے، مخلوقِ خدا کی رات دن کی محنت و مشقت سے کمائی ہوئی خون پسینے کی دولت پر ڈاکہ ڈالنے والے مادہ پرست رہزن۔ بنی نوع انسان کے بنیادی حقوق خوراک، لباس، رہائش، تعلیم سے محروم کرنے والے، بیماروں کو علاج معالجے سے محروم کرنے والے، بھوک ننگ میں مبتلا کرنے والے غاصب۔ وسائل لوٹنے والے دہشت گرد، معاشیات چھیننے والے بھیڑیے۔ مخلوقِ خدا کو حیات و ممات کی زندگی سے دوچار کرنے والے انسانیت کے قاتل، عوام الناس کو غلام، قیدی، مجبور و بے بس اور بے یار و مددگار بنا کر محکوم بنانے والے انسانیت کے استحصالی مجرم ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

فرانسس بیکن کے نظریات کی روشنی میں جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت

۱۔فرانسس بیکن کے استحصالی نظریات کے مادی دہشت گردوں، وحشیوں نے مل کر اپنے اپنے عظیم طاقتور اور ترقی یافتہ ممالک میں مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے عوام الناس کو غلام، قیدی، مجبور و بے بس، بے یارومددگار اور محکوم بنانے کے مُجرمانہ نظریات اور نظامِ حیات کی بالادستی مسلط کر رکھی ہے۔جس کے ذریعے مادہ پرست دہشت گردوں کے کم وبیش پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل عالمی دہشت گرد ٹولہ نے جمہوریت کا نظامِ حکومت تمام ممالک پر مسلط کر کے وہاں کے کروڑوں عوام الناس کو قیدی، غلام اور ذاتی ملازم بنا کر بے بس، مجبور اور محکوم بنا کر رکھ دیا ہے۔

۲۔ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک کے عوام الناس سے معاشیات کو چھیننے، اور لوٹنے کے لیے ایسا جمہوریت کا نظامِ حکومت ترتیب دیا ہے۔جس سے کروڑوں افراد کی دولتِ وسائل، ذرائع آمدن چھین لیے جاتے ہیں۔خود کار نظام وسسٹم اور ٹیکس کلچر کے ذریعے تمام وسائل ملکی خزانہ میں پہنچ جاتے اور ان کی ملکیت بن جاتے ہیں۔ ملک کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت، خزانہ پر ان کا مکمل کنٹرول ہوتا ہے۔عوام الناس غربت، تنگ دستی کی چِتا میں جھونک دیے جاتے ہیں۔

۳۔بادشاہوں، آمروں، فوجی ڈکٹیٹروں اور جمہوریت کے پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل استحصالی ٹولہ نے ارسطو اور بیکنی فلاسفرز کے استحصالی نظریات اور نظامِ حکومت کی آڑ میں دنیا بھر میں تمام پیغمبران کی اُمتوں کو ان کی الہامی کتابوں، ان کے نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور تعلیم وتربیت سے محروم کر رکھا ہے۔ان کے متبادل ارسطو، تھامس کارلائل، بنجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، ان کا تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے اور مادیت کے غاصبانہ حصول کے لیے جمہوریت کا نظامِ حکومت، اسکے انتظامیہ، عدلیہ کے سکالر مسلط کر رکھے ہیں۔

۴۔پیغمبران کی دینی درسگاہوں معبد، کلیسا و مساجد کی سرکاری سرفرازی ختم کر کے ان کی بجائے سکول، کالجز، یونیورسٹیاں قائم کر دی گئی ہیں۔جہاں مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کے پیروکار تیار ہوتے ہیں۔جس سے مادہ پرستی کا نظامِ حیات عروج کی منازل طے کرتا جا رہا ہے۔تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کا نظامِ حیات زوال پذیر اور مذہبی تہذیب ختم ہوتی جا رہی ہے۔

۵۔ان مادہ پرست فلاسفرز کے حکومتی پرستاروں نے تمام پیغمبران کی اُمتوں پر ان کی الہامی کتابوں زبور شریف، توریت شریف، انجیل شریف اور قرآن شریف کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور تعلیم وتربیت کو سرکاری سرفرازی سے محروم کر دیا ہے۔اس مادہ پرست استحصالی ٹولہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار اہلِ کتاب پیغمبران کے نظریات، عقائد، تعلیمات اور تعلیمی اداروں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عمل بین الاقوامی سطح پر جاری کر رکھا ہے۔پیغمبران کی اُمتوں کو انکی الہامی تعلیمات، اخلاقیات، نظامِ حیات سے سرکاری طور پر محروم کر دیا ہے۔





۶۔ان کی جگہ عقل وخرد کے فلاسفرز اور بیکنی نظریات، اخلاقیات اور عقائد کے چند غاصبوں نے مادی ترقی کے حصول کے نظریاتی پودوں کی آبیاری کر کے دنیائے عالم میں پیغمبران کے اَلہامی اخلاقی نظریات، عقائد اور ان پر مشتمل تیار کی جانے والی تہذیب کے خاتمے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔جو تمام پیغمبران کی اُمتوں اور پوری انسانیت کے لیے ایک المیہ کی شکل اختیار کیے جا رہا ہے۔تمام پیغمبران کی اُمتوں کے ممالک پر مادہ پرست فلاسفرز کا پرستار حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ شاہی طبقہ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے قابض ہو چکا ہے جو اپنے آپ کو یہودی عیسائی، مسلمان تو کہلاتے ہیں۔لیکن ان کا کسی پیغمبر خدا کے کسی پیغمبر یا اسکی تعلیمات سے کوئی تعلق نہ ہے۔

۷۔وہ دھوکہ باز مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار ہیں۔جو مادی قوت، مادی طاقت کی بنا پر پیغمبران کی اُمتوں کے ممالک پر مسلط ہو چکے ہیں۔جو بتدریج پیغمبران خدا کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی سرکاری بالا دستی ختم کر کے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات اخلاقیات، تعلیمات کو سرکاری فروغ دیتے چلے جا رہے ہیں۔تمام پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس غاصبانہ نظام کے استحصالی طریقہ کار کو سمجھیں، ان کے خلاف جہاد کریں اور اس فتنہ کو ختم کریں۔

۸۔مغربی جمہوریت اور اس سے منسلک سیاسی حکومتی ٹولہ، آمروں، فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کی داستاں بہت گھناؤنی ہے جو بیکنی نظریات کے پیروکار رقم کیے جا رہے ہیں۔ان کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے۔پہلے وہ تمام ممالک میں مذہبی فرقے تیار کرتے اور پھر ان کا قتال جاری کروا دیتے ہیں۔اب وہ عالمی سطح پر مادہ پرستی بنام مذہبی جنگیں جاری کیے ہوئے ہیں۔وہ تمام پیغمبران کی اَلہامی کتابوں زبور شریف توریت شریف انجیل شریف، قرآن شریف کے باغی، مُنکر، منافق اور ان کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور تہذیب کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

۹۔ان کی یہ خوفناک اور عبرتناک سرگزشت دنیا میں پھیل چکی ہے۔جو ان کے عروج اور پیغمبران کی اَلہامی کتابوں کے آئین منشور نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، ان کے ضابطۂ حیات، نظامِ حیات ان سے تیار ہونے والی تہذیب کے زوال کی داستاں رقم ہوتی جا رہی ہے۔تمام پیغمبران کی اُمتوں کے پاس ان پیغمبران کی اُمتوں کے نام رہ گئے ہیں جو ان کی پہچان ہیں۔ان کو جمہوریت کے مادہ پرستی کے استحصالی آئین منشور، نظریات، اخلاقیات مخلوط تعلیم اور مخلوط تعلیمی اداروں نے جمہوریت کے رائج الوقت مادہ پرستوں کے مخلوط نظامِ حیات میں بدل کر رکھ دیا ہے۔جو تمام اُمتوں اور ان کی نسلوں کا المیہ بن چکا ہے۔جو ان کو فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کی راہ پر چلاتا ہے۔

۱۰۔ دنیا کے کمزور ممالک کی عوام پر حملے کرتے، ان کا قتال کرتے، ان کو نکیلیں ڈالتے، ان کو پنجروں میں بند کرتے، ان کو قیدی بناتے، ان پر جسمانی تشدد کرتے اور جمہوریت کا استحصالی مخلوط، طبقاتی نظامِ تعلیم اور نظامِ حکومت مسلط کرتے آرہے ہیں۔ جس کے ذریعے ان کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، ان کی دن رات کی محنت و مشقت کی کمائی، ان کے بنیادی حقوق چھینتے آرہے ہیں۔ کمزور اور کم تر عوام اور غیر ترقی یافتہ ممالک کو محکوم بنانے کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔ دنیا بھر کی عوام کو ڈرانے کے لیے ترقی یافتہ ممالک جدید مہلک اسلحہ تیار کرتے، نائٹروجن بم، ایٹم بم، ایٹمی پلانٹ اپنے اپنے ممالک کی ترقی، حفاظت اور طاقت کا مظہر بنائے جا رہے ہیں۔ انھوں نے ترقی کے نام پر انسانیت کے بہت بڑے دشمن اپنے ممالک میں تیار، ایجاد اور اکٹھے کر رکھے ہیں، جو ان مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں اور مخلوقِ خدا کی تباہی کی داستان رقم کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ درج ذیل فلسفیوں، مفکروں کے نظریات کا اختصاری جائزہ ایک بار پھر پیش کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ ارسطو یونان کا ایک مفکر، فلسفی اور سکندرِ اعظم کا استاد تھا۔

۱۲۔ ارسطو نظریہ پیش کیا کہ انسان ایک سیاسی حیوان ہے۔ فتنہ فساد اس کی سرشت اور جبلت میں ہے۔ جو کہ جوڑ توڑ، ایک دوسرے کو مات دینے اور دوسروں پر غلبہ پانے کی جستجو میں غرق رہتا ہے۔

۱۳۔ جس قدر دوسروں پر غلبہ پانے کے اوصاف اور صلاحیتیں کسی فرد میں زیادہ ہوں گی۔ وہ اتنا ہی بڑا انسان ہوگا۔ اس فرد یا افراد کو دوسروں پر اتنی ہی فضیلت اور برتری حاصل ہوگی۔ حکومتی سرفرازی کی دستار اس کے سر پر ہوگی۔

۱۴۔ ارسطو دور کے مادی طاقت، مادی قوت کے حامل بادشاہ اور اس کے حواریوں کا حکومت کرنا ایک سیاسی حق بن چکا تھا۔ حکومت میں عوام کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا تھا۔ انھی حالات و واقعات کی روشنی میں اس نے یہ نظریہ اخذ کیا کہ انسان ایک سیاسی حیوان ہے۔ حکومت یا اقتدار مادی طاقت اور قوت کے وارثین کا حق بنتا ہے۔

۱۵۔ چونکہ سیاسی افراد مادی قوت کی وجہ سے دوسرے عوام الناس کی نسبت اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں اور عظیم لوگ ہوتے ہیں۔ حکومت کرنا ان کا اور ان کے مسلط کیے ہوئے مراعات یافتہ طبقہ کا حق بنتا ہے۔ اس لیے ارسطو کے نظریات کے نزدیک کم تر عوام الناس کے لیے ملک کو قید خانہ بنا دینا، ان کے حقوق چھین لینا، ان کو ضروریاتِ حیات سے محروم کر دینا، ان کا معاشی معاشرتی قتال کر لینا، ان کو غلام بنا لینا، اس کے فلسفہ اور نظریات کے مطابق ان سیاسی حکومتی افراد پر مشتمل شاہی ٹولہ اور ان کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کا حق بنتا ہے۔

۱۶۔ تھامس کارلائل نے بھی اسی قسم کا ایک اور نظریہ پیش کیا۔

۱۷۔ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے جو معاشرے کو جنم دیتا ہے۔ گاؤں، شہر، بستیاں اور ملک بساتا ہے۔ اعلیٰ درجے کے مادی قوت وطاقت کے عظیم انسان ایسے قوانین بناتے ہیں جس سے معاشرے کا حکومتی استحصالی نظام چلایا جاتا ہے۔ وہ عوام الناس سے ضروریاتِ حیات چھین لیتے ہیں

۱۸۔ طاقتور سیاسی افراد کے پاس اقتدار اور حکومت کا ہونا ایک لازمی جز ہے۔ اس لیے حکومتی ٹولہ اور ان کے حواری اپنی سیاسی اور مادی برتری کی بنا پر عوام الناس اور رعایا کو اقتدار اور حکومت کی چھڑی سے ہانکتے رہنا ان کا حق بنتا ہے۔ عوام الناس کو بے بس، مجبور، قیدی اور اپاہج بنا دینا، ان سے ضروریاتِ حیات چھین لینا، ان کو بتدریج موت کی آغوش میں پہنچا دینا ان کا حکومتی فرض بنتا ہے۔

۱۹۔ اینجمن فرینکلن نے بھی اسی طرح یہ نظریہ پیش کیا!

۲۰۔ انسان ہتھیار بنانے والا سیاسی حیوان ہے۔ یہ بھی ایک سیاسی نظریہ ہے۔

۲۱۔ مغربی اقوام جو دوسری اقوام کی نسبت اعلیٰ ہتھیار بنانے پر بہتر قدرت رکھتی ہیں۔ ان کو انسانیت کا اعلیٰ درجہ دے دیا گیا ہے۔

۲۲۔ اس مفکر کے مطابق مادہ پرست اعلیٰ ہتھیار بنانے والے ماسٹر مائنڈ انسانوں کو اقوامِ عالم اور دنیا پر حکومتی برتری کا حق مل جاتا ہے۔ وہ انسانی قتال بھی کریں۔ دنیا بھر کے وسائل، مال و دولت بھی لوٹیں اور غیر ترقی یافتہ، کمزور اقوام کو غلام بھی بنائیں۔ ان کو یہ مادی طاقت، سیاسی قوت اور حکومتی برتری ان کو ہتھیاروں کی بنا پر میسر ہوئی۔

۲۳۔ ڈارون کا نظریہ!

۲۴۔ اس کے نزدیک انسان کی تخلیق نہیں ہوئی۔ بلکہ حیوانی سطح سے انسان کا ارتقا ہوا ہے۔

۲۵۔ حیوانوں میں بقا کی جنگ کروڑوں سال تک لڑی گئی۔ کمزور مرتے گئے اور طاقتور بقا کی جنگ میں مصروف رہے۔ اس طرح بندروں کی اعلیٰ نسل ارتقا کی منازل طے کرتے ہوئے انسانی شکل اور نسل میں بدل گئی۔

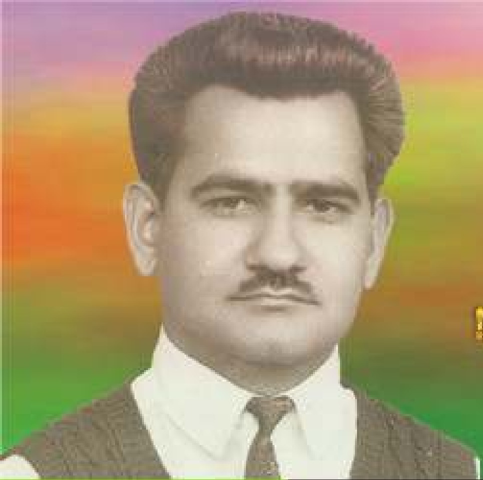
ڈارون کے اس ارتقائی نظریہ کا واضح پہلو یہ ہے۔ جو جسمانی اور ذہنی طاقتوں کے لحاظ سے زیادہ بہتر اور مناسب ہوگا۔ وہی طاقت اور قوت کے ارتقا کی منازل طے کرے گا۔ اسی کو بین الاقوامی سطح پر برتری حاصل ہوگی اور اسی کو حکومت کرنے کا حق اور شرف حاصل ہوگا۔

ارسطو انسان کو ایک سیاسی حیوان کا درجہ دیتا ہے۔

تھامس کارلائل انسان کو ایک معاشرتی حیوان کا درجہ دیتا ہے۔

بنجمن فرینکلن ایک اور نظریہ رکھتا ہے کہ انسان ایک ہتھیار بنانے والا حیوان ہے۔

ڈارون کے مطابق انسان کی کوئی الگ تخلیق نہیں ہوئی۔ اس کا ارتقا حیوانی سطح سے ہوا۔ یہ حیوان مختلف اشکال میں بٹ گئے۔ کچھ بندر بن گئے۔ بقا کی جنگ جاری رہی۔ کمزور مرتے گئے اور طاقتور بقا کی جنگ جیتتے رہے۔ اس طرح بندروں سے آدمیوں کی ایک انسانی نسل معرضِ وجود میں آئی۔ ڈارون کے ارتقائی نظریہ کی بنیاد یہ ہے کہ بقا صرف اس کو ہے، جو جسمانی طاقت اور ذہنی قوتوں کے لحاظ سے دوسروں سے بہتر ہو۔ ڈارون کا نظریہ انسان کا تعلق حیوانات سے ہی منسوب ہے۔ یعنی انسان اپنے آپ کو سیاسی حیوان، معاشرتی حیوان یا ہتھیار بنانے والا حیوان سمجھتا ہے۔ انسان حیوانی دنیا میں ایک ترقی یافتہ حیوان ہے۔ ان سب فلسفیوں کے نزدیک سیاسی حیوان ہو یا معاشرتی یا ہتھیار بنانے والا حیوان ہو۔ ان میں سے جو ذہنی شاطر اور اعلیٰ قسم کا غاصب ہو، سیاسی دغاباز، دھوکہ باز اور فریبی ہو، مادی معاشی اور معاشرتی طاقت کا مالک ہو، وہی انسانوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ ایسے مادی طاقت اور قوت کے اعلیٰ حیوانی افراد ہر قسم کے پیغمبران کے الہامی، اخلاقی اقدار، اسوہ حسنہ کی تعلیمات اور نظریات کی پابندیوں سے آزاد، وحدہٗ، اس کے پیغمبران کو مانتے ہی نہیں!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۶۔بیکنی فلسفہ اور نظریہ حیات!

۲۷۔بیکنی فلسفہ عملی طور پر عالمی سطح پر چھایا ہوا ہے۔اس کا فلسفہ نیچرل فلاسفی اور فطرت کو تسخیر کرنے پر مشتمل ہے۔

۲۸۔فرانسس بیکن نے الہامی دین اور پیغمبران کی تعلیمات کے فلسفہ اخلاقیات کو انسانی ذہن کی غلط اختراع قرار دے کر اس کو مسترد کر دیا ہے۔بنی نوع انسان اور خاص کر اپنے پیروکاروں کو پیغمبران کے اخلاقی فلسفہ کی پابندی سے آزاد اور اخلاقی فلسفہ سے سختی سے منع کرتا ہے۔

۲۹۔فرانسس بیکن کا نیچرل فلاسفی پر مشتمل فلسفہ اور نظریہ حیات تمام پیغمبران،ان کے مذاہب اور ان پر نازل کی ہوئی تمام الہامی کتابوں زبور شریف،توریت شریف،انجیل شریف،قرآن شریف جیسی الہامی کتابوں کے بتائے ہوئے اخلاقیات،اسوۂ حسنہ،حُسنِ خلق،تمام الہامی تعلیمات اور الہامی دین کے عملی نظامِ حیات،ضابطۂ حیات کو مسترد اور اس کی نفی کرتا ہے۔دراصل بیکنی فلسفہ تمام مذاہب،الہامی دین اور اس کے فلسفہ اخلاقیات کے متضاد بنیادوں پر قائم ہے اور اس کی مکمل ضد ہے۔پیغمبران کی الہامی تعلیمات کے خلاف خیر اور شر کا واضح نصاب ہے۔جس کو یہ مسترد کرتا ہے۔آمر،فوجی ڈکٹیٹر،بادشاہ یا مغربی جمہوریت کے سیاسی حکومتی ٹولہ کے افراد ہوں یہ سب خداوند قدوس،پیغمبران،ان کی مذہبی تعلیمات،اخلاقیات کے قاتل،مُنکر،منافق،کافر اور باغی ہیں۔

۳۰۔فرانسس بیکن کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو نیچرل فلاسفی یعنی مادہ پرستی کا حکم دیا ہے۔بیکن کا بنیادی نظریہ اخلاقی فلسفہ سے سختی سے منع کرتا ہے۔یعنی مذہب کے اخلاقیات کی مکمل نفی کرتا ہے۔اس کے نزدیک مادی طاقت،مادی قوت ہی سب کچھ ہے۔نہ وہ خدا کو مانتا ہے اور نہ ہی اس کے پیغمبران اور ان کی الہامی کتابوں،ان کے نظریات،ان کی تعلیمات اور اخلاقیات کو مانتا ہے۔

۳۱۔اس کے برعکس پیغمبران کے الہامی دین نے نیچرل فلاسفی کو واضح طور پر اخلاقیات کے تابع کیا اور اخلاقیات کو مقصود حیات قرار دیا ہے۔مادی وسائل کو ثانوی حیثیت دی ہے۔مادہ پرستی کے نظریات پیغمبران کے نظریات کا مکمل تضاد ہیں۔ان کے پیروکار ایک دوسرے کے مُنکر ہیں!

۳۲۔ساری دنیا بیکنی فلسفہ کی روشنی میں جدید ترقی میں محو عمل ہے۔بیکنی ترقی کا مقصد قدرت پر انسانی تسلط کا قائم کرنا ہے۔سائنسی تحقیق انسانیت کے لیے مادی وسائل کو پیدا کرتی اور مادی خوشحالی کو بڑھاتی ہے۔دنیا بھر کے بنی نوع انسان اور اقوام عالم اس بیکنی فلسفۂ ترقی کے حصول کا شکار ہو چکی ہیں۔سائنس بیکنی ترقی کے فلسفہ کی لونڈی بن چکی ہے۔یہ فلسفہ مادی استحصالی نظام کا ایک آلہ بن چکا ہے۔جس سے کوئی فرد یا افراد یا اقوام یا کوئی ملک اس بین الاقوامی استحصالی عالمی نظام کے ذہنی،جسمانی اور طاقتور مادی دہشت گردوں یا غاصبوں یا معاشی،معاشرتی قاتلوں سے بچ نہیں سکتا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۳۔ کوئی الہامی کتاب، مذہب یا دین اخلاقیات کو ترک کرنے، حقوق انسانیت بالجبر غصب کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ وہی پیغمبران کی اُمتیں یا اقوام اس جہانِ عالم میں بیکنی ترقی کی اجازت دے سکتی ہیں جو خود اپنے پیغمبران کی الہامی، رُوحانی اور اخلاقی تعلیمات کو ملک بدر کرنا چاہتی ہیں۔ یہ غیر اخلاقی بیکنی فلسفہ پر مشتمل رائج الوقت نظریہ اور اس سے تیار کی ہوئی باطل تہذیب جو مذاہب کی الہامی صداقتوں کی تعلیمات پر مسلط کر کے ظلم وجبر کا استحصالی نظامِ حیات مسلط کیے ہوئے ہے اسی بیکنی نظریہ ترقی کی پیداوار ہے۔ پیغمبران کی تعلیمات وتہذیب کو بیکنی فلسفہ اور نظریات پر مشتمل صداقتوں کو جرائم میں بدلنے والی انسانیت کے بنیادی حقوق اور ان کا قتال کرنے والی مادی اور سائنسی ترقی پذیر تہذیب کو جاری رکھنا ایک بہت بڑی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

۳۴۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں بیکنی فلسفہ کو پرکھیں تو واضح پتہ چلتا ہے کہ قرآنِ حکیم میں مادی استحصال کا کہیں اشارہ تک نہیں ملتا۔ قدرت پر انسانی تسلط یا کسی قسم کے تسلط کے بارے میں کوئی ذکر تک نہیں۔ بیکنی فلسفہ کے مطابق قدرت پر تسلط کے زعم میں خدائی کا دعویٰ مضمر ہے۔ بیکنی فلسفہ سے خدا پر بھروسہ ختم ہو جاتا ہے اور تمام بھروسہ مادہ اور سائنس کی ترقی پر کیا جاتا ہے۔ سائنس کے ذریعے ایٹم بم اور تابکاری شعاعوں پر قدرت حاصل کر کے بنی نوع انسان پر غلبہ حاصل کر لینے میں خدائی کا دعویٰ پوشیدہ ہے۔

۳۵۔ بیکنی فلسفہ کی ایٹمی اور تابکاری ترقی کی مادی طاقت کے عالمی دہشت گرد، دینی احساس وجذبات، آخرت کے خوف، اخلاقی اقدار، الہامی، رُوحانی دینی تعلیمات، اسوۂ حُسنہ، حُسنِ خلق جیسی انمول اقدار تیار کرنے والے درس وتدریس کے تعلیمی اداروں کی سرکاری سرفرازی اور فطرتی صداقتوں کو اقتدار کی نوک پر نگل اور ختم کرتے جا رہے ہیں۔ پوری انسانیت اور مذہبی اُمتوں کی نسلیں اس وحشیانہ تباہ کن سائنسی، ایٹمی اور ایٹمی تابکاری کی ترقی اور ان عالمی دہشت گردوں کی سرکاری حکومتی بالا دستی کی وجہ سے پوری انسانیت اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتی ہے اور اطمینانِ قلب وذہن کو ترس رہی ہے۔ وحشت اور دہشت کے حصار میں گم اور بے بس ہوئی پڑی ہے۔

۳۶۔ جب سے بیکنی فلسفہ کے تحت پیغمبران کی الہامی تعلیمات اور اخلاقیات کی بالا دستی کے نظامِ حیات کو بیکنی فلسفہ کے مادہ پرست رہزنوں کے قلیل سے حکومتی عالمی ٹولہ کے پانچ چھ ہزار پر مشتمل افراد نے ختم کر دیا ہے۔ انھوں نے مادہ پرستی اور مادی بہبود کی خواہش کی آگ کو لگایا، بھڑکایا اور دنیائے عالم میں پھیلا کر مخلوقِ خدا کو حرص وہوس، خود غرضی، نفس پرستی، زن پرستی، زر پرستی، لوٹ کھسوٹ، انسانی قتال، معاشی اور معاشرتی قتال، ذہنی انتشار، بے اطمینانی، خوف وخطر کے الاؤ، عدم استحکام، سیاسی خلفشار اور زندہ رہنے کے لیے مادی خوشحالی کے حصول کی چتا کا ایندھن بنا دیا ہے۔





۳۷۔ مُجرم کون ہیں! ۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کا مادہ پرست حکومتی ٹولہ ہے یا پیغمبران خدا کی اُمتیں ۔ مادہ پرست فلاسفرز کے مادی طاقت، مادی قوت کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے پیروکار مُجرم ہیں یا پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان ہیں ۔ بدنصیبی یہ ہے کہ یہ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار پیغمبران کے نام سے پہچانے جاتے ہیں ۔ تمام پیغمبران کی اُمتوں کو یہ دھوکہ باز، دغاباز، بڑی عیاری، مکاری سے دھوکہ دیے جا رہے ہیں ۔ ان کا دینِ ابراہیم علیہ السلام یا ان کے پیغمبران یا ان کی چار اِلہامی کتب، ان کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات سے کوئی واسطہ نہیں ۔ بلکہ وہ تو ان کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور ان کی اُمتوں کے قاتل، مُنکر، منافق، کافر اور باغی ہیں ۔

۳۸۔ تمام اُمتوں کے اہل بصیرت مذہب پرست دیدہ وروں کے لیے حقائق کی روشنی میں مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کے حصول کی خاطر جمہوریت کے نظامِ حکومت کو پرکھنے، اسمبلی ممبران کے استحصالی قوانین کو پاس کرنے، ان غاصبانہ قوانین کے ذریعے معاشرے کے جسد سے ٹیکسوں کے ذریعے معاشی خون کا آخری قطرہ کھینچنے، ملکی وسائل پر قبضہ کرنے، ملکی ملکیتوں کو وراثتیں بنانے، ملکی خزانہ کو اپنے شاہی تصرف میں لانے، عوام الناس کو ضروریاتِ حیات سے محروم کرنے، مخلوق خدا کا سسک سسک کر مرنے کے عمل کا مشاہدہ تو کریں ۔ دہشت گرد، مجرم قلیل سا مادہ پرست فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ہے یا ملک میں بسنے والے کروڑوں معصوم، بے گناہ، بے ضرر، منفعت بخش، مجبور، بے بس، قیدی، غلام محکوم، سادہ لوح ۱۸ کروڑ محنت کے شاہکار کسان، مزدور، محنت کش ہنرمند افراد پر مشتمل مسلم امہ کے فرزندان ہیں ۔ جن سے انکے دینی نظریات، شب و روز کی محنت سے پیدا کردہ وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت، انکی تیار کی ہوئی تعمیرات، انکا خام مال، انکی مصنوعات، ہر قسم کے اسباب، انکا اکٹھا کیا ہوا خزانہ، انکا قیمتی زرمبادلہ، انکی ضروریات حیات، انکے منہ سے لقمہ، انکے بدن سے لباس، ان سے چھت، ان سے روزگار چھین کر انکو خودکشیوں پر مجبور کر رکھا ہے، وہ مجرم ہیں ۔

۳۹۔ دنیا کے تمام ممالک میں بسنے والے بنی نوع انسان ایک ہی خالق کی مخلوق ہے ۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے افضل المخلوقات کے نام سے پکارا ہے ۔ انسان اللہ تعالیٰ کی ایک حسین تخلیق ہے ۔ انسان اس جہانِ رنگ و بو میں صرف خالی ہاتھ آتا اور خالی ہاتھ واپس نامعلوم منزل کی طرف لوٹ جاتا ہے ۔ یہ جہان کسی کی ملکیت نہیں ۔ انسان دنیا کی بے ثباتی کا درس بھول چکا ہے ۔ مادہ پرستی نے انسان سے اخوت و محبت کی دنیا لوٹ لی ہے ۔ ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کا حسین عمل مادہ پرستی نے چھین لیا ہے ۔ پیغمبران کے حسن خلق اور اسوہ حسنہ کی اِلہامی تعلیمات فرانسس بیکن کے باطل نظریات کے پرستاروں نے جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے چھین اور نایاب بنا دی ہیں ۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت | **برطانیہ میں مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے پیغمبرِ خدا کے نظریات کو ختم کر دیا** | **باب 9 پیرا 3-1**

ا۔ سب سے قبل برطانیہ کے حکومتی ٹولہ نے مذہبی آئیڈیالوجی، مذہبی نظریات، مذہبی آئین، مذہبی منشور، مذہبی نظامِ حیات، مذہبی تعلیمی اداروں، مذہبی درس و تدریس کو سرکاری سطح پر ختم کیا۔ اس سے قبل برطانیہ میں کوئی قانون انجیلِ مقدس کے نظریہ حیات اور تعلیمات کے خلاف نہ پاس کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت اور اس کی نسلوں پر کوئی غیر مذہبی قانون مسلط کیا جا سکتا تھا۔ گرجا و کلیسا سے عبادت و ریاضت اور تزکیۂ نفس کے رُوحانی ارکان جو مشنری جذبہ سے سرشار ہوتے، اعلیٰ اخلاق اور دلکش اسوۂ حسنہ کے مالک ہوتے اور وہ خدمتِ خلق کے ہدی خواں تیار ہوتے تھے۔ ان کے کردار و تشخص پر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے کردار و تشخص کا رنگ چڑھا ہوتا تھا۔

۲۔ جو دنیائے عالم میں مسیحا کا رول اور مسیحائی کی روشنی سے ظلمات کو دور کرتے۔ اپنی زندگیاں مخلوقِ خدا کی خدمت و ادب کے لیے وقف کر دیتے۔ رہبانیت کی حد تک عبادت کرتے خداوند قدوس کی قربت کے اَلہامی درجات کو حاصل کرنے میں مصروف رہتے۔ زر، زن، زمین پرستی کی آلودگیوں سے پاک ہوتے۔ وہ پاکیزہ نگاہ اور مقدس و معطر جسموں کے مالک ہوتے۔ ان کی مقدس رُوحیں اس جہانِ رنگ و بُو کو پیار و شفقت سے سنوارتی اور سجاتی رہتیں۔ ان کے اعلیٰ، عمدہ، بہترین انسانیت کے دلوں کو موہ لینے والے حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ کے کرداروں کی خوشبوئیں پھیلتی رہتیں۔ خدمتِ خلق ان کی مقبول ترین عبادت کا حصّہ بن جاتا۔ وہ بیماروں کا علاج اور شفا کے معجزے دنیا میں پھیلاتے رہتے۔ بھوکوں کو خوراک، پیاسوں کو پانی پلاتے رہتے، لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرتے۔ اگر کوئی شخص ان کے چہرے پر ایک تھپڑ مارتا تو وہ چہرے کا دوسرا رخ پیش کر دیتے۔ لڑائی جھگڑا، فساد کی کونپل معاشرے میں پھوٹنے ہی نہ دیتے۔

۳۔ وہ اس دارُالفنا میں امن کے سفیر اور دنیا کی بے ثباتی کی تعلیم کو عام کرتے۔ جب کبھی کسی مرد کی نگاہ نامحرم مستورات پر پڑتی تو وہ سمجھتا کہ وہ اپنی رُوحانی ماں حضرت بی بی مریم پاک کی بے حُرمتی کرنے لگا ہے۔ اس کی جنسی خواہش دم توڑ جاتی۔ اسی طرح کسی عورت کا خیال کسی مرد کیساتھ جنسی خواہش کی کروٹ لیتا تو اس کا باطن اس کو ملامت کرتا کہ وہ اپنے رُوحانی باپ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی توہین کی مرتکب ہو رہی ہے۔ یہ احساس ان کو توبہ کے دروازے تک پہنچا دیتا۔ وہ ازدواجی زندگی اور کنبہ کے اَلہامی نظام کی تعلیم و تربیت کرتے اور اس کی روشنی میں پاکیزہ و طیب زندگی گزارتے۔ جس سے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے گناہ کی آلودگیوں سے پاک معاشرہ تیار ہوتا۔ جو اس جہانِ رنگ و بُو کو پاکیزگی کی خوشبو سے معطر کرتا رہتا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



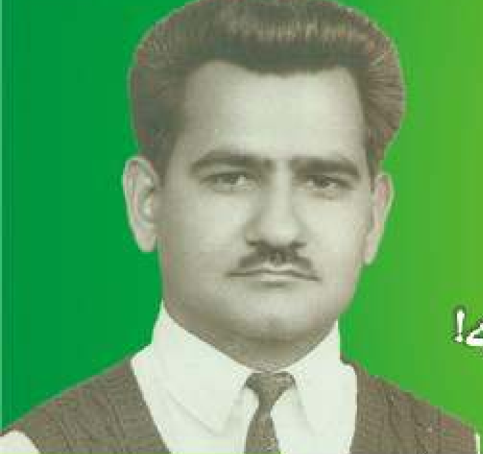
بلائے وقت | **برطانیہ میں مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے پیغمبرِ خدا کے نظریات کو ختم کر دیا** | **باب 9 پیرا 4-7**

۴۔ خیر اور بھلائی ان کی زندگی کا مشن ہوتا۔ ماں، بہن، بیوی، بیٹی اور دوسرے آسمانی رشتوں کی پاکیزہ و مقدس محبت جیسی معطر خوشبوؤں سے یہ جہانِ رنگ و بُو مہکتا رہتا۔ جب تک مغربی ممالک برطانیہ وغیرہ کا نظامِ مملکت مذہب کے نظریات، تعلیمات کی روشنی میں پھلتا پھولتا رہا۔ اس وقت تک ان کا کردار مخلوقِ خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے عمل سے مالا مال تھا۔ اخوت و محبت کی قندیلیں روشن تھیں۔ خدمتِ خلق کو عظیم عبادت تصور کیا جاتا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ عبادت کی قضا ہو سکتی ہے لیکن خدمت کی قضا ادا نہیں ہو سکتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رُوح القدس جیسے عظیم پیغمبر خدا کی اُمت کے افراد پوری انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کی فضیلت کے مالک تھے۔ ملک میں کوئی قانون انجیلِ مقدس کے نظریات اور ضابطۂ حیات کے خلاف رائج نہیں ہو سکتا تھا۔ دنیا کے بیشتر حصہ پر ان کی حکومت قائم تھی۔

۵۔ جب تک برطانیہ کے عوام کے ہاتھ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات کا دامن پکڑا رہا اس وقت تک ان کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔

۶۔ ارسطو، کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کے جاگیردار دار، سرمایادار ٹولہ کے پیروکاروں نے برطانیہ میں مذہب کی حکومتی بالادستی ختم کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے درمیان مذہبی نظریات میں الجھاؤ پیدا کیا۔ مذہبی نظریاتی اختلافات کو پھیلایا۔ مذہب میں فرقے تیار کروائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کو فرقوں میں تقسیم کیا۔ پیغمبر خدا کی اُمت کے درمیان نفرت و نفاق کی آگ لگائی۔ پادریوں کے ذریعے مذہب میں پروٹیسٹنٹ، کیتھولک فرقے تیار کروائے۔ مادہ پرستوں نے ان فرقوں کے درمیان قتال کا عمل جاری کروایا۔ ان مادہ پرست نظریات کے پرستاروں نے ان دونوں فرقوں میں اپنے کارکن اور کارندے داخل کیے۔ ان کو مال و دولت اور مُہلک ہتھیار مہیا کیے۔ ان فرقہ پرستوں کا آپس میں قتال کروانے کا عمل جاری کروا دیا۔ لاکھوں افراد اس فرقہ پرستی کی آگ میں بھسم ہوئے۔ برطانیہ میں بدامنی، انارکی جیسی خوفناک فضا پھیل گئی۔ ایک دوسرے کا قتال جاری تھا۔ ملک مذہبی نفرت و نفاق کی چتا کی لپیٹ میں تھا۔ معاشی اور معاشرتی حالات بگڑ چکے تھے۔ ان حالات کی وجہ سے ملک تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا تھا۔

۷۔ جاگیرداروں، سرمایاداروں پر مشتمل حکومتی ٹولہ نے ملکہ برطانیہ کو بتایا کہ مذہب، اس کے فرقہ پرست پادریوں نے ملک میں خانہ جنگی شروع کر رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے سلطنت برطانیہ کو ایک ہولناک تباہی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ملک میں انسانی قتال جاری ہے۔ ملک معاشی طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ ملکہ برطانیہ کو انھوں نے اجتماعی رائے پیش کی کہ ایک طرف تو ملک فرقہ پرست پادریوں کی خانہ جنگی کی وجہ سے تباہ ہو رہا ہے۔ دوسری طرف مذہب کی حکومتی بالادستی ملک کی اقتصادی ترقی میں بری طرح حائل ہے۔ انھوں نے سلطنت برطانیہ کی ملکہ سے پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنی رُوح القدس کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کی تعلیمات اور اس کے نظامِ حیات کی سرکاری بالادستی کو حکومتی سطح پر ختم کروا دیا۔ انجیلِ مقدس اور اس کی تعلیمات کو گرجا و کلیسا تک محدود کر دیا گیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۸۔ برطانیہ کا نظامِ مملکت چلانے کے لیے مذہبی نظریات کے خلاف ایک نیا نظریہ متعارف کروایا گیا کہ حکومتی ٹولہ کے ممبران نظامِ مملکت چلانے کے لیے حسب ضرورت قوانین مرتب کر کے ملک اور ملکی عوام پر مسلط کرنے کے مجاز ہوں گے۔ یعنی اب پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور ان پر اتاری ہوئی الہامی کتاب انجیل مقدس، اس کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں کو سرکاری سطح پر ختم کر دیا اور اُمت کو الہامی تعلیمات اور اس کی آسودگی سے محروم کر دیا گیا۔ پیغمبر خدا کی جگہ مادہ پرست فلاسفرز کے حکومتی ٹولہ نے برطانیہ کے ملک کا نظامِ مملکت سنبھال لیا۔ پیغمبر خدا کے الہامی نظریات کے منافی اور خلاف حکومتی ٹولہ کے تیار کردہ انسانی نظریات کے قوانین وضوابط پر مشتمل تیار کی ہوئی تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے سکول، کالجز، یونیورسٹیوں نے لے لی۔

۹۔ ان تعلیمی اداروں میں پیغمبر خدا کے الہامی نظریات اور تعلیمات کے اصول وضوابط کی بجائے مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے تیار کردہ حکومتی نظریات پر مشتمل قوانین وضوابط کی تعلیم وتربیت سے آراستہ حکومتی سکالر تیار ہونے شروع ہو گئے۔

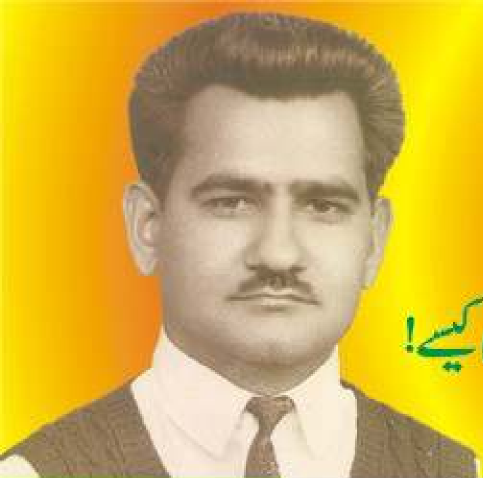
۱۰۔ برطانیہ کا نظامِ مملکت مذہبی پیشواؤں کی بجائے مادہ پرست سکالروں کے سپرد کر دیا گیا۔ اس طرح ان کو حکومتی سرکاری سرفرازی حاصل ہوگئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کو انجیل مقدس، اس کے الہامی نظریات تعلیمات نظامِ حیات کے متضاد حکومتی ٹولہ کے تیار کردہ نظریات، تعلیمات، نظامِ حیات کی حکومتی پابندی لازم قرار دے دی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت ان کے الہامی نظریات، تعلیمات اور مادہ پرست برطانیہ کے حکومتی ٹولہ کے باطل نظریات اور تعلیمات کے تضاد کا شکار ہوتی گئی۔

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت اور ان کی نسلوں کو برطانیہ کے حکومتی ٹولہ کے تیار کردہ نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، نظامِ حیات میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری ہو گیا۔ ان کا نام تو عیسائی موجود رہا لیکن وہ مادہ پرست فلاسفرز کے تیار کردہ نئے نظامِ حکومت یعنی جمہوریت کے مذہب کے کُفر میں کنورٹ ہونا شروع ہو گئے۔ فرادی قوت اور اقتصادی ترقی کے لیے مذہب کا چادر اور چار دیواری کا نظام ختم کیا۔ مستورات کو گھر سے باہر ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، سرکاری غیر سرکاری شعبوں میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کا قانون بنالیا۔

۱۲۔ مادی اور اقتصادی خوشحالی کے لیے مرد وزن کو اکٹھا کرنے کی پالیسی کو سرکاری سطح پر نافذ العمل کر دیا۔ جس کی وجہ سے مستورات کو اپنی ضروریاتِ حیات کے حصول کے لیے چادر اور چار دیواری کے مذہبی نظامِ حیات کو توڑنا پڑا۔ مرد حضرات ان کا بوجھ اٹھانے سے اجتناب کرنے لگے۔ مستورات اپنی ضروریاتِ حیات اور روزی کمانے کے لیے مجبور ہو گئیں۔

۱۳۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ فرقہ پرستی کیتھولک، پروٹیسٹنٹ کے فسادی پادریوں اور ان کے پیروکاروں کی بدعملی کو روکتے۔ ان کی اصلاح کرتے، ان کو فرقہ پرستی کے مُجرمانہ مذہبی نظام سے نجات دلاتے۔ پادریوں کا ظلم والا ہاتھ روکتے۔ معصوم عوام کو ان کے ظلم وقتال سے بچاتے۔ انھوں نے تو ان مُجرموں اور ان کے مُجرمانہ جرائم اور فرقہ پرستی کے جرم کو روکنے کی بجائے پیغمبر خدا، ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس، ان کے نظریات، ان کی تعلیمات کو مُجرم قرار دے کر حکومتی سرفرازی سے محروم کر دیا۔ یہاں سے عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کا مذہبی زوال شروع ہوا۔

۱۴۔ جب سے یہ مادہ پرست آمروں اور ان کا آمرانہ جمہوریت کا نظامِ حکومت برطانیہ کی عیسوی اُمت پر مسلط ہوا ہے۔ اس کے بعد کوئی فرقہ پرست پادریوں یا عوام کا قتال نہیں ہوا۔ یہ تو مادہ پرست آمروں کا فرقہ پرستی کا ایک گھناؤنا کھیل تھا جو انھوں نے اقتدار کے حصول کے لیے کھیلا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام دوسرے پیغمبران کے مذاہب اور ان کے پرستاروں کو دنیا بھر میں ختم کرنے کا عمل جاری کر لیا۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۔ ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے مادہ پرستوں کے پیروکاروں، مادی طاقت، مادی قوت کے غاصب سرمایادار اور جاگیردار حکومتی ٹولہ نے بتدریج مذہب کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، تعلیمی نصاب اور درس وتدریس کے تعلیمی اداروں اور الہامی مذہب کی تہذیب کو ختم، نیست ونابود اور کچل کر رکھ دیا۔

۲۔ سب سے پہلے برطانیہ میں مذہبی درس وتدریس کے تعلیمی اداروں کی جگہ مادہ پرست فلاسفرز کے مادہ پرستی کے باطل، غاصب، استحصالی نظریات، طبقاتی مخلوط تعلیم، طبقاتی مخلوط تعلیمی ادارے، سکول، کالجز، یونیورسٹیاں قائم کر لیں۔ ان کے ذریعے برطانیہ کے ترقی پسند معاشرے کو تیار کرنے کے لیے مذہب کش اخلاقیات کو رائج کر لیا۔ ان طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا۔ باطل، غاصب، طبقاتی، مادر پدر آزاد مخلوط تعلیمی نظام سے برطانیہ کے مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے مذاہب کی ازدواجی زندگی کے نظامِ حیات کو مخلوط معاشرے کے ذریعے ختم کر دیا۔ ماں، بہن، بیوی، بیٹی کی عزت وحُرمت کو پامال کر کے رکھ دیا۔ ان آسمانی رشتوں کی عصمت وعفت کو کیسے نوچا، الہامی اخلاقی تعلیمات سے تیار ہونے والی تہذیب کو کیسے ختم کیا۔ وہ ایک عبرتناک المیہ ہے۔

۳۔ تمام انبیا کی تعلیمات بالخصوص حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے چار اہلِ کتاب پیغمبران کے الہامی، رُوحانی، آسمانی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی درس وتدریس کے ادارے معبد وکلیسا ومسجد جہاں سے ان کی اُمتوں کا کردار وتشخص تیار ہوتا۔ ان کو حکومتی سطح پر ختم کر دیا گیا۔ تمام پیغمبران کی اُمتوں کا نظریاتی، اخلاقی، الہامی، رُوحانی تعلیمات کو حکومتی سرفرازی سے محروم کر دیا گیا۔ مادہ پرست فلاسفرز کی تعلیمات اور اس سے تیار ہونے والے کلچر کو فروغ حاصل ہوتا رہا اور تمام پیغمبران کی اُمتیں نظریاتی، اخلاقی، الہامی تعلیمات سے محروم اور زوال کی چتا میں جھونک دی گئیں۔ بتدریج مذہبی تہذیب ختم اور جمہوریت کا کلچر فروغ پاتا رہا۔

۴۔ پاکستان کے اقتدار پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کا تیار کیا ہوا سیاسی حکومتی ٹولہ فوج کی گن پوائنٹ پر مُسلم اُمہ پر مسلط ہو گیا۔ حسبِ طریقہ دوسرے فوجی ڈکٹیٹروں کی طرح پرویز مشرف کی سربراہی میں ایک سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق کے نام کی بنائی۔ تمام سیاسی مُجرموں کو مارشل لا کی حکومت میں شامل کیا۔ جمہوریت کے الیکشن کروائے۔ الیکشن کے ذریعے اکثریتی سطح پر اپنی مرضی کے اسمبلی ممبران سلیکٹ کروا لیے۔ اپنی من مانی کرنے کے لیے ایک کمزور سی ڈمی اپوزیشن بنالی۔

۵۔ اس نے جمہوریت کی حکومت کا مادہ پرست، اقتدار پرست، جنس پرست، شرم وحیا سے فارغ نفس پرست لٹیروں، قاتلوں، معاشی معاشرتی رہزنوں اور چادر وچاردیواری کے قرآنِ حکیم کے نظریات، نظامِ حیات کا باغی جاگیردار، سرمایادار مادہ پرست ٹولہ حکومت میں شامل کر لیا۔ جنھوں نے ملک میں قتل وغارت کا سلسلہ جاری کر دیا، ظلم وجبر اور عدل کشی کی انت مچادی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۔ ملّت اسلامیہ کے ۱۸ کروڑ فرزندان اور ان کی نسلوں کو حقوقِ نسواں کے نام پر تمام مرد وزن کو اکٹھا کر دیا۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری زنا کاری کے مخلوط نظام کو سرکاری نظام کا حصّہ بنالیا۔ مخلوط تعلیم مخلوط حکومت اور مخلوط معاشرے کے ذریعے اسلامی تہذیب کو ختم کرنے والا حکومتی ٹولہ ملک پر مسلط ہوگیا۔ پاکستان میں فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا دروازہ کھول دیا گیا۔

۷۔ برطانیہ میں پروٹیسٹنٹ اور کیتھولک فرقہ پرستوں کی طرح پاکستان میں بھی حکومتی ٹولہ نے شیعہ وسنی فرقوں میں فساد اور قتال جاری کروا دیا۔ حکومتی دہشت گرد ٹولہ نے ایک دوسرے فرقے کے لوگوں کا قتال جاری کروا کر اپنے اقتدار کو طول دینے کا عمل جاری کر لیا۔ ملک کے عوام اچھی طرح جانتے ہیں کہ فرقہ پرستی کی آگ کو بھڑ کانے کے لیے حکمران خود ان کے رہنماؤں کا قتال کراتے، نفرت کی آگ پھیلاتے، اپنے اقتدار کو مضبوط بناتے، حکمرانی کے مزے لوٹتے اور ملک کو دولخت کرتے چلے آرہے ہیں۔ لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کی معصوم اور بے گناہ کم وبیش تین ہزار طالبات اور بے ضرر طلبا کو قتل کرنے والا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ عوام النّاس کی عدالت سے بچ نہیں سکتا۔

۸۔ مذہب کی تہذیب کو ختم کرنے کے لیے مادہ پرست فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ کے حواریوں نے خود غرضی، نفس پرستی، جنس پرستی لوٹ کھسوٹ انسانی قتال، معاشی اور معاشرتی قتال، ذہنی انتشار، سیاسی انتشار، عدم استحکام، حرص وہوس، فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کی اذیّت ناک سُلگتا کا الاؤ روشن کر دیا۔ انھوں نے پاکستان کو جمہوریت کی کُفر نگری اور عبرتکدہ میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ قرآنِ حکیم کے نظریات، دستور، منشور، آئین قرآنی تعلیمات، اس کے درس وتدریس کے اداروں اور اسلامی تہذیب کو ختم کرنا، حقوقِ نسواں کے نام پر ازدواجی نظامِ حیات کو ختم کرنا حکومتی ٹولہ کا منشور اور آئین بنا دیا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز، اس کا حکومتی ٹولہ اس مُجرمانہ نظامِ حکومت کو مسلط کرنے کا مُجرم اور قرآنِ حکیم کا باغی اور واجب القتل ہے۔

۹۔ ۱۸ کروڑ عوام اور نو لاکھ فوجی سپاہ پر ان پانچ، چھ ہزار جاگیردار، سرمایہ دار سیاسی دہشت گردوں اور ایک فوجی غاصب جرنیل نے مغربی جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت مملکت پاکستان پر مسلط رکھا۔ اس نظامِ حکومت کے ذریعے پاکستان چھ ہزار سیاستدانوں چند جرنیلوں اور ان کے کور کمانڈروں کی ملکیت بن چکا ہے۔ ان کے جمہوریت کے نظامِ حکومت کا صفایا کرنا، ان کے کُفر کے طبقاتی باطل استحصالی نظام وسسٹم کو تہ تیغ کرنا، ان پانچ چھ ہزار سیاسی دہشت گردوں کا استحصالی جمہوریت کے الیکشنوں کا نظام ختم کرنا جو ان غاصبوں کا ذریعہ اقتدار بن چکا ہے۔ پاکستان کی حکومت ان کے لیے وقف ہوچکی ہے۔ جس سے ملک کے تمام حلقۂ انتخاب سے معاشی اور معاشرتی دہشت گرد الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ حلقۂ انتخاب کے ان بدترین غاصبوں میں ایک اعلیٰ غاصب الیکشن جیت کر حلقہ انتخاب کا ایک بدترین آمر تیار ہوکر ملک کی صوبائی، قومی اسمبلیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ ملک کے تمام آمر اسمبلیوں میں اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ ان میں سے خوفناک معاشی معاشرتی درندے جمہوریت کا ہارس ٹریڈنگ کا مُجرمانہ حکومتی اقتدار کا کھیل کھیلنا شروع کر لیتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

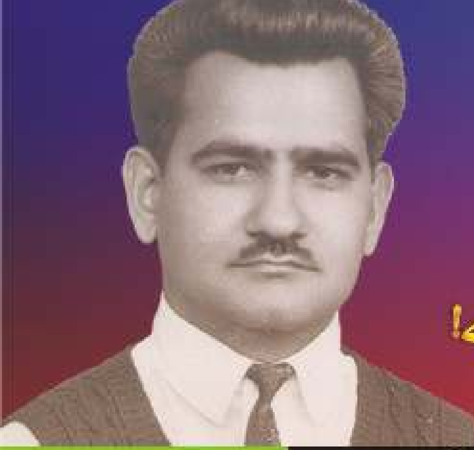
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۰۔ بدترین مُجرموں اور غاصبوں کا حکومتی ٹولہ صوبوں اور وفاق میں چن لیا جاتا ہے۔ مشیر، وزیر، سفیر، گورنر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، صدرِ مملکت کا استحصالی ٹولہ جو بدترین مادی طاقت اور معاشی قوت کا حامل ہوتا ہے، حسب مراتب مشیر سے لے کر صدرِ مملکت کے حکومتی ایوانوں پر مسلط ہو جاتا ہے۔ ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک یہی جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور فوجی ڈکٹیٹر اس ملک پر قبضہ کیے بیٹھے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان جمہوریت کے نظام الیکشن کے ووٹر بنا دیے گئے ہیں۔

۱۱۔ یہی ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا معاشی اور معاشرتی قاتل ٹولہ، ملّی رہزن اور ملکی لٹیروں کا ٹولہ، مادی طاقت، مادی قوت کے جرائم کی عظمتوں کے لحاظ سے حکومتی ایوانوں پر بار بار قابض ہوتا جاتا ہے۔ جب کسی فوجی ڈکٹیٹر کو اقتدار یا حکومت چھوڑنی پڑتی ہے تو جمہوریت کے استحصالی، غاصب سیاست کے نئے قانون نظریہ ضرورت کی روشنی میں ملک کے تمام اندرون، بیرون ممالک، معاشی معاشرتی سیاسی ملکی خزانہ لوٹنے والے لٹیروں، ملّی رہزنوں سے جنکے خلاف لوٹا ہوا ملکی خزانہ اور مختلف نوعیت کے بیشمار مقدمات عدالتوں میں زیرِ سماعت تھے ان مقدمات کو ختم کر دیا گیا۔ اسی طرح فوجی ڈکٹیٹر اور اس کی سیاسی جماعت کے حکومتی ٹولہ اور ملک بدر سیاسی ملکی مُجرموں کے ساتھ رابطے قائم کیے۔ ان کے ساتھ باہمی مشاورت سے پاکستان اور دنیا عالم کے ممالک میں پھیلی ہوئی دولت، سرے محل اور سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے ڈالروں کے تمام کیس اپنی جان بچانے کی خاطر ختم کر دیے گئے۔ جمہوریت کے نظریہ ضرورت کے استحصالی قانون سے تمام مُجرم پاک ہو گئے

۱۲۔ کتنی حیران کن بات ہے کہ ان کے تمام اندرون، بیرون ممالک ملکی وسائل، مال و دولت، تجارت اور قومی خزانہ سے تیار کی ہوئی ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، سرے محل جیسے قیمتی اثاثوں کو ضبط کرنے کی بجائے نظریہ ضرورت کے مُجرمانہ قانون کے ذریعے ان کی ملکیتیں بنا دی گئیں۔ ملک کے ان بدنصیب ملکی خزانہ لوٹنے والے رہزنوں، انسانی قتال کے مُجرموں اور عوام الناس کا معاشی خون چوسنے والے بھیڑیوں کو ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنی خود ساختہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق کا سیاسی حکومتی ٹولہ اپنے ساتھ ملایا۔ ملک میں مارشل لا کی حکومت قائم کی۔ فوجی اور سیاسی ٹولہ نے مل کر اپنے اقتدار کی خاطر انسانی قتال کا خوفناک خونی کھیل ملک میں جاری کر لیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

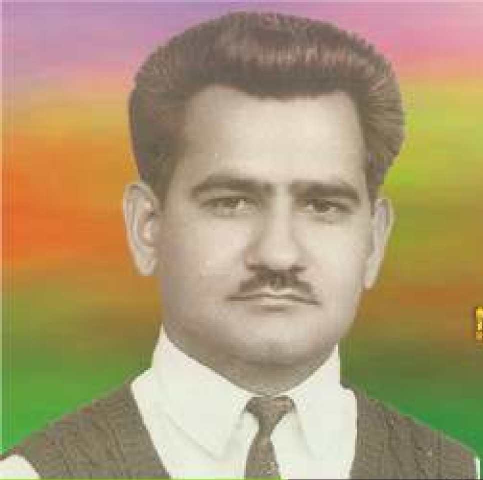
۱۳۔ اسلام دشمن اور ملک دشمن پالیسیوں اور حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد مستورات کو قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف قانون پاس کر کے جاگیردار، سرمایادار ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں تک پہنچانے کا قانون اسمبلیوں کے ذریعے پاس کر کے ملک پر مسلط کر دیا۔ اسی مُجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی سیاسی ٹولہ نے لال مسجد کے ہزاروں طلبا اور طالبات کا قتال کر دیا تھا۔ جس کے خلاف عوامی غصہ وغضب خوفناک احتجاج کی شکل اختیار کر گیا۔ ملک میں خانہ جنگی جاری ہو گئی۔ اپنی اور اپنے سیاسی حکومتی ٹولہ کے ہر قسم کے جرائم کو ختم کروانے اور جان بخشوانے کے لیے اپنی اور اپنے سیاسی رفقا کی باہمی مشاورت سے ملک کی حکومت چھوڑنے سے قبل انھوں نے نظریہ ضرورت کا کالا قانون نافذ کر دیا۔ کھلے عام ملک کے تمام سیاسی حکومتی مُجرموں کے تمام کیس معاف کر دیے۔ اپنی اور اپنے حکومتی ٹولہ کی جان بچانے کے لیے ان مُجرموں کو ملک کی حکومت بھی سپرد کر دی۔ فوجی ڈکٹیٹر، اس کا فوجی جرنیل اور چند کور کمانڈر اور اس کی خود ساختہ مُسلم لیگ ق کی سیاسی جماعت اور ڈمی اپوزیشن کے ارکان، مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار اور قرآنِ حکیم کے نظریات کے دشمن ہیں۔ یہاں ایک دفعہ مزید مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات اور ان کے پرستاروں کا تذکرہ کرنا اشد ضروری ہے، تاکہ پیغمبران کی اُمتیں حقائق کو سمجھیں اور ان کا تدارک کر سکیں۔

۱۴۔ ارسطو انسان کو ایک سیاسی حیوان کا درجہ دیتا ہے۔

تھامس کارلائل انسان کو ایک سیاسی معاشرتی حیوان کا درجہ دیتا ہے۔

بنجمن فرینکلن ایک اور نظریہ رکھتا ہے کہ انسان ایک ہتھیار بنانے والا حیوان ہے۔

ڈارون کے مطابق انسان کی کوئی الگ تخلیق نہیں ہوئی۔ اس کا ارتقا حیوانی سطح سے ہوا۔ یہ حیوان مختلف اشکال میں بٹ گئے۔ کچھ بندر بن گئے۔ بقا کی جنگ جاری رہی۔ کمزور نا پید ہوتے گئے اور طاقتور بقا کی جنگ جیتتے رہے۔ اس طرح بندروں سے آدمیوں کی ایک انسانی نسل معرضِ وجود میں آئی۔ ڈارون کے ارتقائی نظریہ کی بنیاد یہ ہے کہ بقا صرف اس کو ہے، جو جسمانی، ذہنی اور مادی طاقت کے لحاظ سے دوسروں سے بہتر ہو۔ ڈارون کے نظریہ کے مطابق انسان کا تعلق حیوانات سے ہی منسوب ہے۔ یعنی انسان اپنے آپ کو سیاسی حیوان، معاشرتی حیوان یا ہتھیار بنانے والا حیوان سمجھ لیں۔ انسان حیوانی دنیا میں ایک ترقی یافتہ حیوان ہے۔ جو حیوان طاقتور ہو گا، وہی جنگل کا بادشاہ ہو گا۔ پاکستان ان مادی قوت، مادی طاقت اور افرادی قوت کے وارث جاگیردار، سرمایادار، سیاسی ٹولہ اور فوجی طاقت، فوجی قوت کے فوجی ڈکٹیٹروں کے مُجرموں کے ہاتھ لگتا چلا آ رہا ہے۔ مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت، اس کے الیکشن ان کا اقتدار اور حکومت حاصل کرنے کا آلہ کار ہے۔ جو ان مادہ پرست استحصالی مُجرموں کے لیے وقف ہو چکا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۱۵۔فرانسس بیکن نے مادی طاقت، مادی قوت، وسائل، مال و دولت، تجارت اور دنیا پر برتری مسلط کرنے کے لیے واضح بتایا! اس نے پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات، ان کی تعلیمات کو تسلیم کرنے سے مکمل انکار کیا۔ بلکہ مذہبی اخلاقیات کی موجودگی میں نہ انسان کسی فرد، افراد، ممالک کے حقوق چھین سکتا ہے۔ نہ طبقاتی خوش حال زندگی گزار سکتا ہے۔ نہ مادی وسائل چھین سکتا ہے۔ نہ اس کے پاس کوئی مادی طاقت یا مادی قوت میسر ہوسکتی ہے۔ نہ وہ مُہلک اسلحہ تیار کرسکتا ہے۔ نہ وہ فرد، افراد، ممالک کے عوام کے حقوق چھیننے کیلیے ان پر کسی قسم کا ظلم، ان کا قتال کرسکتا ہے۔ نہ وہ اپنی برتری مسلط کرسکتا ہے۔ نہ وہ اقتدار حاصل کرنے یا حکومت قائم کرنے کے قابل ہوسکتا ہے۔ مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت اور حکومتی اقتدار پر مسلط اسی معاشی، معاشرتی ٹولہ کے قاتل اور اسی باطل استحصالی نظریات، نظامِ حیات کے مادی فلاسفرز کے پیروکار اور پرستار ہیں۔ جو پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ کی شکل میں ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط ہوتے آرہے ہیں۔ ان مُجرموں نے ملک میں جمہوریت کے نام پر ایک استحصالی ہنگامہ مچا رکھا ہے۔

۱۶۔مغرب میں بیکنی نظریات کے سکالروں نے مذہب کی سرکاری بالادستی کو ختم کرنے کے لیے ایک عرصہ سے بیکنی نظریات پر مشتمل ایک مخصوص اندازِ فکر کو بروئے کار لانے کے لیے اپنا عمل جاری کر رکھا تھا۔ ان کے نزدیک مذہب اور مذہبی تعلیمات ان کی ترقی میں بری طرح حائل تھیں۔ سیاسی فلاسفرز، بیکنی فلسفہ اور نظریات کا مادہ پرست ٹولہ مذہب اور مذہب پرستوں کی حکومتی سرفرازی کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ وہ ملک کے اقتدار پر قابض ہونا چاہتا تھا۔ مذہب اور ان کے پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان کو دبوچنا، روندنا اور ختم کرنا چاہتا تھا۔ ان کی تہذیب کو ختم اور صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتا تھا۔ ان کے نزدیک مذہب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک اِنفرادی اور ذاتی تعلق کا نام ہے جو عابد اور معبود کے درمیان ایک ذاتی رشتہ قائم کرتا ہے۔ مذہب ملک میں فرقہ پرستی اور انارکی پھیلانے کا سبب ہے۔ عوام الناس میں نفرت و نفاق پھیلاتا ہے۔ برطانیہ کا مادہ پرست قلیل سا چند افراد پر مشتمل ٹولہ ملکۂ برطانیہ کو مذہب اور مذہبی پیشواؤں کی فرقہ پرستی کے فساد اور فتنہ کو ختم کرنے کے لیے ان کے پاس گیا۔ مذہبی پادریوں یا بشپوں کے نظریاتی فتنہ کو ختم کرنے کی بجائے انھوں نے ملکہ برطانیہ سے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے مذہب کی سرکاری سرفرازی، حکومتی بالادستی کو ملکی سطح پر ختم کرانے میں کامیاب ہوگیا۔ اس طرح مذہب، مذہب پرست اُمتوں کو جمہوریت کی ٹکٹکی پر لٹکا کر ختم کر دیا گیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۷۔ ان مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کے نزدیک مذہب کو ملکی انتظامات اور اجتماعی معاملات اور امورِ سلطنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ پیغمبران کے نظریات، ان کی الہامی کتابوں کی تعلیمات کو ملک کی سائنسی، صنعتی ترقی اور مادیت کے حصول میں رکاوٹ کا باعث سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک مذہب فرقہ پرستی کو جنم دیتا ہے۔ آپس میں نفرت و نفاق پیدا کرتا ہے، لڑائی، جھگڑے کو فروغ دیتا ہے اور فتنہ و فساد پیدا کرتا ہے۔ جو انسانی قتال کا سبب بنتا ہے۔ جس سے معاشرہ میں انارکی پھیلتی اور معاشرہ معاشی، معاشرتی ابتری کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ جواز پیش کرتے تھے کہ مذہب کے نظریات اخلاقیات، تعلیمات ترقی پسند فلاسفرز کے سائنسی، مادی، اقتصادی صنعتی نظریات کی ترقی سے عاری ہیں۔ اس لیے مذہب سائنسی، صنعتی، اقتصادی ترقی کی راہ میں حائل ہے۔

۱۸۔ جبکہ مذہب، مذہبی الہامی نظریات، تعلیمات اخلاقیات اور ازدواجی نظامِ حیات کی روشنی میں سائنسی اقتصادی، صنعتی، زرعی ترقی کی راہ دکھاتا ہے۔ انسانیت کو فلاح و بہبود کا راستہ دکھاتا ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، پیاسے کو پانی پلانا، ننگے کو لباس پہنانا، حاجت مند کی حاجت روائی کرنا، امانت و دیانت کا سبق سکھاتا ہے۔ ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے جذبے بیدار کرتا ہے۔ اعتدال و مساوات کا درس دیتا ہے۔ طبقاتی نظامِ حیات ختم کرتا ہے۔ خودغرضی، نفس پرستی کے کردار کو ایثار و نثار کے جذبات میں بدل دیتا ہے۔ اخوت و محبت کے چراغ روشن کرتا ہے۔ محنت کا خوگر بناتا ہے۔ سادہ زندگی کی راہ دکھاتا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتا ہے۔ غور و فکر کی عبادت سے سرشار کرتا ہے۔ معاشرے میں حق تلفی کو ختم کرتا اور عدل قائم کرتا ہے۔ اس جہانِ فانی کو امن کا گہوارا بناتا ہے۔

۱۹۔ اسکے برعکس مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کے پجاری مخلوقِ خدا سے ان کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، ضروریات حیات چھیننے، ان کے بنیادی حقوق سلب کرنے، مادی قوت، مادی طاقت کے حصول کی خاطر لٹیروں، رہزنوں کی طرح عوام الناس سے انکے مال و دولت لوٹنے، ان کا معاشی، معاشرتی اور فزیکل قتال کرنے، ان پر بالادستی قائم کرنے، اقتدار حاصل کر کے ان پر حکومت کرنے، جمہوریت جیسا استحصالی نظامِ حکومت مسلط کر کے عوام الناس کو قیدی، غلام اور محکوم بنانے، ملک کی زر، زن، زمین پر جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت کے مجرمانہ قوانین کے تحت اپنی ملکیت بنانے، غاصبانہ استحصالی مجرمانہ قوانین کا نفاذ کرنے کا عمل جاری کر لیتے ہیں۔

۲۰۔ ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن کے نظریات پر مشتمل مغربی مادہ پرست حکمرانوں کا اینٹی کرسچن جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت، اس کا مذہب کش سیاسی کلچر جو پیغمبران کی امتوں کی تعلیمات، نظریات، اخلاقیات سے تیار ہونے والی تہذیب کو کچلنے کا گھناؤنا سبب اور ایک المیہ بن چکا ہے۔ اب یہ اہلِ کتاب پیغمبران کی امتوں کو مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات اور کلچر میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ جس سے مذہب اور مذہبی تہذیب زوال پذیر، مادہ پرست فلاسفرز اور مادہ پرستی کا کلچر عروج پذیر ہوتا جا رہا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت — جمہوریت کا نظامِ حکومت پیغمبران کے نظریات کو بتدریج ختم کر رہا ہے — باب 10 پیرا 21-27

۲۱۔ مغربی ممالک اور دنیا بھر کے کروڑوں عوام حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت سے وابستہ تھے۔ جب تک پیغمبر خدا، رُوح اللہ کی الہامی کتاب انجیل مقدس کی تعلیمات اور ضابطۂ حیات کی حکومتی سرفرازی عیسائی مملکت برطانیہ اور مغربی ممالک پر قائم رہی اس وقت تک ان کا دنیائے عالم پر پورا کنٹرول تھا۔ دنیا اخوت ومحبت اور ادب وخدمت کی عبادت کی روشنیوں سے منوّر تھی۔

۲۲۔ عیسوی ملّت کے افراد مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا تھے۔ اس وقت تک دنیا امن وشانتی، ادبِ انسانیت، خدمتِ انسانیت کا گہوارہ بنی رہی۔ امانت ودیانت، عفوودرگزر، حسن خلق اور بہترین اخلاقیات کی شمعیں روشن ہوتی رہیں۔ مذہب بنی نوع انسان کی آسودگی وراحت کا مظہر بنا رہا۔

۲۳۔ اخوت ومحبت کی الہامی خوشبوئیں اور خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور دنیائے عالم میں پھیلتا رہا۔ دکھی انسانیت کے دکھوں کا مداوا ہوتا رہا۔ بنیادی حقوق ہر کس وناکس کو مہیا ہوتے رہے۔ مذہب پرست انسان دنیا میں خوشیاں بکھیرتے رہے۔ دنیا امن کا گہوارا بنی رہی۔

۲۴۔ عبادت وریاضت سے پاکیزہ اور طیب انسانی کردار پروان چڑھتے رہے۔ حرص وہوس کی آگ کو ایثار ونثار اور دنیا کی بے ثباتی کا درس بجھاتا رہا۔ بنی نوع انسان جوق در جوق اس مذہب میں شامل ہوتے اور اس سے استفادہ کرتے رہے۔ یہ جہان فانی جنت کی نظیر بنا رہا۔

۲۵۔ اس دارالفنا میں پیغمبر خدا کا عطا کیا ہوا تعلیمی اور الہامی درس انسانیت کی رہنمائی فرماتا رہا۔ مملکت برطانیہ میں کوئی قانون انجیلِ مقدس کی تعلیمات کے خلاف مسلط نہیں ہوسکتا تھا۔

۲۶۔ ملک کا کوئی قانون یا نظام گرجا وکلیسا کے پادری وبشپ کی منظوری کے بغیر ملک پر رائج نہیں کیا جاسکتا تھا۔ تاکہ کوئی قانون ملکی عوام پر غیر مذہبی نافذ العمل نہ ہوسکے۔

۲۷۔ گرجا وکلیسا کے مذہبی اداروں سے مذہب کی تعلیمات کی روشنی میں ایسے انمول کردار تیار ہوتے جو پوری انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہوتے۔ ملی کردار وتشخص حُسنِ خلق کی خوشبو سے بنی نوع انسان کو معطر کرتے رہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے فرزندان بھوکوں کو خوراک، پیاسوں کو پانی، ننگوں کو لباس، بیماروں کو دوا اور شفا تک کے معجزات کا عمل وکردار جاری رکھتے۔ وہ عبادت وریاضت سے لذتِ رُوح کشید کرتے اور خدمت خلق میں تسکین رُوح کے عمل میں مسحور رہتے۔ انھوں نے دنیائے عالم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور معجزات کو عام کیا۔ خدمتِ خلق اور اخوت ومحبت کی قندیلیں روشن کیں۔ انسانی زندگی کو پاکیزگی اور طہارت بخشی۔ بنی نوع انسان کو پیغمبر خدا کی تعلیمات اور اس سے تیار ہونے والی دلکش تہذیب میں ڈھال کر رکھ دیا۔ انسانی زندگی کو ہی نہیں پوری مخلوق خدا کو عزّت وحُرمت بخشی۔ صداقت وشرافت اور خدمت خلق ان کی پہچان بنی۔ دنیا کی بے ثباتی کا سبق عام کیا۔ خیر اور خبر کی دنیا آباد کی۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں سے ملتجی ہوں کہ وہ اپنے پیغمبران کی گود میں واپس لوٹیں اور اس جہان فانی میں ان کے کردار وتشخص کی دھیمی دھیمی خوشبو کو عام کریں اور اس فناہ کے دیس کو معطر کریں۔ مخلوق خدا ہے کنبہ خدا کا، اس کا احترام کریں۔ یا اللہ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔ امین



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — مادہ پرستوں نے برطانیہ میں مذہب اور مذہب پرستوں کی حکومتی بالادستی ختم کردی — باب 11 پیرا 1-5

۱۔ ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے فلسفیوں کے نظریات کے ترقی پسند، اخلاق کش سائنسی مادہ پرستوں کا ایک ایسا گروہ تیار ہوا۔ جس نے مغرب میں، حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مذہبی پیشواؤں کو اقتدار سے الگ کرنے، ملک کے اقتدار پر قابض ہونے کی منصوبہ بندی کی۔ تخلیق کائنات میں اللہ کے عنصر کو نکال دیا۔ تخلیق کو مانتے ہیں اور خالق کو نہیں!

۲۔ انھوں نے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک فرقوں میں چپقلش پیدا کی۔ پھر فرقہ پرستی کی آگ کو بھڑکایا اور ان کو آپس میں نفرت و نفاق کی عبرتناک چِتا میں جھونک دیا۔ اپنے اقتدار کی ہوس بجھانے کے لیے دونوں مذہبی فرقہ پرستوں کو مال و دولت، ہتھیار اور دہشت گرد مہیا کرتے رہے۔ اس طرح انھوں نے ملک میں انارکی پیدا کی اور انسانی جانوں کا خوب قتال کروایا۔ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے ہر قسم کے مُجرمانہ عمل سے گریز نہ کیا۔ اس طرح لاکھوں جانیں تلف ہوئیں۔

۳۔ چاہیے تو یہ تھا کہ فرقہ پرستی کو ختم کیا جاتا اور فرقہ پرستوں کو حکومتی اقتدار سے الگ کر کے مذہب اور مذہبی قدروں اور مذہب کے نظامِ حیات کو بہتر طریقہ سے رائج کیا جاتا۔ لیکن مذہب کے باغی مادہ پرست فلسفیوں نے ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن کے نظریاتی پرستاروں نے ایسا کرنے کی بجائے ملکۂ برطانیہ سے مذہبی فتنہ ختم کرنے کے لیے مذہب کی سرکاری بالادستی کو حکومتی سطح پر ختم کروانے میں کامیاب ہو گئے۔ جو اس ملّت کا المیہ بن کر ابھرا۔

۴۔ جاگیرداروں، سرمایاداروں، مادہ پرستوں اور پیغمبرِ خدا کے باغی فلسفیوں کے پرستاروں نے سائنسی و صنعتی ترقی، اقتصادی خوشحالی اور ملکی اقتدار کے حصول کے لیے ایک نیا باطل، غاصب، آمرانہ استحصالی نظامِ حکومت جمہوریت مسلط کیا جو مذہب کی سرکاری بالادستی سے مبرا تھا۔ جس سے تمام پیغمبران کے مذاہب اور ان کے اخلاقیات، تعلیمات، نظریات، کو ختم کرنے کا عمل بتدریج بڑھتا گیا۔ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے اہلِ کتاب پیغمبران کے الہامی، رُوحانی، اخلاقی اقدار کے خاتمہ کا عمل جاری ہو گیا۔

۵۔ جمہوریت کا نظامِ حکومت مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کے مادہ پرستوں کے ہاتھ لگ گیا۔ انھوں نے مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات، تعلیمات کی روشنی میں تعلیمی نصاب مرتب کیا۔ گرجا و کلیسا کی درسگاہوں کی بجائے تعلیمی ادارے سکول کالجز، یونیورسٹیاں قائم کیں۔ ان کے ذریعے جمہوریت کے نظامِ حکومت کو چلانے والے ارکان اور معاشرے کی تعلیم و تربیت جاری کی۔ جمہوریت کا نظامِ مملکت چلانے کے لیے مادہ پرستوں پر مشتمل حکومتی ٹولہ کے چناؤ کے لیے الیکشن کو ذریعہ اقتدار بنایا۔ انھوں نے جمہوریت کا نظام الیکشن ایسا تیار کیا جس میں اس مادی طاقت، مادی قوت کے استحصالی ٹولہ کے علاوہ ملک کے کروڑوں افراد میں سے کوئی دوسرا فرد ان الیکشنوں میں حصہ نہ لے سکے۔ نہ ان کے پاس مادی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، افرادی فوج میسر ہو نہ جمہوریت کے اس مادی طاقت، مادی قوت کے نظام کے الیکشنوں کی جنگ لڑ سکیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۔ پاکستان، نظامِ حکومت کے الیکشنوں میں حصہ لینے والوں کی تعداد چھ ہزار مادی طاقت وقوت کے حامل افراد کی ملکیت ہے جو الیکشنوں کے بھاری اخراجات برداشت کرنے کے متحمل ہوتے ہیں۔ اس طرح ملک مادہ پرست فلاسفرز (ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون، اور فرانسس بیکن) کے مادی طاقت، مادی قوت کے پرستاروں کی ملکیت بن گیا۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور شریف، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توریت شریف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل شریف، حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی قرآن شریف کی الہامی کتابوں کے باغی، منکر اور منافق بنادیے گئے ہیں۔ جنھوں نے جمہوریت کے الیکشنوں کو ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط کر کے ان کے ووٹوں کو ذریعہ اقتدار بنا رکھا ہے۔ ووٹ عوام الناس سے حاصل کرتے ہیں۔ اسمبلیوں میں بیٹھ کر عوام الناس کے خلاف ہی استحصالی قوانین پاس کرتے اور عوام الناس کا ہی استحصال کرتے ہیں۔ عوام ان کے نظامِ حکومت کے قیدی، غلام اور محکوم بن چکے ہیں۔ ملک انکے لیے بدترین جیل بن چکی ہے۔

۷۔ دنیائے عالم میں سب سے قبل مغرب میں مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے امورِ سلطنت چلانے کے لیے خدا اور پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السلام کے باغی و منکر فلسفیوں کے نظریات کے ترقی پسند سیاستدانوں، مذہبی اخلاقیات کے قاتل آمروں اور مادہ پرست ٹولہ نے جمہوریت کا ایک نیا ضابطۂ حیات اور نظامِ حیات کا حکومتی فارمولا تیار کیا اور اس کو ملکی سطح پر مسلط کردیا۔ اس کا نظام و سسٹم ایسی ہنر مندی سے مرتب کیا کہ اس ٹولہ کے علاوہ ملک کے اقتدار تک اور کوئی شخص رسائی حاصل نہ کرسکتا۔ جس کا بنیادی ماٹو ابراہیم لنکن کے سلوگن گورنمنٹ آف دی پیپلز، فار دی پیپلز، بائی دی پیپلز پر مشتمل تھا۔ جس کے ذریعے عوام الناس کے حقوق اسمبلی ممبران کی ملکیت بن گئے۔

۸۔ عملی طور پر حکومتی امور میں کروڑوں عوام الناس کا عمل دخل ختم کردیا گیا۔ سیاہ و سفید کے مالک حکومتی ٹولہ کے چند اسمبلی ممبران بن گئے۔ جمہوریت کے اسمبلی ممبران حکمران بن گئے۔ عوام الناس ان کے قیدی، غلام، محکوم بے بس بن کر رہ گئے۔ اس طرح ملک پر انکی اجارہ داری مسلط ہوگئی۔

۹۔ اس نظریہ کی روشنی میں مذہب کے نظامِ مملکت کی سرکاری بالادستی کو ختم کر کے جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت ترتیب دیا۔ جس کے تحت ملک بھر میں حکومتی نمائندے چننے کے لیے ارسطو اور اس کے دوسرے نظریاتی فلاسفرز کے فلسفہ کو بروئے کار لایا گیا۔ یعنی حکومت کرنے کا حق صرف ان افراد کو ہے جو مادی وسائل اور قوتوں کے لحاظ سے دوسروں سے زیادہ بہتر ہوں۔ جتنے وہ زیادہ بہتر ہوں گے وہ اتنے ہی زیادہ موزوں ہوں گے۔ ان کے اس ارتقائی نظریہ کے مطابق جمہوریت کے نظامِ حکومت چلانے کے لیے مادی وسائل اور مادی طاقت کے مادہ پرست نمائندے ہی الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ان میں سے جو ذہنی، جسمانی، مادی طاقت اور قوت کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہوں گے۔ وہی مادی لحاظ سے موزوں نمائندے الیکشن میں چنے جائیں گے۔ جمہوریت کے استحصالی نظام میں ارتقا اور بقا مادی طاقت کے حامل افراد کے لیے مختص ہوچکی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | باب 11 پیرا 10-13 | مادہ پرستوں نے برطانیہ میں مذہب اور مذہب پرستوں کی حکومتی بالادستی ختم کردی

۱۰۔ اس نظریہ کے مطابق جمہوریت کی روشنی میں جاگیردار، سرمایا دار مُجرم ٹولہ کے اعلیٰ ذہنی، مادی وسائل اور مادی قوت کے حامل مادہ پرست افراد ملک بھر میں سیاسی جماعتیں بناتے ہیں۔ ملک کے جاگیردار اور سرمایا دار مادہ پرست ٹولہ کے افراد ان سیاسی جماعتوں میں شمولیت کر کے عوام الناس پر مکمل اجارہ داری مسلط کر لیتے ہیں۔ علاقائی اور ملکی سطح پر اس ٹولہ کو تحفظ فراہم ہو جاتا ہے۔ عوام الناس میں سے کوئی اور فرد اس استحصالی ٹولہ میں شامل نہیں ہوسکتا۔ علاقائی معاشی معاشرتی مادی طاقت کے دہشت گرد اپنے علاقے کے ہیرو بن جاتے ہیں۔ عوام الناس ان کے غلام، قیدی اور محکوم بنتے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ جاری ساری ہے۔

۱۱۔ جمہوری الیکشن کے لیے مادہ پرست استحصالی ٹولہ کے معاشی اور معاشرتی برتری والے افراد اپنے علاقے یا حلقہ سے الیکشنوں میں اپنی کامیابی یقینی بنانے کے لیے ازخود اپنے اثر و رسوخ اور مادی طاقت سے جعلی ووٹر لسٹیں تیار کرواتے ہیں۔ حکومتی ایوانوں تک پہنچنے کے لیے اپنے مختص علاقوں سے الیکشن لڑتے ہیں۔ اسی مادی قوت کے نظام کے تحت مادی طور پر طاقتور مادی دہشت گرد افراد کا ٹولہ تیار ہوتا ہے۔ ان میں سے بہتر اعلیٰ مادی قوت، مادی طاقت والے معاشی اور معاشرتی دہشت گرد الیکشنوں میں ووٹوں کی عددی برتری کے ذریعہ حکومتی اسمبلی کے ممبران اور حکومتی نمائندگان بن جاتے ہیں۔ اس طرح اپنے اپنے حلقۂ انتخاب کے معاشی دہشت گرد حکومتی ایوانوں پر اپنا قبضہ مسلط کر لیتے ہیں۔

۱۲۔ ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے فلسفیوں کے مادہ پرستی کے نظریات کے مطابق انسان کو، ایک سیاسی حیوان، سیاسی معاشرتی حیوان، سیاسی ہتھیار بنانے والا حیوان قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق حکمرانی صرف ان مادہ پرست اعلیٰ افراد کے لیے وقف ہوتی۔ جو ذہنی طاقت، مادی وسائل اور سائنسی طور پر عوام الناس سے بہتر مادی قوت کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ مادی، اقتصادی، صنعتی، سائنسی قوت کے حصول کی خاطر مذہب اور مذہبی اخلاقیات کو روند اور ختم کر دینا اپنی بقا کے لیے لازم سمجھتے ہیں۔ معاشی، معاشرتی اقتدار پرست برتری والے افراد کا انسانیت کے لیے ایک گھناؤنا، اذیت ناک، عبرتناک انسانیت سوز انسانی تخلیق کردہ سیاسی نظریہ ہے جس پر وہ گامزن ہیں۔

۱۳۔ ان مادہ پرست فلاسفرز کے نزدیک کمتر و کمزور انسانوں اور مادی طور پر مفلوج عوام الناس پر ظلم کرنا، ان کے حقوق چھین لینا، اذیتیں دینا، قتل کر دینا، ان کے زر، زن اور زمین پر مادی قوت اور حکومتی اقتدار کی نوک پر قبضہ کر لینا، ان کو بے بس اور مجبور بنا کر ان کو قیدی، غلام بنا لینا، ان کے بنیادی حقوق چھین لینا ان کے نزدیک کوئی غیر انسانی عمل نہیں سمجھا جاتا۔ انھوں نے جمہوریت کا ایک ایسا آمرانہ اور استحصالی نظامِ حکومت مسلط کر رکھا ہے۔ جس کے ذریعے حکومتی ٹولہ اور ان کی مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ، فوج کا شاہی طبقہ حکومتی ایوانوں میں بیٹھ کر وسائل اور ذرائع آمدن پر قابض ہو جاتا ہے۔ عوام الناس سے گن پوائنٹ پر بے شمار ٹیکسوں، بجلی، پانی، گیس کے اضافی بلوں اور مہنگائی کے ذریعے ملکی خزانہ بھرتے رہتے ہیں۔ ایوانوں اور ذاتی محلوں میں بیٹھ کر ملکی خزانہ کو اپنے تصرف میں لاتے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارتے رہتے ہیں۔ ذاتی ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی اداروں کو پھیلاتے رہتے ہیں۔ اس طرح پانچ چھ ہزار پر مشتمل مادہ پرست حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ، کروڑوں انسانوں کو قیدی، غلام اور شودر بنا کر غربت، تنگ دستی کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ رائج الوقت مغربی جمہوریت کے طبقاتی تعلیمی شاہی اخراجات والے اداروں، سکولز، کالجز، یونیورسٹیوں سے تیار ہونے والے سکالرز ہی کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے ایوانوں تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے مفلوج الحال غربت تنگ دستی سے دوچار، کروڑوں انسان اس مادہ پرست جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے غلام، قیدی، محکوم بنتے جاتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۴۔ جمہوریت کے رہبر ہی جمہوریت کے نظامِ حکومت کو ذریعۂ رہزنی بنالیں۔ ہارس ٹریڈنگ اور نظریۂ ضرورت جیسے کالے قوانین بنا کر مجرم مجرموں کو معافی دیتے اور حکومت حوالے کرتے جائیں ملکی غداروں کو کوئی پوچھنے والا ہی نہ ہو۔ زانی شرابی، بدکردار نوسر بازوں کا ہجوم کرگساں ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے معاشی جسد کو نوچتا جائے۔ معاشرتی اذیتوں سے دو چار کرتا جائے۔ عوام بھوک ننگ سے تنگ آ کر خودکشیاں کرتے جائیں۔ اس کا تدارک کرنا ضروری ہے یا نہیں، اس کا فیصلہ کرنا ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا کام ہے۔ جو وہ فیصلہ دیں گی وہ درست ہوگا۔

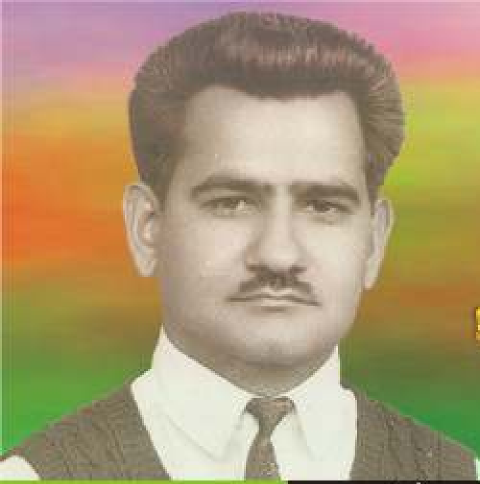
۱۵۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا ملکی آئین توڑنے والا ملکی غدار، ملک دشمن فوجی ٹولہ کے مسٹر کیانی اور دوسرے چند کور کمانڈرز ملک پر اُسی طرح مسلط نہیں! ۔ کیا نظریۂ ضرورت کا، مجرمانہ کالا قانون ملک پر اسی فوجی ٹولہ کا نافذ کردہ نہیں! ۔ کیا اس نظریۂ ضرورت کے کالے قانون کے تحت ملک کے تمام انٹرنیشنل لیول کے سیاسی مجرم پیپلز پارٹی کے آصف علی زرداری کے خلاف سوئس بنکوں کے کیس، سرے محل جیسے کیس مختلف قتال کے کیس، ایم کیو ایم کے الطاف حسین اور دوسرے نامور سیاسی دہشت گردوں کے کراچی کے بھتہ مافیہ کے کیس، اغوا برائے تاوان کے کیس، بے شمار قتال کے کیس، دہشت گردی کے کیس ان کے ہولناک جرائم کی منہ بولتی داستاں نہیں؟

کیا نواز شریف کی منتخب حکومت کو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ساتھی مسٹر کیانی اور چند دوسرے کور کمانڈرز نے باہمی مشاورت کے بعد بغاوت اور غداری کر کے اسکی حکومت ختم نہ کی تھی۔

کیا وہ ملکی آئین کے تحت ملک کے باغی، غدار، ملک دشمن اور واجب القتل نہیں؟

کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چیف کمانڈر اور چند کور کمانڈروں اور اس کی خود ساختہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، اور ڈمی اپوزیشن نے مل کر ۵۱ فیصد ملکی مستورات کے حقوق نسواں کے قانون کی آڑ میں قرآن حکیم کے آئین، نظریات، نظامِ حیات اور تہذیب کیخلاف ملک میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت قائم کرنے کا مجرمانہ قانون مسلط نہیں کیا؟

کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چیف کمانڈر اور چند کور کمانڈروں نے جاگیردار، سرمایادار ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں شامل نہیں کیا؟



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



بلائے وقت | **مادہ پرستوں نے برطانیہ میں مذہب اور مذہب پرستوں کی حکومتی بالادستی ختم کردی** | **باب** 11 **پیرا** 15(2)

۱۵(۲)۔ کیا ملک کے ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ کے بھوکے، ننگے، بیروزگار، تنگ دست، ضروریات حیات سے محروم، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے عوام اس استحصالی ۴۹ فیصد مردوں انکی ۵۱ فیصد مستورات کے مخلوط حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن کے شاہی اخراجات برداشت کرنے اور مزید ٹیکس اور مہنگائی کا اذیت ناک بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہیں؟

کیا مسلم لیگ ق نے مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے فوجی حکومتی ٹولہ کے ساتھ مل کر ملک و ملت کے ساتھ دھوکہ، بغاوت اور غداری نہ کی تھی۔ وہ اقتدار وحکومت کے نشے میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو تاحیات صدر بنانے کے نعرے لگاتے نہیں رہے؟

کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکا غدار ٹولہ اور مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور دوسرے تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے مل کر ملکی خزانہ وسائل، مال و دولت، تجارت، ملکی ملکیتوں کو اپنی ہی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ٹولہ میں شامل کرکے ملک کے وسائل، خزانہ کی لوٹ مار میں شامل نہ کیا؟

کیا یہ حکومتی ٹولہ اپنی ۵۱ فیصد مستورات کے ذریعے ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت، تجارت، ملکی ملکیتوں پر ڈاکہ ڈالنے اور ان کو حکومت میں شامل کرکے ملکی خزانہ لوٹنے کا مجرمانہ قانون نافذ کرکے جرائم کی دنیا میں ایک انوکھا مجرمانہ طریقہ ایجاد نہیں کیا؟ مسلم امہ کا دین ودنیا لوٹ نہیں لیا۔

کیا اس فوجی، سیاسی باغی غدار حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے ذریعے قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، نظام حیات، تہذیب کی حرمت اور شان عظیم کو روند کر رکھ نہیں دیا؟

کیا اس فوجی، سیاسی، باغی، غدار حکومتی ٹولہ نے ملک میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے ذریعے مرد و زن کو اکٹھا کرکے فحاشی، زناکاری اور تمام ملک کو ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر نہیں رکھ دیا۔ کیا ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے وسائل، ملکی خزانہ انکی ۵۱ فیصد مستورات نے لوٹ نہیں لیا۔

کیا اس فوجی، سیاسی باغی، غدار حکومتی ٹولہ نے ملک کا خزانہ، وسائل، مال دولت، تجارت ملکی ملکیتیں اپنی مستورات کی وراثت بنا نہیں دیں۔ قرآن حکیم کی حرمت بھی لوٹ نہیں لی؟

کیا پرویز مشرف فوجی ڈکٹیٹر، مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کے سیاسی باغی، غدار حکومتی ٹولہ نے لال مسجد کی دینی درسگاہ، مدرسہ حفصہ کی ساڑھے سات ہزار طالبات جنھوں نے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے غیر قرآنی قانون (حقوق نسواں) کے خلاف احتجاج کیا، ان کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر فوج کے ذریعے قتال کرکے نہیں رکھ دیا تھا؟



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۵(۳)۔کیا لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کی دینی طالبات کے قتال کے بعد ملک میں فوج اور عوام کے درمیان خانہ جنگی نہ پھیلی تھی؟ شمالی علاقہ جات کے مذہب پرست عوام اور افغانستان کے طالبان نے فوجیوں پر حملے جاری کر کے کئی فوجی آفیسرز فوجی سپاہ کا قتال نہ کیا۔ جی ایچ کیو تک کوئی جگہ محفوظ نہ رہی۔ فوج اور عوام کے دلوں میں نفرت ونفاق کی آگ لگائی سلگائی اور پھیلائی نہ گئی۔

کیا فوجی، سیاسی باغی غدار حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ۱۸ کروڑ عوام کو اندھیرے میں رکھ کر اپنی مجرمانہ حکومت کو بچانے کی خاطر عوام کی مرضی، خواہش کے خلاف امریکہ کے ساتھ ملک دشمن فوجی خفیہ معاہدے نہیں کیے!

کیا فوجی سیاسی باغی، غدار حکومتی ٹولہ نے اپنے ایک مسلم برادر ملک افغانستان، جس کے ساتھ صدیوں کے تعلق تھے۔ جو ہر مشکل وقت میں پاکستان کے کام آیا۔ جہاں سے بزرگان دین نے آکر ہندوستان اور پاکستان کی سرزمین میں توحید کی شمع روشن کی۔ مخلوق خدا کو قرآن حکیم جیسی الہامی کتاب کی تعلیمات سے رُوشناس کروایا۔ عوام کی مرضی کے خلاف انکے قتال میں شامل ہونا جرم نہیں۔

کیا ان فوجی، سیاسی باغی، غدار حکومتی ٹولہ نے اپنی سرزمین اور شمسی ایئر بیس امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کے حوالے کردیا۔ جہاں سے وہ جدید اسلحہ سے لیس ہو کر افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ مُلک کی کی عوام پر حملے کرتے رہے، ان کی آبادیوں کا نام ونشان مٹاتے اور صحراوبیاباں میں بدلتے رہے اور افغانستان کے پندرہ ہزار افراد کو شہید اور پانچ ہزار انسانوں کے اعضا فضا میں بکھیر کر معذور بنا دیا؟

کیا امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر، اسرائیل کی موساد، انڈیا کی را اور نیٹو ممالک کی تمام خفیہ ایجنسیاں اسی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کی غیر آئینی حکومت پر قابض، ملک کا باغی، غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک کیلئے وبال جان بنا ہوا ہے۔

کیا فوجی، سیاسی ملکی غدار ملک دشمن حکومتی ٹولہ، ملکی خزانہ لوٹنے، ملکی وسائل، ذرائع آمدن عوام الناس سے چھیننے والے مختلف قتال میں ملوث تمام ملکی سیاسی جماعتوں کے مجرم ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، آرمی چیف مسٹر کیانی، اسکے چند کور کمانڈرز جیسے غدار مجرموں کو پاکستان کے آئین کے خلاف کون معاف کرسکتا ہے۔ کیا تمام فوجی سیاسی مجرم ایک دوسرے کو معاف کرنیکے مجاز ہیں۔

کیا ملک کا خزانہ، وسائل، مال ودولت لوٹنے کے جرائم اور مختلف قتال کے کیسوں کا مجرم، سوئس بنکوں کا مجرم سرے محل کے کیس کا مجرم، مختلف قتال کے کیسوں کا مجرم آصف علی زرداری اور اس کا برسراقتدار نظریہ ضرورت کے جرائمی قانون کا سیاسی حکومتی ٹولہ ملک کے غدار مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چیف کمانڈر اور کور کمانڈروں اور مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، اور ڈمی اپوزیشن کے مجرموں کو جنھوں نے ملک کے ساتھ غداری کی ان کو یہ قومی سیاسی مجرم مسٹر آصف علی زرداری اور اس کے تمام مجرم ساتھی ان مجرموں کو معاف کرسکتے ہیں؟ مجرم مجرموں کو کیسے معاف کرسکتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۵(۴)۔کیا نظریہ ضرورت کا کالا قانون جو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، اور ملک کے تمام سیاسی جماعتوں کے مجرموں کی باہمی مشاورت سے نافذ کیا تھا۔کیا یہ نظریہ ضرورت کا مجرمانہ قانون ملک کے ۱۸ کروڑ عوام سے بذریعہ ریفرنڈم منظوری حاصل کر کے نافذ کیا تھا؟

کیا پیپلز پارٹی کے صدر آصف علی زرداری مسلم لیگ ق ایم کیو ایم، مسلم لیگ ن، نیشنل عوامی پارٹی اور تمام حکومتی پارٹیوں اور فوجی سربراہ مسٹر کیانی، اس کے کور کمانڈر جو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی پسندیدہ ٹیم ہے، ان سب سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ نے نہ تو امریکہ کے ڈرون حملوں کو رکوایا ہے اور نہ ہی امریکہ اور اس کے نیٹو کے اتحادی ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کو ملک بدر کیا ہے، نہ ہی افغانستان کے خلاف جنگ لڑنے والی نیٹو ممالک کی افواج کا اسلحہ روکا ہے، نہ ان کی ضروریاتِ حیات کی سپلائی کو روکا ہے۔اُن کو اسلحہ، خوراک اور ضروری سازوسامان مہیا کرنے کا عمل جاری و ساری ہے۔ بلکہ ان فورسز کو کھل کھیلنے اور تباہی مچانے کا موقع پورے پاکستان میں فراہم کر رکھا ہے۔فوجی سپاہ کو شمالی علاقہ جات میں اپنے دینی اداروں اور مذہب پرست عوام کا قتال اپنی سپاہ اور امریکہ کی نیٹو فورسز سے طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر جاری کروا رکھا ہے؟ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مشرف کی باقیات نہیں۔

اہل پاکستان اور فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ اور ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ کے درمیان خانہ جنگی کی وجہ کیا ہے۔۱۸ کروڑ مسلم امہ قرآن حکیم کے آئین کے مطابق پاکستان میں اسلامی نظام مملکت چاہتے ہیں۔این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکا چیف کمانڈر، اس کے کور کمانڈروں، مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور دوسری تمام مذہبی سیاسی جماعتوں کے حکومتی ٹولہ کے مجرموں کے خلاف قانونی کاروائی اور کیفر کردار تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ، مسٹر کیانی، اس کے کور کمانڈر کو اور اُن کی پسندیدہ سیاسی جماعتوں اور نظریہ ضرورت جیسے کالے قانون کے مجرموں کے حکومتی ٹولہ اور امریکہ نے اس مجرم سربراہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو اُس کی جان کی حفاظت اور مجرمانہ نظام کے کنٹرول کی خاطر پاکستان کی بجائے برطانیہ میں بٹھا دیا ہے۔اس نے ہی امریکی خواہش کے مطابق صدر مملکت آصف علی زرداری سے جنرل کیانی کو اس کی بہترین کارگزاری کی خاطر مزید تین سال کی سروس ایکسٹینشن دلوائی ہے۔اس ظلم کی وجہ سے کئی سینئر جرنیلوں کی حق تلفی کی گئی اور ان کی ترقی ختم کر دی گئی۔اسی طرح فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنی وفادار سیاسی جماعت مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کو پیپلز پارٹی کی حکومت کا حصہ بنا رکھا ہے۔ آج بھی پاکستان پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے چیف کمانڈر، اور کور کمانڈروں کا مارشل لا مسلط ہے۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے نظریہ ضرورت کے تمام مجرم حکمران بنے بیٹھے ہیں۔فوجی ڈکٹیٹر کا تمام فوجی ٹولہ نو لاکھ سپاہ پر اُسی طرح مسلط ہے۔اس بات کو سمجھنے کے لئے کسی ارسطو جیسے فلاسفر کی ضرورت نہیں۔نظریہ ضرورت کے مجرم جمہوریت کے ملکی الیکشنوں میں حصہ نہیں لے سکتے؟ لیکن وہ لے چکے اور حکومت میں شامل ہو چکے ہیں۔

۱۵(۵)۔الف ۔کیا اہلِ وطن ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اس سیاسی، فوجی مجرم حکومتی ٹولہ کو شاہی تنخواہیں دینا چاہتی ہے یا ایک عام کسان مزدور، ہُنر مند، کلرک، سپاہی، معلّم کے مطابق ان کو تنخواہیں دینا چاہتی ہے۔

ب ۔کیا اہلِ وطن مُسلم اُمہ سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کو جمہوریت کے نظامِ حکومت کے مطابق شاہی سرکاری ایوان دینا چاہتی ہے یا ان کو کاروبارِ مملکت چلانے کے لیے مسجد میں دھکانا چاہتی ہے۔

پ ۔کیا اہلِ وطن مُسلم اُمہ سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کو جمہوریت کے طبقاتی نظامِ حکومت کے مطابق شاہی سرکاری رہائشی محل مہیا کرنا چاہتی ہے یا کسان، مزدور، ہُنر مند، شہری، گن مین، دفتری، کلرک، سپاہی یا ایک معلم کی طرح ایک سادہ سی کٹیا یا مختصر گھر مہیا کرنا چاہتی ہے۔

ت ۔کیا اہلِ وطن مُسلم اُمہ سیاسی فوجی حکومت ٹولہ کو جمہوریت کے طبقاتی نظامِ حکومت کے مطابق انمول سرکاری گاڑیاں مہیا کرنا چاہتی ہے یا ان کو پبلک ٹرانسپورٹ کا راہ دکھانا چاہتی ہے۔

ٹ ۔۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان سے ریفرنڈم کے ذریعہ فیصلہ لینا ہوگا کہ وہ ملک میں اعتدال و مساوات کا قرآنِ حکیم کا نظامِ مملکت نافذ کرنا چاہتے ہیں یا ان مجرموں کے جرائم کا استحصالی نظام مملکت کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

ث ۔کیا برطانیہ یا دوسرے مغربی ممالک میں تمام مشیر و وزیر یا سرکاری عہدے دار اپنے اپنے دفاتر تک آنے جانے کے لیے پبلک ٹرانسپورٹ استعمال نہیں کرتے۔

ج ۔کیا برطانیہ یا دوسرے تمام مغربی ملک میں (عمرؓلا) کے تحت تمام اہلِ وطن، بیروزگاروں، بیماروں، معذوروں، یتیموں، بیواؤں کو ضروریاتِ حیات حکومتی خزانہ سے مہیا نہیں کی جاتیں!

چ ۔کیا ۱۸ کروڑ کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند اور انکی نسلوں کے پیدا کردہ تمام وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت، تجارت، ملکی خزانہ ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کمانڈرز، اسکا چھ ہزار جاگیردار سرمایا دار پر مشتمل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے طبقہ کو پاکستان کے حقوق ملکیت دے کر خود غربت، تنگدستی، بیروزگاری، کی چتا میں جلنا چاہتے ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — دینِ ابراہیم کے پیغمبران کی اُمتوں کے انمول کرداروں کو دہشت گرد بنا دیا گیا — باب 12 پیرا 1-3

۱۔ دینی درسگاہوں، ان کے مدرسوں کے طلبا، طالبات جو دینِ ابراہیم علیہ السلام کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے تعلیمی نصاب سے سنوارے اور انمول کردار تیار کیے جاتے ہیں ان کو معاشرے میں باوقار مقام دینے کی بجائے ان کو نچلے درجہ کا شہری بنا دیا جاتا ہے۔ ان کا تعلق پاکستان کے ۱۸ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں سے ہے۔ مادہ پرست دہشت گرد حکومتی ٹولہ۔ ان کا استحصالی نظامِ حکومت چلانے والا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کا شاہی طبقہ قرآن حکیم کی تعلیمات، اخلاقیات، نظامِ حیات کی تعلیمات حاصل کرنے والوں کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر ان کا قتال جاری کرتے آ رہے ہیں۔

۲۔ دوسری طرف ایچی سن کالجز، بیکن ہاؤسز جیسے شاہی طبقاتی تعلیمی ادارے جو سرمایا دار، جاگیردار حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اولادوں کے لیے وقف ہیں۔ ان شاہی اخراجات والے انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کے ذریعے مغربی جمہوریت کے کلچر کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ تیار ہوتا ہے۔ وہ ملک پر مسلط ہو کر اٹھارہ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے وسائل مال و دولت، خزانہ پر قابض ہو جاتا ہے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعے ملک کے اعلیٰ ایوانوں پر اسی ٹولہ اور طبقہ کے مرد و زن مسلط ہوتے ہیں۔ وہ قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف فحاشی، بے حیائی بدکاری، زنا کاری کو پھیلاتے ہیں۔ ملک کا خزانہ، ملکی وسائل، ملکی مال و دولت، ملکی ملکیتیں لوٹنے اور دینی اقدار کو روندنے والے حکومتی معززین معاشی اور معاشرتی دہشت گرد ہوتے ہیں۔ جو حکومتی اعلیٰ ایوانوں پر قابض ہونے کی وجہ سے ملک کے معززین سمجھے جاتے ہیں

۳۔ دینی درسگاہوں کے ۷۰ فیصد کسانوں ۲۹ فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں جیسے نچلے درجے کے ۱۸ کروڑ عوام جو قرآن حکیم کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ان کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر ان کا قتال جاری کر دیتا ہے۔ ایچی سن کالجز اور بیکن ہاؤسز کا تیار کیا ہوا مغرب زدہ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کا طبقہ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کو جاری رکھنا چاہتا ہے۔ بے حیائی، بدکاری، عریانی زنا کاری کے مغربی کلچر کی سرکاری بالادستی مکمل طور پر نافذ کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ ملکی وسائل، مال و دولت، تجارت، خزانہ پر اپنا تسلط جاری رکھنا چاہتا ہے۔ اہلِ وطن مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ فرزندان ان کے مُجرمانہ، غاصبانہ، بے دین استحصالی نظامِ حکومت سے تنگ آ کر اس حکومتی ٹولہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت اور مغربی کلچر کو اہلِ وطن مُسلم اُمہ پر مسلط کرنا، ان کے حقوق غصب کرنا، ان کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کرنا، ان کے بنیادی حقوق چھیننا، ملکی وسائل اور خزانہ پر قبضہ برقرار رکھنا اور ملکی اقتدار پر مسلط رہنا چاہتا ہے۔ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اپنے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر ختم کرنا چاہتا ہے۔ ان کے دینی اداروں کو ختم اور مغربی کلچر کے تعلیمی اداروں، مخلوط تعلیم، معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعے فحاشی بے حیائی، بدکاری کو پھیلانا ان کا نصب العین ہے۔ حکومتی ٹولہ نے ملک میں انارکی پھیلا رکھی ہے۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک کی خانہ جنگی کو ٹال اور اپنی جانوں کو بچا سکتا ہے اگر قرآن حکیم کی سرکاری بالادستی ملک پر نافذ العمل کر دی جاتی ہے۔ ورنہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں طالبان بن چکی ہیں۔ ۹۰ سال تک انگریز اور ۶۷ سال تک انگریز کے پروردہ استحصالی حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ طبقہ مُسلم اُمہ کی نسلوں کو مذہبی نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات سے الگ کر نہیں سکا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۔ حکومتی ٹولہ طالبان کا قتال کر سکتا ہے۔ قرآنِ حکیم کی حاکمیت قائم کرنے سے روک نہیں سکتا۔ حکومتی ٹولہ، ان کا استحصالی نظامِ حکومت زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو چکا ہے۔

۵۔ میڈیا نے پاکستانی عوام کو بیدار کر دیا ہے۔ ان کو پتہ چل چکا ہے کہ **ملک** میں پانچ چھ ہزار افراد کا جاگیردار، سرمایہ دار مادہ پرست جمہوریت پسند سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ ہے جو ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا معاشی معاشرتی قاتل ہے۔ ملکی وسائل، مال و دولت، تجارت، خزانہ ان کی ملکیت اور ۱۸ کروڑ عوام بھوکے، ننگے، بیمار، معذور، ضروریاتِ حیات سے محروم، تنگ دستی کی وجہ سے خودسوزیاں، خودکشیاں کرنے پر مجبور ہیں، حکومتی ٹولہ نے **ملک** کو جیل اور عوام کو مجبور و بے بس قیدی بنا رکھا ہے۔ میڈیا سیاسی جماعتوں کے استحصالی کردار اور فوجی ڈکٹیٹروں کی پشت پناہی کی داستانیں، اپنے اقتدار کی خاطر **ملک** دشمن پالیسیاں، انسانی قتال اور ملکی غداری کے قصے عام کر چکا ہے۔ میڈیا ذرائع ابلاغ کے ذریعے، ان کے جرائم کو عوام الناس تک پہنچا چکا ہے۔ اب کوئی بات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر، اس کے چند کور کمانڈروں کا اپنے اقتدار کی خاطر ۹ لاکھ سپاہ کو قیدی بنا کر ان سے اہلِ وطن کا قتال کروانا اب کسی سے بھولا ہوا نہیں۔ نو لاکھ فوجی سپاہ بھی جرنیلوں کے مجرمانہ کردار سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ اب کئی قادری ان ملکی مُجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

۶۔ ان حالات کی روشنی میں حکومتی ٹولہ کی تمام سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں سے پوچھ لینا چاہیے کہ طالبان اور دہشت گرد کون ہیں۔ **ملک** کے وسائل خزانہ لوٹنے والا حکومتی ٹولہ یا قرآنِ حکیم کی سرکاری بالادستی پاکستان میں ختم کرنے والا ٹولہ یا قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف پاکستان کی اسمبلی میں مغربی کلچر کی قانون سازی کرنے والا ٹولہ یا پاکستان میں غیر اسلامی نظامِ حکومت رائج کرنے والا ٹولہ یا پاکستان میں قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کو ختم کرنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ طالبان، دہشت گرد ہیں یا ۱۸ کروڑ مسلم کے فرزندان جو اسلامی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے نفاذ کی بات کرتے ہیں وہ طالبان، دہشت گرد ہیں۔

۷۔ کیا جمہوریت کے اسمبلی ممبران ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے پیغمبران ہیں یا حضور نبی کریم ﷺ مسلم اُمہ کے پیغمبر خدا ہیں۔ اس کا کون جواب دے گا۔ کیا کوئی اس حقیقت کو بھول سکتا ہے کہ سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ **ملک** میں قرآنِ حکیم کے آئین کے خلاف ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو حقوقِ نسواں کے نام پر مخلوط حکومت کے ذریعے اقتدار اور حکومت میں شامل کر چکا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۸۔ کیا ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات کی شاہی افواج کی شاہی تنخواہیں، شاہی ایوان شاہی محل انمول گاڑیاں اور پروٹوکول سٹاف کے اخراجات فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، دوسری اتحادی سیاسی جماعتوں یا ڈمی اپوزیشن نے ادا کرنے ہیں۔

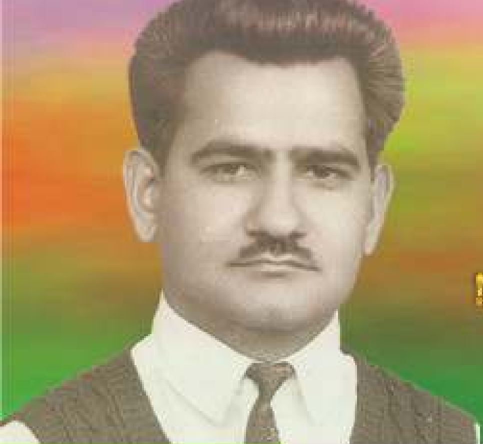
۹۔ کیا مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط تعلیمی ادارے مخلوط حکومت کا فحاشی بے حیائی بدکاری، عریانی، زنا کاری پھیلانے والا مغربی کلچر قرآنِ حکیم کے آئین کے مطابق ہے۔

۱۰۔ کیا اسلام آباد کی لال مسجد کی ۷ ہزار دینی طالبات جنہوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ ان کا دینی ادارہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن نے روند کر رکھ نہیں دیا تھا۔ کیا ان مجرموں نے تین ہزار طالبات کا قتال کر کے رکھ نہیں دیا تھا۔

۱۱۔ دراصل سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ مخلوط حکومت کے ذریعے مرد و زن مل کر ملک کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی ملکیتوں پر قابض اور مغرب کی طرح مادر پدر آزاد زندگی گزارنا اور مذہب کا ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات ختم کرنا چاہتے ہیں۔

۱۲۔ ملالہ ایک پاکستان کی بیٹی ہے۔ اس طالبہ کو کسی ملک دشمن عناصر نے گولی کا نشانہ بنایا ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر اور نیٹو کے تمام ممالک کی خفیہ فوجی ایجنسیاں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی معاونت سے ایسے جرائم کرتی آ رہی ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ااسکے چند کور کمانڈر اور اسکا سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور اتحادی جماعتوں نے اپنی مجرمانہ حکومت کو قائم رکھنے کیلئے افغانستان کی جنگ کیلئے شمسی ایئر بیس ۱۸ کروڑ عوام کی مرضی کے خلاف مہیا کیا۔ امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی افواج اور خفیہ ایجنسیوں نے ایک دہشت گردوں کی تنظیم ترتیب دی جنہوں نے ریموٹ کنٹرولز اور ڈرون حملوں کے ذریعے پاکستانی عوام کا قتال جاری کر لیا۔ اسلام کے نفاذ کو روکنے اور طالبان کے نام پر ملکی عوام کو دہشت گرد بنانے کا عمل جاری کر لیا۔ حکمران ٹولہ اصل حقائق کو جانتا ہے۔ کہ پاکستانی طالبان جانتے ہیں کہ بچے بچیاں، مستورات پر ہاتھ اٹھانا ایک گناہ عظیم سمجھتے ہیں۔ وہ تو امریکہ اور نیٹو ممالک کی افواج جو افغانستان، پاکستان کے اندر مداخلت کرتی ہیں ان پر حملے کرتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ اس آڑ میں اپنے علاقہ کے عوام کو نشانہ عبرت بناتا ہے۔ یہ تو خود مدرسہ حفصہ کے ہزار ہا طلبا اور طالبات کے قتال کے مُجرم ہیں۔ پاکستان کے دینی مدارس میں تو بچیاں قرآن حکیم، حدیث و سنت کی تعلیمات حاصل کرتی چلی آ رہی ہیں، کونسا مسلمان ہے جو بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کے آڑے آتا ہے۔ اے حکومتی ٹولہ اور انکے چند ٹی وی اینکر و اور تجزیہ نگار و، مغربی مفکر و، غور سے سنو! ۷۰ فیصد کسانوں کی بیٹیاں، بیویاں، بہنیں، مائیں گھر کا کام کرتی، گھر میں صفائی کرتی، جھاڑو دیتی، برتن دھوتی، کھانا تیار کرتی، بچوں کی پرورش کرتی، کپڑے سیتی، کپڑے دھوتی، بچوں کو مسجد و مدرسہ بھیجتی، انکی دیکھ بھال کرتی، کھانا تیار کرتی (چھاویلا) یعنی صبح کا کھانا لے کر کھیتوں میں چلی جاتی، اپنے باپ،، بھائی، بیٹوں اور خاوندوں کو کھانا پیش کرتی، کھیتی باڑی میں انکی مدد کرتی، جانوروں کا گوبر اٹھاتی، پانی پلاتی، چارہ ڈالتی فصلوں کی دیکھ بھال کرتی، کپاس چنتی گھر کے استعمال کیلئے کھیت کے کسی مناسب حصہ میں سبزیاں اگاتی، اپنے باپ بھائی بیٹوں، خاوندوں یعنی اپنے محرموں کے ساتھ مل کر روزگارِ حیات کے حصول کیلئے دن رات محنت کرتی چلی آ رہی ہیں۔ وہ کب تعلیم و تربیت اور مستورات کے کام کاج سے انکاری ہیں۔

۱۲(۲)۔اسی طرح پاکستان کے ۲۹فیصد شہروں میں بسنے والے،مزدور،محنت کش،ہنرمندوں کی مائیں بہنیں بیٹیاں بیویاں اپنے مردوں کے شانہ باشانہ روزگار حیات کے حصول کیلئے گھر کا نظام چلاتی ہیں گھر میں بیٹھ کر مشین چلاتی،لوگوں کے کپڑے سیتی،اس سے حاصل کی ہوئی اجرت سے گھر کے نظام کو چلانے میں اپنے مردوں کی مالی معاونت کرتی،بیشتر مستورات صاحب ثروت گھرانوں میں جا کر انکے گھریلو کام کاج کرتی کچن کی صفائی کرتی برتن دھوتی کپڑے دھوتی،جھاڑو دیتی، کھانا تیار کرتی،ہر قسم کا کام کاج کرتی،اسکی اجرت سے اپنی غربت ،تنگدستی کو دور کرنے کیلئے محنت و مشقت کرتی چلی آ رہی ہیں۔لیکن وہ ان گھروں میں اس وقت داخل ہوتی اور کام کاج کرتی ہیں جب ان گھروں کے مرد صاحبان اپنے کام کاج کو چلے جاتے ہیں۔وہ ان گھروں میں کام کاج کرتی ہیں جہاں انکی شرم وحیا کی چادر اور عصمت وعفت محفوظ ہو۔مزدوروں،محنت کشوں،ہنرمندوں،کسانوں کی مائیں،بہنیں،بیٹیاں بیویاں،روزگار حیات،بنیادی ضروریات حیات کے حصول کیلئے اپنے کنبہ کی کفالت کی غرض سے محنت و مشقت کرتیں اور اسکو عبادت سمجھتی ہیں ۷۰فیصد کسانوں،۲۹فیصد مزدوروں،محنت کشوں، ہنرمندوں کو تنگ دستی غربت، بیروزگاری،مہنگائی،ٹیکسوں،بجلی،گیس پانی کے بلوں کے اضافوں نے انکو مفلوج کر دیا ہے۔پاکستان کے ۱۸کروڑ مسلم امہ کے مردوزن،قرآن حکیم کی روشنی میں چادرو چاردیواری کے محافظ،شرم وحیا کی طیب چادر،عصمت عفت کی پاکیزہ ومنزہ زندگی کی عبادت سے سرشار ہیں۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ،مراعات یافتہ شاہی طبقہ کتنا شاطر ،غاصب،فاسق،منافق،ظالم ہے۔جو ۵افیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنی مستورات کو مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے ذریعے ملک پر اپنی حکومتی گرفت مضبوط کر لی ہے۔پاکستان کی حکومت،وسائل،مال و دولت،ذرائع آمدن،ملکی خزانہ انکی مستورات کیلئے وقف۔ایم پی اے،ایم این اے،وزیر وزیر اعلیٰ گورنرز،وزیر اعظم،صدر مملکت،جرنیل،جج،کمشنر،آئی جی اور تمام سرکاری ملازمتیں ان کیلئے وقف،کرپشن،رشوت،کمیشن انکی اضافی آمدن۔ بدکاری،زنا کاری انکے شاہی ایوانوں،کلبوں میں جاری!





۱۲ (۴)۔ پاکستان کی مسلم امہ قرآن حکیم کی روشنی میں مستورات کو کب علم سیکھنے سے منع کرتے ہیں۔ وہ کب مستورات کو مردوں کی طرح روزگار حیات کے حصول سے منع کرتے ہیں۔ وہ کب مستورات کو قرآن حکیم کی روشنی میں مردوں کی طرح محنت کرنے سے روکتے ہیں۔ وہ کب مستورات کو معصوم بچے بچیوں کی تعلیم و تربیت کرنے میں حائل ہوتے ہیں۔ وہ کب مستورات کو نرسری سے لیکر پی ایچ ڈی تک تعلیم و تربیت کرنے سے روکتے ہیں۔ وہ کب طالبات کو نرسری سے لے کر پی ایچ ڈی تک تعلیم حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔ وہ کب قرآن حکیم کی روشنی میں جدید تعلیمی نصاب کو تیار کرنے اور تعلیمی اداروں سے پڑھانے سے روکتے ہیں۔ وہ کب اپنی بیٹیوں، بہنوں، ماؤں، بیویوں کو معلّمہ بنانے اور جاب کرنے سے منع کرتے ہیں۔ وہ کب مستورات کو ڈاکٹرز نرسز بنانے اور بچے بچیوں، مستورات کے علاج معالجہ سے روکتے ہیں۔ وہ کب پاکستان کی ۵۱ فیصد مستورات کو تعلیم کے زیور سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ اے بدنصیب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے مرد و زن کو اعتراض تو قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت پر ہے۔ انکو اعتراض تو چادر و چار دیواری کے اسلامی نظام حیات کو پامال کرنے پر ہے۔ انکو تو اعتراض قرآن حکیم کے نظام حیات کے خلاف بغاوت کرنے پر ہے۔ انکو اعتراض تو شرم و حیا کی دیوار توڑنے پر ہے۔ انکو اعتراض تو مرد و زن کے مخلوط نظام حیات سے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، عریانی، زنا کاری کے دروازہ کھولنے پر ہے۔ انکو اعتراض تو ازدواجی زندگی کے نظام حیات اور خانگی زندگی کو مفلوج کرنے پر ہے۔ انکو تو اعتراض مغرب کے مادر پدر آزاد جنسی زندگی کو رائج کرنے پر ہے۔ انکو اعتراض تو مخلوط نظام حیات کا زہر ملت اسلامیہ کے جسد میں اتارنے پر ہے۔ جسکے کھانے والے کو معلوم نہیں کہ وہ زہر کھا رہا ہے۔ لیکن کھانے والے کی لاعلمی زہر کے اثرات کو روک نہیں سکتی۔

یاد رکھو!۔ اگر تم نے مغربی کلچر کی طرح مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا زہر نگلنے کا قانون جاری رکھا تو بتدریج اسلامی تہذیب ختم ہو جائیگی اور مغربی کلچر کی طرح مستورات کا تقدس اور انکی عصمت و عفت کی پاکیزہ انمول دولت لٹ جائیگی۔ ازدواجی زندگی فرینڈ شپ میں بدل جائیگی۔ بچے بچیاں پیدا ہونگے۔ انکو ہسپتال میں نرسیں پرورش کریں گی۔ بچے ماں کے نام سے نمبر وائز پہچانے جائیں گے۔ ماں مامتا سے محروم اور بچے ماں کے پیار و شفقت، خدمت و ادب سے محروم اور انکی حرمت کو روندنے والا معاشرہ تیار ہوتا جائیگا۔ اسکی جوانی اور جسم کو نوچنے والے ضرور بدلتے رہیں لیکن وہ بیوی کے مقدس رشتہ سے محروم ہوگی۔ جو شان عظیم، اسکے حقوق، اسکی حرمت قرآن حکیم نے مستورات کو عطا کی ہے وہ ازلی اور ابدی ہے۔ مستورات کے تقدس کے رشتے، بیوی پوری کائنات کی دیسی خوشبو، بیٹی چاند کی چاندی کی حسین دلکش داستاں، بہن بھائیوں کیلئے میٹھی پون، ماں ایثار و نثار کی آماجگاہ اور اولاد کیلئے ابر رحمت۔ یہ تمام آسمانی رشتے ہیں۔ محبت آسمان کے ان رشتوں کی ایک مقدس مالا ہے۔ جو حیا اور حرمت کی چار دیواری میں کنبہ، خاندان کی گود میں جنم لیتی، پرورش پاتی، صحراؤ بیاباں میں پھیلتی مخلوق خدا کے دل و دماغ اور روح میں اترتی جاتی۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۸۵۷ء میں انگریز نے ہندوستان میں عربی فارسی زبان کو ختم اور انگریزی زبان کو نافذ کر دیا

۱۔ جمہوری حکومتی اور اپوزیشن کے عوامی نمائندے ایم پی اے، ایم این اے، وزیر، مشیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیر اعظم اور صدرِ پاکستان حکومتی ایوانوں میں پہنچ کر اپنی گرفت مضبوط کرتے اور اقتدار پر مسلط ہوتے جاتے ہیں۔ اسلامی ریاست کے اعتدال و مساوات اور عدل وانصاف کو اپنے پاس سے بھی گزرنے نہیں دیتے۔ یہ جاگیردار، سرمایادار طبقاتی حکومتی ٹولہ اپنی شاہی تنخواہوں، رہائشوں، دفاتر، گاڑیوں، پروٹوکول، ایوانوں، بودوباش اور بے شمار مراعات کے قوانین از خود اپنے حکومتی ٹولہ کے لیے منظور کر لیتا ہے۔ ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ صرف حکومتی ٹولہ اور حکومتی شاہی طبقہ کی ملکیت بن چکا ہے۔ یہ پُرتعیش زندگی گزارتے اور اسمبلیوں میں بیٹھ کر استحصالی قوانین پاس کرتے ہیں۔ عوام الناس کے منہ سے روٹی کا لقمہ تک چھین لیتے ہیں۔ عوام کو خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ ملکی خزانہ، وسائل، ذرائع آمدن جس کے اصل مالک ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں ہیں، حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے اقتدار کی نوک پر ملکی وسائل اور خزانہ ان کیلئے شجرِ ممنوع بنا دیا ہے۔ مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت اور اسکے حکمرانوں نے ملک کو اپنی ملکیت اور قومی خزانہ کو اپنی پاکٹ منی، عوام کو غلام، قیدی بنا رکھا ہے۔

۲۔ انگریز نے ہندوستان کو فتح کرنے اور قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کی حکومت کو ختم کیا۔

۳۔ انگریز نے ہندوستان کی قومی اور حکومتی زبان فارسی اور عربی کی سرکاری سرفرازی کو ختم کیا۔

۴۔ انگریز نے فارسی، عربی اور اردو زبانوں کی بجائے ہندوستان کی سرکاری زبان انگریزی کو حکومتی اور ملکی سطح پر مسلط کیا اور انگریزی زبان کے سرکاری دہشت گرد تیار کرنے شروع کر دیے۔

۵۔ انگریز نے مسلمانوں کے تعلیمی ادارے جو مسجد شریف اور درگاہ شریف سے منسلک تھے۔ ان کو بند کر دیا۔ مخیّر حضرات کی امداد یا حکومتی سطح پر جو ملکیتیں ان کے تعلیمی نظام اور ان کے اخراجات کو چلانے کے لیے وقف تھیں، وہ ضبط کر لی گئیں۔

۶۔ انگریز نے مسلمانوں کے مسجد اور درگاہ شریف سے منسلک تعلیمی اداروں کی بجائے سکول کالجز کا متبادل نظامِ تعلیم ہندوستان پر مسلط کر دیا۔ فارسی، عربی، اردو یا کسی ملکی زبان کی بجائے انگریزی کو سرکاری زبان مقرر کیا، مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کو ملکی سطح پر رائج کر کے مغربی کلچر تیار کرنا شروع کر دیا۔ قرآنِ حکیم کی سرکاری بالادستی کو پسِ پشت ڈال کر مسلمانوں کی تعلیم وتربیت اور تہذیب وثقافت کو ختم کرنے کا عمل جاری کر دیا۔

۷۔ انگریز نے ہندوستان کے مفتوحہ ملک پر اپنا تسلط قائم کرنے کے لیے سرمایادار، جاگیردار حکومتی ٹولہ تیار کیا۔ انگریزی زبان کو سرکاری زبان مقرر کیا۔ استحصالی قوانین ترتیب دئے۔ انتظامیہ، عدلیہ اور دوسرے سرکاری نظامِ حکومت کو چلانے کے لیے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور ان کے ماتحت عملہ کا ایک مخصوص طبقاتی تعلیمی نصاب اور طبقاتی تعلیمی ادارے مقرر کیے۔ جو آج تک مسلط ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۸۔ جہاں سے افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سکالر اور نوکر شاہی کے اہلکار حسب ضرورت تیار کرنا شروع کر دیے۔ جن کو طبقہ وائز کلاس ون، ٹو، تھری، فور کے نام سے پہچانا جاتا۔ ابھی تک حکمران انگریز کی انگریزی زبان، اس کا جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور غلامی کا عبرت ناک تھانے اور کچہری کا سرکاری استحصالی نظام و سسٹم مسلط کیے ہوئے ہیں۔

۹۔ انگریز نے اس قلیل سی سرکاری مشینری افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے سرکاری دہشت گردوں کے جبر وظلم، قتل وغارت اور ان کے قانونی تشدد کے ذریعے ہندوستان کے ایک بہت بڑے **ملک** پر ۹۰ سال تک حکومت کی۔ اسی انتظامیہ کے مُجرمان کے ذریعے عوام الناس کے خلاف جھوٹے، بوگس، جعلی کیس تھانوں، کچہریوں میں درج کیے جاتے۔ ناپسندیدہ افراد کو انگریز کا باغی، حکومتی غدار بنا کر جیلوں میں پابندِ سلاسل کیا جاتا۔ ہر قسم کے تشدد سے گزارا جاتا۔ پولیس مقابلوں کے ذریعے آزادی مانگنے والوں کا قتال کروا دیا جاتا۔ انگریز کی نظر میں تمام **ملک** کے عوام طالبان اور دہشت گرد بن چکے تھے اور وہ چُن چُن کر آزادی مانگنے والے افراد کا بے دریغ قتال کرتا رہتا۔ آج بھی انگریز کا پروردہ **ملک** دشمن غدار حکومتی دہشت گرد ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی مُجرم طبقہ وہی ظلم کی داستاں رقم کیے جا رہا ہے۔

۱۰۔ جھوٹے کیس، جھوٹی ایف آئی آر معصوم، بے گناہ، بے ضرر افراد کے خلاف سرِ عام درج کی جاتی ہیں۔ عدلیہ کے منصف ان معصوم عوام کو ان جھوٹے، بوگس کیسوں کے مطابق حسب ضابطہ سزائیں دیتے، بے شمار معصوم، بے گناہ، بے ضرر انسانوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا جاتا۔ عوام الناس کو ملزم و مُجرم، مجبور و بے بس، قیدی و غلام بنا کر رکھ دیا جاتا۔ ان کا معاشی اور معاشرتی قتال جاری رہتا۔ مسلمانوں کو نشانہ عبرت بنایا جاتا۔ انگریز کا یہ ظالمانہ وطیرہ آج بھی جاری ہے۔

۱۱۔ آج بھی عدلیہ، انتظامیہ، فوج شاہی، نوکر شاہی کا مراعات یافتہ دہشت گرد سرکاری مُجرم طبقہ اسی طرح پاکستان پر مسلط ہے۔ وہی طبقاتی تعلیمی ادارے، تعلیمی نصاب، حکومتی نظام، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی معاشی تقسیم اور تمام کالے غاصبانہ، استحصالی قوانین وضوابط، وہی مُجرمانہ نظام و سسٹم، وہی جھوٹے کیس، وہی معزز وکلا، وہی سرکاری عدل کش عدلیہ کے دہشت گرد، وہی معصوم، بے گناہ عوام الناس کے لیے جیلوں کی سزائیں، وہی پھانسی کے پھندے، وہی انگریزوں کا مسلط کیا ہوا حکومتی دہشتگرد ٹولہ، وہی مراعات یافتہ شاہی طالبان کا طبقہ، وہی عوام الناس، ان کی نسلیں انگریز کے دَور سے بدتر حالات سے دوچار ہیں۔ ان کے خلاف آواز اٹھانا ایک طیب دینی فریضہ بن چکا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت ۱۸۵۷ء میں انگریز نے ہندوستان میں عربی فارسی زبان کو ختم اور انگریزی زبان کو نافذ کردیا **باب** 13 **پیرا** 14-12

۱۲۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک وہی جاگیردار، سرمایا دار، اپوزیشن اور حکومتی دہشت گرد ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طالبان کا طبقہ کی نسلوں کے طلبا، طالبات شاہی طبقاتی، تفاوتی مخلوط تعلیمی اداروں کے تربیت یافتہ مرد و زن انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کے روپ میں پورے **ملک** پر مسلط ہیں۔ **ملک** کا آمرانہ حکومتی نظم و نسق چلاتے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر، سیاسی حکومتی ٹولہ اور اسمبلیوں کے ممبران تو بدلتے رہتے ہیں لیکن انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کے افسران تو ہمیشہ **ملک** پر مسلط رہتے ہیں۔ عوام کو قیدی بنانے میں ان کا بہت بڑا کردار ہے۔ بلکہ ان کی اعلیٰ کارگزاری کے مطابق ترقیاں ہوتی رہتی ہیں۔ **ملک** میں ان کی تعداد گننا ممکن نہیں اور اُسی طرح ان کے شاہی سرکاری ایوانوں کی تعداد، شاہی سرکاری رہائشی محلوں، شاہی قیمتی گاڑیوں، شاہانہ سرکاری سہولتوں، شاہی تنخواہوں اور شاہانہ پروٹوکول کے اخراجات کا بجٹ معلوم کرنا بھی ممکن نہیں۔ انگریز کا مسلط کیا ہوا ایک مفتوحہ **ملک** کی عوام پر جمہوریت کا یہ استحصالی انسانیت سوز نظام و ستم آج بھی رواں دواں ہے۔ اس کا تدارک ان کے خلاف اہلِ قلم اور ٹی وی اینکرز کا عوامی جہاد ہے جو انقلاب برپا کرسکتا ہے۔

۱۳۔ پاکستان کے دو صوبوں کو دولخت کرنے والا سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ، ان کو تحفظ فراہم کرنے والا مراعات یافتہ عدلیہ، انتظامیہ کا شاہی طبقہ اور ان کی نوکر شاہی کا عملہ، ان کے تھانے کچہریاں ۱۸ کروڑ عوام الناس کے لیے ایک ناسور بن چکے ہیں۔ قرآنِ حکیم کے آئین کے خلاف، جمہوریت کا نظامِ حکومت ملکی، ملی مجرموں کا استحصالی حکومتی کھیل جاری ہے۔ جس کے ذریعے حکومتی ٹولہ کے مُجرموں کے تخلیق شدہ انسانی احکام کو بجالایا جاتا ہے اور عوام الناس کے بنیادی حقوق چھینے جاتے ہیں۔ عوام کا معاشی اور معاشرتی قتال کیا جاتا ہے اعتدال و مساوات کو کچلا جاتا ہے۔ معصوم و بے گناہ، مجبور و بے بس عوام کو جھوٹے مقدمات میں پھنسایا جاتا ہے۔ جیلوں میں بند کیا جاتا ہے۔ پھانسی کے پھندے پر لٹکانے کا کھیل کھیلا جاتا ہے۔ پولیس اور افواج کی اعلیٰ عہدوں پر فائز شاہی سپاہ ان مجرموں، ان کی اولادوں اور ان کے محلوں کی محافظ بنادی گئی ہے۔ حکومتی ٹولہ کے مُجرموں کے معاشی معاشرتی قتال کے مُجرمانہ کیس نظریۂ ضرورت کے تحت ختم کردیے جاتے ہیں۔ فوج شاہی ان مجرموں کی پشت پناہی کرتی ہے۔ عدلیہ کو بے بس و مجبور بنا دیا جاتا ہے۔ یہ استحصالی تفاوتی نظامِ حکومت، اس کے حکومتی ٹولہ کو ایک بہت بڑے خونی انقلاب سے دوچار کرچکا ہے۔ وقت کروٹ لے چکا ہے، عوام بیدار ہو چکے ہیں۔ میڈیا ان مُجرموں کی نشان دہی کرچکا ہے۔

۱۴۔ ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے مالی، ذہنی، جسمانی تشدد میں سے گزارنے والے ملکی ملی غدار اور عوام کے دشمن ہیں۔ انگریز کے مفتوحہ **ملک** کی عوام پر اس کا مسلط کیا ہوا غاصب حکومتی دہشت گرد ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ طالبان کا سرکاری طبقہ، جمہوریت کا مُجرمانہ استحصالی نظام و ستم کو جاری رکھنے والے **ملک** و ملت کے مُجرم اور عوام الناس کے دشمن ہیں۔ ان دشمنوں کی حرکات و سکنات کو پہچاننا وقت کی ضرورت ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

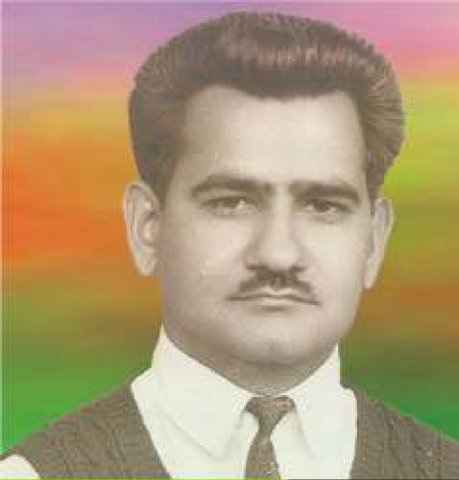


جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | ۱۸۵۷ء میں انگریز نے ہندوستان میں عربی فارسی زبان کو ختم اور انگریزی زبان کو نافذ کر دیا | باب 13 پیرا 15-16

۱۵۔ ملک سے انگریز صرف رخصت ہوا ہے۔ اس کے جاگیر دار، سرمایا دار افراد پر مشتمل مادہ پرست حکومتی غدار ٹولہ، مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی اور نوکر شاہی کا طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی انتظامیہ، عدلیہ، فوج اور نوکر شاہی کا طبقاتی معاشی، معاشرتی نظام ان جرائم کی لڑی ہے جو اسی طرح مسلط ہے۔ انگریز کے مفتوحہ ملک کی عوام پر مسلط کیا ہوا جھوٹے مقدموں اور سزاؤں کا نظام و سسٹم جاری ہے۔ عوام مجرمانہ نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور حکومتی ٹولہ اوران کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اس کو جاری رکھنا چاہتا ہے۔

۱۶۔ حکومتی سیاسی، فوجی ٹولہ اوران کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ان کا نظام و سسٹم دن بدن عروج کی منازل طے کرتا جا رہا ہے۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اوران کی نسلیں قرآنِ حکیم، حدیثِ مبارکہ اور سنت نبوی ﷺ کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، اسوۂ حسنہ اور حسنِ خلق کی الہامی رُوحانی انمول تعلیمی دولت سے سرکاری طور پر محروم کی جا رہی ہیں۔ جمہوریت کا سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور نوکر شاہی کی تعداد، ان کے سرکاری شاہی دفاتر کے فرعونی محل، ان کی شاہی سرکاری رہائشیں، ان کی انمول قیمتی گاڑیوں کی تعداد، ان کے ڈرائیوروں، گن مینوں، ان کے پروٹوکول سٹاف کی تعداد، ان کے خانساموں، مالیوں، چوکیداروں اور محافظوں کی تعداد اوران کے ذاتی بیشمار شاہی اخراجات ملک کا تمام بجٹ، تمام خزانہ اور ستر فیصد کسانوں کے پیدا کردہ تمام وسائل مال و دولت خام مال، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کی تیار کردہ تمام ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، اوران سے تیار کی ہوئی ہر قسم کی مصنوعات ان کی ملکیت بن چکے ہیں۔ ان کے تمام جرائم کو ان کی افسر شاہی، فوج شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی تحفظ فراہم کرتی چلی آ رہی ہے۔ ان کا یہ نظام و سسٹم دن بدن عروج پذیر ہوتا جا رہا ہے۔ جو ان کے اس استحصالی نظامِ حکومت کے خلاف آواز اٹھاتا اور قرآنِ حکیم کے نظامِ حکومت کی بات کرتا ہے۔ ان کو یہ طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر ملک میں بہت بڑے پیمانے پر ان کا قتال جاری کیے ہوئے ہیں۔ حکومتی ٹولہ اوراس کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اپنی اجارہ داری ختم کرنا نہیں چاہتا۔ اسلامی سوچ کے ۱۸ کروڑ پرستاروں اور قرآنِ حکیم کے آئین کی سرکاری بالادستی کو یہ حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔ حکومتی ٹولہ ہر قسم کے جھوٹے پراپیگنڈہ کا سہارا لیتا چلا آ رہا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۱۷۔ ملک کی یہ کیسی انگریز کی تیار کی ہوئی اندھی عدلیہ ہے اور اس کے بدنصیب عادل ہیں۔ جن کو آج تک یہ پتہ نہیں چل سکا کہ ملک میں معصوم، بے گناہ، اور بے ضرر انسانوں کے خلاف انگریز کے نظام وسسٹم جو اس نے ایک مفتوحہ ملک کی عوام پر اپنا تسلط مسلط کرنے کے لیے نافذ کر رکھا تھا۔ اس کے مطابق کتنے جھوٹے کیس ہر روز عدالتوں میں درج ہوتے ہیں، کتنے حکم امتناعی عدالتیں ان پر جاری کرتی ہے۔ کتنا عرصہ ان جھوٹے کیسوں کو ختم کروانے میں وقت لگتا ہے۔ کتنے جھوٹے کیسوں میں جھوٹے وکیل ہر روز پیش ہوتے ہیں۔ اس نظام وسسٹم اور ان کیسوں کی تعداد بڑھنے سے کتنے ججوں اور وکلا کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ اس طرح ملک کے تمام سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اور تمام مراعات یافتہ طبقہ کی نسلیں جج اور وکلا بنتی جاتی ہیں۔ اتنی ہی عوام کے مقدمات، وکلا کے اخراجات رشوت، سفارش، کرپشن بڑھتی جاتی ہے اور انصاف مفقود ہوتا جاتا ہے۔ اسلامی نظام عدل کی روشنی میں سے ایک سرکاری فرمان کے تحت تمام جعلی، بوگس، جھوٹے کیس ختم کیے جا سکتے ہیں۔ اتنی بڑی عدلیہ، انتظامیہ اسلامی نظام عدل کا ناسور بن چکی ہے جو جرائم کو جنم دیتی ہے۔

۱۸۔ ملک میں رائج الوقت جمہوریت کا سرمایادار، جاگیردار ٹولہ اور کم وبیش چھ ہزار سیاسی مجرم اور فوج کا ایک باغی مجرم فوجی ڈکٹیٹر، اس کا پسندیدہ جرنیل اور اس کے چند کور کمانڈر نو لاکھ فوجی سپاہ اور ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو قیدی بنا کر ملک پر مارشل لا اور سیاسی، فوجی جمہوریت کا استحصالی نظام مسلط کر دیتے ہیں۔ اس طرح فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرموں کا سیاسی، فوجی حکومتی غدار اور غاصب مجرم ٹولہ بار بار ملک کے حکومتی پنڈال پر قبضہ کرتا چلا آ رہا ہے۔ ان کی لوٹ کھسوٹ اور قتال کے کیس، حکومتی وراثتیں اپنی ملکیتیں بنانے کے جرائم ان کی روزمرہ کی زندگی بن چکی ہے۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ دن بدن پھیلتا جا رہا ہے۔

۱۹۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو نے پاکستان کو دولخت کیا۔ ۹۳ ہزار سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنایا۔ ون یونٹ کو فوجی اور سیاسی اقتدار پر فائز مجرموں نے توڑا۔ چار صوبے بنا دئے۔ ان صوبوں میں چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکرز، چاروں صوبوں کے ایم پی اے کی طالبان، دہشت گردوں کی افواج تمام ملک میں پھیلا دی۔ ان کے ساتھ ایک بہت بڑی مراعات یافتہ طبقہ کی فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کی افواج ملک کے عوام کو فتح کرنے کے لیے بڑھا دی۔ اس کے علاوہ سینٹ کا ایک سب سے بڑا ادارہ بنا ڈالا جس پر ملک کے اعلیٰ ترین جاگیردار، سرمایادار ٹولہ مسلط کر دیا۔ ان کے ساتھ بھی مراعات یافتہ طبقہ منسلک کر دیا۔ ان کے شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، انمول گاڑیوں کے بجٹ کا کون حساب لگائے۔ ان کی شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں، ان کی منہ مانگی رشوت، کمیشن، کرپشن کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ یہ غریب عوام کا غریب پرور دھوکہ باز، مجرم رہنما تھا جو جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کا ایجنٹ نکلا۔

۲۰۔ دوسرا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ملک کا غدار اور منتخب حکومت ختم کرنے کا مُجرم تھا۔ جس نے اپنی سرکاری وسیاسی پارٹی مُسلم لیگ ق بنائی۔ اس نے ملکی منتخب نواز شریف کی جمہوری حکومت جس نے عوام سے بہت بڑا امینڈیٹ حاصل کیا۔ اس کی حکومت پر فوج کے ذریعے شب خون مارا اور ملک پر قبضہ کرلیا۔ ۱۸ کروڑ ملکی عوام اور نو لاکھ فوجی سپاہ کو قیدی وغلام بنالیا۔ اس نے امریکی اشارے پر نواز شریف کی حکومت کا تختہ اُلٹا۔ وجہ یہ تھی کہ نواز شریف نے امریکہ کی دھمکی کے خلاف ایٹمی دھماکہ کیا جو عوام کی خواہش تھی۔ اس کے علاوہ اس نے موٹر وے کا کراچی سے پشاور کا پلان بنایا اور اس پر کام جاری کروایا۔ تیسرا اس نے گوادر کی بندرگاہ کی تعمیر کا کام چین کو دے دیا جو اس کو سخت ناگوار تھا۔ اس نے اپنے دور میں اپنی سیاست کا رخ چین کی طرف موڑ لیا جو امریکہ کے ماسٹر پلان کے خلاف تھا۔ امریکہ تو پاکستان میں داخل ہو کر روس اور چین کے سر پر بیٹھنا چاہتا تھا۔ اس طرح فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے کور کمانڈر جنھوں نے امریکہ کے ساتھ سازباز کی اور فوج کے ذریعے بغاوت کا پروگرام بنایا اور ملک پر قبضہ کرلیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے چند کور کمانڈر پاکستان کے غدار اور ملک دشمن تھے۔ جنھوں نے ملک کے خلاف بغاوت اور غداری کی۔ امریکہ نے اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے خوب بلیک میل کیا۔ اس نے افغانستان اور امریکی جنگ میں امریکہ کا ساتھ ہی نہیں بلکہ اپنے ملک کی سرزمین کو جنگی مقاصد کے استعمال کے لیے اجازت دی۔ اپنے کور کمانڈروں اور مُسلم لیگ کی مشاورت سے شمسی ایئر بیس امریکی افواج اور نیٹو فورسز کی چھاؤنی بنادی گئی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے کور کمانڈر، اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق نے باہمی مشاورت کے بعد ملک میں ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر جاگیردار، سرمایا دار جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی مستورات کو جمہوریت کے حکومتی ایوانوں کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیر، مشیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدرِ مملکت کے عہدے عطا کردیے۔ ان کے اخراجات کسے برداشت کرنے تھے۔ پاکستان میں قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے خلاف مخلوط تعلیم مخلوط، معاشرہ، مخلوط حکومت کا مغربی جمہوریت کا نظامِ کُفر امریکہ کے زیر سایہ مخلوط کلچر تیار کرنے کا نظام مسلط کردیا۔ ملک میں فحاشی، بے حیائی بدکاری زناکاری پھیلانے کا عمل جاری کرلیا۔ ملک کو ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر رکھ دیا۔ لال مسجد کے تین ہزار طلبا، طالبات کا قتال، شمالی علاقہ جات پر ڈرون حملوں کا آغاز، بلوچستان میں بگٹی کا قتال، امریکہ کی سی آئی اے۔ بلیک واٹر، اسرائیل کی موساد، انڈیا کی را جیسی فوجی ایجنسیوں کا پورے ملک میں پھیلاؤ، دہشت گردی کا آغاز اس کے حکومتی نشان ہیں۔ ان قرآنِ حکیم کے آئین کے باغیوں اور ملک پر مارشل لا کی حکومت مسلط کرنے کے مُجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا اہلِ وطن کی مجبوری بن چکا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، فوجی کمانڈر اور چند کور کمانڈر، مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، دوسری اتحادی مُجرم حکومتی جماعتیں، ڈمی اپوزیشن اور نظریۂ ضرورت کے تمام سیاسی جماعتوں کے مُجرموں کے حکومتی ٹولہ کے خلاف بغاوت، غداری کا کیس آزاد عدلیہ کو از خود چلانا ہوگا۔ کیوں کہ کوئی نظریۂ ضرورت کا مُجرم نہ حکومت چھوڑنا اور نہ اس کالے قانون کے خلاف عدالت کی طرف رجوع کرنا چاہتا ہے۔ ملک کے حالات کو درست کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۲۱۔ پاکستان میں عدل قائم کرنے کے لیے ایک سرکاری فرمان جاری کرنا کافی ہے کہ جس شخص نے جھوٹا کیس دائر کر رکھا ہے وہ فوری طور پر واپس لے۔ ورنہ مُجرم کو دس لاکھ سے لے کر ایک کروڑ تک جرمانہ اور دس سال قید کی سزا ہوگی۔ عدالتیں خالی، وکلا کی مُجرمانہ مارکیٹ ختم ہو جاتی ہے۔

۲۲۔ تمام نظریہ ضرورت کے کالے قانون کی بنا پر جن مُجرموں کے خلاف معاشی معاشرتی قتال کے کیس موجود تھے، ان کو عدالت کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا جائے۔ جو مُجرم ہوں، ان کو قانون کے مطابق سخت سزائیں دی جائیں۔ ملک میں جرائم اور مُجرموں کا بیج ختم ہو جاتا ہے۔

۲۳۔ ملک میں تمام حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند، دفتری، کلرک، سپاہی، معلم کے مطابق ملکی خزانہ سے تنخواہیں مہیا کرنی ہوں گی۔

۲۴۔ ملک کے سرکاری شاہی ایوانوں کو ختم کر کے اور ان کو اٹھا کر مسجد شریف کے پاک وطیب صحن تک پہنچانا، اسلامی نظام مملکت کا حصہ ہے۔

۲۵۔ ملک کا نظام مملکت چلانے والے اعلیٰ وادنیٰ اہلکاروں کو سرکاری رہائشیں ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہُنر مند، کلرک، گن مین، سپاہی، معلم یا شہری کے معیار کی کٹیا یا گھر مہیا کرنا حکومت کا فرض بنتا ہے۔ آقا اور غلام کا تضاد ختم کرنا ہو گا۔ اپنی زبان کو رائج کرنا ہوگا تا کہ عوام الناس کی بینائی، سماعت، گویائی اور شعور بحال ہو اور عوام کو معلوم ہو کہ حکمران کیا کر رہے ہیں۔

۲۶۔ حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو سرکاری قیمتی گاڑیاں مہیا کرنے کی بجائے عوامی ٹرانسپورٹ کا راستہ دِکھانا کوئی معیوب کام نہیں۔ تمام مغرب اس پالیسی پر گامزن ہے۔

۲۷۔ جمہوریت کی بجائے قرآنِ حکیم کی روشنی میں شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت کا نافذ کرنا کوئی مشکل نہیں۔ یونین کونسل کی سطح پر عوام کو اپنا نیک، صالح، ایماندار، دیانت دار، مخلص، محنتی، اعلیٰ اہلیت کا وارث نمائندہ چننا جو کار مملکت چلا سکے اور اس کی زندگی نبی کریم ﷺ کے اخلاق و کردار کے قریب ترین ہو علاقہ کے عوام کا فریضہ ہے۔ کوئی شرابی کوئی زانی، کوئی دھوکہ باز، کوئی رہزن، کوئی وڈیرا اس چناؤ میں شامل نہ ہو۔ عوام خود فیصلہ کرلیں گے۔

۲۸۔ اردو زبان کی سرکاری بالادستی نافذ العمل کی جائے گی۔ انگریزی زبان کو ثانوی حیثیت دی جائے گی۔ تمام علوم کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے گا۔ طلبا، طالبات کو کتابی علم کے ساتھ ساتھ مختلف ہُنر سے وابستہ شعبوں کی فزیکل ٹریننگ بھی جاری کی جائے گی۔

۲۹۔ ملک کا ایک تعلیمی نظام و تعلیمی نصاب قومی زبان اردو میں قرآنِ حکیم کے مطابق جدید علوم کی روشنی میں تیار کیا جائے گا۔ عوام کی بینائی، سماعت، گویائی اور شعور بحال کیا جائے گا۔

۳۰۔ مستورات کے حقوق کا قرآنِ حکیم کی روشنی میں مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ ماں کا تقدس بحال کیا جائے گا، بہن کے رشتہ کی حرمت کا نظام نافذ کیا جائے گا۔ بیٹی کے پیار کی دنیا آباد کی جائے گی۔ بیوی کا معاشرے میں اعلیٰ مقام اس کی اولاد اور شوہر دین کی روشنی میں قائم کرنے کے پابند ہوں گے۔ پاکستان میں مستورات کی عصمت وعفت کی حفاظت اور ان کا اعلیٰ وافضل مقام دنیا دیکھے گی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے جرنیل اور چند کور کمانڈروں نے مارشل لا لگا کر ملک کے آئین کے خلاف بغاوت اور غداری کی۔نواز شریف کی جمہوری حکومت کو امریکہ کے اشارے پر ختم کر کے اس کو قیدی بنایا اور اسے ملک بدر کر دیا۔حکومتی پنڈال پر قبضہ کر لیا۔ایک نئی (مُجرموں پر مشتمل) سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق تیار کی۔ایم کیو ایم کے مُجرموں کو ساتھ ملایا۔ملک کے تمام سیاسی مُجرموں کے جرائم معاف کیے، ان کو اپنے ساتھ حکومت میں شامل کر لیا۔مارشل لا کی گن پوائنٹ پر جمہوریت کے الیکشن کروائے۔اپنے پسند کے مجرموں کو الیکشن میں کامیاب کروا کر جمہوریت کے نام پر ایک خود ساختہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ (ق) کے نام کی بنالی۔ ایک کمزور، ڈمی سی اپوزیشن بنا کر ملک میں فوجی ڈکٹیٹر اور اس کی تیار کردہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ (ق) کا حکومتی ٹولہ ملک میں دندناتا اور اپنی من مانی کرتا رہا۔سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مُجرموں نے ملک میں خوب لوٹ مار مچائی۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کی خاطر بین الاقوامی طاقت امریکہ کو ساتھ ملایا۔امریکہ کی پشت پناہی حاصل کرنے کے عوض اس نے پاکستان کو اس کے پاس گروی رکھ دیا۔امریکہ کی ہدایات کے مطابق پاکستان کی اندرونی، بیرونی پالیسیوں پر امریکہ کی اجارہ داری مسلط ہوتی گئی۔مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے سیاسی، معاشی، معاشرتی مُجرموں کا حکومتی ٹولہ جن کے تمام لوٹ مار، قتال اور ہر قسم کے مُجرمانہ کیس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ان کے تعاون کے حصول کی بنا پر معاف کر دیے تھے۔ملکی غدار اور ملی مُجرم ملک کے تمام صوبوں میں الیکشنوں میں بطور مُسلم لیگ (ق) ایم کیو ایم کے امیدوار شامل ہوئے اور فوج کی پشت پناہی کی وجہ سے ان کے امیدوار الیکشنوں میں بہت بڑی تعداد میں جیتے۔ ملک کی تمام اسمبلیوں میں ان کے ممبران کی تعداد بڑھ گئی۔انھوں نے دوسری جماعتوں کو ساتھ ملایا اور ایک ڈمی سی اپوزیشن بنا کر حکومت کرنا شروع کر دی۔مارشل لا کی نوک پر ہر جرم قانون بنتا گیا۔

۲۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے چند کور کمانڈروں اور ان کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ان کی تیار کی ہوئی ڈمی اپوزیشن نے نو لاکھ فوج اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ، ان کی نسلوں کا جو معاشی و معاشرتی قتال اور جو ظلم اور فزیکل قتال اہلِ وطن کا کیا۔اس کی مثال ۱۹۴۷ء سے لے کر اس کی غاصبانہ حکومت تک کسی اور فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ کی نہیں ملتی۔اس کے چند جرائم کی اختصاری لسٹ درج ذیل ہے۔

۳۔کارگل کے پہاڑوں پر پاکستان کی نہتی فوج کا ہندوستان کی فوج سے قتال کروانا ایک نا قابل معافی جرم ہے۔فوج کا قتال اور فوج کی رسوائی کی سزا اس کو آج تک نہیں دی گئی۔

۴۔۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کی خواہشات کے خلاف ان کو مارشل لا کا قیدی بنا لینا، امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے مل کر افغانستان جیسے ہمسائے مُسلم ملک اور اس کی معصوم، بے گناہ عوام پر بغیر کسی جواز کے حملہ آور ہونا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت | تمام پیغمبران کی اُمتوں پر پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل مادہ پرست حکومتی ٹولہ قابض ہو گیا | باب 14 پیرا 5-11

۵۔افغانستان کے خلاف پاکستان کا شمس ائیربیس امریکہ اور اس کے حواریوں کو مہیا کرنا، دنیا بھر کے ممالک کی افواج، جدید اسلحہ کو افغانستان اور اس کی عوام کے خلاف استعمال کرنا۔

۶۔پاکستان کو امریکہ کی جنگی چھاؤنی بنا دینا۔پاکستان کی دھرتی سے امریکہ کے جنگی جہازوں کا افغانستان کی سرزمین پر ڈیزی کٹر بموں، میزائلوں اور دوسرے جدید اسلحہ سے تباہی مچانا۔افغانستان کے شہروں، قصبوں، درسگاہوں، عوامی مراکز، خوراک اور پانی کے ذخیروں کو ختم اور نیست و نابود کرنا۔

۷۔امریکی فوجیوں کا افغانستان کے معصوم، بے گناہ بچے، بوڑھوں، جوانوں، ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کا بے دریغ قتال کرنا۔بے شمار انسانوں کے اعضا فضا میں بکھیرنا۔

۸۔افغانستان کی عوام کو طالبان کا نام دے کر ان کا بے دریغ قتال کرنا۔عوام الناس کو پکڑ کر پنجروں میں بند کرنا۔ان کو قیدی بنانا، ان کو نکیلیں ڈالنا، ان کو اذیتیں دے کر ان کا قتال کرنا، ان کو دوسرے ممالک کی بدنام زمانہ جیلوں میں منتقل کرنا، ان کو انسانیت سوز سزائیں دینا، انسانیت کی بے حُرمتی کرنا، امریکہ جیسی عالمی طاقت اور اس کے حواریوں کا عبرتناک اور گھناؤنا کردار ادا کرنے میں ان کا ساتھ دینا۔اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ کا انسانیت کے خلاف اپنے اقتدار کے تحفظ کی خاطر ایک ناقابل معافی مُجرمانہ کردار تھا۔اس کی سزا، سزائے موت ہے۔پھانسی کا پھندا اس کے مُجرمانہ کردار کی سزا کے لیے اس کا اور اس کے حکومتی ٹولہ کا انتظار کرتا چلا آ رہا ہے۔

۹۔امریکہ، برطانیہ اور اس کے حواری ممالک کے ماسٹر مائنڈ حکومتی ٹولہ نے اس سے قبل جاپان کے خلاف اس کے دو شہروں ہیروشیما، ناگاساکی پر ایٹم بم برسائے۔جس سے لاکھوں انسان پل بھر میں خاکستر ہو کر رہ گئے۔آج تک ان کی نسلیں ایٹمی تابکاری کے اثرات کی وجہ سے بے شمار مختلف بیماریوں میں مبتلا اور معذور پیدا ہوتی چلی آ رہی ہیں۔

۱۰۔اس حقیقت کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کہ کم و بیش تمام مغربی ممالک کے اربوں انسان حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دین ابراہیم کے ماننے والے ہیں۔چار اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان ہیں۔حضرت داؤد علیہ السّلام، حضرت موسیٰ علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جیسے عظیم پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان ہیں۔

۱۱۔ان اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کی بدقسمتی یہ ہے۔کہ سب ممالک کے پانچ چھ ہزار مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے اپنے اپنے ممالک میں کروڑوں پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان اور ان کی نسلوں کو ان کی الہامی کتابوں کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں اور ان سے تیار ہونے والی تہذیب کو ختم کر کے ان کی اُمتوں کے فرزندان کے ساتھ ایک بہت بڑے دھوکے سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے الہامی نظامِ حیات، ان کے ازدواجی نظام، ان کے خاندان کے نظام، ان کے پاکیزہ عصمت و عفت کے نظام، ان کے اخوت و محبت کے نظام، ان کے عفو و درگزر کے نظام، ان کے امانت و دیانت کے نظام، ان کے اعتدال و مساوات کے نظام، ان کے ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے نظام، ان کا دنیا کی بے ثباتی کی تعلیمات کا نظام، ان کا عبادت و ریاضت کا نظام، ان کے حسنِ خلق کا نظام، ان کے اسوۂ حسنہ کا نظام، ان کا مخلوقِ خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا نظام، ان کا بھوکے کو خوراک، پیاسے کو پانی، ننگے کو لباس اور بیمار کو شفا تک دوا مہیا کرنے کا نظام اور ان کی الہامی تعلیمات کی روشنی میں عدل و انصاف مہیا کرنے کا نظامِ حکومت سرکاری سطح پر ختم کر دیا گیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت — تمام پیغمبران کی اُمتوں پر پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل مادہ پرست حکومتی ٹولہ قابض ہوگیا — باب 14 پیرا 16-12

۱۲۔ تمام پیغمبران کی اُمتوں اور ان کی نسلوں کے تمام ممالک میں مادہ پرست پانچ، چھ ہزار افراد پر مشتمل ٹولہ نے ایک نیا اور جدید نظریات اور اخلاقیات پر مشتمل باطل، غاصب مذہب، جمہوریت کے نام سے دینِ ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران کے الہامی نظریات، نظامِ حیات، اخلاقیات، تعلیمات کے خلاف مسلط کر رکھا ہے، جو ایک مذہبی المیہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

۱۳۔ مغربی جمہوریت کی بنیاد مختلف مادہ پرست فلاسفرز، سائنسی دانشوروں کے نظریات پر مشتمل ہے جو مادہ پرستی، مادی قوت، مادی وسائل، اقتصادی ترقی، سائنسی ترقی، مادی طاقت کے حصول کا راہ دِکھاتی ہے۔ مادی قوت، مادی طاقت کا نظام، اس کے اصول وضوابط، قوانین، نظامِ حیات، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے سکول کالجز، یونیورسٹیوں کے ذریعے جو مغربی جمہوریت کا کردار وتشخص تیار ہوتا ہے۔ وہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی صنعتی ترقی، مادی ترقی، مادی خوشحالی، خودغرضی، نفس پرستی، عیش وعشرت، مادی زاویہ فکر اور ضروریاتِ حیات کے حصول میں گم کر دیتا ہے۔ ہر جائز و ناجائز طریقہ سے مال و دولت کا حصول، شاہانہ زندگی گزارنے کا شعور، ذرائع آمدن، وسائل پر قبضہ کرنا، شاہانہ زندگی گزارنا ان کی زندگی کا مشن بن جاتا ہے۔

۱۴۔ مغربی جمہوریت کے مادہ پرستوں کے نظریات کا تیار کیا ہوا کردار وتشخص فرد، افراد، اقوام، ممالک اور تمام مرد وزن مادی ترقی، اقتصادی ترقی، صنعتی ترقی، سائنسی ترقی کی دوڑ میں گم ہوتے جاتے ہیں۔ بنی نوعِ انسان دن رات مسلسل اور منظم طریقہ کار کے ذریعے مادہ پرستی کے ایک مخصوص نظام یعنی سسٹم کے تابع ایک ہی عمل جاری رکھتا ہے۔ لامحالہ جس سے یہ ترقی انسانی ذہن وقلب پر بتدریج قبضہ کرتی جاتی ہے۔

۱۵۔ انسانی قافلہ اپنی زندگی کی مسافتیں مال و دولت، وافر ضروریاتِ حیات، خودغرضی، حق تلفی، لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت، نفس پرستی، جنس پرستی، عیش وعشرت کے صحرا میں غرق کرتا جاتا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ انسان صرف اس دنیا میں نامعلوم مقام سے آتا اور نامعلوم منزل کی طرف چلا جاتا ہے۔ وہ دنیا کی بے ثباتی کی آگاہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے جب اس پر توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

۱۶۔ پیغمبران کے نظریات، عقائد، عبادات، طرزِ حیات اور تہذیب کو ختم کرتے، جمہوریت کے منتخب حکومتی نمائندگان اسمبلیوں کے ذریعے مادہ پرستی کے حصول کے لیئے ایسے قوانین ضوابط تیار کرتے ان کو کثرت رائے سے پاس کر کے پیغمبران کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے متضاد اور خلاف ان کی اُمتوں اور ان کی نسلوں پر مسلط کرتے چلے آرہے ہیں۔ جن سے دنیائے عالم میں تمام پیغمبران کے الہامی نظریات، عقائد اور تعلیمات کی جڑیں اُکھڑتی اور ان کی مذہبی تہذیب ختم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس کا تدارک تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو کرنا ان کا مذہبی فریضہ ہے



بابا جی عنایت اللہ



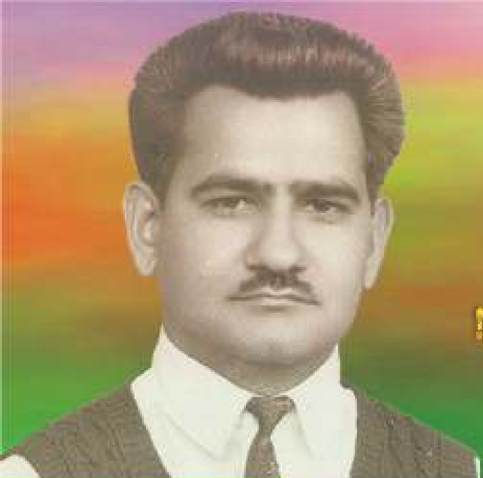
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | تمام پیغمبران کی اُمتوں پر پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل مادہ پرست حکومتی ٹولہ قابض ہوگیا | باب 14 پیرا 19-17

۱۷۔ جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور اس کے تعلیمی ادارے پیغمبران کے کلچر اور تہذیب کے خلاف ایک نئے کلچر اور نئی تہذیب کو جنم دیتے آرہے ہیں۔ جمہوریت اور اس کے مادہ پرست فلاسفرز کے حکومتی ٹولہ کے پرستاروں نے بین الاقوامی سطح پر تمام پیغمبران کی اُمتوں کو جمہوریت کے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں کا حکومتی پھندا ڈال کر ان کو نظریاتی، اخلاقی، تعلیمی، تہذیبی تضاد کی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر رکھا ہے۔ تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو داؤدی، یہودی، عیسائی اور مسلمان کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ جبکہ پیغمبران کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں کو ملکی سطح پر ختم کر کے معاشرے میں سرکاری سرفرازی سے محروم کر رکھا ہے۔ پیغمبران کی اُمتوں کو نئے جمہوریت کے کُفر کے مذہب میں کنورٹ کیے جا رہے ہیں جو ایک بہت بڑا المیہ ہے۔

۱۸۔ مادہ پرست فلاسفرز کے نزدیک مادی خوشحالی کے لیے مادی وسائل پر قبضہ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مادہ پرست فلاسفرز کے نزدیک نیچرل فلاسفی، مادی قوت، مادی طاقت کے طاقتور مادہ پرست فرد یا ایسے افراد پر مشتمل انسانی ٹولہ کا جمہوریت کے اس سسٹم کے تحت ان کا حق بنتا ہے۔ ان کے نزدیک مادی وسائل کا حصول کسی کوڈ آف اخلاقیات کا پابند نہیں۔ وہ عوام الناس سے ان کے وسائل، مال و دولت اور ذرائع آمدن چھیننا، ان کے استحصالی طریقہ کار سے استحصال کرنا اور ان کا قتال کرنا اس نظام کا اہم حصہ ہے۔ اسی مادی طاقت، مادی قوت کو بروئے کار لا کر جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کو ترتیب دیتے ہیں۔ جمہوریت کا الیکشن کا طریقہ اور اس کے اخراجات اسی مادہ پرست ٹولہ کے ناصب افراد برداشت کر سکتے ہیں اور وہی الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں۔ بہترین مادی طاقت، مادی قوت، مادی وسائل کے حامل مادہ پرست افراد اپنے اپنے حلقۂ انتخاب میں بطور امیدوار کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں عظیم مادی قوت کے مالک اسی مادی طاقت کی برتری سے ممبران منتخب ہو کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ ملکی اقتدار اور حکومت پر قابض ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ مادہ پرستی کے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے کلچر کو بذریعہ سکول، کالجز، یونیورسٹیوں فروغ دیتے اور مذہب کی تہذیب کو ختم کرتے چلے آرہے ہیں۔

۱۹۔ جمہوریت اور اس کا نظامِ حکومت انہی پانچ، چھ ہزار مادی پرستاروں کی ملکیت بن چکا ہے۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے کروڑوں اہل وطن عوام الناس اور ان کی نسلوں کو مفلوج، اپاہج، قیدی، غلام، بے بس، مجبور اور محکوم بنا لیتے ہیں۔ اسمبلیوں سے استحصالی قوانین پاس کرتے، مادی وسائل پر قبضہ کرتے، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے لگاتے، کسانوں کی پیداوار اور خام مال، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کی تیار کی ہوئی مصنوعات پر قبضہ کرتے، اندرونی، بیرونی ممالک کی تجارت اور تجارتی اداروں پر قابض ہوتے، ملکی خزانہ کو ٹیکسوں سے بھرتے، اپنے تصرف میں لاتے اور اپنی ملکیتوں میں اقتدار کی نوک پر بڑھاتے رہتے ہیں۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کی عدلیہ کے عادل ان کے حقوق کا تحفظ کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ کیا عوام اتنی بات بھی سمجھ نہیں سکتے کہ اگر مغربی جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت نہ ہو گا تو اس کا ناصب حکومتی ٹولہ بھی نہ ہو گا۔ اگر ناصب حکومتی ٹولہ نہ ہو گا تو اس کے استحصالی نظامِ حکومت کی انتظامیہ اور نظام عدل کے منصف کب رہیں گے۔ یہ انتظامیہ اور عدلیہ جمہوریت کے کُفر کے نظامِ حکومت کی ایک اہم کڑی ہیں۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے خلاف اہل قلم اور ٹی وی کے اینکروں کا جہاد اور ان کے نظام یعنی سسٹم کا خاتمہ تمام اُمتوں کے فرزندان پر واجب ہو چکا ہے۔ ان کے شاہی اخراجات، شاہی محلوں، انمول گاڑیوں، شاہی ایوانوں کے شاہی اخراجات کا بوجھ ملک و ملت کے کندھوں سے اتر جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

بلائے وقت | تمام پیغمبران کی اُمتوں پر پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل مادہ پرست حکومتی ٹولہ قابض ہو گیا | باب 14 پیرا 22-20

۲۰۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چیف کمانڈر اور چند کور کمانڈروں نے نو لاکھ فوجی سپاہ کو قیدی بنایا۔ اس نے جمہوریت کے نام پر ایک فوجی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق بنائی۔ تمام ملکی مجرموں اور اپنی پسند کے حواریوں کو اقتدار کی نوک پر الیکشن کے ذریعے قومی، صوبائی، سینٹ کے ممبران چن لیے۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا قیدی، غلام اور محکوم بنا دیا گیا اور پاکستان کو ایک اذیت ناک جیل میں بدل کر رکھ دیا۔

۲۱۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے دور کی ذاتی عدلیہ نے اس کے تمام جرائم کو جائز قرار دیا۔ جس کی بنا پر فوجی ڈکٹیٹر اس کے چند کور کمانڈر اور اس کی تیار کی ہوئی جمہوریت کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم پاکستان پر حکومت کرتی رہی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا پسندیدہ جرنیل اور چند کور کمانڈر، اس کا تیار کیا ہوا مُسلم لیگ ق اور ایم کیو ایم کا حکومتی ٹولہ، اس کے دورِ حکومت کے حکومتی جج ملک و ملت کے غدار اور ملک کی سلامتی کے خلاف امریکہ جیسی بیرون طاقت کے اشاروں پر ملک دشمن پالیسیاں اور خفیہ معاہدوں پر دستخط کرتے رہے۔ ان کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان، دہشت گرد اور ملک دشمن کا نام دے کر ان کا اور معصوم، بے گناہ عوام الناس کا قتال کرواتے آرہے ہیں۔ محبِ وطن اہل قلم دانشوروں اور انسانیت کے حقوق کے محافظ ٹی وی کے اینکروں سے ملتجی ہوں کہ وہ مُسلم اُمہ اور ان کے فرزندان کو ان غاصبوں اور ان کے استحصالی جمہوریت کے نظامِ حکومت سے ان کی جان چھڑوائیں۔ اس کا صلہ ان کو ربُ العزت دیں گے۔

۲۲۔قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے خلاف حقوقِ نسواں کے نام پر چادر اور چار دیواری کا نظام ختم کر کے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری اور ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات ختم کرنے کا قانون مُجرم اور غدار قومی اسمبلی کے ممبران کے ذریعے پاس کروا کر پاکستان کو غیر اِسلامی سٹیٹ بنا دیا۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف ایک غیر اِسلامی قانون مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر مسلط کر دیا۔ حقوقِ نسواں کے غیر اِسلامی قانون کیخلاف لال مسجد اسلام آباد کی ہزاروں طالبات اور طالب علموں نے اس حکومتی ٹولہ اور ان کے مُجرمانہ قانون کے خلاف احتجاج کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق کے حکومتی ٹولہ اور عدلیہ کے ججوں نے ان کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر ان کا رینجر اور فوج کے ذریعے قتال کروا دیا۔ فوج اور عوام کے درمیان نفرت کا بیج بو دیا۔ ملک میں خانہ جنگی شروع کروا دی۔

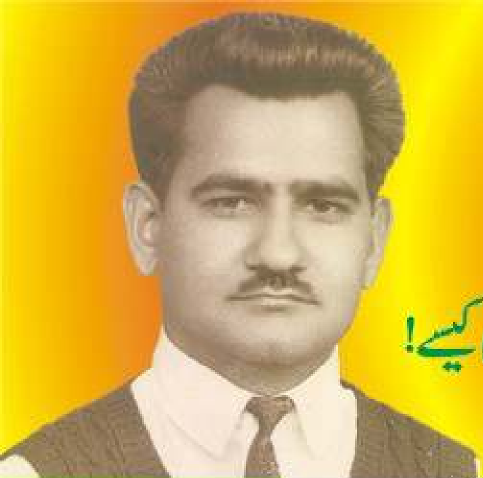


بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۳۔ معصوم، مجبور، محکوم ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو حقوق نسواں کے قانون سے حکومتی ٹولہ نے اپنی ہی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ٹولہ اور ان کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کی فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کا حصہ بنا دیا اور عوام کو ان کی مستورات کا قیدی، غلام محکوم بنا دیا گیا۔ غریب، بے بس، بے روزگار، زیر عتاب عوام پہلے ہی اس قابل نہ تھے کہ وہ ۴۹ فیصد جاگیردار، سرمایادار حکومت ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے شاہی اخراجات برداشت کر سکتے۔ ان کے لوٹ کھسوٹ، ملکی خزانہ کی بندر بانٹ، شاہانہ زندگی کے شاہی اخراجات، اسمبلی ہالوں، شاہی ایوانوں، سرکاری انمول گاڑیوں، شاہی رہائشوں، رشوت، کرپشن، کمیشن کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہی نہ تھے۔ ان کو ان کی ۵۱ فیصد مستورات کا حکومتی ایوانوں تک پہنچانا مِلت کے لیے ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ کیا جمہوریت کے ۴۹ فیصد مردوں ۵۱ فیصد مستورات کے استحصالی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے علاوہ ۷۰ فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، کی اولادوں میں کوئی ایک شخص یا ایک عورت بھی ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر، مشیر، سفیر، وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنر وزیر اعظم، صدر پاکستان کے عہدے پر فائز ہے تو اہلِ وطن کو بتا دو۔ چھ ہزار جاگیردار، سرمایادار جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے مرد و زن انگریز کے پروردہ طالبان اور ملکی دہشت گرد ہیں، جنھوں نے ملک کے وسائل، مال و دولت، خزانہ کو اپنی ملکیت بنا رکھا ہے۔ ان کے علاوہ ملک کا کوئی فرد ان کی حکومتی ملکیتوں کی طرف دیکھ بھی نہیں سکتا۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں سے ان کا دین، قرآنِ حکیم اور محمد الرسول اللہ ﷺ کا آئین، نظریات اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے چھین چکے اور ختم کر چکے ہیں۔ ان کی جگہ مغربی جمہوریت اسمبلی ممبران کے تخلیق کیے ہوئے کُفر کے منشور، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی طبقاتی ادارے ۱۹۴۷ سے جاری ساری ہیں۔ مِلت کے لیے ملک ایک جیل بن چکا ہے۔ جہاں پر یہ ملک کی اسلامی تہذیب کو ختم کرتے، اہل اسلام کو بے دین بناتے، ان کے وسائل، مال و دولت لوٹتے، خزانہ کو اپنی ملکیت بناتے، جمہوریت کے کُفر کے نظامِ حیات میں کنورٹ کرتے جا رہے ہیں۔ ٹی وی کے عظیم اینکرو! ذرائع ابلاغ کے قلمکارو! اٹھو اور ان کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دو۔ جمہوریت کے حقوق نسواں کے استحصالی قانون کو فوری طور پر ختم اور حکومتی ٹولہ کے مُجرموں کو تختۂ دار تک پہنچاؤ! اللہ تعالیٰ جی ان کو اور مِلت اسلامیہ کے فرزندان کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ امین!





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا غاصب حکومتی ٹولہ اور اُس کی ذاتی محکوم عدلیہ | باب 15 پیرا 1-9

۱۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے چند کور کمانڈروں کو ساتھ ملایا۔نواز شریف کی منتخب حکومت پر شب خون مارا۔اس کو قیدی بنایا اور پھر ملک بدر کیا۔اس دور کی عدلیہ نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی بلکہ حکومتی سیاسی فوجی ٹولہ کی کاروائی کو جائز قرار دیا۔

۲۔اس دور کی عدلیہ،فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف،اس کے چند کور کمانڈرز اور اس کی جمہوریت کی خود ساختہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق،اس کی اتحادی جماعتیں ایم کیو ایم ملک وملت کی غدار اور ملک دشمن تھیں۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں اور ملک کے مُجرم تھے۔ملکی غدار فوجی،سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف آزاد عدلیہ نے آج تک کیا کاروائی کی ہے۔

۳۔کیا آزاد عدلیہ نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف،اس کے ساتھی چیف کمانڈر اور چند کور کمانڈرز کے خلاف ملک دشمن مارشل لا کا مسلط کرنے کا کیس درج کیا ہے۔

۴۔کیا آزاد عدلیہ نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے چند کور کمانڈرز کی گن پوائنٹ پر تیار کی ہوئی غیر قانونی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق،اس کی ڈمی اپوزیشن کو ملک دشمن اور بلیک لسٹ کیا ہے یا اور کوئی ان کے خلاف کاروائی کی ہے۔

۵۔کیا آزاد عدلیہ نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز ،شرف اور چند کور کمانڈروں اور اس کی مارشل لا کی تیار کردہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق اور ڈمی اپوزیشن کے امریکہ یا دوسرے ممالک کے ساتھ خفیہ ملک دشمن معاہدوں کی تفصیل یا لسٹ عوام کو بتائی ہے جو انھوں نے امریکہ سے اپنے اقتدار اور حکومت کو جائز قرار دلوانے کے لیے کیے تھے تاکہ عوام اصل حقائق سے آگاہ ہوسکیں۔

۶۔کیا آزاد عدلیہ نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف،اس کے چند کور کمانڈروں اور ان کی گن پوائنٹ پر تیار کردہ مُسلم لیگ ق،ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کے استحصالی قوانین کی لسٹ جو انھوں نے اہل وطن پر دوران حکومت نافذ کیے تھے اس سے عوام کو آگاہ کیا ہے۔

۷۔کیا آزاد عدلیہ کے چیف جسٹس آف سپریم کورٹ ۱۸ کروڑ اہل وطن عوام کو آگاہ کریں گے کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف،اس کے چند کور کمانڈروں اور مُسلم لیگ ق،ایم کیو ایم اور اس کی ڈمی اپوزیشن کا تیار کردہ کالا قانون این آر او یعنی نظریہ ضرورت کا نفاذ کرنا جائز تھا۔

۸۔کیا آزاد عدلیہ کے چیف جسٹس آف سپریم کورٹ اس کے این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے مُجرمانہ قانون جس کے ذریعے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف،اس کا چیف کمانڈر، اس کے چند کور کمانڈرز،ان کی تیار کردہ مُسلم لیگ ق اور ڈمی اپوزیشن اور ان کے علاوہ تمام ملک بدر اور ملکی مُجرموں اور غداروں کے لوٹ مار،قتال اور ملکی خزانہ لوٹنے کے تمام کیسوں کو التوا میں رکھنا یا ختم کرنا جائز ہے۔

۹۔کیا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے معصوم،بے گناہ،سادہ لوح فرزندان عدلیہ کی طرف نظریں جمائے بیٹھے نہیں ہیں کہ ملک کی آزاد عدلیہ ان سیاسی فوجی غدار،ملک دشمن حکومتی ٹولہ کے مُجرموں کے خلاف کب ان کے کیسوں کی سماعت کرتی اور ان کو پھانسی کے پھندہ تک کب پہنچاتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۰۔ کیا ملک کی آزاد عدلیہ ان فوجی، سیاسی مُجرم حکومتی ٹولہ کے ملی ملکی مُجرموں کے مسلط کیے ہوئے نظریہ ضرورت کے کالے قانون کو کب ختم کرتی ہے۔ اس مارشل لا کے حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن، غیر قانونی ملکی قوانین اور غیر ملکی معاہدوں کو کب ختم کرتی ہے۔

۱۱۔ ملک کی آزاد عدلیہ! ملک کا المیہ یہ ہے کہ عدلیہ نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے سیاسی مُجرم حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق اور اس کی ڈمی اپوزیشن کے ممبران کو پھانسی کے پھندے تک پہنچانے، ان کی جائیدادیں ضبط کرنے کی بجائے ان کے این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے کالے قانون کو ابھی تک کوئی کاروائی نہیں کی اور جائز قرار دے رکھا ہے۔

۱۲۔ اے ملک کی آزاد عدلیہ! کیا یہ ملک کا سب سے بڑا سانحہ نہیں اور روز روشن کی طرح واضح حقیقت نہیں کہ ملک کے تمام نامور رہزن، لٹیرے، ڈاکو، اندرون اور بیرون ممالک کے سرے محلوں، سوئس بنکوں کے مالک، قتل کے کیسوں میں ملوث تمام مُجرموں کو عام معافی ہی نہیں دی بلکہ ان بین الاقوامی مُجرموں کو اور سیاسی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے حکومتی ٹولہ کے مُسلم لیگ ق کو حکومت کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ کیا پاکستان ان چھ ہزار جمہوریت کے دہشت گردوں کا ملک ہے۔ کیا ۱۸ کروڑ عوام میں کوئی ایک فرد بھی ان مُجرموں کے علاوہ اس نظام مملکت کے چلانے کے قابل نہیں۔

۱۳۔ کیا ملک کی آزاد عدلیہ نے فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ کو اپنے اپنے حکومتی عہدوں پر حکومت چلانے کی اجازت کیوں دے رکھی ہے۔ یہ انسانی عقل و خرد سے ماورا ہے کہ این آر او، یعنی نظریہ ضرورت کے تحت چھ ہزار پر مشتمل تمام ملکی ملی مُجرموں کے لوٹ مار، رشوت، کرپشن اور ملکی خزانہ اور انسانی قتال کے تمام کیسوں کو کیوں التوا میں رکھا ہے یا ان تمام کیسوں کو ختم کر کے مُجرموں کو حکومت کرنے کا حق کیسے دے رکھا ہے۔ آزاد عدلیہ فوری طور پر این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے کالے قانون کے مُجرموں کو حکومتی ایوانوں سے نکال کر انصاف کے کٹہرے میں لا کھڑا کرے اور انصاف کے تقاضے پورے کرے۔ آزاد عدلیہ ملک دشمن فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ کے جرائم کو معاف نہ کرے۔

۱۴۔ ملک کی آزاد عدلیہ ملت اسلامیہ کے ۱۸ کروڑ فرزندان کو بتائے کہ کیا ملکی، ملی غاصب، غدار مجرم، ملکی، ملی غاصب، غدار مُجرموں کو این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے کالے قانون کے تحت ایک دوسرے کو معاف کر سکتے ہیں۔ کیا دنیا کے کسی کونے میں کبھی ایسا ہوا ہے؟

۱۵۔ کیا ملک کی آزاد عدلیہ ۱۸ کروڑ عوام اور پاکیزہ فطرت مُسلم اُمہ کے فرزندان اس جمہوریت کے گھناؤنے نظامِ حکومت، اس کے غدار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ کے لٹیروں، ڈاکوؤں، انسانی حقوق غصب کرنے والے غاصبوں، دہشت گردوں، ملک دشمن سیاسی، فوجی ٹولہ کے قاتلوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان کو ختم کرنا چاہتے ہیں یا معاف کرنا چاہتے ہیں یا حکمران بنانا چاہتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۶۔ کیا آزاد عدلیہ اس بات سے واقف نہیں کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف تو ۱۸ کروڑ عوام کے غیض وغضب سے بچ نکلا۔ ان حقائق کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کہ ان جرائم میں ملوث فوجی جرنیل مسٹر کیانی، ان کے ساتھی کور کمانڈر اسی طرح فوج کی کمان سنبھالے بیٹھے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی تمام امریکی پالیسیاں فوجی جرنیل مسٹر کیانی کی نگرانی میں جوں کی توں جاری ہیں۔

۱۷۔ کیا آزاد عدلیہ اس بات سے آگاہ نہیں کہ پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر اور نیٹو ممالک کی تمام فوجی خفیہ ایجنسیاں اسلام آباد اور تمام ملک میں جمع کر رکھی ہیں۔ کیا وہ ملک میں اپنے دہشت گردوں کے ذریعے ملالہ جیسے قتال کے کیس کرتے نہیں آرہے۔ تمام کیسوں کی ذمہ داری ان طالبان کے کھاتے میں ڈالنے اور عوام کو دھوکہ دینے کے لیے ملکی ذرائع ابلاغ کو پوری طرح استعمال کرتے ہیں۔

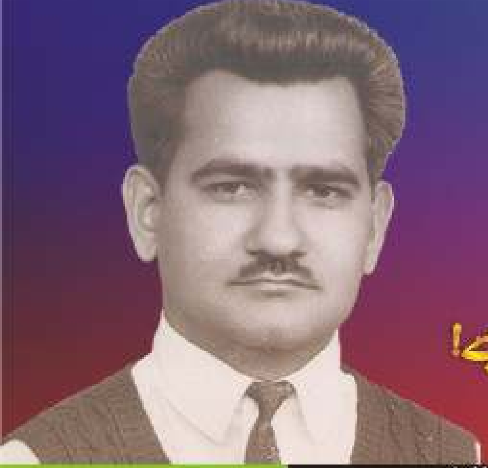
۱۸۔ کیا ملک کی آزاد عدلیہ یہ دیکھ نہیں رہی کہ ملک میں امریکی فوج کے پاکستانی علاقہ میں ڈرون حملوں، ان کی تباہی، معصوم، بے گناہ افراد کا قتال ہماری فوج کی نگرانی میں جاری نہیں۔ اس کا تدارک کس نے کرنا ہے۔ فوج نے یا عوام نے۔ سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اس جرم کا برابر کا مُجرم ہے۔

۱۹۔ کیا ملک کی آزاد عدلیہ یہ نہیں جانتی کہ آج بھی شمسی ایئر بیس امریکہ کے قبضہ میں ہے۔ وہاں سے ڈرون حملے اپنے ملک اور افغانستان پر کیے جاتے ہیں۔ امریکہ کے تمام جنگی جہاز شمسی ایئر بیس سے جدید اسلحہ، ڈیزی کٹر بموں سے لے کر نائیٹروجن بموں تک لیس ہوتے اور افغانستان کی معصوم، بے گناہ عوام پر تابڑ توڑ حملے کرتے آرہے ہیں۔ کم وبیش ۱۴ لاکھ معصوم، بے گناہ، کمزور، کمتر، غیر ترقی یافتہ ملک کے معصوم بچوں، مستورات، جوانوں، بوڑھوں انسانوں کا امریکی، اور اس کے اتحادی قتال کر چکے ہیں۔ کیا آزاد عدلیہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف برطانیہ میں بیٹھ کر مسٹر کیانی اور مسٹر آصف علی زرداری کی حکومت کی کارکردگی کو واچ کرتا چلا آرہا ہے۔ امریکہ اور پرویز مشرف کی سفارش پر مسٹر کیانی کو بہتر کارکردگی کی بنا پر تین سال کا اس کی سروس کا اضافہ کر دیا۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ دوسرے جرنیل ترقی کے منتظر ان کا منہ دیکھتے رہ گئے۔

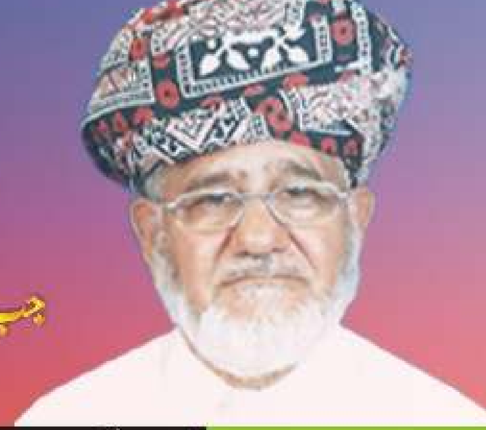
۲۰۔ کیا ملک کی آزاد عدلیہ اس بات کی گواہ نہیں ہے کہ مُسلم لیگ ق جس کو پیپلز پارٹی کی قیادت اور اس کے ورکر (کافر لیگ، کنجر لیگ، قاتل لیگ کے نام سے پکارتی ہے) اسی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی خود ساختہ داشتہ کو اس نے مسٹر آصف علی زرداری کی حکومت کا حصہ بنا کر دونوں این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے مُجرموں کا حکومتی ٹولہ بنا کر رکھ نہیں دیا ہے۔

۲۱۔ کیا عدلیہ اس حقیقت سے آگاہ نہیں کہ غاصب وغدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ملک کے ایٹمی پلانٹ کی فیول انمول مشین امریکہ کے حوالے کر دی جس کو ابھی تک واپس نہیں لایا گیا۔ کیا اس ایٹمی انمول مشین کو امریکہ سے واپس لانا مسٹر کیانی فوجی جرنیل کا فرض نہیں بنتا۔

۲۲۔ کیا عدلیہ اس بات کی گواہ نہیں کہ لال مسجد کے تین ہزار دینی طلبا اور طالبات کا قتال فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے کور کمانڈروں، اس کی خود ساختہ مُسلم لیگ ق اور ڈمی اپوزیشن کی باہمی مشاورت سے فوج کے ذریعے اسلام آباد جیسے بین الاقوامی شہر میں کیا نہیں گیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۳۔ کیا آزاد عدلیہ اس بات سے آگاہ نہیں کہ آج بھی دینی مدرسوں کے طلبا کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر ملک میں دینِ محمدی ﷺ، دینی درسگاہوں اور اس کے پرستاروں کو ختم کرنے کے لیے پورے ملک خاص کر شمالی علاقہ جات کے مذہب پرست عوام کا فوج کے ذریعے قتال جاری کیے ہوئے ہیں۔

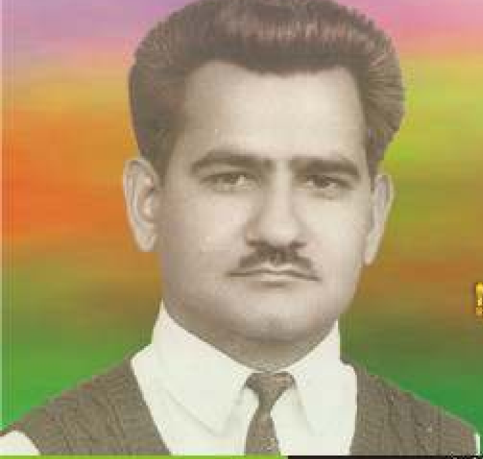
۲۴۔ کیا ملک کی آزاد عدلیہ آج بھی دیکھ نہیں رہی کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی بی ٹیم اور ملک کی سیاسی جماعتوں پیپلز پارٹی، مُسلم لیگ ق کا حکومتی ٹولہ امریکی ایجنڈا کی تکمیل کرنے میں مصروف عمل ہے۔ ملک کے شمالی علاقہ جات میں بھی یہ جمہوریت کے نظامِ حکومت کی مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا نظامِ حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ فحاشی بے حیائی بدکاری، زناکاری کے مغربی کلچر کا مخلوط نظامِ حیات مسلط اور قرآنِ حکیم کے نظامِ حیات کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

۲۵۔ کیا عدلیہ ان حقائق سے آگاہ نہیں کہ ان مقاصد کے حصول کے لیے ملالہ جیسے خود ساختہ، حملے مسلمان بچیوں پر ہندوستان کی را، امریکہ کی سی آئی اے، اسرائیل کی موساد، امریکہ کی بلیک واٹر اور نیٹو ممالک کی تمام فوجی خفیہ ایجنسیوں کے کارندے کروائے جارہے ہیں جو پاکستان میں موجود ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے حکومتی ٹولہ دینی درسگاہوں کے طلبا کی شہرت خراب اور انکی تحریک کو ختم کرنے کیلئے ان کو موردِ الزام ٹھہراتا ہے۔ یہ جنگ قرآنِ حکیم اور جمہوریت کے کفر کی بنا دی گئی ہے۔

۲۶۔ کیا پاکستان کی عدلیہ ان حقائق کو جھٹلا سکتی ہے کہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات کے مُسلم اُمہ کے فرزندان ملالہ پر حملوں جیسے کیسوں کے حیلے بہانے بنا کر، وہاں کی عوام کی بین الاقوامی سطح پر کردار کشی کر کے ان پر ڈرون حملوں کی بارش اور ملک کے شمالی علاقہ کے حصہ پر فوج کشی کرنا چاہتے ہیں اور ان کو قرآنِ حکیم، اس کے تعلیمی اداروں اور اسلامی تہذیب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کیا یہ بھول گئے ہیں کہ ملالہ سے قبل حکومتی ٹولہ نے لال مسجد اسلام آباد کی تین ہزار طالبات کا قتال فوج سے کروا کر رکھ دیا۔ ملالہ کیس کے ساتھ اس عبرتناک خبر کی اشاعت اور ٹی وی کی زینت کیوں نہیں بناتے۔

۲۷۔ کیا ملک کی آزاد عدلیہ اس حقیقت کو سمجھتی نہیں کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور حاضر سروس جرنیل امریکہ کے ایجنڈے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں۔

۲۸۔ کیا یہ بات پاکستان کی آزاد عدلیہ کے نوٹس میں نہیں کہ پاکستان کے برادر ملک افغانستان پر امریکہ اور اس کے نیٹو ممالک کے حواری ممالک نے افغانستان کے غیر ترقی یافتہ ملک پر جدید اسلحہ سے حملے جاری کر دیے۔ یہ تمام حملے پاکستان کی سرزمین سے ہوتے رہے۔ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے ساتھی کور کمانڈروں اور مُسلم لیگ ق اور ڈمی اپوزیشن کی مشاورت سے پاکستان کی شمسی ائیر بیس امریکہ اور نیٹو ممالک کے حوالے کر دیا۔ جہاں سے ان کی آرمی، ائیر فورس جنگی جہازوں کے لیے فیول، ڈیزی کٹر بم، نائٹروجن بم اور دوسرے جدید اسلحہ سے لیس ہو کر افغانستان کے غیر ترقی یافتہ ملک کے عوام پر تابڑ توڑ حملے کرتے، معصوم، بے گناہ، بچے بچیوں، مستورات، بوڑھوں، جوانوں کو ابدی نیند سلاتے رہے۔ پانچ چھ لاکھ انسانوں کو انسانی اعضا سے محروم کرتے رہے۔ ان کے پانی اور خوراک کے ذخائر تباہ کرتے، ان کی عبادت گاہوں، ہسپتالوں، تعلیمی درسگاہوں کو نیست و نابود کرتے رہے۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ افغانستان کی عوام کو امریکی پالیسی کے مطابق طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر ان کے عوام کا قتال چھپاتے اور قتال کرواتے رہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

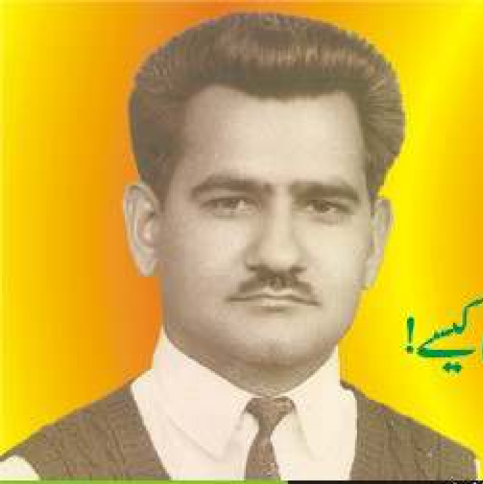


۲۹۔ کیا پاکستان کی عدلیہ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ امریکی اور ان کے اتحادی حکومتی سیاسی اور فوجی ٹولہ کی اجازت سے بتدریج پاکستان میں داخل ہوتے رہے۔ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر جیسی فوجی خفیہ ایجنسیاں پاکستان کی حدود میں داخل ہوتی رہیں۔ پہلے اسلام آباد پھر تمام **ملک** میں پھیلتی گئیں۔ انھوں نے بیشتر حملے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے عوامی مراکز پر جاری کر دیے۔ پاکستان کا حکومتی ذرائع ابلاغ ان حملوں کو بڑھ چڑھ کر پاکستان، افغانستان کے طالبان سے منسوب کرتا رہا۔ ان حملوں کو خودکش حملوں کا نام دیتا آ رہا ہے۔

۳۰۔ کیا پاکستان کی آزاد عدلیہ سمجھ نہیں رہی کہ تمام **ملک** خانہ جنگی کی لپیٹ میں ہے۔ یہ آگ پھیلتی جا رہی ہے۔ جب تک امریکہ اور اس کے نیٹو کے حواری ممالک ان کی فوجی خفیہ ایجنسیاں اس **ملک** کے اندر رہیں گی۔ ان کا عمل دخل جاری رہے گا وہ ایسا ہی کرتی رہیں گی۔ شمالی علاقہ جات سے نکل کر انسانی قتال کراچی، بلوچستان، میں جاری ہو چکا ہے۔ غیر ملکی فوجی خفیہ ایجنسیاں اسلام آباد اور پورے **ملک** میں ڈیرے جمائے کیوں بیٹھی ہیں۔ **ملک** فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے تمام فوجی جرنیل اور کور کمانڈر، اس کا تیار کردہ پیپلز پارٹی اور مُسلم لیگ ق کا مُجرم حکومتی ٹولہ **ملک** کی حکومت پر قابض ہے۔ کب تک وہ **ملک** کے بے بس عوام کا قتال، **ملک** کی تباہی کا باعث بنتا جائے گا۔

۳۱۔ کیا **ملک** کی آزاد عدلیہ کو یہ بتانا ضروری ہے کہ مشرقی پاکستان والے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ اس سے قبل ایک فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے پاکستان کو توڑا، ۹۳ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنایا۔ **ملک** کو دولخت کر دیا۔ ان دونوں ملکی ملی مُجرموں کو **ملک** کی عدلیہ نے کیفر کردار تک نہ پہنچایا۔ آج بھی دوسرا ملکی ملی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، جس نے ایک عوامی حکومت کو توڑا، مارشل لا لگایا، عوام اس فوجی ڈکٹیٹر کے گلے لگ گئے۔ اس کو **ملک** سے بھاگنا پڑا۔ لیکن آج کی آزاد عدلیہ نے بھی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مُجرم فوجی ساتھیوں کے خلاف اور اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، پیپلز پارٹی کے خلاف اور تمام این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے سیاسی مُجرموں کے خلاف آج تک کوئی قانونی کاروائی عمل میں نہیں لائی۔ بلکہ **ملک** کی حکومت ایک مُجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے چھوڑی اور اپنے ساتھی فوجی جرنیل مسٹر کیانی، اس کے کور کمانڈروں اور سیاسی تمام مُجرم حکومتی ٹولہ کو وارث بنا گیا۔ تین سال تک اس کی اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر اس کی سروس کو بڑھا دیا گیا۔ دوسرے تمام فوجی جرنیلوں کے ترقی کے دروازے بند کر گیا۔

۳۲۔ کیا **ملک** کی آزاد عدلیہ اس بات کی وضاحت کر سکتی ہے کہ قرآنِ حکیم کے الہامی آئین قوانین نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے خلاف جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق شدہ منشور، قوانین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، مُسلم اُمہ کے فرزندان پر مسلط کرنا کُفر نہیں ہے۔ کیا انڈین لا، برٹش لا امریکن لا اور جیورس پروڈینس قران حکیم کے نظریات کے خلاف اور متضاد نہیں۔ جب مُسلم اُمہ کے ہاتھ میں قرآن حکیم کا دامن ہی نہ ہو تو مسلماں کیسا!





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۳۔ کیا عدلیہ کا رول ملک میں عدل و انصاف کو مہیا کرنے میں بری طرح ناکام ہو نہیں چکا۔ کیا عدلیہ درج ذیل حقائق کو جھٹلا سکتی ہے۔

۳۴۔ کتنے دور دراز کے علاقوں سے عوام الناس اس عدلیہ کے بدنصیب منصفوں کی عدالتوں کے دروازوں پر انصاف کے حصول کے لیے وقت پر آن کھڑے ہوتے ہیں۔ صبح سے شام تک بھوک پیاس، سردی، گرمی، بارش اور ناگوار موسم کو برداشت کیے جاتے ہیں۔

۳۵۔ وکلا کتنی بڑی فیس لیتے اور عدالتوں میں وقت پر حاضر ہونے سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور کیسوں کو لٹکاتے چلے جاتے ہیں۔ کیس کتنی دیر چلتے رہتے ہیں۔

۳۶۔ کتنے وکلا دوسری پارٹیوں سے مل کر اپنے کلائنٹ کی جائز ملکیتوں کے کیسوں کو ہار کر دوسروں کی ملکیتیں بنا دیتے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی کاروائی کی جاسکتی ہے۔

۳۷۔ کتنے وکلا اپنا قیمتی انمول ضمیر کو عدلیہ کے اس نظام وسسٹم کی وجہ سے جھوٹے کیسوں کی پیروی کر کے فروخت کرتے ہیں۔ کتنے لوگ ان کے اس ظلم کا نشانہ بنتے ہیں۔

۳۸۔ جج اور ان کا عملہ کتنی رشوتیں لیتے ہیں۔ اس حقیقت کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کہ انگریز کے مسلط کیے ہوئے نظام عدل کے یہ معزز عدل کش جج اور ضمیر کش وکلا ملکیتوں کے کیسوں کو تول کر بڑے انصاف کے ساتھ اس کے مطابق فیسیں اور رشوت وصول کرتے ہیں۔

۳۹۔ اس کے علاوہ ایک لائق اور شہرت یافتہ اعلیٰ فیس لینے والا وکیل، کم فیس لینے والے کمزور وکیل کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس نظام عدل میں جاگیردار، سرمایادار معاشی، معاشرتی برتری والے غاصب معاشرتی دہشت گرد کب مقدمات ہار سکتے ہیں۔

۴۰۔ لائق اور شہرت یافتہ وکلا ہر روز پرانے فیصلے ختم اور نئے فیصلے تیار کرواتے اور ان کے مطابق ہر ماہ نئے قوانین کی نئی پی ایل ڈی تیار کرواتے چلے آرہے ہیں

۴۱۔ کمال کی بات یہ ہے کہ ملک کے کم وبیش تمام ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنر، وزیر اعلیٰ صدر مملکت پراپرٹی کی خرید وفروخت کا کام کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنے ہر گلی، ہر محلہ، ہر گاؤں، ہر شہر میں اپنے ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں۔ جو چھوٹی جائیدادوں سے لے کر بڑی بڑی سرکاری جائیدادیں، ملکیتیں، زمینیں اپنے ذاتی افراد کے نام اونے پونے داموں خریدتے چلے آرہے ہیں۔ بحریہ ٹاؤن اور ڈی ایچ اے کے کون کون حصہ دار ہیں۔ ان کے جرائم میں کون کون شامل ہیں، کہیں فوج، صدر مملکت اور مُسلم لیگ ق والے اس کے ساتھی تو نہیں ہیں۔

۴۲۔ ملک کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، تاجر بھی ہے اور حکمران بھی۔ ڈی ایچ اے، بحریہ ٹاؤن جیسی ملک میں پھیلی ہوئی بڑی بڑی سکیمیں ان کی ملکیتیں ہیں۔ ہر خرید وفروخت میں ان کا لین دین ہوتا ہے۔ کسی کو مت بتانا کہ اس بحریہ ٹاؤن، ڈی ایچ اے کے زمین مافیہ میں کون کون شامل ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۴۳۔غریب عوام کی جائیدادیں اقتدار اور دولت کی گن پوائنٹ پر چھینتے چلے آرہے ہیں۔وہ حکومتی دہشت گرد تو کجا ان کے تو کارندے کروڑوں، اربوں کے مالک ہیں۔ غلط خسرے، جھوٹے رقبے، سرکاری رقبے کیسے فروخت ہوتے ہیں۔ان مُجرموں کے پیچھے ایم پی اے، ایم این اے، مشیر وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر مملکت کھڑے ہوتے ہیں۔صدر کا اربوں کا محل ڈی ایچ اے لاہور میں کون تعمیر کراتا رہا۔اسکے عوض اسکو کونسا ملکی جزیرہ، کونسا جنگل کونسا سرکاری شاملاٹ کا رقبہ اونے پونے داموں دیا جاتا ہے۔کس نے کون کون سی ریاست خرید رکھی ہے۔زمین مافیہ کا گینگ کتنے گمنام مالکوں کا قتال کروا چکے ہیں۔پولیس کمزور مالکان کے کیس ہی درج نہیں کرتی۔اگر کوئی کیس درج ہو بھی جائے تو عدلیہ سال ہا سال تک فیصلے ہی نہیں کرپاتی۔یعنی عدلیہ اور انتظامیہ انکی ماتحت اور زیر کمانڈ، وکلا انکے خریدے ہوئے قانونی ایجنٹ، ریٹائرڈ جرنیل انکے ملازمین، اچھی کارگذاری والے چند جرنیل امریکی گورنمنٹ کے ملازم۔جس ملک کی حکومتیں ہارس ٹریڈنگ کی خرید و فروخت سے تیار ہوں، جہاں ملک کو دولخت کرنے والا ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور ایک سیاسی رہنما مسٹر بھٹو ملک کو دولخت کرنے والا ملک کا سیاسی ہیرو ہو۔جہاں ادھر تم ادھر ہم کا نعرہ لگانے والا نامور مغربی جمہوریت کا سیاسی رہنما ہو۔جہاں مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ کر اسکے مزید چار صوبے اور چار صوبائی حکومتیں بنا کر ملک کی جمعیت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا ملک دشمنی کا رول ادا کر رہا ہو۔جہاں ملک کے انگریز کے پروردہ جاگیردار سرمایا دار ملک دشمن، ملکی غدار ٹولہ کو ایم پی اے، وزیر مشیر، وزرا اعلیٰ، گورنر کو صوبائی حکومتی ایوان مہیا کر کے معاشی معاشرتی دہشت گرد دئے جائیں۔جہاں ۱۸ کروڑ مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصالی نظام حکومت اور اسکے حکومتی ٹولہ کا محکوم بنا دیا جائے۔

۴۳ الف۔جہاں ملک کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، ملکی ملکیتیں حکومتی ٹولہ کی وراثتیں بنا دی جائیں، جہاں ۱۸ کروڑ عوام کا خون پسینے سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں سے مارشل لا کی گن پوائنٹ پر چھین لیا اور انکو محروم کر دیا جائے۔جہاں ملکی خزانہ مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی پاکٹ منی بنا دیا جائے۔جہاں آئی ایم ایف کے تین سو ارب ڈالر قرض اور اربوں ڈالرز خرید و فروخت کی کمیشنوں سے سوئس بنک بھرتے جائیں۔جہاں ۹۷ ارب ڈالر سوئس بنکوں میں ان رہزنوں کے محفوظ پڑے ہوں۔جہاں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادوں کی اعلیٰ تعلیمی اداروں پر اجارہ داری مسلط ہو۔جہاں ملکی تعلیمی ادارے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو چلانے والے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور فوج شاہی کے سکالر، افسر شاہی کے دانشور، منصف شاہی کے عدل کش منصفوں کے شاہی طبقہ کی شاہی افواج ملک کو ایک کینسر کی طرح چمٹ چکی ہو۔جہاں حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو وفاقی حکومت، چاروں صوبائی حکومتوں اور سینٹ کے ایوانوں تک پھیلا دیا گیا ہو۔جہاں انگریز کی باقیات کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ایم پی اے، ایم این اے، سینٹرز، وزیر مشیر گورنرز، وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم، صدر مملکت، فوجی ڈکٹیٹر، اسکے کور کمانڈرز انکا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی، کا طبقہ ملک کے شاہی ایوانوں سے لیکر شاہی محلوں تک قابض ہو چکا ہو۔جہاں انہوں نے ملک میں رشوت، کمیشن، کرپشن کو قانونی حثیت دے رکھی ہو۔جہاں ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو انتظامیہ، عدلیہ، فوج کے ذریعے ناکردہ جرائم کی سزائیں دی جا رہی ہوں، جہاں جیلیں معصوم عوام سے بھری جائیں، جہاں حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مغربی جمہوریت کے باطل غاصب استحصالی نظام حکومت اور انکے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر انکا قتال کر دیا جائے۔



باباجی عنایت اللہ



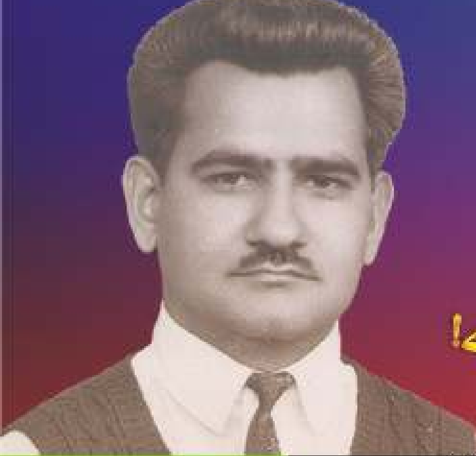
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا غاصب حکومتی ٹولہ اور اُس کی ذاتی محکوم عدلیہ — باب 15 پیرا 43-45

۴۳ب۔ جہاں دوسرا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کا چوہدری شجاعت حسین، پرویز الٰہی۔ ایم کیو ایم کا الطاف حسین، انکا اتحادی حکومتی ٹولہ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر **ملک** کو فتح کر کے، **ملک** کا آئین توڑ کر **ملک** کے ۱۸ کروڑ عوام کو قیدی بنالیا۔ جہاں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انتظامیہ عدلیہ اور فوج کو اپنا محکوم بنا لیں۔ جہاں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کے ہر جرم کو قانون اور اسکی بجا آوری کیلئے انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ انکے اشاروں پر عمل درآمد کروانے پر مجبور۔ جہاں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ ملکی عوام کو غلام اور انکے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت پر قابض ہو جائے۔ جہاں **ملک** دشمن، ملکی غدار، ملکی دہشت گرد ۱۸ کروڑ عوام کو انکے شب و روز کی محنت سے اکٹھے کئے ہوئے خزانہ سے محروم کر دیں۔ جہاں ملکی غدار، **ملک** کا آئین توڑنے والے دہشت گرد ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر **ملک** کے ۴۹ فیصد جاگیر دار سرمایا دار حکومتی ٹولہ کی مستورات کو فوج کی گن پوائنٹ پر حکومتی ایوان مہیا کر دیں۔ جس **ملک** کی ۱۸ کروڑ عوام کو جاگیر دار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد مستورات کے حکومتی ٹولہ کی لوٹ مار کا سامنا کرنا پڑ جائے۔ حکومتی ٹولہ کے زر خرید اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے خلاف مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے پرستار، ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار، قلم کار، کالم نویس، ذرائع ابلاغ کے سرکاری مبلغ اپنے فیصلہ سے ۱۸ کروڑ عوام کو آگاہ کر دیں کہ طالبان دہشت گرد، ملکی غدار، **ملک** دشمن کون ہیں۔ ملکی آئین توڑنے والا فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اسکے چند کور کمانڈر اور انکے ساتھی سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کے رہنما مسٹر بھٹو جنہوں نے انکے ساتھ مل کر **ملک** کو دولخت کیا، چار صوبائی حکومتیں ایک سینٹ کے حکومتی ایوان کا اضافہ کیا دوسرا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر اور اسکی سیاسی جماعت مسلم لیگ ق کے چوہدری شجاعت حسین، پرویز الٰہی۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین **ملک** کا آئین توڑا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ایوان مہیا کرنے۔ **ملک** کا خزانہ وسائل لوٹنے والے غدار، **ملک** دشمن ہیں یا ۱۸ کروڑ مسلم امہ ملکی غدار، **ملک** دشمن، ملکی خزانہ وسائل لوٹنے والے دہشت گرد ہیں۔ کیا این آر او کا حکومتی ٹولہ مجرم ہے یا ۱۸ کروڑ اہل وطن مجرم ہیں۔

۴۴۔ تھانے یعنی انتظامیہ ان کے ہراول دستہ کا فریضہ ادا کرتی ہے اور عدلیہ ان ملکی، ملّی مُجرموں اور **ملک** دشمن ٹولہ کی نگہباں اور محافظ بنی رہتی ہے۔ انگریز کا یہ نظام عدل ۱۹۴۷ء سے عروج کی منازل طے کرتا چلا آ رہا ہے۔ عدلیہ حکومتی ٹولہ کی محافظ معصوم و بے گناہ عوام الناس کو پھانسی کے پھندہ پر لٹکاتی ہے۔ ہے کوئی چیف جسٹس؟ جو ان حکومتی مُجرموں اور تھانوں میں جھوٹے کیس درج کرنے کے خلاف کاروائی کرے اور ان مُجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے؟

۴۵۔ کتنے جھوٹے کیس ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر، مشیر، وزیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ، گورنر، سپیکر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، صدرِ مملکت، فوجی ڈکٹیٹر اور تمام مراعات یافتہ طبقہ غریب و کم تر معصوم و بے گناہ افراد کے خلاف ان کے اشاروں پر تھانوں میں درج ہوتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

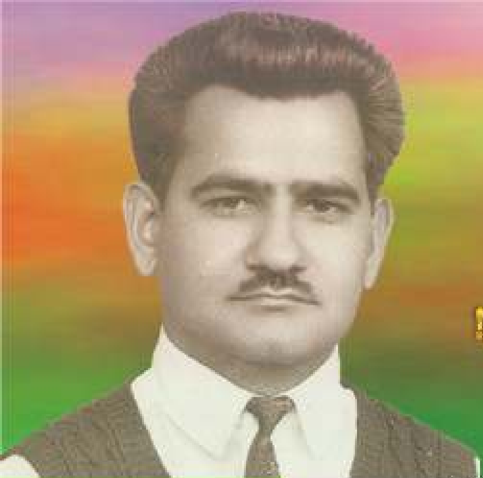
۴۶۔ کتنے جھوٹے کیس پولیس ذاتی تعلق، سفارش، رشوت سے **ملک** کے غریب وکم تر، معصوم و بے گناہ اور بے ضرر عوام الناس کے خلاف تھانوں میں درج کرتی ہے۔

۴۷۔ کتنے بوگس جعلی، بے بنیاد کیس **ملک** کا حکومتی ٹولہ اور اعلیٰ طبقہ، غریب وکم تر، معصوم و بے گناہ عوام الناس کے خلاف تھانوں اور کچہریوں میں درج کرواتے ہیں۔

۴۸۔ ستر فیصد کسانوں کے خون جگر سے پیدا کردہ زرعی وسائل، اور انتیس فیصد محنت کشوں، ہنرمندوں کے پیدا کردہ صنعتی مصنوعات کی پیداوار جو **ملک** کے وسائل، زرمبادلہ، مال و دولت اور ملکی خزانہ رات دن کی محنت ومشقت اور خون پسینہ سے اکٹھا کرتے ہیں۔ وہ **ملک** کے فوجی ڈکٹیٹروں، سیاسی حکومتی ٹولہ کے چھ ہزار آمروں، بادشاہوں کے قبضہ گروپ کے عالمی دہشت گردوں کے تصرف میں آتا اور بقایا ان کی ملکیت بن جاتا ہے۔ ہے کوئی منصف؟ جو ان کی تنخواہوں کو ایک کسان، ایک مزدور، ایک ہنرمند کی آمدن کے مطابق ان کی ضروریاتِ حیات مہیا کرے۔ ان کی ملکیتوں کو ان سے چھین کر قومی ملکیت بنا دے۔ ہے کوئی منصف؟ خوف خدا کا وارث جو اس طیب فریضہ کو ادا کرنے والا ہو؟ کیا ملکی وسائل، ملکی خزانہ، مال و دولت اس حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے لیے وقف ہو نہیں چکا ہے۔ ۱۸ کروڑ عوام الناس ملکی وسائل خزانہ، مال و دولت سے ایک روپیہ لینے کے مجاز نہیں۔ کیا پاکستان اس حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے لیے بنایا گیا تھا۔

۴۹۔ پاکستان میں چھ ہزار جاگیردار، سرمایادار سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو انگریز کے مسلط کردہ جمہوری نظام کا قیدی اور **ملک** کے چار فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے چند کور کمانڈروں نے نو لاکھ فوجی سپاہ کو اپنے اقتدار کے حصول کے لیے اور اپنے سرکاری عہدے کی برتری کی بنا پر ان کو ذاتی قیدی، غلام، بنا کر اُن کے اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، عزیز اقارب، ہمسائیوں، اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کا قتال جاری کروا رکھا ہے۔ ہے کوئی منصف جو اس کا تدارک کرے؟

۵۰۔ جمہوریت ایک ایسا نظامِ حکومت ہے جو بین الاقوامی سطح پر عالمی مادہ پرست دہشت گردوں یا ماسٹر مائنڈ نے دنیا بھر کے ممالک پر مسلط کر رکھا ہے۔ دنیا بھر کے ممالک پر جمہوریت کا قلیل سا پانچ چھ ہزار پر مشتمل حکومتی ٹولہ ہر **ملک** پر جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے قابض ہوتا ہے۔ یہ حکومتی ٹولہ جمہوریت کے الیکشنوں کے ذریعے ملکی عوام کے ووٹوں کی برتری حاصل کر کے حکومتی ایوانوں پر قابض ہو جاتا ہے۔ تمام **ملک** کے الیکشنوں میں کھڑے ہوئے امیدوار جن کی ووٹروں کی تعداد دوسرے امیدواروں سے اکثریت میں ہوتی ہے وہ کامیاب یعنی اپنے حلقۂ انتخاب کا ایک معزز و محترم بہترین معاشی معاشرتی دہشت گرد ممبر بن جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

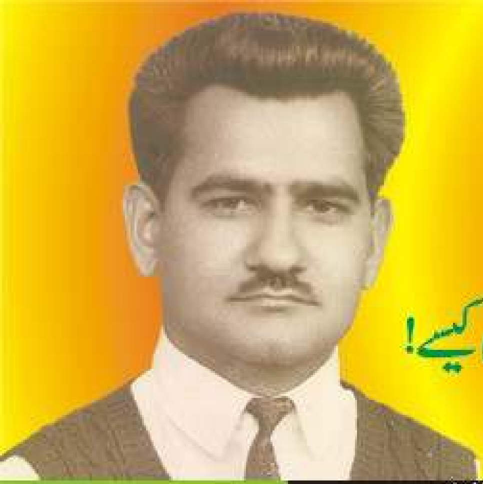
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۵۱۔صوبائی اور وفاقی علاقوں کے ممبران اپنی اپنی اسمبلیوں میں اپنے اپنے علاقہ کی نمائندگی کے لیے پہنچ جاتے ہیں۔اس طرح ملک کے تمام معاشی، معاشرتی، مادہ پرست، مادی قوت اور مادی طاقت کے دہشت گردوں کے ٹولہ میں سے اعلیٰ ترین مادہ پرست دہشت گرد اسمبلی ممبران کا چناؤ عمل میں آجاتا ہے۔اسی مُجرمانہ پالیسی کی روشنی میں، مشیر، وزیر، سفیر، سپیکر، وزیراعلیٰ، گورنر، وزیراعظم، صدرِ مملکت کا ملکی سطح کا چناؤ عمل میں آتا ہے۔عوام الناس ان کے نظامِ مملکت میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ان کا رول صرف الیکشنوں میں ووٹ ڈالنے تک محدود ہوتا ہے۔ملک کے عوام ان نمائندوں کے رحم کرم پر انحصار کرنے پر مجبور بنا دیے جاتے ہیں۔ملکی پالیسیاں اور خفیہ معاہدے فوجی ڈکٹیٹر اور سیاسی حکومتی ٹولہ اپنے اقتدار اور حکومت کے تحفظ کے لیے بیرونی طاقتوں سے قائم کرتے ہیں۔

۵۲۔جمہوریت کے الیکشن میں صرف وہ جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے لوگ جو معاشی طور پر اتنے مضبوط ہوں کہ وہ جمہوریت کے الیکشنوں کے شاہی اخراجات برداشت کرنے اور معاشرتی طور پر انفرادی قوت کے حامل ہوں ان الیکشنوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔جمہوریت کے الیکشن ملک کے فیوڈل لارڈز، معاشی اور معاشرتی طاقت اور قوت کے مالکوں اور عوام الناس کے معاشی اور معاشرتی قاتلوں کے لیے وقف ہوتے ہیں۔

۵۳۔جمہوریت کے الیکشنوں میں فرض کرو ملک کی چودہ بڑی سیاسی جماعتیں حصہ لیتی ہیں۔مُسلم لیگ ن، مُسلم لیگ ق، مُسلم لیگ پیر پگاڑا، مُسلم لیگ شیخ رشید، پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ، پیپلز پارٹی زرداری گروپ، اصغر خان تحریک استقلال، عمران خان تحریک انصاف، اسفندیار ولی نیشنل عوامی پارٹی، الطاف حسین ایم کیو ایم۔ چار مذہبی سیاسی پارٹیاں۔یہ چودہ سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے امیدوار الیکشن میں کھڑے کرتے ہیں۔فرض کرو ایک ایم این اے کے حلقہ کا ایک لاکھ ووٹر ہے۔ایک جماعت ۲۰ فیصد ووٹ لے کر کامیاب ہوجاتی ہے۔لیکن ۸۰ فیصد ووٹ دوسری تیرہ سیاسی پارٹیوں کے پاس موجود ہوتے ہیں۔اس طرح ایک بدترین (آمر) معاشی اور معاشرتی دہشت گرد جمہوریت کے ان الیکشنوں سے تیار ہوتا ہے۔جمہوریت کے الیکشن میں ملک کے اعلیٰ درجہ کے غاصب اور استحصالی ٹولہ کے دہشت گرد، عوام الناس کے معاشی اور معاشرتی قاتل حصہ لیتے ہیں اور جو حلقہ انتخاب کا بدترین معاشی اور معاشرتی قاتل ہوتا ہے وہ کامیاب ہوتا اور ممبر قومی اسمبلی بن جاتا ہے۔ملک کے تمام عوامی مجرم اپنے اپنے حلقہ انتخاب سے کامیابی کا تاج پہن کر قومی اسمبلی کے ہجوم کرگساں میں پہنچ جاتے ہیں۔ملک کے تمام عوامی مُجرم جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے یعنی صوبائی، وفاقی اسمبلیوں اور سینٹ کے ایوان کے استحصالی ٹولہ کے ممبران بن کر ۱۸ کروڑ اہلِ وطن کو جمہوریت کے پنجرے میں بند کر کے قیدی بنا لیتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۴۔ اسی غاصب اور استحصالی ٹولہ کے صوبائی اور وفاقی اسمبلیوں کے معاشی اور معاشرتی دہشت گرد مُجرم ممبران ہارس ٹریڈنگ کے جرائم سے حکومتیں تشکیل پاتے ہیں۔ اسمبلیوں کے ایوانوں میں بیٹھ کر حکومتی، عہدوں کی خرید وفروخت جاری ہو جاتی ہے۔ مختلف جماعتوں کے اقتدار کے حصول کی بولیاں لگتی ہیں اور ان کے اتحاد وجود میں آتے ہیں۔ جو سیاسی جماعتوں کے لیڈران اور نمائندگان زیادہ رقم خرچ کرتے ہیں۔ وہی مشاورتوں، سفارتوں، وزارتوں، وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم، گورنروں اور صدر مملکت کے عہدے خرید کر لیتے ہیں۔ پھر اچھی کمائی والی وزارتوں کی بولیاں الگ لگتی ہیں۔ ملک کا اقتدار جمہوریت کے نظامِ حکومت کے بدترین معاشی، معاشرتی غاصبوں، معاشی معاشرتی قاتلوں کی ملکیت بن جاتا ہے۔ اٹھارہ کروڑ عوام جمہوریت کے خوفناک مُجرم درندوں کے ٹولہ کے ہاتھ لگ جاتا ہے۔ جو ان کے جسد سے معاشی خون چوستا رہتا ہے۔

۵۵۔ صوبوں میں وزرائے اعلیٰ صوبوں کو کنٹرول کرنے کے لیے اپنے سیکریٹریٹ میں اپنی پسند کے مشیروں، تمام محکموں کے وزیروں کی افواج کا شاہی ٹولہ اپنے گرد اکٹھا کر لیتے ہیں۔

۵۶۔ اسی طرح اپنے سیکریٹریٹ میں سرکاری امور کو چلانے کے لیے چیف سیکریٹریوں، سیکریٹریوں، ایڈیشنل، جائنٹ، ڈپٹی سیکریٹریوں، سیکشن آفیسروں اور تمام لاتعداد افسر شاہی کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ایڈیشنل کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، مجسٹریٹ، تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور، پٹواری اور ان کے انگنت عملہ کی افواج کا شاہی طبقہ ان کے زیر فرمان ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ صوبوں کے تمام آئی جی، ایڈیشنل آئی جی، ڈی آئی جی، ایس ایس پی، ایس پی، ڈی ایس پی، انسپکٹر پولیس، سب انسپکٹر، اسسٹنٹ، سب انسپکٹر، حوالدار، سپاہی ان کے احکامات کے پابند ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں صوبے کے تمام کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ایڈیشنل کمشنر، اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر، مجسٹریٹ، تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور، پٹواری ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔

۵۷۔ وزیر مشیر اپنے اپنے محکمہ جات کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کے تمام سیکریٹریٹ کے افسران اور عملہ، اسی طرح تمام اضلاع کے افسران اور ان کا عملہ ان کی حکومتی رعایا ہوتی ہے۔

۵۸۔ جمہوریت کے برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا، جیوری پروڈینس کے تعلیمی نصاب کے تیار کردہ عدلیہ کے عظیم سکالر عدلیہ کے ادارے کو چلانے والے چیف جسٹس آف سپریم کورٹ، تمام صوبوں کے چیف جسٹس آف ہائی کورٹس، تمام اضلاع کے سیشن جج، ایڈیشنل سیشن جج، سینئر سول جج، سول جج وفاق اور تمام صوبوں میں عدل وانصاف کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

۵۹۔ عدلیہ کا ادارہ ایک ایسا ادارہ ہے۔ جس کے فیصلوں کو صرف رائج الوقت جمہوریت کا مُجرم حکومتی ٹولہ ہی نہیں مانتا لیکن اس کے برعکس یہ منصف عوام الناس کو جھوٹے مقدمات میں عدل کا پھندہ ڈال کر قانون کی ٹکٹکی پر سالہا سال تک لٹکا دیتے ہیں۔ عوام سول کورٹس سے انصاف کے حصول کی مسافرت کا آغاز کرتے ہیں۔ فیصلوں کے خلاف اپیلوں کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ پھر ایڈیشنل سیشن ججوں کے پاس اپیل کے کیس لے جاتے ہیں۔ پھر ہائی کورٹ پہنچ جاتے ہیں اور آخر میں سپریم کورٹ پہنچنے تک وہ اس جہانِ فانی سے فارغ ہو کر عالم ارواح میں واپس چلے جاتے ہیں۔ انصاف عدالتوں کی فائلوں میں دفن ہو جاتا ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں نہ اتنی بڑی تعداد میں عدلیہ ہے اور نہ اتنے زیادہ جرائم۔ دراصل اس نظام کی عدلیہ خود جرائم کو جنم دے کر تحفظ فراہم کرنے کی مُجرم ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

٦٠۔ عوام الناس عدلیہ کے عدل کش نظام عدل کے دوزخ کا ایندھن بنتے جاتے ہیں۔ عدلیہ ملک کے خزانہ سے شاہی تنخواہیں، شاہی گاڑیاں، شاہی رہائشیں، شاہی اخراجات اور تعیش کی زندگی گزارتے ہیں۔ ان کی زندگی کا شاہی نظامِ حیات عدلیہ کے ادارے کی عدل کشی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ عدلیہ کا ادارہ ملک کا استحصالی ٹولہ بن چکا ہے جو نظام عدل کو چمٹا ہوا ہے اور حکومتی ٹولہ کے جرائم کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور معصوم، بے گناہ عوام کو جھوٹے کیسوں میں پھانسی کے پھندے پر لٹکاتا ہے۔

٦١۔ جمہوریت کے طبقاتی نظامِ حکومت کی عدلیہ کے معاشی معاشرتی امتیازی اعلیٰ طبقہ کے عادل ایک بدترین استحصالی طبقہ کے معزز ارکان ہیں۔ جو اسلامی ملک کے ١٨ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان پر جمہوریت کے غیر اسلامی نظامِ حکومت کے عدل کش، عدلیہ کے انگریز کے مسلط کیے ہوئے ادارے کو چلانے کے مُجرم ہیں۔ جو درحقیقت ملک کے طالبان اور دہشت گرد ہیں۔

٦٢۔ اسلام نے تمام تفریقات اور طبقے ختم کیے۔ معاشرے سے تفاوت، ناانصافی، عدم مساوات، ہر قسم کا ظلم واستحصال ختم کیا۔ آقا وغلام کا فرق مٹایا۔ اسلامی معاشرے میں ایک عام آدمی خلیفۂ وقت سے پوچھ سکتا ہے کہ بیت المال سے ملنے والی ایک چادر سے تو لباس بن نہیں سکتا۔ خلیفہ وقت کو اس کا جواب دہ ہونا پڑتا ہے۔ کیا جمہوریت میں ایسا ہوتا ہے۔ یہاں تو جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے تمام ملک لوٹنے، اور غداری کے جرائم میں بار بار ملوث مُجرموں کو این آر او کے تحت ایک دوسرے کو معاف کیا جاتا ہے۔ عدلیہ خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ ایک دوسرے کو حکومتی اقتدار بھی مزید جرائم کے لیے پیش کرتے رہتے ہیں۔ عدلیہ اپنی نوکریوں کو بچانے اور ترقی حاصل کرنے کے لیے ان مُجرموں کی ساتھی بن جاتی ہے۔ ملک کی آزاد عدلیہ کے منصف اپنے دور کی تاریخ رقم کیے جا رہے ہیں۔ گو آزاد عدلیہ کے فیصلے حکومتی ٹولہ مانتا نہیں، فوج ان مُجرموں کی پشت پناہی کرتی ہے۔ ورنہ نظریہ ضرورت کے مُجرم حکومت نہ کرتے بلکہ پھانسی کے پھندے پر لٹکے ہوتے

٦٣۔ اسلام نے تو ذات پات، حسب ونسب، رنگ ونسل کے تمام امتیاز ختم کیے۔ لیکن جمہوریت کے استحصالی نظامِ مملکت میں تو اعلیٰ ادنیٰ تعلیمی اداروں سے امتیازی معاشرتی ارکان فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی تیار کر کے طبقاتی معاشرہ اور طبقاتی حکومت کے طبقاتی دہشت گرد تیار کیے جاتے ہیں۔ مُسلم اُمہ کے فرزندان کو ہندوازم کی چار کوتوں میں منقسم کر دیا گیا ہے

٦٤۔ کون نہیں جانتا کہ عدلیہ اور انتظامیہ کا نظام یعنی سسٹم انگریز نے ایک مفتوحہ ملک اور ایک غلام قوم اور اس کے عوام الناس کو زیر کرنے، قیدی بنانے، بے یار و مددگار، بے بس محکوم اور مفلوج بنانے کے لیے مسلط کیا تھا۔ تاکہ اس کے مفتوحہ ملک کا کوئی فرد ان کے دورِ حکومت میں سر نہ اٹھا سکے۔ کوئی فرد بغاوت کا مرتکب نہ ہو سکے۔ کوئی شخص ان کے سامنے چوں چرا کرنے کی جرات نہ کر سکے۔ کوئی فرد ان کے نظامِ حکومت کے سامنے سرکشی کی جرات نہ کر سکے۔ انتظامیہ سے جس فرد یا افراد کے خلاف چاہتے جھوٹے کیس درج کرواتے، تھانوں میں جسمانی تشدد کرواتے، انسانیت سوز سزائیں دیتے، بھوکے پیاسے رکھتے، جسمانی طور پر معذور بنا دیتے۔ جعلی پولیس مقابلوں کے ذریعے ناپسندیدہ افراد کو قتل کروا دیتے۔ آج بھی یہ نظام اور سسٹم اسی طرح جاری ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۵۔ عدلیہ سے ان جھوٹے، بوگس، بے بنیاد، خود ساختہ کیسوں کی سماعت کرواتے۔ ان کو سخت سزائیں دلواتے، جیلیں بھرتے، بے گناہ، معصوم عوام کو پھانسی کے پھندے پر لٹکاتے۔ انتظامیہ، عدلیہ کا مراعات یافتہ بدنصیب حکومتی دہشت گرد طبقہ انگریز کے حکومتی ٹولہ کے اشاروں پر ناچتا۔ **ملک** میں ہر قسم کا باطل، مُجرمانہ قانونی ظلم وتشدد اور قتال جاری رکھتے۔ آج بھی یہ کھیل جاری ہے۔

۶۶۔ کون نہیں جانتا کہ **ملک** کے امتیازی طبقاتی معاشرتی نظام جمہوریت کے ایم پی اے، ایم این اے، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدرِ مملکت یا فوجی ڈکٹیٹر اور غاصب حکومتی ٹولہ کے اشاروں پر فوج، انتظامیہ اور عدلیہ یعنی پولیس افسران اور منصف ہر جائز و ناجائز حکم ماننے کے پابند ہوتے ہیں۔ ہر ظلم کی داستان **ملک** میں رقم کرتے ہیں۔ ان کے فرمان پر قاتلوں کو معصوم، بے گناہ بنا دیتے ہیں اور معصوم و بیگناہ عوام کو مُجرم بنا کر ان کے خلاف پرچہ درج کر لیتے ہیں۔ اکثر و بیشتر مُجرم سفارش، رشوت اور ذاتی برتری کی بنا پر کیس سے فارغ کر دیے جاتے ہیں اور معصوم و بے گناہ افراد کے خلاف پرچے درج ہو جاتے ہیں۔ یہ گھناؤنے جرائم حکمرانوں اور انتظامیہ اور عدلیہ کے زیر سایہ پروان چڑھتے ہیں۔ کوئی معصوم، بے گناہ، بے ضرر، مقید عوام النّاس کا پرسان حال نہیں۔

۶۷۔ اسی طرح پولیس کے محرروں یا منشیوں کی تیار کردہ جھوٹی ایف۔ آئی۔ آروں کے تحت کیسوں کی سماعت ہوتی آ رہی ہے۔ اس طرح جیلیں بے گناہ اور معصوم عوام سے بھری جاتی ہیں اور معصوم و بے گناہ عوام کو قتال کے جھوٹے کیسوں کی بنا پر پھانسی کے پھندا پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ کسی جج نے کبھی کسی کیس کے حقائق کو جاننے اور اصل مُجرم کو سزا دینے کی کوشش تک نہیں کی۔ اس کے مُجرم کون ہیں؟ اس کا حساب کون دے گا؟ آزاد عدلیہ کے چیف جسٹس صاحب اس کی وضاحت پیش کریں۔

۶۸۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک انگریز کی مسلط کی ہوئی عدلیہ کی پالیسی کو غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کا دہشت گرد مراعات یافتہ، عدلیہ کے شاہی طبقہ کے عظیم سکالر چیف جسٹس آف سپریم کورٹ طبقہ کے عظیم سکالر چیف جسٹس آف سپریم کورٹ آف پاکستان من و عن اس نظام و سسٹم کو اسی طرح مسلط کیے ہوئے ہیں۔ عدل کشی کی داستاں ہر روز لکھتے جا رہے ہیں۔ جس کی ہر ماہ پی ایل ڈی شائع ہوتی رہتی ہے۔ عدلیہ عدل کش نظام عدل کی اذیناک، دلسوز تاریخ رقم کی جا رہی ہے۔ انسانی نسلیں اس نظام عدل اور عدلیہ پر لعنتیں بھیجتی رہیں گی۔ عدلیہ اور وکلا بعد از موت کونسا چہرہ لے کر بارگاہ الٰہی میں پیش ہونگے۔ کیا اس عدلیہ اور وکلا کے مغربی کلچر کے سکالروں کی افواج میں کوئی ایک بھی باضمیر ہوا، نبی کریم ﷺ کا سودائی مردِ حُر نہیں! کفر کی تاویل زندگی سے ایک لمحہ ایمان کی زندگی بہت ہی بہتر، بلند و اولیٰ ہے، جس سے دنیا کے ظلمت کدہ میں سچائی کی روشنی تاریکیوں کو ختم کر ڈالے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۹۔ جمہوریت کا غاصب حکومتی ٹولہ اور اس کے طبقاتی دہشت گرد مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کا استحصالی، (نظام مُجرماں) ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ پر مسلط ہے۔ یہ حکومتی ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی اور انتظامیہ کے نظام وسِسٹم اور عدلیہ، اس کے نظام عدل اور اس کے عادل قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات اور دین محمدی ﷺ کے باغی، انکاری، مخالف، مُنکر، کافرانہ اور منافقانہ مُجرمانہ نظام زندگی مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر مسلط کیے بیٹھے ہیں۔ ان حقائق پر غور وفکر تو کرلو۔ کیا ایسا استحصالی نظام حکومت قرآن حکیم کے نظریات کا حصہ ہے۔

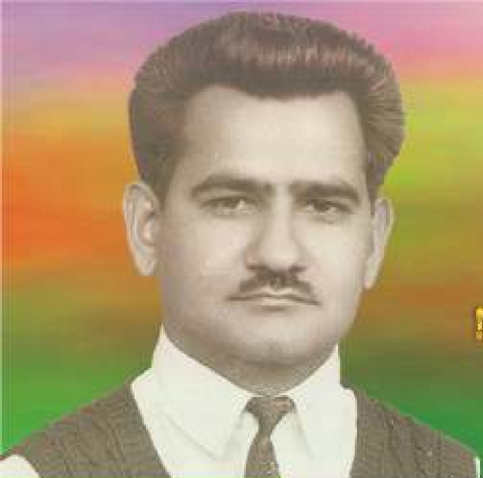
۷۰۔ یہ خود تو قرآنِ حکیم کے مُنکر، منافق، مخالف اور کُفر کی عملی زندگی سے دوچار ہیں۔ لیکن بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ یہی غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کا دہشت گرد مراعات یافتہ جمہوریت کے دانشوروں کا حکومتی طبقہ اور ان کے حکومتی ادارے اہلِ اسلام کے ۱۸ کروڑ مِلّت اِسلامیہ کے فرزندان کو مغربی جمہوریت کے انھی کُفر کے نظریات میں کنورٹ کیے جارہے ہیں۔

۷۱۔ وہ جمہوریت کے مُجرمانہ طبقاتی نظامِ مملکت کے طبقاتی معاشی، معاشرتی استحصالی (نظام مُجرماں) کی افادیت اور شاہی سرکاری طبقاتی اعلیٰ تنخواہوں، سرکاری شاہی رہائشوں، انمول قیمتی سرکاری گاڑیوں، عالیشان بلڈنگوں پر مشتمل دفاتر اور کُفر کے نظام عدل کی دہشت گرد عدلیہ کی سپریم کورٹ عدل کش، دین کش فن تعمیرات کی شاہکار بلڈنگ دکھائی دیتی ہے۔ جو حکومتی ٹولہ کے این آر او کے مُجرموں کی پناہ گاہ اور بے گناہ عوام کی مقتل گاہ کے فرائض ادا کرتی ہے۔ عدلیہ کے عادل ایک عدل کشی کی بھیانک تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ مِلّت اس عدلیہ کے المیہ سے دوچار ہے۔

۷۲۔ عدلیہ انگریز کے دور کے ظلم کی داستاں دہراتی اور رقم کرتی جارہی ہے۔ انگریز کی جگہ آج آمروں، ڈکٹیٹروں اور جمہوریت کے سیاسی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ کے غیر اسلامی طرزِ حکومت کے شاہی طبقہ کو ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان پر مسلط کیا ہوا ہے۔

۷۳۔ عوام الناس کے خون پسینہ سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ، ان کے پیدا کردہ وسائل، ان کے ذرائع آمدن، ان کے مال ودولت پر جمہوریت کے عیاش غاصب حکومتی ٹولہ اور دہشت گرد مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے شاہی طبقہ کا غاصبانہ قبضہ اور اس کی لوٹ مار کا طبقاتی عمل جاری چلا آرہا ہے۔ کیا ان جرائم کو جمہوریت کا حکومتی ٹولہ یا انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ روکے گا

۷۴۔ اب فطرت کو ان کا یہ استحصالی نظامِ حکومت ناگوار گزر چکا ہے۔ ان کا یوم حساب آچکا ہے۔ خونی انقلاب ان کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ اس عدل کش نظام مُجرماں اور ان کے چلانے والا غاصب سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کے دہشت گرد مراعات یافتہ طبقہ کو خونی انقلاب تلاش کررہا ہے۔ انکے دن گنے جاچکے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی باقیات، اپنا اور اپنے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حفاظت کرنے سے قاصر ہے۔





۷۵۔ اہل اسلام کو قرآنِ حکیم امن و سلامتی کا درس دیتا ہے۔ اسلام کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ اسلام نے دورِ جہالت میں شرف انسانیت کا سبق سکھایا۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور عطا کیا۔ اخوت و محبت کا عالمگیر راہ دکھایا، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کی زندگی سے آشنا فرمایا۔ امتیازی سلوک ختم کیا۔ طبقات ختم کیے۔ آقا و غلام کا فرق مٹایا۔ صبر و تحمل، عفو و درگزر، امانت و دیانت کا مثالی طرزِ حیات عطا کیا۔ مغربی جمہوریت کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اسلامی جمہوریت کے نظامِ مملکت سے کیوں خائف ہے۔ قرآنِ حکیم کی سرکاری سرفرازی کا کیوں باغی ہے۔ ۱۸ کروڑ عوام کیا چاہتے ہیں، اسلامی نظامِ مملکت، دہشت گرد کون ہیں، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مغربی کلچر کے سکالر جو اس میں حائل ہے یا ۱۸ کروڑ مسلم امہ یا اسکے فرزندان۔ ٹی وی اینکرز اور کالم نویس، تجزیہ نگار اسکا جواب ملک و ملت کو دیں۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ۱۸ کروڑ عوام کی رہنمائی فرمائیں انکو بتائیں کہ روس اور امریکہ یہ جنگ جیت نہیں سکا۔ کوئی تیسری قوت ملک پر مسلط کرنے کا راستہ ہموار نہ کریں۔ ملت کو قتال اور ملک کو تباہ ہونے سے بچائیں۔

۷۶۔ محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسوۂ حسنہ اور خلقِ عظیم کا مثالی عملی طرزِ حیات پیش کیا۔ قرآنِ حکیم نے نہ صرف اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک قرار دیا بلکہ انسان کو اشرف المخلوقات کا شرف بھی بخشا۔ قرآنِ حکیم نے ملّت اسلامیہ کو اپنے آفاقی اور ہمہ گیر اصولوں کی بنا پر ایک عالم گیر مقام عطا کیا۔ عدل و انصاف اور اعتدال و مساوات اسلامی معاشرے کی پہچان بن گیا۔

۷۷۔ آقا و غلام، حاکم و محکوم قانون کی نگاہ میں ایک جیسے ہو گئے۔ چاہے خلیفۂ وقت ہی کیوں نہ ہو! اپنے اعمال کے لیے عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا۔ معاشرے کو اخلاقی کردار کا گہوارا بنا دیا۔ کم و بیش ہر شہری تقویٰ، توکل، سادگی و شرافت، اخلاق حسنہ کے کردار کا پیکر تیار ہوتا۔

۷۸۔ جمہوریت اور اس کے باطل حکومتی ٹولہ اور دہشت گرد مراعات یافتہ طبقہ نے شرف انسانیت مخلوق خدا سے چھین لیا ہے۔ انسانی بنیادی حقوق، مساوات، عدل و انصاف، غیر امتیازی نظام، ایمانداری، امانت و دیانت، اخوت و محبت، اسوۂ حسنہ، حُسنِ خلق، تمام اسلامی اقدار، شرم و حیا، عصمت و عفت کے تحفظ کا نظام، چادر و چاردیواری کا نظام، عبادت و ریاضت اور قرآنِ حکیم کی تمام الہامی تعلیمات چھین لی ہیں۔ ان کے پاس صرف اسلام اور مسلمان کا نام بچا ہوا ہے۔

۷۹۔ ملک جمہوریت کے کُفر کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کے ذریعے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں کو اسمبلی ممبران کے تیار کردہ ہارس ٹریڈنگ، نظریۂ ضرورت جیسے مُجرمانہ قوانین و ضوابط کو تعلیمی کورس کا حصہ بنا دیا جاتا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم امہ، انکی نسلوں پر قرآنِ حکیم کا تعلیمی نصاب نافذ کرنے سے گریزاں کیوں ہے۔

۸۰۔ ان جیسی باطل، غاصب، استحصالی غیر اسلامی پالیسیاں تیار کر کے مُسلم اُمہ پر نافذ العمل کی جاتی ہیں۔ جمہوریت کا نظامِ حکومت مُجرموں کی ملکیت بن چکا ہے۔ ملک جرائم کدہ اور کُفر نگری بن چکا ہے۔ جس کا کنٹرول جمہوریت کا غاصب حکومتی ٹولہ اور دہشت گرد مراعات یافتہ شاہی طبقہ کرتا ہے۔ ان کے خلاف جہاد مُسلم اُمہ کے اہلِ قلم لکھاریوں اور ٹی وی کے اینکرز پر واجب ہو چکا ہے۔

۸۱۔ یہ کیسی گھناؤنی عدلیہ ہے کہ غاصب حکومتی ٹولہ اس کے فیصلوں اور احکامات کو مانتا نہیں۔ اہلِ وطن عوام الناس کو جھوٹے، بوگس، جعلی اور بے بنیاد کیسوں میں ملوث کر کے صبح سے شام سالہا سال تک عدالتوں کے دروازوں پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ عدل نایاب، عدلیہ کے لاتعداد دہشت گرد منصف ملکی خزانہ لوٹتے جاتے ہیں۔ یہ المیہ کب ختم ہوگا۔ انصاف تو ایک عادل کے حکم کا منتظر ہے۔

۸۲۔ پاکستان میں انتظامیہ اور عدلیہ دراصل ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مُجرموں کی ملکیت ہے۔ جمہوریت کا تعلیمی نصاب، تعلیمی نظام، طبقاتی تعلیمی ادارے، مخلوط حکومتی نظام، رائج الوقت ہے جو حکومتی ٹولہ کے غاصب، انتظامیہ، عدلیہ کے دہشت گرد سکالرز تیار کرتا ہے۔

۸۳۔ انھوں نے ایک ایسا مُجرمانہ کلچر تیار کر دیا ہے جس کا قرآن حکیم کے آئین، منشور، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور اس سے تیار ہونے والی تہذیب سے کوئی واسطہ نہیں۔ جن سے انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش عالمگیر کردار اور تشخص تیار ہوتے تھے۔ وہ نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی ادارے ختم کر دیے گئے ہیں۔

۸۴۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان پر فرض بن چکا ہے کہ وہ جمہوریت کے اس مُجرمانہ نظام وسسٹم اور ان کے غاصب حکومتی ٹولہ کا خاتمہ کر کے اس کی جگہ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو فوری طور پر بحال کریں۔ جمہوریت کے استحصالی حکومتی ٹولہ نے جس کو حکومتی سطح پر ختم کر کے نایاب بنا دیا ہے۔ اس کو بحال کرنے میں ملک وملت کی بقا مضمر ہے۔

۸۵۔ جمہوریت کے استحصالی ٹولہ نے اہلِ اسلام، اہلِ وطن عوام اور مخلوقِ خدا کو قرآن حکیم کی الہامی، رُوحانی تعلیمات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، نظریات، منشور، آئین سے محروم کر رکھا ہے۔

۸۶۔ جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے ذریعے قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف استحصالی اصول، قوانین، ضوابط، نظام وسسٹم ترتیب دے کر اہلِ اسلام اور ان کی نسلوں پر نافذ العمل کر رکھا ہے۔ ان کو جمہوریت کے کُفر کے نظامِ حیات میں بدلتے جا رہے ہیں۔

۸۷۔ جمہوریت کے غاصب حکومتی ٹولہ نے مُجرمانہ طبقاتی تعلیمی نصاب رائج کر رکھا ہے۔

۸۸۔ جمہوریت کے باطل حکومتی ٹولہ اور ان کے دہشت گرد مراعات یافتہ طبقہ نے شاہی اخراجات والے انگلش میڈیم مخلوط تعلیمی ادارے اسلامی نظریات، تعلیمات کے منافی اپنے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے لیے الگ بنا رکھے ہیں۔ جن کے ذریعے وہ مراعات یافتہ طبقہ کے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے حکومتی ارکان تیار کرتے ہیں۔

۸۹۔ انتظامیہ، عدلیہ، فوجی شاہی طبقہ کی سلیکشن اور پھر فرائض منصبی اور حکومتی نظام چلانے کی تعلیم وتربیت انھی اسلامی نظریات اور تعلیمات کے منافی انگلش میڈیم مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں میں کی جاتی ہے۔ جن سے فحاشی، بے حیائی، زناکاری اور امتیازی زندگی کا استحصالی کلچر تیار ہوتا ہے۔

۹۰۔ دہشت گرد انتظامیہ عدلیہ کے ذریعے استحصالی اسمبلیوں کے ممبران کے پاس کردہ قوانین کی اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں سے من وعن اطاعت کروانا، ان کے مطابق باطل حکومتی غیر اسلامی احکام کو بجالانا ان کا مجرمانہ فریضۂ سرکار ہوتا ہے۔





۹۱۔ تھانے، کچہریوں کے ذریعے صداقتوں کو جرائم اور جرائم کو صداقتوں میں بدلنے کا عمل جاری رکھنا۔ عوام الناس کو انصاف کے حصول میں اُلجھائے رکھنا۔ انھی ملکی دہشت گردوں کے انتظامیہ، عدلیہ کے اعلیٰ غیر اسلامی انصاف پر مسلط منصبداروں کا فریضہ ہوتا ہے۔

۹۲۔ عوام الناس کے لیے تھانوں کو جسمانی اذیتوں، کچہریوں کو ذہنی اذیتوں کا بطور ٹارچر سیل استعمال کرنا۔ انسانی حقوق کا استحصال اور ان کو پامال کرنا، انگریز کے دور سے چلا آرہا ہے۔ جو اسلامی نظریات اور تعلیمات کے منافی ہے۔ جسکو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مسلط رکھنا چاہتا ہے۔

۹۳۔ عوام الناس کا انتظامیہ، عدلیہ، فوج شاہی کے ذریعے انسانی قتال کروانا اور ان کے بنیادی حقوق سلب کرنا۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مشتمل اسلام پرستوں کو طالبان کہنا عوام اور خدا اور رسول ﷺ کے خلاف کھلی جنگ ہے۔ حکومتی طالبان اسلامی طالبان کی زد میں ہیں۔

۹۴۔ باطل حکومتی ٹولہ کے ان ظالمانہ، انسانیت سوز منفی فرائض کو ادا کرنے اور عوام الناس کا معاشی اور معاشرتی قتال کرنے کے عوض مراعات یافتہ دہشت گرد شاہی طبقہ کا اعلیٰ عہدوں پر مسلط رہنا۔ امتیازی طبقاتی غیر اسلامی زندگی گزارنا خدا اور رسول ﷺ کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔

۹۵۔ جمہوریت کے طبقاتی نظامِ تعلیم کے اداروں کے ذریعے باطل حکومتی ٹولہ اور دہشت گرد مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اولادوں کے لیے انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کے طبقاتی اعلیٰ حکومتی عہدوں پر مسلط کرنے کا عمل ملک میں جاری ہے جو اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے خلاف غیر اسلامی استحصالی نظام ہے۔ یہ ادارے معاشی، معاشرتی دہشت گردوں کے لیے وقف ہیں۔

۹۶۔ اس طرح جمہوریت کا مُجرم حکومتی ٹولہ، ان کا دہشت گرد مراعات یافتہ طبقہ قرآنِ حکیم کی اخلاقی اقدار، اخلاقیات اور اِلہامی، رُوحانی تعلیمات کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کو گن پوائنٹ پر روندتے اور ختم کرتے جا رہے ہیں۔ جب کہ تمام پیغمبران اور ان کی اِلہامی کتابوں اور ان کے مذاہب کے اِلہامی نظریات، تعلیمات جس کے تحت مادیت پر اخلاقی اقدار اور اخلاقیات کی سرفرازی کو فائز کرنے کا حکم ہے۔ اس کو مسترد کرنے یا ختم کرنے کا نہیں۔ اس طرح وہ تمام اِلہامی کتابوں اور قرآنِ حکیم کے مُنکر، انکاری، منافق ہیں اور مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار بن چکے ہیں۔

۹۷۔ ان مذہب کے مُنکر مادہ پرست مغربی فلسفیوں ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون، فرانسس بیکن کے نظریاتی باطل حکومتی ٹولہ کے پرستاروں نے اسی نظریہ کو جواز بنا کر سب سے پہلے برطانیہ میں کم و بیش تین سو سال قبل مذہب کے نظامِ حیات کی سرکاری بالادستی کو ختم کر کے گرجا و کلیسا، پادری و بشپ اور انجیلِ مقدس کی تعلیمات کا سرکاری عمل دخل اور پیغمبر خدا کے نظریات اور تعلیمات کی حکومتی سرفرازی کو ختم کر دیا۔ جس کی وجہ سے تمام پیغمبران کی اُمتیں اس المیہ کا شکار ہو چکی ہیں۔ مذہب کو حکومتی سرکاری عہدوں سے محروم کر کے مادہ پرستوں کی حکومتی بالادستی قائم کر دی گئی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — باب 15 پیرا 98-102
فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا غاصب حکومتی ٹولہ اور اُس کی ذاتی محکوم عدلیہ

۹۸۔ مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کے مطابق ذہنی، مادی اور سائنسی طاقت کو حکومتی سرفرازی کا اعلیٰ حکومتی مقام میسر ہوتا ہے۔ اس لیے ان فلسفیوں کے پرستار اقوام عالم اور دنیا بھر کے عوام کو کمتر اور کمزور عوام سمجھتے ہیں۔ مادہ پرستوں کا یہ باطل مذہب کش نظریہ ملک اور ملکی عوام پر مجرمانہ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے روپ میں مسلط کر دیا گیا۔ پاکستان دوقومی نظریہ حیات کی روشنی میں وجود میں آیا تھا۔ یہ مادہ پروست فلاسفرز کے نظریات کے پرستاروں کی سرزمین نہیں ہے۔

۹۹۔ باطل جمہوریت اور اس کا مادہ پرست غاصب حکومتی ٹولہ، اس کا الیکشن کا طریقہ کار سمجھنے کے لیے ملکی مثال ایک بار پھر درج کی جاتی ہے۔ تاکہ پاکستانی عوام صحیح صورتحال سے آگاہ ہوسکیں کہ یہ استحصالی ٹولہ کا ایک خالص آمرانہ غیر اسلامی نظریات پر مشتمل مجرموں کا نظامِ حکومت ہے۔

۱۰۰۔ مثلاً ایک حلقہ میں ایک لاکھ ووٹر ہیں اور چودہ سیاسی جماعتوں کے زر، زن، زمین پر قابض، معاشی و معاشرتی قوت کے مالک، مادہ پرست رہنماؤں کے مقرر امیدوار الیکشن میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت کا امیدوار جو اعلیٰ مادی صلاحیتوں، معاشی، معاشرتی قوتوں کا وارث ہے وہ بیس ہزار ووٹ لے کر الیکشن میں کامیاب ہوتا ہے۔ یعنی ایک مادہ پرست آمر تیار ہو جاتا ہے۔ جبکہ باقی ۸۰ ہزار ووٹ دوسری تیرہ سیاسی جماعتوں کے نمائندگان کے پاس ہیں۔ کیا وہ عوام الناس کا نمائندہ کہلا سکتا ہے۔ یہاں یہ بھی واضح کرنا ضروری ہے، پاکستان میں ساٹھ، پینسٹھ فیصد عوام جمہوریت کے باطل نظام کے الیکشنوں میں حصہ ہی نہیں لیتے۔ ان مختلف جماعتوں اور منشوروں کے کامیاب ممبران پر مشتمل آمروں کی اسمبلی تیار ہوتی ہے۔ جو جمہوری نظامِ حکومت کو چلانے کے لیے قوانین مرتب کرتی اور امورِ سلطنت چلاتی ہے۔ مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ گورنرز، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کا چناؤ ہارس ٹریڈنگ کے سیاسی، معاشی جرائم کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

۱۰۱۔ ملک کے تمام سیاسی جماعتوں کے سیاسی حکومتی ٹولہ کے بدترین مُجرموں کے تمام معاشی اور معاشرتی قتال کے جرائم این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے عدل کش تفاوتی نظام کے تحت اجتماعی طور پر معاف کر دیے جاتے ہیں۔ بار بار حکومت ان مجرموں کو سونپ دی جاتی ہے۔

۱۰۲۔ اس مغربی جمہوریت کے مُجرمانہ طریقہ کار سے ملکی، ملی مُجرم آمروں کا باطل حکومتی ٹولہ ہی ملک پر مسلط رہتا ہے۔ جن کو ملک اور ملک کا نظامِ مملکت سپرد کر دیا جاتا ہے۔ عوام ان کی ایک طویل عرصہ سے معاشی اور معاشرتی استحصالی طریقہ کار کی اذیتوں سے دوچار ہیں۔ میڈیا کے اہلِ دل اینکرز نے ان کے جرائم سے اہلِ وطن کو بڑی عقلمندی، ذہانت، لگن اور محنت سے ان کے گھناؤنے چہروں اور ان کے حکومتی جرائم سے نقاب کشائی کر دی ہے۔ عوام بیدار ہو چکے ہیں۔ ان کی آپس کی اقتدار کے حصول کی چپقلشیں عوام کا قتال اور عوامی اذہان کو اس المیہ میں الجھانے کا ایک سیاسی ڈھنگ ہے۔ ملک میں یہ خود خانہ جنگی کے حالات پیدا کیے ہوئے ہیں ہے۔ موت ان کے گرد رقص کر رہی ہے، اپنا دائرہ تنگ کیے جا رہی ہے۔ مظلوم عوام نے ان سرکاری طالبان اور دہشت گردوں کو چن چن کر ختم کر دینا ہے۔ اب بھی وقت ہے یہ مُجرم سنبھل جائیں تو ملک خانہ جنگی سے بچ سکتا ہے۔ وہ صرف قرآن حکیم کی حکومتی، سرکاری سرفرازی میں مضمر ہے۔ انکو اربوں، کھربوں سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے ڈالروں، ملکی ملکیتوں، ملکی وسائل اور خزانہ کو واپس کرنا سخت ناگوار ہو چکا ہے۔ انکو یہ زہر نگلنا ہوگا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ اِسلام صرف دین ہی نہیں بلکہ مکمل ضابطۂ حیات پر مشتمل نظام حیات ہے۔ جو پیدائش سے لے کر موت تک کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ مُسلم اُمہ کا کردار و تشخص اسلامی نظریۂ حیات قرآنِ حکیم، احادیث مُبارکہ اور سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں تیار کیا جاتا ہے۔

ہر فرد کا مقصد حیات اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کرنے میں مضمر ہے۔

۲۔ اِسلام اِنفرادی اور اِجتماعی زندگی میں اخوت و محبت، امانت و دیانت، اعتدال و مساوات، صبر و تحمل، عفو درگزر، خدمت و ادب، عدل و انصاف، تقویٰ و طہارت، خالق کی نگاہ سے خالق کی مخلوق کو دیکھنے کا شعور عطا کرتا۔ حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ جیسی اقدار سے روشناس کرواتا اور اس کو بروئے کار لانے کا پابند بناتا ہے۔

۳۔ سیاسی طور پر اِسلام سیاست اور دین کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کرتا۔ تمام سیاسی امور کو قرآنِ حکیم کے بنیادی اصولوں کے قالب میں ڈھالتا ہے۔ اِسلام بنی نوع انسان کی اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے آئین و منشور اور قوانین و ضوابط کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے۔

۴۔ اِسلامی طرزِ حیات کی عمارت کی بنیاد نماز، روزہ، حج، زکوۃ پر مشتمل ہے۔ اِسلامی نظریۂ حیات سب سے پہلے اِسلامی تعلیمات کے ذریعے انسانی رُوح کو نفسانی خواہشات اور مادہ پرستی کی آلائشوں سے پاک کرتا ہے۔ ایثار و نثار اور احسان کی زندگی سے مالا مال کرتا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتا ہے۔ بنی نوع انسان کو یہ سبق سکھاتا ہے کہ اس جہان فانی میں انسان صرف عالم ارواح کے نامعلوم مقام سے خالی ہاتھ اس دارُالفناہ میں آتا اور نا معلوم منزل مقام برزخ کی طرف خالی ہاتھ واپس چلا جاتا ہے۔ وہ صرف اس جہان فانی میں آتا اور جاتا ہے۔ موت کا وقت معین ہے۔ جب تک زندگی ہوتی ہے موت اس کی حفاظت کرتی ہے۔ خوراک جیسی بنیادی ضرورت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ جل جلالہُ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ ایک کیڑے کو پتھر میں بھی خوراک مہیا کرتا ہیں۔

۵۔ دینِ اسلام پیغمبران کی الہامی کتاب قرآن حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، ایک تعلیمی نصاب، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، امانت و دیانت کی تعلیم و تربیت کرتا، ملک و ملت پر نافذ کرتا ہے۔ مادی وسائل اور ضروریاتِ حیات کو مخلوقِ خدا تک پہنچانے کا طیب فریضہ سونپتا اور اس کو بہترین عبادت کا درجہ دیتا ہے۔

۶۔ جبکہ مادہ پرست فلاسفرز کے باطل نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے حکومتی سکالر تیار کرتے ہیں۔ قرآن حکیم کے نظریات کے برعکس مادی وسائل اور ضروریاتِ حیات کو کمزور اور کم تر انسانوں سے طاقت کے ذریعے ان کا مال و متاع چھیننے، لوٹنے اور قتال کرکے مادی قوت، مادی طاقت کے حصول کا راہ دکھاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ پیغمبران کی اُمتوں اور ان کے ممالک پر مادہ پرست فلاسفرز کے کم و بیش چھ ہزار پرستار مادی طاقت، مادی قوت یعنی مال و دولت اور افرادی برتری سے جاگیردار، سرمایا دار کا حکومتی ٹولہ تیار ہوتا ہے۔ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کو سرکاری سرفرازی دے کر اس کے نظام و سسٹم کو بروئے کار لا کر تمام ممالک اور تمام پیغمبران کی اُمتوں پر مسلط ہو کر انکو قیدی اور محکوم بنا لیتا ہے۔ ملک کے تمام وسائل، تجارت اور ملکی خزانہ انکی ملکیت بن جاتا ہے اور عوام محروم ہو جاتے ہیں۔

۸۔ مغربی جمہوریت کے سیاسی فوجی دہشت گرد حکومتی سکالر، غاصب آمر ملک پر مسلط ہونے کے بعد استحصالی قوانین و ضوابط اسمبلیوں کے ذریعے پاس کر کے کمزور اور کم تر عوام الناس کو اپنا محکوم اور قیدی بنا لیتے ہیں اور سیاہ و سفید کے مالک بن جاتے ہیں۔ اہل وطن کی محنت و مشقت کی کمائی ہوئی دولت ٹیکسوں، بلوں کے اضافوں سے چھینتے اور ملکی خزانہ کو اپنے تصرف میں لاتے اور لوٹتے چلے آ رہے ہیں۔ ملک ان کی ملکیت، عوام ان کے غلام، قیدی، محکوم بن چکے ہیں۔ پاکستان میں بھی فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے علاوہ ملکی وسائل، مال و دولت، ملکی ملکیتوں اور ملکی خزانہ سے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے کسی فرد کو ایک پائی تک لینے کی اجازت نہیں دی۔ اس مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی معاشی، معاشرتی دہشت گرد حکومتی ٹولہ اور مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کو حضرت عمرؓ کا دورِ حکومت اور نظامِ مملکت کو ان قرآنِ حکیم کے باغیوں کو کون سمجھائے گا۔ یہ ان کو کیسے سمجھایا جائے کہ یہ مانتے تو قرآنِ حکیم کو اور کہلاتے مسلمان ہیں اور حکمرانی مغربی جمہوریت کے کُفر کے استحصالی نظامِ حکومت اور اسکے غاصب حکومتی ٹولہ کے ممبران کی کرتے ہیں۔ جب قرآنِ حکیم کا دامن ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلمان کیسے اور اسلام کیسا۔ کیا اسلامی سیاسی جماعتوں اور غیر اسلامی جماعتوں کے رہنما اور انکے ممبران، ملک و ملّت کو بتا سکتے ہیں کہ کیا وہ جمہوریت کے کُفر کے نظامِ حیات کے پیرو کار رہیں یا نبی کریم ﷺ پر نازل کی ہوئی الہامی کتاب قرآنِ حکیم کے!

۹۔ دینِ ابراہیم علیہ السلام کے چاروں پیغمبران کی الہامی کتابوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو ختم کر کے مادہ پرست جمہوریت کے اسمبلیوں کے ممبران کے تیار کیے ہوئے مغربی جمہوریت کے ممبران کے تخلیق کیے ہوئے باطل غاصب نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو سرکاری سطح پر نافذ العمل کر چکے ہیں۔ اسکے طبقاتی تعلیمی اداروں سکول، کالجز، یونیورسٹیوں سے غاصب مادہ پرست سرکاری حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے کلچر کے دانشور اور سکالر تیار کیے جا رہے ہیں جو جمہورت کے کُفر کا نظامِ حکومت چلاتے ہیں۔ جس سے پیغمبران کی مذہبی تہذیب مادہ پرست مغربی جمہوریت کے استحصالی معاشرے اور غاصب کلچر میں بدلے جا رہی ہیں۔ جماعت اسلامی کے سیّد منور حسین اور مولانا فضل الرحمان اور دوسری دینی جماعتوں کے رہنما مل کر پاکستان کی ملّت اسلامیہ کو جواب دیں کہ جمہوریت کے قرآنِ حکیم کے متضاد نظریات کی اطاعت کے بعد ان کا اور ان کے ووٹروں اور اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کا اسلام کے ساتھ کیا تعلق رہ جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت — قرآنِ حکیم کا اِسلامی نظریۂ حیات، جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تابع بنا دیا — باب 16 پیرا 10

۱۰۔ پیغمبران کی اِلہامی کتابوں کی تعلیمات مستورات کو تعلیم سے تو ہرگز نہیں روکتیں وہ تو انھیں صرف چادر اور چار دیواری کا پابند بناتی ہیں۔ اِسلام تو دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے مستورات کی تعلیمات اور ان کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کی تعلیم دی۔ اسلامی تعلیمات تو جمہوریت کے مادہ پرست مادر پدر آزاد مخلوط تعلیم، معاشرہ، حکومت کی فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے کلچر کو روکتی ہے۔ شرم و حیا، عفت و عصمت کے تحفظ کی تلقین کرتی ہے۔ ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات عطا کرتی ہے۔ ماں باپ، بہن بھائی، میاں بیوی، بیٹی بیٹا اور تمام آسمانی رشتوں کی عزت و حرمت، ادب و خدمت اور اخوت و محبت کے انمول اور لازوال جذبوں کی فطرتی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے۔ جمہوریت کے مخلوط حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مخلوط استحصالی نظامِ حکومت کی اجارہ داری کو ختم کرتی ہے۔ مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ افراد اور ان کی نسلوں کا ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت، جمہوریت کے چند ملکی مجرموں، طبقاتی غاصبوں سے واپس لینے کا راہ دکھاتی ہے۔ جمہوریت کے طبقاتی مخلوط تعلیمی نظام، طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں، طبقاتی مخلوط سرکاری سکالروں، طبقاتی مخلوط نظامِ حکومت کی اجارہ داری کو ختم کرتی ہے۔ جمہوریت کے مغربی کلچر کو ختم کرنا، ان کے استحصالی نظامِ حکومت کو ختم کرنا مُسلم اُمہ کا طیب فریضہ ہے۔ جمہوریت کا مادہ پرست حکومتی ٹولہ پاکستان میں اپنی حکومتی اجارہ داری مسلط رکھنے کے لیے دینی درسگاہوں کے طلبا، طالبات کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر ان کی شہرت کو خراب کر کے، ان کا قتال جاری کیے ہوئے ہے۔ امریکہ کے ساتھ مل کر ہمارا حکومتی ٹولہ شمالی علاقہ جات کے مُسلم اُمہ کے مذہب پرست فرزندان کا ڈرون حملوں اور اپنی افواج کے ذریعے قتال جاری کیے ہوئے ہے۔ حکومتی ٹولہ کبھی صوفی محمد کے خودساختہ کردار کو اچھالتا ہے، کبھی مولوی عمر کے اسلامی نظام حکوت کی نفی کرتا ہے۔ کبھی مغربی مخلوط نظام تعلیم کو مسلط کرنے کے لیے ملالہ جیسی معصوم طالبات پر ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے اور بلیک واٹر جیسی نیٹو ممالک کی بے شمار خفیہ فوجی تنظیموں کو ملک میں داخل کر کے انسانی قتال کرنے کی ان کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ وہ جدید اسلحہ اور ریموٹ کنٹرول اور ٹائم بموں سے ملک میں انسانی قتال جاری کیے ہوئے ہیں۔ امریکی اپنے بین الاقوامی مشن کے مطابق اسلامی نظریات، تعلیمات اور مُسلم اُمہ کے فرزندان کو ختم کرنے کا عمل جاری کیے ہوئے ہے۔ حکومتی ٹولہ اپنی حکومتی اجارہ داری ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط رکھنے کے لیے ایسے مواقع مہیا کر کے ملکی عوام کو نشانہ عبرت بنائے جا رہا ہے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ حکومتی ٹولہ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کو کیوں ختم نہیں کرتا۔ کسی صوفی محمد، کسی مولوی عمر، کسی اہلِ حدیث، کسی اہلِ تشیع، کسی اہلِ سنت کے مولوی کا اسلام نہیں، اسلامی یونیورسٹیوں کو یہ ذمہ داری سونپ دی جائے کہ وہ قرآنِ حکیم کی سرکاری سرفرازی ملک میں رائج کرنے کے لیے اس کا آئین ملک میں نافذ العمل کرے۔ اصل میں جمہوریت کا حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کے آئین کو ملک میں نافذ العمل کرنا ہی نہیں چاہتا یہ تمام ملکی قتال حکومتی ٹولہ مغربی جمہوریت کے نام پر اپنی استحصالی نظام حکومت بالجبر پاکستان کے ۱۸ کروڑ عوام کو قیدی، محکوم بنا کر انکے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ پر قابض رہنا چاہتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۱۔فرد کی اصلاح معاشرے کی اصلاح کا پہلا زینہ ہے۔معاشرہ اسی سے تیار ہوتا ہے۔فرد اور افراد کی تربیت سے اِسلامی معاشرہ تیار ہوتا ہے اور اسلامی تہذیب کو جنم دیتا ہے۔یہی معاشرہ بہترین والدین، فرمانبردار اولاد، شفیق معلم، مودب شاگرد، پیار و شفقت کے جذبوں سے سرشار بہن بھائی، بھائی چارے کے کردار سے مالا مال ہمسائے، امن و آشتی کے چراغ جلانے والا معاشرہ تیار ہوتا ہے۔دنیا امن و سکون کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔اِسلامی کردار و تشخص تیار کرنے کے لیے قرآنِ حکیم کے آئین کی روشنی میں تعلیمی نصاب، تعلیمی درسگاہیں اس ذمہ داری کو ادا کرسکتی ہیں۔

۱۲۔شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت کا نظامِ مملکت چلانے والا نیک اور صالح حاکم، اسلامی طرزِ حیات میں آقا اور غلام، افسر و ماتحت، صدرِ مملکت اور عوام الناس کا فرق مٹا دیتا ہے۔قرآنِ حکیم، احادیث مُبارک، سنت رسول ﷺ کی روشنی میں شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کا اختصاری طریقہ کار درج ہے۔

الف۔اسلامی جمہوریت کے نمائندگان کا چناؤ بہت سادہ، سلیس، بغیر کسی اخراجات کے کیا جاتا ہے۔

ب۔اسلامی جمہوریت کے نمائندگان کا چناؤ یونین کونسل کی سطح پر ہوتا ہے، جہاں عوام ایک دوسرے کے کردار و تشخص، اسوہ حسنہ، حسن خلق اور اہلیت سے آشنا ہوتے ہیں۔کوئی دہشت گرد چھپ نہیں سکتا

پ۔کوئی فرد چناؤ کیلئے اپنا نام پیش نہیں کرسکتا۔نہ کوئی شخص کسی کا نام تجویز کرسکتا ہے۔نہ کسی گواہ کی ضرورت ہوتی ہے۔نہ کسی شخصی کو اپنی خوبیوں کی نشر و اشاعت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ت۔یونین کونسل کے تمام افراد چناؤ کی سلیکشن کیلئے خاموش امیدوار ہوتے ہیں۔عوام خود اپنے اعلیٰ دینی خوبیوں اعلیٰ اہلیت والے پسندیدہ افراد کا چناؤ کر لیتے ہیں۔کوئی عورت اس میں شامل نہیں ہوتی

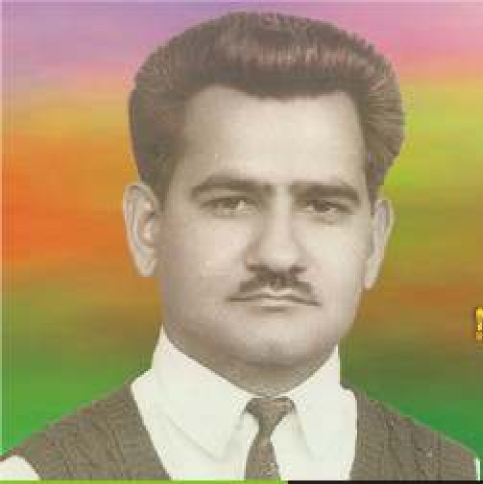
ٹ۔کوئی جاگیردار، سرمایا دار، سردار، چوہدری، خان بہادر نہ سلیکشن کیلئے اپنا نام دے سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اپنا منشور پیش کرسکتا ہے۔سب کا ایک ہی منشور قرآن حکیم کی حاکمیت کو قائم کرنا ہوتا ہے۔

ث۔ امیر مملکت یعنی صدر مملکت ہو یا یونین کونسل کا ممبر، گن مین ہو یا ڈرائیور، کسان ہو یا محنت کش، مزدور ہو یا ہنر مند، معلم ہو یا معمار سب کی بنیادی ضروریات حیات اور رہائشی کٹیا ایک عام شہری کے مطابق مہیا کی جاتی ہیں۔ امیر مملکت، اسکے نظام مملکت کو چلانے والوں کو ایک کسان معلم معمار، ایک ہنر مند کے معیار کے مطابق بیت المال یعنی قومی خزانہ سے ماہانہ رقم مہیا کی جاتی ہے۔ اسلامی **ملک** میں اعتدال ومساوات، امانت ودیانت، عدل وانصاف کا معاشی معاشرتی حسین کردار تیار ہوتا ہے۔

ج۔ ہر دور میں نظام مملکت کے ممبران اور امیر مملکت کے چناؤ میں محمد الرسول اللہﷺ کے نظام حیات کے قریب ترین سادگی، شرافت، قلیل ضروریات کے متحمل افراد کا چناؤ کیا جاتا ہے۔ انکے اسوہ حسنہ حسن خلق، امانت ودیانت اور عدل وانصاف کے قریب ترین معیار قائم کیا جاتا ہے۔

چ۔ قرآن حکیم کی روشنی میں ایک جدید علوم پر مشتمل تعلیمی نصاب رائج کیا جاتا ہے۔ ایک جیسے تعلیمی ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔ طبقاتی مخلوط تعلیم، طبقاتی مخلوط معاشرہ، طبقاتی مخلوط نظام حکومت، طبقاتی مخلوط حکومتی ٹولہ، طبقاتی مخلوط مراعات یافتہ شاہی طبقہ، طبقاتی مخلوط معاشرہ۔ طبقاتی مخلوط معاشی تقسیم، براہمن وشودر کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ح۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کا ایک فوجی ڈکٹیٹر نو لاکھ فوجی سپاہ اور چھ ہزار جاگیردار، سرمایا دار اوران پر مشتمل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی ایوان، شاہی محل، باڈی گارڈ، انمول قیمتی گاڑیاں، شاہی تنخواہیں، بیشمار مراعات انکا نصیب بن جاتا ہے۔ ملکی وسائل، مال ودولت، ذرائع آمدن انکی ملکیتیں۔ ملکی خزانہ انکی پاکٹ منی۔ آئی ایم ایف کے اربوں ڈالر قرضے ہضم اور مُسلم اُمہ اور انکی نسلیں جمہوریت کے باطل، غاصب استحصالی نظامِ حکومت کے غیر اسلامی قوانین کا زہر نگلتی جاتی ہیں۔ لیکن مسلم امہ کی حقیقت سے لاعلمی جمہوریت کے زہریلے اثرات کو روک تو نہیں سکتی۔ مغرب کے ماسٹر مائینڈ نے مُسلم اُمہ اوران کی نسلوں کا کردار وتشخص تسخیر کرنے، انکو قیدی، محکوم بنانے کے لئے، انکو مغربی جمہوریت کے استحصالی کلچر میں بدلنے کیلئے، ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو بڑی خاموشی، بڑی مہارت کے ساتھ بغیر کسی جنگ وجدل کے مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر کا حصہ بنادیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۱۳۔ قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات کے خلاف جمہوریت کے اسمبلی کے سیاسی جماعتوں کے معاشی دہشت گرد رہنما حکومت اور اقتدار پر قابض ہونے کے لیے ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے سیاسی جماعتوں سے گٹھ جوڑ، سیاسی الحاق، بھاری رشوتوں سے جماعتوں اور ممبران کی خرید و فروخت کی حکومتی پالیسی جاری رکھتے ہیں۔ حکومت بنانے کے لیے سفارتوں، مشاورتوں، وزارتوں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیرِاعظم، صدرِ مملکت کے حکومتی عہدوں کی خرید و فروخت کا عمل جاری کیا جاتا ہے۔ رشوت والی وزارتوں کے الگ سودے طے ہوتے ہیں۔ مادی طاقت والا جیت جاتا ہے۔ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو جمہوریت کے کُفر کے نظامِ حیات کا پابند اور اسکے کفر میں کنورٹ کیا جا رہا ہے۔

۱۴۔ قرآنِ حکیم کے آئین کے خلاف ہارس ٹریڈنگ جیسا حکومتیں تیار کرنے کا کالا قانون جمہوریت کے استحصالی مُجرمانہ نظامِ حکومت کا بنیادی حصہ ہے۔ کیا جمہوریت کا حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کا مُنکر اور کافر نہیں۔ کیا جمہوریت کے کُفر کے حکومتی ٹولہ کی اطاعت کرنا مُسلم اُمہ پر فرض ہے۔

۱۵۔ قرآنِ حکیم کا باغی حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ فرزندانِ اسلام اور ان کی نسلوں پر جمہوریت کا باطل، غاصب، نظام و سسٹم مسلط کر کے عوام الناس کا معاشی معاشرتی اور دینی استحصال کرتا نہیں آ رہا۔ یہی حکومتی مُجرم ٹولہ اسلام کے نظامِ حیات کے خلاف استحصالی قوانین و ضوابط پر مشتمل باطل نظام اور سسٹم نافذ العمل نہیں کر لیتا۔ اگر عوام ان کے خلاف آواز اٹھائیں تو ان کو طالبان اور دہشت گرد کہہ کر، ان کے خلاف ذرائع ابلاغ کے ذریعے یک طرفہ بے بنیاد، جھوٹے الزامات لگا کر ان کا قتال جاری کر لیتا ہے۔ اسلام آباد میں لال مسجد کے ۳ ہزار مسجد حفصہ کی طالبات، طلبا کا قتال ان کے جرائم کی ایک گھناؤنی داستاں ہے۔ جنھوں نے ۵۱ فیصد مستورات کے حقوق نسواں کے نام پر قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف قانون پاس کیا۔ اپنی مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ میں لے آئے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا قانون مُسلم اُمہ پر مسلط کر دیا۔ ملک کی دولت خزانہ پر شب خون مارا اور اس کے ساتھ قرآنِ حکیم کے نظریات کی حرمت بھی لوٹ لی۔ جس نے ملک کو خانہ جنگی میں دھکیل رکھا ہے۔ اہلِ وطن مُسلم اُمہ کے فرزندان قرآنِ حکیم کے آئین کی سرکاری سرفرازی مانگتے ہیں اور جمہوریت کا فاسق، فاجر حکومتی ٹولہ اپنے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی افسر شاہی منصف شاہی کے ذریعے جمہوریت کی دین کش استحصالی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

۱۶۔ مذہبی پیشوا یا مذہب پرست انسان یا عوام الناس، جمہوریت کے نظامِ حکومت میں نہ مداخلت اور نہ عمل دخل دے سکتے ہیں۔ جو قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف جمہوریت کے باطل نظامِ حکومت کو چلانے کے لیے باطل غاصب قوانین پاس کرتے اور مُسلم اُمہ اور مُسلم ملک پر مسلط کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی غدار فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ کے مُجرموں کے خلاف آواز اٹھائے تو اس کے خلاف حکومتی ٹولہ کا حکومتی میڈیا ان کو طالبان اور دہشت گرد قرار دے کر فوج کے ذریعے ان کا قتال شروع کر دیتا ہے۔ جمہوریت کے سیاسی وڈیروں کی سیاسی حکومت مسلط ہو تو فوج شاہی ان کی پشت پناہی کرتی چلی آ رہی ہے۔ پاکستان میں قرآنِ حکیم کی حکومتی سرکاری سرفرازی جمہوریت اور ان مُجرموں کی موت کا سندیسہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۷۔ لال مسجد اسلام آباد کے ہزاروں طلبا اور طالبات جنھوں نے ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکی مُجرم سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کے خلاف حقوق نسواں کا غیر اسلامی قانون پاس کرنے، انکے ذریعے ملکی وسائل خزانہ لوٹنے کے خلاف آواز اٹھائی۔

۱۸۔ اس دین کش مُجرم حکومتی ٹولہ نے مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت سے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظام پاکستانی مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں پر مسلط کر دیا۔ ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیر مشیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدرِ مملکت کے حکومتی دروازے کھول لیے۔ ۴۹ اور ۵۱ فیصد مرد وزن ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط ہو گئے۔ فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری بھی پھیلائی اور ملکی خزانہ بھی لوٹ لیا۔

۱۹۔ ۵۱ فیصد اپنی مستورات کے لیے افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے مراعات یافتہ دہشت گرد طبقہ کے دروازے اس قانون نے ان کے حکومتی ایوانوں میں کھول دیے۔

۲۰۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو ان کے شاہی اخراجات مہیا کرنے کا پابند بنا لیا۔ ان رہزنوں نے مُسلم اُمہ کا دین بھی لوٹ لیا اور دنیا بھی چھین لی۔ حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی اخراجات ۱۸ کروڑ عوام الناس کے ملکی خزانہ سے ادا ہوتے ہیں۔ عوام الناس کو خزانہ سے ایک روپیہ تک لینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ملک ان کی ملکیت اور ملکی خزانہ ان کی وراثت بن چکا ہے۔

۲۱۔ اسلام آباد کی لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کے ۷ ہزار طلبا اور طالبات نے اس باطل دین کش قانون کے خلاف آواز اٹھائی اور حکومتی ٹولہ کے مُجرموں نے ان کا قتال کروا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد انھوں نے یہ دہشت گردی کی آگ شمالی علاقہ جات اور پورے ملک میں پھیلا دی۔

۲۲۔ پاکستان کا فوجی اور سیاسی مُجرم حکومتی ٹولہ دراصل مادہ پرست فلاسفرز اور ان کے مغربی حکومتی پرستاروں کا پیروکار ہے اور اس کے اشاروں پر ناچتا ہے۔ سب سے پہلے ان مادہ پرستوں نے برطانیہ میں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک مذہبی فرقوں کا فساد برپا کیا۔

۲۳۔ لاکھوں انسانوں کا قتال کروایا۔ مذہبی فرقہ پرستی کو ختم کرنے کی بجائے انھوں نے ملکہ برطانیہ سے مذہب کی سرکاری بالادستی ختم کروا دی۔ جس کے بعد مادہ پرست فلاسفرز کا ایک قلیل سا ٹولہ جمہوریت کے باطل روپ میں تمام ممالک میں پیغمبران کی اُمتوں پر بتدریج مسلط ہوتا گیا۔

۲۴۔ پیغمبران کی اُمتوں کو مادہ پرست نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں کے ذریعے مادہ پرستی کا پرستار بنا دیا گیا۔ پیغمبران اور ان کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں کو جمہوریت کے مادہ پرست مُجرم ٹولہ نے سرکاری طور پر تمام ممالک میں بتدریج ختم کروا دیا ہے۔ جمہوریت کے کُفر کا نظامِ حکومت تمام پیغمبران کی اُمتوں پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ پیغمبران کی تمام اُمتوں اور خاص کر پاکستانی مُسلم اُمہ کے فرزندان کو مل کر اس کا تدارک کرنا ہوگا۔

۲۵۔ پاکستان میں قرآنِ حکیم کے آئین اور منشور کے خلاف سیاسی اسمبلیوں کے ممبران یعنی سیاسی مُجرم اپوزیشن اور غاصب حکومتی آمروں کے ٹولہ کی حکومت اور اقتدار کے حصول کی جنگ جاری رکھتی ہے۔ جو ملک کے کم و بیش چھ ہزار جاگیردار، سرمایہ دار استحصالی ٹولہ کے لیے وقف ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۶۔ معاشی قوت اور معاشرتی طاقت کے غنڈوں کا سیاسی دنگل پڑ جاتا ہے۔ کم و بیش چودہ سیاسی جماعتوں کے لیڈران اپنے امیدوار جمہوریت کے کفر کے الیکشنوں کی جنگ لڑنے کے لیے میدان میں اتارتے ہیں۔ اس سیاسی جنگ میں جن کے پاس معاشی طاقت بہتر اور معاشرتی یعنی مین پاور زیادہ ہوتی ہے وہ اس جنگ کو جیت جاتے ہیں۔ جمہوریت کا استحصالی حکومتی ٹولہ اسلام دشمن ہے

۲۷۔ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت سے اکٹھی کی ہوئی دولت، حلقہ کے نامور معاشی، معاشرتی مادی قوت، مادی طاقت کے دہشت گردوں، سیاسی غنڈوں کی برتری کی جنگ، حصولِ اقتدار کے لیے شروع ہو جاتی ہے۔ ملک میں ان کی تعداد کم و بیش چھ ہزار ہے۔

۲۸۔ جن کے پاس معاشی طاقت، ذاتی وسائل اور اچھے ذرائع آمدن موجود ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں جن کے پاس بڑی جاگیریں، بڑی بڑی صنعتیں ذاتی انفرادی قوت، تھانے کچہریوں پر کنٹرول ہوتا ہے۔ باطل جمہوریت کے استحصالی الیکشنوں میں کامیابی ان کے نصیب کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ کھیل مادہ پرست پرستاروں کا ہے جو مادی قوت کے وارث اقتدار کی جنگ جیت جاتے ہیں۔

۲۹۔ مادہ پرست، ہوس پرست، زر پرست، زن پرست، اقتدار پرست معاشی اور معاشرتی درندے جو ۱۸ کروڑ اہلِ وطن کی شب و روز کی محنت سے کمائی ہوئی دولت باطل جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت کے ذریعے ایک رہزن کی طرح چھین لیتے ہیں۔ جبکہ ان کی شاہی تنخواہیں، شاہی ضروریاتِ حیات، شاہی سرکاری مراعات، شاہی سرکاری ایوان، شاہی سرکاری محل، قیمتی گاڑیوں کا کلچر ختم ہونا چاہئے۔ ان کو ایک کسان، ایک شہری، ایک مزدور، ایک محنت کش، ایک ہنر مند، ایک معلم ایک سپاہی ایک اردلی، ایک کلرک کے مطابق ضروریاتِ حیات، سرکاری مراعات، پبلک ٹرانسپورٹ مہیا کرنی ہوں گی۔ ان سے ملکی خزانہ، ملکی ملکیتیں واپس لینی ہوں گی۔

۳۰۔ ستر فیصد کسانوں کی پیدا کردہ زرعی پیداوار، خام مال، وسائل، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں کی تیار کردہ ملک کی تمام ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے اور ان سے تیار کی ہوئی صنعتی مصنوعات، ان کی ملکیت بن چکی ہیں۔ وہ تو ہر جائز و ناجائز طریقہ کار اور مختلف استحصالی نظام و ستم سے مادہ پرستی کی قوت، طاقت کے حصول کے لیے ہر قسم کا جرم، ہر قسم کا ظلم، ہر قسم کا قتال کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ ان کا ظلم والا ہاتھ روکنا ایک عظیم جہاد ہے۔

۳۱۔ جمہوریت کا حکومتی ٹولہ نمرود، فرعون شداد ہامان اور یزید کی زندگی گزارتا ہے۔ بدنصیب عاقبت عالی مقام حضرت امام حسینؓ علیہ السلام کی مانگتے ہیں۔ ان کا قرآنِ حکیم کی روشنی کے مطابق نہ اخلاق و اقدار، اچھائی اور بھلائی کا کوئی تعلق ہے اور نہ ہی کوئی کرداری معیار ان کے مطابق ہے۔

۳۲۔ ان سیاسی حلقوں کے الیکشنوں میں حصہ لینے والے امیدواروں میں سے بدترین غاصب، خوفناک معاشی اور معاشرتی انسانی حقوق نوچنے والے آمر مادی طاقت کے ذریعے کامیاب ہو کر بطور ایم پی اے، ایم این اے اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۳۔اسی طرح، ان اسمبلی کے ایوانوں میں تمام سیاسی جماعتوں کے قرآنِ حکیم کے باغی لیڈران، ان کی جماعتوں کے، ایم پی اے، ایم این اے کا صوبائی، وفاقی ممبران کا مُجرم ٹولہ اسمبلیوں کے پنڈال میں بیٹھ کر ہارس ٹریڈنگ کے مُجرمانہ سیاسی قانون کی روشنی میں خرید فروخت کرتا ہے۔

۳۴۔ان میں سے اعلیٰ، افضل، معاشی اور معاشرتی طاقتور درندہ صفات آمر حکومتی عہدے خرید لیتے ہیں۔صوبائی، وفاقی حکومتی عہدوں کی بولیاں لگتی ہیں۔ مشاورتوں، وزارتوں، سفارتوں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم اور صدرِ مملکت کے عہدوں کی ہارس ٹریڈنگ کے مُجرمانہ سیاسی قانون کی روشنی میں خرید و فروخت کی جاتی ہے۔حسب توفیق یہ معاشی اور معاشرتی درندے ایک دوسرے کو قیمت ادا کر کے ملک کے اقتدار پر قابض ہو جاتے ہیں۔

۳۵۔مغربی باطل جمہوریت کا معاشی اور معاشرتی مادہ پرست فوجی سیاسی استحصالی حکومتی ٹولہ جب حکومتی ایوانوں پر مسلط ہو جاتا ہے۔تو سب سے پہلے اضلاع کے تمام سرکاری، نیم سرکاری اداروں کے افسر شاہی منصف شاہی اور فوج شاہی کے افسران کو تبدیل کر دیتا ہے۔

۳۶۔حکومتی اداروں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کے لیے اپنے پسندیدہ افسران کی تقرریاں کرلی جاتی ہیں۔مادہ پرست طرزِ فکر کے حامل ان افراد نے قرآنِ حکیم کا آئین، منشور نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات ختم کر کے مِلت کی تہذیبی ہیت ہی بدل کر رکھ دی ہے۔اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے کُفر کے نظامِ حیات کا جام پلایا جا رہا ہے۔

۳۷۔ملکی عوام ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں، سفید پوشوں، مجبور و بے بس، خودکشیاں اور خود سوزیاں کرنے والے ۱۸ کروڑ فرزندانِ اسلام کے خون پسینے سے اکٹھا کیا ہوا مال و دولت، ان کے پیدا کردہ ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ ان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، فوجی ڈکٹیٹروں نے اپنے اقتدار کی گن پوائنٹ پر اپنی ملکیتوں میں بدل لیا ہے اور بدلتے جا رہے ہیں۔ان کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی ارب ہا ڈالرز کے قرضے بھی لے کر ہڑپ کرتے جاتے ہیں۔

۳۸۔قرض لیکر ملک گروی رکھ دیا گیا ہے۔ان کے مال و دولت بیرون ممالک، ان کی اولادیں بیرون ممالک، ان کے کاروبار بیرون ممالک، ان کے سرے محل بیرون ممالک، ان کے پاسپورٹ بیرون ممالک کے انکے پاس موجود ہیں۔وہ حکومت پاکستان میں کرتے ہیں۔ان کی شاہی رہائشیں، بین الاقوامی کاروبار، ملکیتیں بیرون ممالک اور نقد ۹۷ ارب ڈالر سوئس بنکوں میں محفوظ پڑا ہے۔

۳۹۔سب سے پہلے برطانیہ کی حکومت نے پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السلام اور ان کی الہامی، رُوحانی کتاب انجیلِ مقدس کی تعلیمات کو سرکاری سطح پر ختم کر دیا۔مادہ پرست ٹولہ نے فرقہ پرست بشپ اور پادری کی سرکاری سرفرازی کو ختم کرنے کی بجائے انجیلِ مقدس کی سرفرازی کو ہی ختم کر ڈالا۔مذہب کے باغی ٹولہ نے گرجا و کلیسا کی سرکاری بالادستی کو ختم کر کے مذہب اور مذہب پرست اُمت کو جمہوریت کے باطل نظریاتی زوال کے سمندر میں دھکیل دیا۔جمہوریت کے کُفر کے نظریات کو فروغ کی منزل پر گامزن کر دیا۔مذہب پرست اُمت ناپید اور زوال پذیر ہوتی گئی۔



بابا جی عنایت اللہ



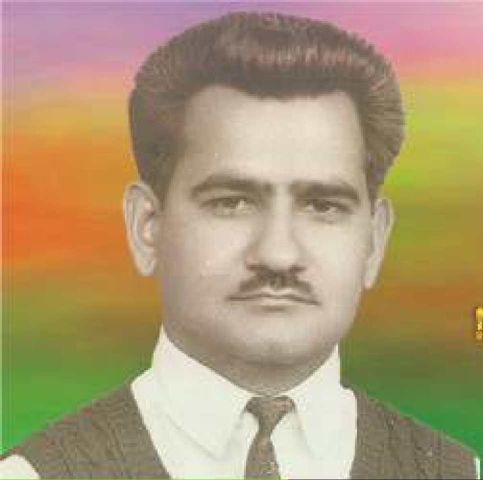
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | قرآنِ حکیم کا اسلامی نظریہ حیات، جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تابع بنا دیا | باب 16 پیرا 40-42

۴۰۔ مادہ پرست جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے چند افراد نے ارسطو، تھامس کارلائل، بنجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن کے فلسفیانہ مادہ پرست کفر کے نظریات کی حکومتی اجارہ داری قائم کر لی۔ حکومتی سطح پر مادہ پرست فلسفیوں اور دانشوروں کے تیار کردہ باطل، غاصب قوانین وضوابط کی پیروی پیغمبر خدا کی اُمت سے کروانی شروع کر دی۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو مخلوط تعلیم مخلوط حکومت مخلوط معاشرہ کے نام پر سائنسی، اقتصادی، صنعتی ترقی کا راستہ دکھایا۔ جبکہ طلبا، طالبات کو مذہب کے نظریات کے مطابق الگ الگ تعلیمات دی جاسکتی ہیں۔ مذہب کے نظریات، اخلاقیات تعلیمات کے نظامِ حیات کو جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے منسوخ اور ختم کرنے کا عمل جاری کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت، بی بی مریم پاک کی پاکیزگی وطہارت، عصمت وعفت، عزت وحُرمت جمہوریت کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری کے کُفر کے صحرا میں گم ہوتی گئی۔

۴۱۔ پیغمبر خدا کے نظریات، عقائد، عبادات اور اخلاقیات کے خلاف مادہ پرستوں نے اپنے مخصوص نظریات کے علمبردار فلسفیوں کے مادی ارتقائی نظریہ کو بنیاد بنایا۔ مادہ پرست فلسفیوں کے نزدیک عیسائیت کا مذہب انسان کو ترک دنیا، رہبانیت کی عبادت سے روشناس کرواتا ہے۔ پاکیزہ زندگی، رُوحانی ترقی اور آخرت کے خوف کا سبق سکھاتا ہے۔ پاکیزہ زندگی گزارنے، بدی سے نجات کا درس دیتا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی، خوف خدا کی تعلیمات دیتا، حقوق العباد کی عبادت سے آگاہی بخشتا ہے۔ ازدواجی زندگی کا راستہ دکھاتا ہے۔ فناہ کے دیس کی گرہ کھولتا ہے۔ یہ باور کراتا ہے کہ انسان دنیا میں خالی ہاتھ آتا، خالی ہاتھ واپس چلا جاتا ہے۔ اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کی راہ دکھاتا ہے۔ خدمت خلق کی عبادت سے مالا مال کرتا ہے۔ اسوۂ حسنہ اور حسنِ خلق کی تعلیمات دیتا ہے۔ حسین ودلکش کردار تیار کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کو امن کی خوشبو سے معطر کرتا ہے۔

۴۲۔ جبکہ مادہ پرستوں کی سوچ، ان کا زاویہ فکر، استحصالی اصول وضوابط، مادی وسائل پر قبضہ اور اس پر مشتمل تعلیمی نصاب کا تعین کرتا ہے۔ وہ بنیادی طور پر مذہب کے اخلاقی نظریات اور الہامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اس تعلیمی نصاب کی روشنی میں جو بھی انفرادی اور اجتماعی کردار تیار کرتا ہے۔ وہ خود غرضی، نفس پرستی، مادی ترقی، اقتصادی ترقی، صنعتی ترقی سائنسی ترقی کا دعویٰ دار بن جاتا ہے۔ جس کے ذریعے عوام الناس کی بنیادی ضروریات پر قبضہ ان کا ذریعۂ حیات بن جاتا ہے۔ جن کے حصول کی خاطر انسانی قتال اور عیش وعشرت کی زندگی ان کا مقصود حیات بنتا جاتا ہے۔ ہر جائز وناجائز طریقہ سے یہ مادہ پرست ٹولہ مادی وسائل، اقتصادی ترقی، صنعتی ترقی سائنسی ترقی کو ذریعہ آمدن بناتا ہے۔ یہ ٹولہ زبردستی عوام الناس سے ٹیکسوں اور استحصالی قوانین کے ذریعے ان کی شب وروز کی محنت کی کمائی اور تمام مادی وسائل چھین لیتا ہے۔ قدرتی وسائل، ذرائع آمدن پر قبضہ کرنے کی استحصالی خواہشات، ان کی زندگی کا مشن بن جاتا ہے۔ تعیش کی زندگی ان کا مقصود حیات ہوتا ہے۔



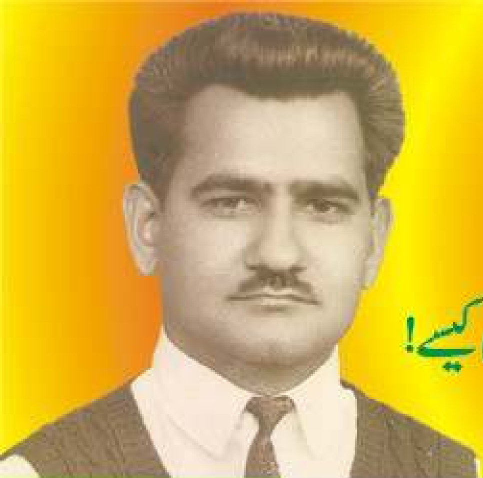
بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۴۳۔ مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کا حکومتی ٹولہ اور مذہب کش نظریات کی سرکاری سرفرازی نے مذہب کے اخلاقی نظریات، عقائد، طرزِ حیات اور تہذیب کو ختم کرنے کا ایک بدترین غاصبانہ باطل جمہوریت کا نظامِ حیات مسلط کر رکھا ہے۔ اس مادہ پرست استحصالی حکومتی ٹولہ کے نزدیک مذہب کے نظریات، اخلاقیات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور الہامی تعلیمات ان کے اقتدار اور ان کی ذاتی مادی ترقی، اقتصادی ترقی، صنعتی ترقی اور ان کی معاشی، معاشرتی استحصالی ترقی میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ اس لیے مذہب کے اجتماعی معاملات، ملکی معاملات اور نظامِ مملکت میں مداخلت ان کے اقتدار اور من مانی پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

۴۴۔ مادہ پرست فلسفیوں اور ان کے چند مادہ پرست حواریوں نے مادی وسائل کے حصول کے لیے اس خطرناک سیاسی نظریہ کی پیروی شروع کر دی۔ مادی لحاظ سے طاقتور انسانوں کو عوام اور اقوام کا مال و دولت چھیننا، ان کو کم تر جاننا، انکے حقوق اور ملکیتیں غصب کرنا، انکا معاشی، معاشرتی قتال کرنا انکے نظریات کا حصہ ہے۔ ان مادہ پرست فلسفیوں کے غاصب نظریات کے مطابق انھوں نے پیغمبران کے عقائد و نظریات، اخلاقیات کی سرکاری بالادستی کو ختم کیا، مادہ پرست ٹولہ نے مغربی جمہوریت کا استحصالی نظام حکومت تخلیق کیا اور ملک پر مسلط کر کے حکمران بن بیٹھے۔ مادہ پرست نظریات کے حواریوں نے ملک کے وسائل، ملکی ذرائع آمدن، ملکی مال و دولت، ملکی ملکیتوں پر قبضہ کر لیا۔ ملکی عوام کی شب و روز کی سخت محنت سے کمائی ہوئی دولت کو جمہوریت کے نظام حکومت کی بالادستی کے ذریعے ٹیکس کلچر کے نام پر ملکی خزانہ میں جمع کرواتے، اپنے شاہی تصرف میں لاتے اپنی ملکیت بناتے اور ملکی عوام کو اس سے محروم کرنے کا عمل جاری کر دیا۔ اسی طرح جمہوریت کے نظام حکومت کے ممبران، ملکی نظام حکومت چلانے کیلئے انجیل مقدس کی تعلیمات اور نظریات کے متضاد، متصادم قوانین تیار کرتے اور اسمبلی ممبران کی کثرت رائے کے ذریعے پاس کرتے اور ملک پر نافذ العمل کر دیتے۔ اس طرح انسانی تخلیق کردہ، مادہ پرستی کے قوانین و ضوابط، نظام و سسٹم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر مسلط کر دیتے۔ حکومتی سطح پر عوام انکے نظام حکومت کے پابند بنا دیئے گئے۔ مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے انجیل مقدس کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے خلاف، متضاد و متصادم نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کا نظام ملک پر نافذ کر دیا۔ برطانیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو انجیل مقدس کی تعلیمات، نظریات، اخلاقیات کے متضاد، متصادم کفر کے نظام حکومت کی پیروی کا پابند بنا لیا۔ برطانوی عوام مانتے حضرت عیسیٰ السلام انکی الہامی کتاب انجیل مقدس کو ہیں اور پیری مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے تخلیق کردہ نظام کفر کی کرتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی امت نظریاتی تضاد کے المیہ کا شکار ہوگئی۔ مادہ پرست نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، مادی ترقی، سائنسی ترقی، بتدریج عروج پذیر ہوتی گئی۔ مذہبی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات بتدریج زوال پذیر ہوتے گئے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | قرآنِ حکیم کا اِسلامی نظریہ حیات، جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تابع بنا دیا | باب 16 پیرا 48-45

۴۵۔ مادہ پرست فلسفیوں اور مذہب کے مُنکروں کے نظریات کی روشنی میں جمہوریت کا باطل نظامِ حکومت ترتیب دیا۔ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے تحت اس مادہ پرست حکمران ٹولہ کا کمزور اور کم تر عوام الناس سے ان کے وسائل چھین لینا، ان کے بنیادی حقوق غصب کر لینا، ان پر ہر قسم کے ٹیکس اور استحصالی قانون مسلط کر لینا ان کو بھوک ننگ سے دوچار کر دینا ان کا قتال کر دینا مذہبی صداقتوں کو جمہوریت کے جرائم بنا دینا، ان کے نزدیک کوئی غیر اخلاقی، غیر انسانی عمل نہیں رہا۔

۴۶۔ اس طرح وہ مذہبی اخلاقیات کو ختم کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ جمہوریت کے ذریعے جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا نظریہ عملی طور پر رائج الوقت ہے۔ جمہوریت کے اسمبلی ممبران کی کثرت رائے سے جرائم کو صداقتیں بنا دینا، ان کے جمہوری باطل نظریات کا قانونی حق بنا دیا ہے۔ جس کے تحت مادہ پرست جمہوریت کے غاصب حکومتی ٹولہ نے دنیا بھر کے ممالک کی عوام کو جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے زیر کر کے ان کا مال و متاع چھین لینا، انکا قتال کر دینا، ان کو قیدی اور بے بس محکوم بنالینا ان کا حق بن چکا ہے۔

۴۷۔ پیغمبران کی اُمتوں پر ان کی الہامی کتابوں، ان کے نظریات، ان کے اخلاقیات، ان کی تعلیمات، ان کے تعلیمی اداروں کے دروازے سرکاری سطح پر بند کر دیے گئے ہیں۔ ان مادہ پرست فلسفیوں کے مذہب کش نظریات کی حکومتی بالا دستی مسلط کرنے کے لیے باطل جمہوریت کا غاصب نظامِ حکومت ترتیب دیا گیا ہے۔ جس میں جمہوریت کے دین کش اسمبلی ممبرانکے علاوہ امور سلطنت میں کوئی فرد مداخلت نہیں کر سکتا۔ پیغمبران کی الہامی کتب، انکے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں اور تمام مذہب کو گرجا و کلیسا اور مسجد کی حدود تک مقید کر دیا گیا ہے۔ مذہب کی تعلیمات کا حکومت میں عمل دخل ختم ہو گیا ہے۔

۴۸۔ دنیاوی خوشحالی کے حصول کے لیے نیکی، بدی، خیر اور شر کی تمیز کو ختم کر دیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی مِلّت کے افراد کو انجیل شریف پڑھنے، اس کے مطابق عبادت کرنے یعنی عبادت گاہوں تک محدود کر دیا۔ عوام الناس کو انجیلِ مقدس کے نظریات کی تعلیمات اور جمہوریت کے فلسفیوں کے نظریات کی تعلیمات کے تضاد کا ایندھن بنا دیا گیا ہے۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کے افراد کو انجیلِ مقدس کے نظریات، تعلیمات اور عبادات کی آزادی دے دی گئی۔ دوسری طرف حکومتی بالا دستی مادہ پرست فلسفیوں کے دین کش نظریات، اخلاقیات، تعلیمات پر مشتمل باطل جمہوریت کا معاشی اور معاشرتی استحصالی نظامِ حکومت عوام الناس پر نافذ العمل ہے اور مادہ پرست وقت کے حکومتی ٹولہ کے سپرد ہے۔ مذہب کے نظریات اور مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کا تضاد عیسیٰ علیہ اسلام کی اُمت کو کینسر بن کر چمٹ گیا۔ وہ مذہب کے نظریات کی عبادت کرتے اور مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کی عملی پیروی کرتے۔ مذہبی صداقتوں کو مانتے اور مادہ پرستی کے کُفر کی سرکاری طور پر اطاعت کرتے آ رہے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۴۹۔ مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کے حکومتی سیاسی ٹولہ نے جمہوریت کے مُجرمانہ حکومتی نظام چلانے کے لیے جمہوریت کا بے دین نظام حکومت کا طریقہ کار تیار کیا۔ اس کا مادی بہبود کا باطل ضابطۂ حیات، اس کے مادی ترقی کے استحصالی نظریات اور اس کی تعلیمات اپنے طبقاتی تعلیمی اداروں، سکول، کالجز، یونیورسٹیوں کے ذریعے اپنے ممالک میں پھیلانا شروع کردیں۔ تمام عیسائی ممالک میں مذہب کے نظام مملکت، اس کے کلچر، اس کی تہذیب کو ختم کرکے باطل جمہوریت کی سرکاری بالادستی، اس کا باطل ضابطۂ حیات، اس کی استحصالی تعلیمات، اس کا نظام یعنی سسٹم قائم کرلیا۔ جمہوریت کا سرکاری باطل مادی استحصالی نظریات پر مشتمل غاصبانہ تعلیمی نصاب نافذ العمل کردیا۔

۵۰۔ عیسیٰ علیہ السلام کے مذہب کے باغی اور مُنکر جاگیردار، سرمایا دار مادہ پرست سیاستدانوں کے ہاتھ جمہوریت کا استحصالی حکومتی نظام لگ گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت پر مذہب کش مادہ پرست حکمران طبقہ مسلط ہوگیا۔ عیسائی ملّت اور اس کی نسلیں مذہبی نظریات اور جمہوریت کے نظریاتی تضاد کا شکار ہوتی گئیں۔ مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کا باطل طاقتور مادہ پرست حکومتی ٹولہ جمہوریت کے روپ میں عوام الناس پر مسلط ہوتا گیا۔ مذہب کے پیروکار انجیلِ مقدس کے ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، اس کی تعلیمات کی حکومتی سرفرازی سے محروم ہوتے گئے۔

۵۱۔ جمہوریت کے کافرانہ مادہ پرستی کے نظریات اور اس کی تعلیمات کے ذریعے عیسائی ملّت کی مذہب کے خلاف کردار سازی شروع کردی۔ عیسائی ملّت کو جمہوریت کے کافرانہ نظریات میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری ہوا۔ عملی طور پر عیسائی ملّت کے الہامی، رُوحانی تعلیمی نصاب اور اس سے تیار ہونے والے کردار اور تشخص کا نظامِ تعلیم ہی ختم کردیا۔ عیسائی ملّت اور اس کی نسلوں کو مذہب کے عملی نظریات، تصورِ خدمت خلق اور اخلاقیات سے دور کردیا گیا۔ جمہوریت کے مادہ پرست مُجرم حکومتی ٹولہ اور اس کے استحصالی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے افراد نے مادہ پرستی، جنس پرستی، ہوس پرستی، اقتدار پرستی، زن پرستی کی اقدار اور نظام کو ذریعہ تعلیم اور سیاست بنالیا ہے۔

۵۲۔ جمہوریت کے استحصالی مادہ پرستی کے نظام سیاست کو فروغ دیا۔ مالی وسائل پر قبضہ کیا۔ عوام الناس کی محنت و مشقت سے کمائی ہوئی دولت کو ٹیکسوں اور تمام رائج الوقت مُجرمانہ قوانین کے ذریعے لوٹا۔ پہلے مادی وسائل کو لوٹا اور اکٹھا کیا اور اس کو ذریعۂ اقتدار بنایا۔ جمہوریت کی حکومت کو چند مادہ پرست دہشت گردوں کی لونڈی بنادیا اور عوام الناس کو شودر بنا کر رکھ دیا۔

۵۳۔ عوام الناس کو ایک دلکش سیاسی ویژن دیا۔ یہ سلوگن گورنمنٹ آف دی پیپلز، فار دی پیپلز، بائی دی پیپلز پر مشتمل تھا۔ مادہ پرستوں نے اس سلوگن کی روشنی میں باطل جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کو ایسا ترتیب دیا اور الیکشن کا طریقہ کار ایسا مسلط کیا۔ جس کے تحت ملک بھر میں صرف اسی معاشی، معاشرتی، مادہ پرست دہشت گرد افراد پر مشتمل حکومتی نمائندے الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جمہوریت کے باطل طریقہ انتخاب کے ذریعے ملک کے تمام افراد کو استحصالی سیاسی ٹولہ کا ووٹر بنا دیا جاتا ہے۔ حکومت اور اقتدار مادی دہشت گردوں کے لیے وقف ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد ووٹران کے استحصالی نظامِ حکومت کو نہ روک سکتے ہیں اور نہ مداخلت کر سکتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | قرآنِ حکیم کا اِسلامی نظریۂ حیات، جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تابع بنادیا | باب 16 پیرا 55-54

۵۴۔ جمہوریت کی روشنی میں طاقتور مادہ پرست چند سیاسی رہنما ملک بھر میں سیاسی جماعتیں ترتیب دیتے ہیں۔ جن میں مادہ پرست جاگیردار اور سرمایادار ٹولہ کے شاہی افراد کو مکمل تحفظ فراہم ہوتا ہے۔ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے بارے میں بار بار یہ ذکر کرنا کوئی غیر مناسب نہ ہوگا۔ صرف چند افراد پر مشتمل مادہ پرست، شاطر اور طاقتور قلیل سا سیاسی استحصالی حکومتی ٹولہ ایک طرف اور دوسری طرف ملک کے کروڑوں عوام الناس کو ان کا ووٹر بنا کر انکا غلام، قیدی محکوم بنا دیا جاتا ہے۔

۵۵۔ باطل جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت کے ذریعے چند مادہ پرست غاصبوں کا حکومتی ٹولہ اور اس کا نظامِ حکومت چلانے والا مراعات یافتہ شاہی استحصالی طبقہ ملکی عوام الناس کے پیدا کردہ مادی وسائل، مال و دولت اور خزانہ کا مالک بن جاتا ہے۔ عوام الناس بھوک ننگ، غربت، بیماری، تنگ دستی، بیروزگاری اور بنیادی ضروریاتِ حیات سے محروم اور ملکی خزانہ سے لاتعلق کر دیے جاتے ہیں۔ وہ بھوک ننگ سے تنگ آ کر خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے پر مجبور بنا دیے جاتے ہیں۔ وہ مادہ پرست حکومتی ٹولہ اور ان کا غاصب مراعات یافتہ شاہی طبقہ عوام الناس کے پیدہ کردہ وسائل اور خزانہ کو اپنے تصرف میں لاتے، اپنی ملکیتوں میں بدلتے اور عیش و عشرت کی شاہانہ زندگی گزارتے چلے آ رہے ہیں۔ اپنے علاقہ یا حلقہ سے الیکشن لڑتے۔ ووٹوں کی عددی برتری کے ذریعہ اسمبلی ممبران بن کر حکومتی پنڈال یعنی اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ حکومت بنانے کے لیے ہارس ٹریڈنگ کا کالا قانون حرکت میں آ جاتا ہے اور ممبران کی خرید و فروخت کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔ صدرِ مملکت، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر داخلہ، وزیر خارجہ جیسے اہم عہدوں کی بولیاں لگتی ہیں۔ بھاری رقمیں جماعتوں کے رہنماؤں اور ممبران میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اقتدار کے حصول کی خاطر جھوٹ، فریب، دھوکہ، لالچ کے غیر اخلاقی نظام کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ مغربی جمہوریت کے مادہ پرست مذہب کش نظام حکومت کو پروان چڑھانے کیلئے مغربی طاقتیں بیرونی قوتیں اپنا رول ادا کرتی ہیں۔

الف۔ ملک کے عوام ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور اس کی خود ساختہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ فوجی سیاسی ملک دشمن غدار حکومتی ٹولہ کو جان بچانا اور حکومت کرنا دشوار ہوگیا۔ تو ان مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے فوجی، سیاسی حکومتی مُجرموں نے ایک نیا قانون نظریۂ ضرورت تیار کیا۔ اس کے تحت ملک بدر مُجرم سیاستدانوں کے ساتھ ڈیل کیا۔ پھر فوجی، سیاسی غدار حکومتی ٹولہ نے اپنی جان بچانے کے لیے ملک بدر سیاستدانوں کے ساتھ حکومت کا لین دین کا طریقہ کار طے کیا۔ ملک کے تمام مجرموں کے تمام قتل کے کیس، ملکی خزانہ لوٹنے کے کیس، تمام غبن کے کیس، ہر قسم کے جرائم کی عام معافی دے دی گئی۔ نظریہ ضرورت کے کالے قانون کے غسل سے ملک کے تمام مُجرموں کو معصوم بنا دیا گیا۔ اپنی جان بچانے کیلئے ان ملکی ملی مجرموں کے ساتھ خفیہ معاہدہ کیا۔

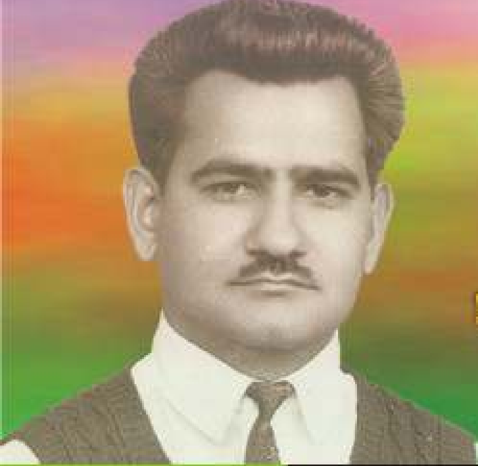


بابا جی عنایت اللہ

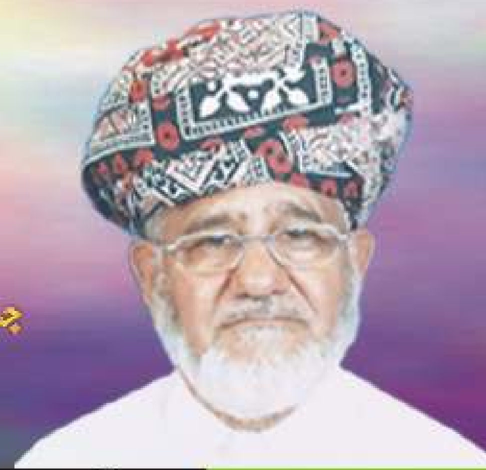


جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ب ۔اس طرح پہلے **ملک** بدر سیاسی مُجرموں کے تمام کیس نظریۂ ضرورت کے تحت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے حکومتی ٹولہ نے معاف کر دیے۔اس کے عوض ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکی خود ساختہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ان کی ڈمی اپوزیشن اپنی جان بچانے میں کامیاب ہوگئی۔نہ ان کو کسی نے بلیک لسٹ کیا۔نہ ان کے خلاف بغاوت اور ملکی غداری کا کیس درج کیا۔نہ ان کو اس بغاوت اور غداری کے جرم کی بنا پر تختۂ دار تک پہنچایا۔نہ ان کی **ملک** دشمن پالیسیوں کو ختم کیا۔ایک **ملک** دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے دوسرے **ملک** دشمن سیاسی حکومتی ٹولہ کے ہاتھ **ملک** فروخت کر دیا۔آج بھی فوجی، سیاسی مُجرم حکومتی ٹولہ مل کر حکومت کر رہا ہے۔آج بھی ڈرون حملے جاری ہیں۔آج بھی شمسی ایئر بیس امریکہ کے حوالے ہے۔آج بھی ان کی **ملک** دشمن پالیسیوں کے مطابق عوام کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر قتال جاری ہے۔آج بھی سرے محل والے مُجرم صدرِ مملکت ہیں۔آج بھی پیپلز پارٹی کے مُجرم ممبران جنھوں نے **ملک** کو دولخت کیا تھا حکمران ہیں۔آج بھی پیپلز پارٹی کا جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ پاکستان کے چار صوبے بنانے والا اور سینٹ کا الگ اعلیٰ حکومتی شعبہ بنانے والا مُجرم استحصالی حکومتی ٹولہ **ملک** کے چاروں صوبوں، وفاق اور سینٹ کے شاہی ایوانوں میں دندنا رہا ہے۔چاروں صوبوں، وفاق، سینٹ کے حکومتی ایوانوں پر لاتعداد ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کا جاگیردار، سرمایہ دار مُجرم ٹولہ غریب عوام کی پارٹی کے نام پر عوام الناس کا معاشی خون پینے پر مسلط ہے۔ملکی خزانہ کی لوٹ مار، رشوت، کرپشن کا مُجرمانہ امتیازی دور، ان کی نگرانی میں پروان چڑھ رہا ہے۔آج بھی تمام سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے مُجرم مل کر حکومت کر رہے ہیں۔آج بھی پیغمبر خدا حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی الہامی کتاب قرآن حکیم کے نظریات اخلاقیات تعلیمات اور اسکے اسلامی جمہوریت کے نظام حکومت سے محروم کر رکھا ہے۔پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو قیدی اور محکوم بنایا ہوا ہے۔وہ مسلم امہ کے اسلامی کردار و تشخص کو مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی تعلیمات کے کلچر کا حصہ بنائے جا رہا ہے۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مادہ پرست مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے ذریعے بغیر کسی جنگ و جدل کے مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے مادہ پرستی کے کفر کے کردار و تشخص میں کنورٹ کیے جا رہا ہے۔یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی۔**ملک** کا چھ ہزار مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی ملکیتوں پر قابض ہے۔۱۸ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، عوام الناس کی شب و روز کی محنت سے کمائی ہوئی دولت ٹیکسوں، بجلی گیس کے بلوں کے ذریعے چھینتے اور ملکی خزانہ بھرتے، اپنے تصرف میں لاتے۔ملکی غیر ملکی آئی ایم ایف کے اربوں ڈالر قرضے ہضم کرتے اور سوئس بنک بھرتے چلے آ رہے ہیں۔عوام الناس کو وسائل اور خزانہ سے محروم اسکے علاوہ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب نظام حکومت کے کفر میں کنورٹ کیے جا رہے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

پ۔کون ان مُجرموں کو نکیل ڈالے گا۔آج بھی عدلیہ بے بس اور مجبور ہے۔آج بھی شاہانہ زندگی کا نظامِ حکومت جاری ہے۔آج بھی مغربی جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت اور اس کا استحصالی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ پاکستان میں دندناتا پھر رہا ہے۔آج بھی ملک کے تمام سیاسی جماعتوں کے تمام مُجرم حکومت پر مسلط ہیں۔آج بھی فوج کا جرنیل اور کور کمانڈران سیاسی دہشت گردوں کی پشت پناہی کا رول ادا کرتے ہیں۔آج بھی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا ساتھی کمانڈر اس کے پسندیدہ چند کور کمانڈر، اس کی مُسلم لیگ ق اور تمام سیاسی جماعتوں کا نظریہ ضرورت کا حکومتی مُجرم ٹولہ ملک کی حکومت پر مسلط ہے۔کون ان مُجرموں اور ان کے جمہوریت کے مُجرمانہ نظامِ حکومت کو ختم کر سکتا ہے۔کون ان کو ملکی خزانہ سے ایک کسان، مزدور محنت کش، ہنر مند، سپاہی، کلرک، دفتری، گن مین، معلم کی تنخواہ کے برابر تنخواہ مہیا کر سکتا ہے۔کون ان کو ان کی کٹیا اور گھر کے مطابق ان مُجرموں کو سرکاری کٹیا اور گھر مہیا کرنے کا عمل جاری کر سکتا ہے۔کون ان کو سرکاری انمول گاڑیوں کا کلچر روک سکتا ہے۔کون انکو پاک طیب ایوان تک پہنچا سکتا ہے۔کون ملک کا خزانہ وسائل، مال و دولت میں عوام کو شامل کر سکتا ہے۔یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ ایک فوجی جرنیل یا ایک سیاسی رہنما بھی پاکستان میں قرآنِ حکیم کے آئین کی سرکاری سرفرازی نافذ العمل کر نہیں سکا۔تمام کے تمام فوجی ڈکٹیٹر اور سیاسی حکومتی ٹولہ کا ملک و ملت اور حضور نبی کریم ﷺ اور قرآنِ حکیم کا پرستار نہیں نکلا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۔تمام مذہب کش فلسفیوں کے نظریات کے مطابق انسان کو ایک سیاسی حیوان، معاشرتی حیوان، سیاسی ہتھیار بنانے والا حیوان قرار دیا گیا ہے۔طاقتور سیاسی حیوان ہی کو طاقت کا مظہر مانا جاتا ہے۔وہ خدا کو نہیں مانتا لیکن خدائی کو مانتا ہے۔وہ اپنی برتری مسلط کرنے کے لیے ہر قسم کا انسانی قتال، معاشی و معاشرتی قتال کرنے کا حق رکھتا ہے۔ان کے مطابق حکمرانی صرف ان افراد کے لیے وقف ہوتی ہے جو مادی وسائل، مال و دولت، ذہنی طاقت عیاری، مکاری، دھوکہ بازی، دغابازی، کے لحاظ سے عوام الناس سے بہتر ہوں اور ایول جینئس ہوں۔یہ ایک خطرناک فلسفہ اور سیاسی نظریہ ہے۔جہاں مادیت کو فوقیت حاصل ہے۔مادیت ہی برتری کی علامت ہے۔

۲۔مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کے مطابق مادی طور پر طاقتور انسانوں کو ہی دوسروں پر فوقیت فضیلت اور بقا حاصل ہے۔ان کے نزدیک سادہ لوح، غریب، کم تر اور کمزور انسانوں پر ظلم کرنا کوئی غیر انسانی حرکت نہ ہے۔مذہب کے منکر مغربی فلسفیوں کے مادہ پرست پرستار، اسی نظریہ کو جواز بنا کر سائنسی، اقتصادی، صنعتی مادی ترقی کے حامل قرار پاتے ہیں۔یہ غیر ترقی یافتہ انسانوں، اقوام اور ممالک کے عوام کو کم تر جانتے ہوئے ان کے بنیادی حقوق کو چھین لینا اپنا حق سمجھتے ہیں۔

۳۔ملکی سطح پر یہی نظامِ حکومت مسلط ہے اور اسی طرح بین الاقوامی سطح پر بھی یہی نظام سیاست رائج الوقت ہے۔مادی سطح پر کمزور اقوام کو کم تر سمجھتے، ان کا قتال کرتے اور تباہ کن حشر کرتے ہیں۔اپنے مادی مقاصد کے حصول کے لیے مذہبی اخلاقیات کو پس پشت ڈالنا، فوج کشی کرنا، ان کا قتال کرنا، جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا، ہر ناجائز حربہ استعمال کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔اپنے مقاصد کے حصول کے لیے تعلیمی اداروں سکول کالجز، یونیورسٹیوں اور ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لاتے ہیں۔اس طرح انھوں نے پیغمبران کے مذاہب کے اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں معبد، گرجا و مسجد اور تمام الہامی اقدار جن سے فلاحی معاشرہ تیار ہوتا ہے، ان کی سرکاری برتری کو حکومتی سطح پر ختم کردیا ہے۔

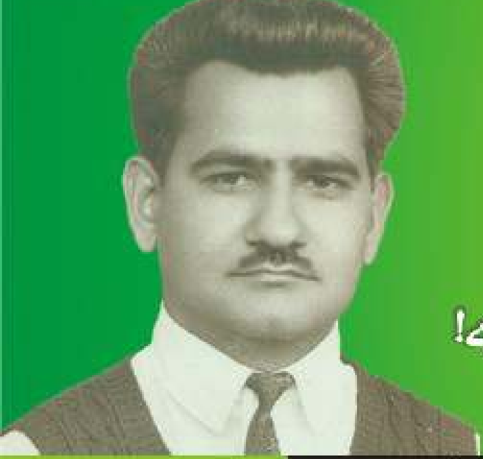
۴۔مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کے مطابق صنعتی ترقی، اقتصادی ترقی، سائنسی ترقی، مادی ترقی میں جو فرد، افراد، اقوام یا ممالک برتری حاصل کر لیتے ہیں۔یہی فرد، افراد، اقوام اور ممالک طاقت کے سرچشمہ ہوتے ہیں۔انھی کو بقا میسر ہوتی ہے۔وہی مادہ پرست عوام الناس اور ممالک پر حکومت کے لیے زیادہ مناسب اور موزوں ہوتے ہیں۔ان مادہ پرست فلسفیوں کے نزدیک غیر ترقی یافتہ فرد، افراد، اقوام، ممالک کی بقا مخدوش ہوتی ہے۔طاقتور مادہ پرستاروں کا حق بنتا ہے کہ وہ کم ترقی یافتہ اور کمزور افراد کو طاقت کی تلوار سے نیست و نابود کردیں۔ان کے نزدیک ان پر ظلم کرنا، ان کی ضروریاتِ حیات چھین لینا، ان کے حقوق چھین لینا، غیر انسانی برتاؤ کرنا، ان کا کھلے عام قتال کرنا، ان کا حق بنتا ہے۔ان کے وسائل اور مال و دولت چھین لینا ان کا مشن ہوتا ہے۔

۵۔ باطل جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت مذہب اور مذہب کے اخلاقیات، تعلیمات، منشور اور نظریات کے نظامِ حیات کو کچلتا اور ختم کر دیتا ہے۔ مذہبی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات جمہوریت کے باطل نظریات، تعلیمات کے تابع ہوتے ہیں۔ جمہوریت کا غاصبانہ استحصالی نظام مادہ پرست تہذیب کی بنیاد ہوتے ہیں۔ مادہ پرست فلسفیوں کے پرستاروں نے مذہب کی تہذیب کو ختم کرنے کے لیے مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت ترتیب دیا۔ اس کی حکومتی سطح پر فوقیت مسلط کی۔ اس کا نظریاتی ڈھانچہ ایسا تیار کیا۔ جس سے پیغمبر خدا حضرت عیسٰی علیہ السّلام، ان کی اَلہامی کتاب انجیلِ مقدس، ان کی اَلہامی رُوحانی تعلیمات، ان کی عبادات، ان کے اخلاقیات پر مشتمل تعلیمی نصاب کو ختم کر دیا گیا۔ جو تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کے لیے یہی عمل ایک سانحہ بن چکا ہے۔

۶۔ ان کا خالق کی مخلوق کو، خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا اَلہامی سبق، دنیا کی بے ثباتی کا درس، خدمتِ خلق کی خدمت کا انمول جذبہ، مذہب کا ازدواجی نظامِ حیات، اس کے بتائے ہوئے ماں باپ، بہن بھائی، بیٹا بیٹی اور دوسرے آسمانی رشتوں کی محبت کا تقدس، خدمت کی تربیت، بیماروں کی تیمارداری، دوا اور شفا کے معجزوں کا اَلہامی طریقہ کار، بھوکوں کو خوراک، ننگوں کو لباس، اندھوں کو بینائی مخلوقِ خدا کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کی تعلیم و تربیت کرتے رہے۔

۷۔ مشنری اداروں کا قیام، اَلہامی رُوحانی تعلیمی درسگاہوں سے انسانی رہبروں کی تربیت، سادہ و سلیس زندگی گزارنے کا سلیقہ، بنی نوع انسان کے دلوں میں اترنے والے انمول کردار تیار کرنے کے تعلیمی ادارے اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔ گلی گلی، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ، بستی بستی، شہر شہر، ملک ملک حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے پاک دامن، نیک سیرت مبلغ تبلیغ اور خدمتِ خلق کے جذبوں سے دلوں کو راحت و سکون عطا کرتے رہتے۔ ان عیسٰی علیہ السّلام کے پاکیزہ و طیب مرد و زن اور عصمت و عفت کے پاک دامن پرستاروں نے دنیائے عالم میں مخلوقِ خدا کے دلوں میں ایک خاص عزت و احترام کا مقام حاصل کرتے رہتے۔

۸۔ وہ دلوں اور دماغوں میں خوشبو کی طرح اترتے اور بنی نوع انسان کو مسحور کرتے رہے۔ وہ دنیائے عالم پر چھا گئے۔ ان کے پاکیزہ و طیب کردار انسانوں کے دل و دماغ میں نہ بھولنے والے نشان لگاتے رہے۔ اس دور میں عیسٰی علیہ السّلام کے پرستاروں کی تعداد کم و بیش اڑھائی کروڑ کے قریب تھی اور بڑھتی جا رہی تھی۔ ملک برطانیہ کے عیسٰی علیہ السّلام کے مذہبی پرستار دنیائے عالم پر حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی اَلہامی، رُوحانی تعلیمات کی روشنیاں پھیلاتے رہے۔ جب تک برطانیہ کے حکمران اور عوام انجیلِ مقدس کی تعلیمات کی پیروی کرتے رہے۔ ان کی حکمرانی کا پھیلاؤ اتنا بڑا تھا کہ ان کی مملکت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۹۔ مادہ پرست فلسفیوں اور ان کے پرستاروں نے مذہب کو کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں تقسیم کیا۔ پہلے انھوں نے مذہب میں نفاق ڈال کر ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا کر نفرت کی آگ سلگائی۔ ملک میں خانہ جنگی کا آغاز کروایا۔ پھر لاکھوں انسانوں کا قتال کروایا۔ ملکۂ برطانیہ کو فرقہ پرست پادریوں اور بشپ کے خلاف اُکسایا۔ مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کی روشنی میں مادی، سائنسی، اقتصادی اور صنعتی ترقی اور خوشحالی کے سہانے خواب دکھائے۔ بجائے کہ مادہ پرست روشن خیال فلسفیوں کے پرستار، فرقہ پرست پادریوں کو فساد پھیلانے سے روکتے، ان کی اصلاح یا ان کے خلاف سخت کاروائی کرتے یا ان کو سخت سزائیں دیتے یا ان کو چرچ سے سبکدوش کرتے۔

۱۰۔ لیکن انھوں نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام، ان کی اِلہامی کتاب انجیلِ مقدس اور ان کے مذہب کی سرکاری سرفرازی کو پہلے ختم کیا۔ پھر مذہب سے وابستہ نظامِ مملکت کو ملک بدر کیا۔ روشن خیال مادہ پرستوں کے ہاتھ ملک کا نظامِ حکومت آ گیا۔ انھوں نے نظامِ مملکت چلانے کے لیے مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کی روشنی میں مذہبی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی ادارے گرجا و کلیسا کے خلاف باطل جمہوریت کے استحصالی نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں سکول، کالجز سے تیار کیے ہوئے سرکاری سکالروں کے ذریعے نظامِ مملکت تیار کیا اور ملک و مِلّت پر مسلط کر دیا۔

۱۱۔ بتدریج عیسائی مِلّت جمہوریت کے نظریات کے نظامِ حیات میں کنورٹ ہوتی چلی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کو جمہوریت کے نظریات اور تعلیمات کا زہر متواتر و مسلسل پلایا جاتا رہا۔ وہ مذہب پرست مِلّت اس زہر کی تاثیر کی لاعلمی کا شکار ہوتی رہی۔ زہر سے لاعلمی زہر کی تاثیر کو روک نہ سکی۔ بیکن نے اپنے فلسفہ کی بنیاد نیچرل فلاسفی پر رکھی۔ کہ نیچر نے انسان کو نیچرل فلاسفی کا حکم دیا اور اخلاقی فلسفہ سے منع کیا۔ وہ مذہب کے اخلاقیات کے نظریات اور فلسفہ کو انسانی ذہن کی غلط اختراع کہتا ہے۔ اس نے اخلاقیات کو نیچرل فلاسفی کے ماتحت کرنے کا فلسفہ دیا۔ جبکہ مذہبی نظریات نے نیچرل فلاسفی یعنی اخلاقیات کو مذہب کے تابع اور زیر رکھا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ا۔ فرانسس بیکن کا فلسفہ اور جدید ترقی۔ بیکنی فلسفہ نیچرل فلاسفی پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نظام فطرت کو تسخیر کرنا اور اس پر تسلط قائم کرنا اور مادی وسائل پر انسانی بہبود کے لیے قابو پانا اس کی غرض وغائت کی وجہ بتاتا ہے۔ سائنسی تحقیق جدید ترقی کے لیے کوشاں ہے۔ مادی حصول کے لیے قدم قدم آگے بڑھتی جارہی ہے۔ ملیں، فیکٹریاں، کارخانے پھیلتے جارہے ہیں۔ مادی ترقی انسانی ذہن پر بتدریج قبضہ کرتی چلی جارہی ہے۔ اس مادی ترقی کا وقت اور عمل پر بھی اسی طرح قبضہ ہوتا جارہا ہے۔ انسانی ذہن پر آخرت کے نظریۂ حیات اور مذہب کے اخلاقیات، تعلیمات اور نظریات سے دور ہونے کا عمل جاری ہے۔ ترقی کا تدریجی عروج مذہب کے تدریجی زوال کا سبب بنتا جارہا ہے۔

۲۔ اب چونکہ توانائی کے قدرتی بے ضرر وسائل توانائی کے لیے ناکافی ہیں یا بڑھتی ہوئی صنعتی ترقی کی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتے۔ اب صنعتی نظام جاری رکھنے اور اس کی ترقی کے لیے توانائی کی بنیادی ضرورت کو پورا کرنا ہے۔ اس توانائی کے حصول کے لیے سائنسی تحقیق نے اس کا نعم البدل پہلے بھاپ سے گاڑی کا انجن چلالیا اور بجلی پر تسلط قائم کرلیا۔ اب ایٹمی توانائی ایجاد کرلی ہے۔ سائنسدان اور دنیا ایٹمی توانائی کی تباہ کاریوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ لیکن ایٹمی توانائی اپنانے پر مجبور ہیں۔ اب مادہ پرست ترقی یافتہ ممالک مجبور ہوچکے ہیں۔ اگر بے ضرر وسائل توانائی کی ضرورت پوری نہیں کرتے تو ایٹمی توانائی کا حصول مادی ترقی اور مادی برتری کے لیے لازم ہوچکا ہے ورنہ صنعتی ادارے اور صنعتی ترقی منجمد ہوکر رہ جاتے ہیں۔

۳۔ دنیا بھر کے عوام اچھی طرح جانتے اور سمجھتے ہیں یہ ایٹمی توانائی کی ترقی ابدی اور فطرتی نہیں۔ یہ ترقی صنعتی بحران کا شکار ہوکر دم توڑ دے گی یا ایٹمی توانائی کے جہنم کا بدترین شکار ہوجائے گی۔ اسی طرح مادہ پرست ترقی یافتہ ممالک نے سائنسی تحقیق کے ذریعے ایٹم بم ایجاد کیا۔ ایٹمی ترقی اور ایٹم بم کی ایجاد، ترقی یافتہ اقوام اور ممالک نے دنیا پر اپنی برتری حاصل کرنے کے لیے جاری کررکھی ہے۔ وہ ان ایجادات کے مہلک اثرات سے نابلد ہیں۔

۴۔ امریکہ نے دو ایٹمی بم دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے۔ کئی لاکھ انسانی جانیں آنکھ جھپکنے میں اس ایٹمی دوزخ کا ایندھن اور خاکستر ہوکر رہ گئیں۔ گردوپیش کی جو انسانی نسلیں ایٹمی تباہی کے دوزخ سے بچ گئیں۔ ان کی نسلیں آج تک مختلف مہلک بیماریوں کی سزا میں مبتلا ہوتی چلی آرہی ہیں۔

۵۔ اب دنیا میں کئی ممالک ایٹمی توانائی کے پلانٹس، میزائل اور بے شمار ایٹم بم تیار کرنے میں کامیاب ہوچکے ہیں۔ ان ایٹم بموں کی تباہی کی طاقت اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب یہ ایٹم بم پوری کائنات کو خاکستر کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ بیکنی مادہ پرست نظریات کے مادہ پرست چند افراد اور ممالک ایٹمی توانائی کے ایٹمی پلانٹس اور ایٹم بموں ایٹمی طاقت حاصل کرنے کے بعد خدائی دعویٰ کے دعوے دار بن چکے ہیں۔ وہ کمزور اقوام اور ممالک پر اپنی مادی، سائنسی، طاقت کی برتری کی بنا پر ان کے حقوق چھیننے، ان کے مادی وسائل کو لوٹنے، ان کا قتال کرنے، ان کو مشکلات سے دوچار کرنے اور ان کے ممالک پر قبضہ کرنے کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۔ ارسطو، تھامس کارلائل، بنجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے فلسفیوں کا نظریہ مادہ پرستی اور مادی بہبود کے گرد گھومتا ہے۔ نیچرل فلاسفی کی روشنی میں انسانی تسلط ان کا حق بنتا ہے۔ جو جسمانی، ذہنی اور مادی طور پر دوسرے انسانوں پر فوقیت رکھتے ہوں۔ ارتقائی عمل میں بقا صرف ان افراد کا ہی حق ہے۔ اس لیے مادی لحاظ سے کمزور انسانوں کو زیر کرنا، ان پر ظلم کرنا، ان سے محنت مشقت کروانا، ان کے حقوق چھین لینا، ان کو کمتر جاننا، ان کا استحصال کرنا، ان کا قتال کرنا، ان کو غلام اور محکوم بنانا ڈارون اور فرانسس بیکن کے ارتقائی نظریہ کا بنیادی نقطہ نظر ہے۔ وہ مذہب کے اخلاقیات کو تسلیم نہیں کرتے۔ مادی بہبود کی خاطر اخلاقیات کے فلسفہ کو مسترد کرتے ہیں۔ جبکہ مذہبی نظریہ فلاسفرز کے استحصالی نظریات کو نہیں مانتا اور مادی بہبود کو اخلاقیات کے زیر اثر رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ فلاسفرز کے مادہ پرستی، حق تلفی، اپنی مادی برتری کی خاطر انسان قتال اور پیغمبران خدا کے مذاہب کے خدمت خلق کے کے حقوق ادا کرنے اور انسانی قتال کو ایک گناہ عظیم سمجھنے کے نظریات ایک دوسرے کی ضدیں اور نظریاتی تضاد کا کھلا مظہر ہیں۔

۷۔ مذاہب پرست ممالک کا مادہ پرست، مذہب کا باغی حکومتی ٹولہ اور اس کا غاصب مراعات یافتہ طبقہ بڑی خاموشی کے ساتھ پیغمبران خدا کے مذاہب پرست، کروڑوں انسانوں کو مادی، سائنسی، صنعتی اور اقتصادی ترقی کے نام پر گمراہ کرتا چلا آ رہا ہے۔ مادی بہبود کا یہ سلسلہ مسلط کر کے ایک منظم اور مسلسل طریقہ کار سے بتدریج بڑھتا جا رہا ہے۔ اس طرح انسانی ذہن پر یہ نظریہ بتدریج قبضہ کیے جا رہا ہے۔ حکومتی سرفرازی سے محروم مذہبی اخلاقیات اور مذہب کے نظریات کی تعلیمات اور اس کے تیار کردہ کردار و تشخص نایاب ہوتے جا رہے ہیں۔ جمہوریت کے مادی پرستاروں کا مادہ پرستی اور مادی بہبود کے فلاسفرز کے اخلاقیات، تعلیمات کا مذہب کش نظریاتی زہر بڑی تیزی سے پیغمبران کی اُمتوں میں حکومتی بالادستی کی وجہ سے متواتر و مسلسل اتارا جا رہا ہے۔ پیغمبران کی اُمتوں پر زہر کی لاعلمی، زہر کے اثرات کو روکنے سے قاصر ہے۔ جو ایک بہت بڑا المیہ بن چکا ہے۔

۸۔ جمہوریت کا مادہ پرستی کا نظریاتی زہر مذہبی تعلیمات، مذہبی اقدار، اخلاقیات، نظریات کو بتدریج نگلتا جا رہا ہے۔ یہ زہر ساتھ ہی ساتھ مذہبی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات پر مشتمل تہذیب کو بتدریج نایاب اور ختم کرتا جا رہا ہے۔ مذہبی تہذیب و تمدن مادہ پرست پرستاروں کے کلچر اور نظریات میں بدلتے جا رہے ہیں۔ جمہوریت کے مادہ پرستی کے نظامِ حیات سے خدا پر بھروسہ ختم اور سائنس پر مادی بہبود، خوشحالی پر اعتقاد اور اعتماد بڑھتا جا رہا ہے۔ مادہ پرست جدید نظریات کے نمرود اور فرعون جیسے دنیا میں خدائی کا دعویٰ کرتے رہیں گے۔ ان کی خدائی میں آخرت کا خیال، دینی جذبات، اخلاقی اقدار، قلبی سکون، دنیا کی بے ثباتی کا درس، اعلیٰ اخلاق، عمدہ کردار، عدل و انصاف، اخوت و محبت کا سبق، ایثار و نثار کے جذبے، انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا شعور، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے نظریات زوال کے صحرا میں گم ہوتے جا رہے ہیں۔

۹۔ اس جہانِ رنگ و بُو میں مذاہب کی تہذیب کی بجائے روشن خیال فلاسفرز اور ان کے ترقی پسند مادہ پرستوں کے نظریات کو سرکاری سرفرازی حاصل ہے اور جس کی روشنی میں مادہ پرستی کی تہذیب جاری ساری ہے۔ حرص و ہوس، خود غرضی، نفس پرستی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری ایک دوسرے پر مادی ترقی اور برتری کے حصول کی کوششیں جاری ہیں۔ چھینا جھپٹی، لوٹ کھسوٹ اضطراب و پریشانی کی چتا، اقتدار تک رسائی کی تڑپ، ذہنی انتشار کی آگ، سیاسی اور ذاتی اختلافات کا جہنم، اقتدار کی نوک پر ٹیکسوں کا اجرا، کمزور انسان، عوام الناس، اقوام اور ممالک پر مادہ پرستوں کی یلغار، انسانی قتال اور معاشی قتال کے ذریعے طاقتور غاصبوں کی فوقیت، کو ارتقا ملتا جا رہا ہے۔

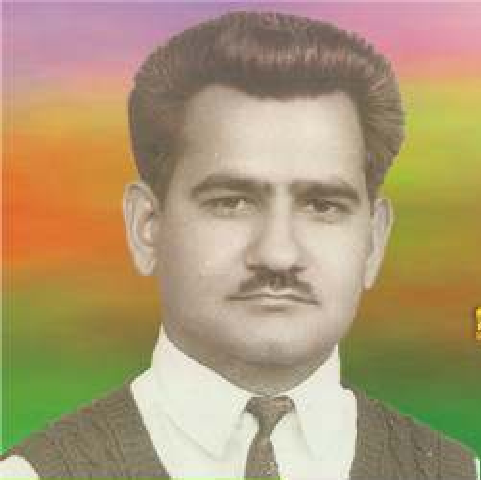
۱۰۔ جمہوریت پسند حکومتی ٹولہ انسان، عوام الناس، اقوام، ممالک کو زیر کرنے، غلام بنانے، خدمت گار تیار کرنے، قیدی بنانے، مجبور و بے بس بنانے، غلام بنانے، محکوم بنانے ان کے مال و دولت، وسائل، ذرائع آمدن، محنت و مشقت کی کمائی چھیننے اور ان پر کنٹرول اور اپنی گرپ مضبوط کرنے کے لیے ان پر حسبِ ضرورت ایسا نظام یعنی سسٹم نافذ العمل اور حکومتی قوانین و ضوابط مسلط کرتے چلے جا رہے ہیں۔ بادشاہت ہو، آمریت ہو یا مغربی جمہوریت یہ بھی ان کے مادی بہبود اور حکومتی نظریات کے استحصالی طریقہ کار کے بہترین اوزار ہیں۔

۱۱۔ جمہوریت ایک ایسا طرزِ حکومت ہے۔ جس کی کمانڈ مادہ پرست نظریات کے پرستاروں کے ہاتھوں میں چلی آ رہی ہے مادی وسائل کے حامل لوگوں کا ٹولہ ہی صرف اس نظامِ مملکت کے الیکشنوں میں حصہ لے سکتا ہے۔ ان کی اہلیت، قابلیت مادی طاقت اور مادی قوت پر مشتمل ہوتی ہے۔ پاکستان میں ان کی تعداد کم و بیش چھ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ سیاسی جماعتوں اور ان کے سیاسی رہنماؤں کی تعداد چند افراد پر مشتمل ہے۔ جو ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط ہیں۔

۱۲۔ جمہوریت کے امیدوار ذرائع ابلاغ، ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، رسائل کے ذریعے اپنی اہلیت، قابلیت، شہرت اپنی اپنی سیاسی جماعت کے نظریات، عوام کی خدمت کے عظیم دعوے، ملک کی تقدیر بدلنے کے سندیسے، ایک دوسرے کے مخالفین کے معاشی معاشرتی قتال کرنے کے انکشافات، سوئس بنکوں اور بیرون ممالک کے بنکوں میں ملک کے لوٹے ہوئے خزانہ کی بھاری رقوم سے کھولے ہوئے ایک دوسرے کے اکاؤنٹس کے مکمل حسابات، ان کے ایک دوسرے کے سرے محلوں کی تفصیلیں، ان کے لوٹ مار کی رقوم سے شاہی کاروباروں، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں اور تجارتی اداروں کی بیرون ممالک تفصیلات، ان کی عیاشیانہ زندگیوں کے چرچے عوام الناس میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے آپس کے انکشافات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ مجرموں کا سیاسی ٹولہ اقتدار اور حکومت کا وارث بن چکا ہے۔ ان مجرموں کے خلاف اہلِ قلم اور ٹی وی اینکرز کا جہاد جو تلوار سے کہیں بہتر ہے ان پر فرض ہو چکا ہے۔ بنی نوع انسان کی رہنمائی کرنا ان پر انسانی قرض ہے۔ ٹی وی کے اینکرز ہر مشکل گھڑی سے گزر کر بھی اپنے طیب فریضہ کا حق امانت و دیانت اور خلوص نیت سے ادا کرتے آ رہے ہیں۔ ان کا قیمتی رول ملک و ملت کی درست منزل کا تعین کرتا جا رہا ہے۔

۱۳۔ جمہوریت کے رہنماؤں کے متعلق مختلف داستانیں، کہیں ہندو مستورات کے بطن سے پیدا کی ہوئی حرامی بیٹیوں کی خبریں، کہیں فلمی ایکٹرسوں سے جنسی رومانس، کہیں جنسی رومانس سے رچائی ہوئی یہودی لڑکیوں سے شادیوں کی داستانیں، کہیں یہودیوں کی دولت سے حکومتی اقتدار تک رسائی کی خبریں، کہیں خیرات، زکوٰۃ، صدقات کے رقوم سے تعمیر کیے ہوئے ہسپتال، کہیں ان کے صدقات کی رقوم سے ان کے شاہی محلوں کی تعمیرات اور شاہانہ زندگی کے شاہی اخراجات کے قصے، کہیں ملک کے ابن الوقت جمہوریت کے منجھے ہوئے حکومتی سیاستدانوں کی اس جماعت میں شامل ہونے کی خبریں، کہیں مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے گھناؤنے قصے، کہیں مولانا ڈیزل کے رشوت کے واقعات، کہیں مولانا حج کی رشوت کی مدح سرائی، کہیں حکومتی ٹولہ کے مُجرموں کا ایک رہزن کی طرح لوٹ مار اور قتال کے خوفناک حقائق پر مشتمل جرائم کے قصے کہانیاں، کہیں سعودیا کے حکمرانوں کی اپنی پسند کی مذہبی جماعت کی امداد، کہیں ایرانی حکمرانوں کا اپنی پسند کی مذہبی جماعت کی امداد کا تذکرہ، کہیں امریکہ کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے ذریعے اپنی ناپسندیدہ نواز شریف کی جمہوری حکومت کو ختم کرنے اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے ملکی عوام کو قیدی، غلام، محکوم بنانے اور ان کے خفیہ معاہدوں کے قصے کہانیاں ملک میں جاری ہیں۔

۱۴۔ ان سب مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے افراد کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے مادی وسائل، مال و دولت اور مادی بہبود، مادی خوشحالی درکار ہوتی ہے۔ اقتدار کے حصول کے لیے مال و دولت، وسائل اور مادی ذرائع پر ہر جائز و ناجائز طریقہ سے قبضہ ان کا حق بن جاتا ہے۔ مادی بہبود اور خوشحالی کے بعد اقتدار کی تلملاہٹ ان کو پریشان رکھتی ہے۔ حکومتی اسمبلیوں اور سرکاری ایوانوں تک رسائی کی خواہش ان کی پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ حکومتی اعلیٰ عہدوں کی بندر بانٹ کا طریقہ کار، مادی وسائل کی برتری سے ہوتا ہے۔ حکومتی عہدوں کی خرید و فروخت اور تقسیم جاری رہتی ہے۔ حکومتیں بنانے کے لیے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کا غاصب، استحصالی سیاسی مُجرم نظام مسلط ہوتا ہے۔ ممبران کی خرید و فروخت کا سلسلہ فروغ پاتا اور اپنے اپنے مقاصد کی تکمیل کا عمل جاری رہتا ہے۔ وزارتوں اور اعلیٰ وزارتوں کی رشوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ مذہبی نظریات اور اخلاقیات کو کچلنے والا ہارس ٹریڈنگ کا نظام جاری رہتا ہے جس کے تحت ملک کے حکومتی ارکان یعنی مشیروں وزیروں سفیروں سپیکروں گورنروں وزیر اعلیٰ وزیر اعظم اور صدرِ مملکت کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ ۱۸ کروڑ عوام ان مُجرموں کے مُجرمانہ جرائم کا کھیل دیکھنے کے پابند ہوتے ہیں مداخلت کے نہیں۔





۱۵۔ مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کے مطابق باطل جمہوریت کا غاصب نظامِ حکومت مادی بہبود، سائنسی ترقی کے راستہ میں مذہب، مذہبی تعلیمات، مذہبی اخلاقیات اور نظریات کو حائل سمجھتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔ جمہوریت کے غاصب، استحصالی حکومتی ٹولہ نے قرآنِ حکیم، احادیثِ مبارکہ، سنتِ رسول ﷺ کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو ختم کر کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر باطل جمہوریت کے استحصالی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور تعلیمی اداروں کی سرکاری بالادستی مسلط کر رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے کُفر کا نظامِ حیات بتدریج ترقی اور قرآنِ حکیم کا نظامِ حیات بتدریج زوال پذیر ہوتا جا رہا ہے۔ مُسلم اُمہ کے اہلِ بصیرت قلم کاروں اور ٹی وی اینکرز کا دینی فریضہ ہے کہ وہ ان حقائق سے مُسلم اُمہ کو آگاہ کریں۔

۱۶۔ ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے مادہ پرست فلسفیوں نے مادی طاقت، جسمانی طاقت اور ذہانت کی قوت کے وارثوں کو دوسرے انسانوں پر فوقیت دینے کا نظریہ پیش کیا ہے۔ اسی طرح ہتھیار بنانے والی طاقتور اقوام کو غیر ترقی یافتہ اقوام پر فوقیت دی۔ ایٹم بم، ایٹمی توانائی کے ایٹمی پلانٹ تیار کر کے امریکہ و برطانیہ، روس اور دوسرے ایٹمی ممالک نے دنیا بھر کی اقوام اور ممالک پر اپنی فوقیت کا سکہ منوایا۔ لیکن ان کو معلوم نہ ہو سکا کہ کتنے بڑے دشمن انھوں نے اپنے ممالک میں پال رکھے ہیں۔ وہ ان کا کیا حشر کرنے والے ہیں۔ فطرت کا کوئی عمل زلزلہ، سونامی، انسانی شکل میں کوئی دہشت گرد ان تک رسائی کر گیا تو اس دنیا، اس جہانِ رنگ و بو کی تاریخ لکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

۱۷۔ جرمنی کے اتحادی ملک جاپان کے دو شہروں ناگاساکی اور ہیروشیما پر دو ایٹم بم گرائے گئے۔ وہاں کی بے گناہ معصوم تین چار لاکھ عوام الناس کا قتال کر کے رکھ دیا۔ ان شہروں میں کوئی ذی جان ایٹمی تباہی سے بچ نہ سکا۔ برطانیہ اور اس کے اتحادی ممالک نے یہ جنگ ایٹمی قوت کو استعمال کر کے جیت لی۔ جرمن اور اس کے اتحادی ممالک شکست سے دوچار ہوئے۔ فاتح فوج نے جرمن کی عوام پر ظلم و تشدد جاری رکھا اور عبرت ناک سزائیں دے کر ان کا قتل عام جاری کر لیا۔ جرمن اور اس کے اتحادی ممالک پر قبضہ کر لیا۔ وہاں کی عوام کو غلام اور قیدی بنا لیا۔ ان کے مرد و زن، بچے بچیوں، بوڑھے جوانوں کا قتال کر کے رکھ دیا۔

۱۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رُوح القدس بی بی مریم پاک کے بطن سے بن باپ پیدا ہوئے۔ حضرت بی بی مریم پاک پر بہتان لگایا گیا کہ جس بچے کو انھوں نے جنم دیا ہے۔ وہ ایک غیر شرعی بچہ ہے۔ جب ان پر بہتان لگانے، شر پھیلانے اور طعنہ زنی کرنے والوں کی تعداد بڑھی اور کے ظلم کی انتہا ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت بی بی مریم پاک کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو جواب دیں کہ یہ سوال جھولے میں پڑے ہوئے نومولود بچے سے کریں۔ جب ان لوگوں نے یہ سوال نومولود طیب و معصوم جھولے میں پڑے ہوئے بچے سے کیا۔ تو اس مقدس بچے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرا نام رُوح القدس ہے اور میں پیغمبر خدا ہوں۔ تب وہ بہتان باندھنے والے شرمندہ ہوئے۔ حضرت بی بی مریم پاک علیہ السلام کی عزت و عظمت، پاکیزگی و طہارت، عصمت و عفت کے معترف ہوئے اور انکی حرمت بحال ہوئی۔




۱۹۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السلام پر انجیلِ مقدس جیسی الہامی کتاب بنی نوع انسان کی بھلائی اور فلاح کے لیے نازل فرمائی۔ حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السلام نے زمانے میں معجزات کی بارش کر دی۔ خداوند قدوس نے ان کو انسانی دکھوں کے درد کی دوا اور شفا کا مخفی خزانہ عطا کیا۔ کوڑھیوں کے معالج اور بیماروں کے مسیحا کے روپ میں اس دارُالفناہ میں تشریف لائے۔ مردوں کو زندہ کرنے کے معجزات دکھائے۔ خدائے بزرگ و برتر کی عظمت اور اس کی شان کبریائی کے نُور کی روشنی پوری کائنات میں پھیلائیں۔

۲۰۔ حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السلام نے بنی نوع انسان پر ظلم و بربریت اور قتال کے دروازے بند کر دیے۔ مادہ پرستی، نفس پرستی کے طوفان کو روکا۔ ہر قسم کی رُوحانی بیماریوں کا علاج کیا۔ عبادت و ریاضت کے نظام کو جلا بخشی۔ تمام ابلیسی عادات و خصلات کو ختم کیا۔ انسانوں کو اخوت و محبت کا پھر سے سبق یاد کروایا۔ رحم دلی اور عفو و درگزر کی قندیلیں روشن کیں۔ انسانوں کے دلوں میں ایثار و نثار کے چراغ جلائے۔ نفرتوں سے نفرت کرنے کا سبق سکھایا۔ خدمت خلق سے رُوحوں کو تسخیر کیا۔ انسانیت کو تحفظ فراہم کیا۔ دنیا کو امن و سکون کا گہوارہ بنا دیا۔

۲۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ازدواجی زندگی کا طیب نظام قائم کیا۔ میاں بیوی کے رشتے کا تقدس بحال کیا۔ شرم و حیا کا پاکیزہ نظام پھیلایا۔ خاندان کے الہامی اور رُوحانی نظامِ حیات کو تقویت بخشی۔ ماں باپ، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی، دادی، دادا، نانی، نانا کا خاندان پر مشتمل آسمانی نظامِ حیات کا انمول تحفہ پھر سے بحال کیا۔ انجیلِ مقدس کے تعلیمی نصاب اور اس کے تعلیم و تربیت کے ذریعے اُمت کے کردار کو سنوارا۔ حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السلام نے انجیلِ مقدس کی تعلیمات کی روشنی میں عمدہ کردار تیار کیے اور حسن خلق کی خوشبو سے اس کرۂ ارض کو معطر کر دیا۔ ان کی ملت کے اوصاف جوان کی فطرت میں انتہا درجہ کے ودیعت ہوئے۔ وہ یہ ہیں!

۲۲۔ اس ملت کے افراد ترک دنیا کر کے خدائے بزرگ و برتر کی عبادت میں گم رہتے۔

۲۳۔ یہ ملت رہبانیت کی قائل تھی۔ سادہ زندگی اور قلیل ضروریات کی وارث تھی۔

۲۴۔ یہ ملت مخلوقِ خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کی عارف تھی۔ اس ملت نے بڑے حسن خلق سے دنیا میں پھیلے ہوئے مادہ پرستی، نفس پرستی اور ظلم و بربریت کے طوفان کو بڑے احسن طریقہ سے روکا بلکہ ختم کر کے رکھ دیا۔ دنیا میں بے ثباتی کا درس عام کیا۔ مسیحا کی ملت خدمت خلق جیسی عبادت کے لیے زندگی وقف کر دیتی۔ ادب، انسانیت اور خدمتِ خلق ان کی زندگی کا خاصّہ بن گیا۔ وہ بنی نوع انسان کو حسنِ خلق کے جام پلاتی اور دلوں میں اتر جاتی۔

۲۵۔ وہ گلی گلی، کوچہ کوچہ، بستی بستی، شہر شہر، ملک ملک، دنیا کے کونے کونے میں جاتے، بھوکوں، پیاسوں، بیماروں اور حاجت مندوں کو تلاش کرتے رہتے۔ ان کی عمدہ طریقہ اور بہترین سلیقہ سے حاجت روائی کرتے۔ وہ مخلوق خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھتے اور انکے چہروں کا ورد کرتے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۶۔انھوں نے فقر کے چراغ دنیا کے کونے کونے میں روشن کیے۔وہ محبت کے پیامی محبت کے جام پلاتے۔انھوں نے خدمت خلق کے عمل سے ثابت کر دیا کہ ساری خدائی ہے کنبہ خدا کا۔

۲۷۔مسیح مشنری کے افراد نے اس ملّت کا کردار اس خوبصورتی سے سنوارا اور سجایا جس کی مثال ان سے قبل اس دنیا میں نہیں ملتی۔ان کے حسن عمل اور حسن کردار سے دنیا مہک اٹھی۔اس جہانِ فانی کو ابن مریم علیہ السّلام اور ان کی اُمت نے اس جہانِ رنگ وبُو کو امن کا گہوارا اور ایک خوبصورت حسین مرقع بنا کر رکھ دیا۔مذہبی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کی تعلیمات کی روشنی میں ازدواجی زندگی کے نظامِ حیات سے مسیحا کی جو تہذیب تیار ہوئی۔اس سے بدکاری، بے حیائی، فحاشی، زناکاری کا وجود نا پید ہوگیا۔گرجا وکلیسا میں پادری وبشپ فقر کے بے مثال کردار تیار کرتے رہے۔جہاں انسانوں کی شکل میں دیویاں اور دیوتاؤں کے روپ تیار ہوتے۔جہاں ادب، انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے لیے زندگیاں وقف ہوتیں۔جہاں دلوں میں اترنے اور دلوں کو تسخیر کرنے کے عرفان کی دولت عطا ہوتی۔جہاں رُوح القدس کی رُوحانی قندیلیں روشن ہوتیں۔جہاں اخوت ومحبت کے چراغ جلتے، یہ ہدی خواں دنیا کے کونے کونے میں انجیلِ مقدس کی تعلیمات اور درسِ توحید کا درس دیتے۔جب تک یہ نظامِ حیات اُمت کی وراثت بنا رہا۔اس وقت تک دنیائے عالم میں رُوح القدس کی شمع روشن رہی۔ان کے پیروکاروں کی تعداد کم وبیش اڑھائی تین کروڑ کے قریب تھی۔جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت نے ان کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور ان کے دین کا دامن چھوڑ دیا تو وہ عظیم اُمت مادہ پرست فلاسفرز کے اخلاقیات، نظریات اور تعلیمات کا ایندھن بن کر رہ گئی۔مخلوقِ خدا کے دلوں میں اترنے والی ملت، دلوں سے اترنا شروع ہوگئی۔وہ دنیا کی بے ثباتی کا سبق بھول گئی۔وہ خدمت خلق کی عبادت سے محروم ہوتی گئی۔وہ مادی خوشحالی کے حصول میں گم ہوتی گئی۔وہ کمزور، کمتر عوام کے حقوق غصب کرنے لگی۔انھوں نے مستورات کو ملکی صنعتوں، سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے میں اپنے ساتھ شامل کر لیا۔مادی، صنعتی، اقتصادی ترقی کی غرض سے مذہب کے چادر اور چاردیواری کے نظامِ حیات کو ختم کر دیا۔مرد وزن کے ملاپ سے فحاشی بے حیائی بدکاری کا نظام عروج پذیر ہوتا گیا۔ماں، بہن، بیٹی کی عصمت وعفت اور عزت وحُرمت ختم ہوتی گئی۔مذہب کا ازدواجی زندگی کا نظام زوال پذیر اور فرینڈ شپ کا نظامِ حیات اور جنسی آزادی بتدریج عروج پذیر ہوتی گئی۔وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کہلاتی ہے اور پیروی مادر پدر آزاد مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات اور اخلاقیات کی کرتی ہے۔عوام مانتے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی مقدس کتاب انجیل شریف کو ہیں اور پیروی مادہ پرست فلاسفرز کے کُفر کی کرتے ہیں۔اس ملّت کے صاحب بصیرت پادری وبشپ کو حقائق کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرنا ہوگا۔

بلائے وقت — انجیلِ مقدّس اور قرآنِ حکیم کے مذہبی نظریات کی تہذیب کا خاتمہ — باب 19 پیرا 1-5

ا۔جب حضرت عیسیٰ رُوح اللہ قدس پیغمبر خدا، ان پر نازل ہونے والی اُلہامی کتاب انجیلِ مقدّس اور ان کی عبادت گاہوں گرجا و کلیسا کی درسگاہوں کی حکومتی بالا دستی ختم کر دی گئی۔ان کی بجائے مادہ پرست، نفس پرست فلاسفرز، ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن وغیرہ کے نظریات کے پیروکاروں کے ہاتھ حکومتی نظام آ گیا۔انھوں نے ملک اور ملکی عوام پر مذہبی تعلیمات، نظریات اور اخلاقیات کی سرکاری بالادستی ختم کر دی۔حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی عزت و عظمت، ان کی تعلیمات اور ان کے بتائے ہوئے اخلاقی ضابطہ کو بیکنی نظریات کے تابع کر دیا۔گرجا و کلیسا کی بےحُرمتی کے دور کا آغاز ہوا۔مادی بہبود کے حصول کے لیے مذہبی اخلاقیات کو تابع مادیت کر دیا گیا۔مذہبی تہذیب کو ختم کیا، مادی تہذیب کو پروان چڑھانے کا تدریجی عمل جاری کر دیا گیا۔

۲۔اس طرح مادی بہبود کے نام پر عوام النّاس کے بنیادی حقوق اور ان کے مذہبی نظریات کی حُرمت کا قتال جاری ہوا۔عوام النّاس کے کمزور اور کمتر لوگوں کے ہر قسم کے معاشی، معاشرتی حقوق ملکی سطح پر قانون کی گن پوائنٹ پر غصب اور چھیننے شروع کر دیے گئے۔مادہ پرست حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ نے اپنے لیے مادی ترقی کی راہیں بین الاقوامی سطح پر کھول لیں۔ملکی سطح پر عوام النّاس اور بین الاقوامی سطح پر پوری انسانیت کو معاشی اور معاشرتی طور پر کمزور، غریب، بےبس، اپاہج قیدی، غلام اور محکوم بنانا شروع کر دیا گیا۔

۳۔علاوہ ازیں جمہوریت کے مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے مذہبی اخلاقیات کو مادی بہبود کے ماتحت کر دیا۔وہ صنعتی ترقی، اقتصادی ترقی کے ذریعے سائنسی ترقی کو فروغ بخشتے گئے۔مُہلک ہتھیار تیار کرتے اور معاشرے کے کمزور ممالک اور عوام النّاس پر فوقیت حاصل کرتے اور غیر ترقی یافتہ اقوام اور ممالک پر انھی ہتھیاروں کی برتری سے اپنی بالادستی مسلط کرنے کا عمل جاری کر لیا۔

۴۔اس طرح مادی ترقی انسانی ذہن پر بتدریج قبضہ کرتی گئی۔مادہ پرستی کا رجحان بڑھتا گیا۔مادی ترقی اور مادہ پرستی کا تدریجی عمل ہمہ وقت جاری رہا۔مادہ پرست فلسفیوں کے ترقی کے تدریجی عروج کے مقابلے میں مذہبی نظریات، تعلیمات، اخلاقیات زوال پذیر ہوتے گئے۔تمام ممالک کا قلیل سا سرمایادار حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ شاہی طبقہ مادی برتری حاصل کرتا گیا۔

۵۔تمام ممالک کی مادی قوت، مادی طاقت اور مادیت پرست بڑی فیکٹریوں، کارخانوں، تجارتی اداروں کے مادہ پرست انسانی روپ میں معاشی معاشرتی دہشت گرد پھیلتے گئے۔مادی طاقت مادی قوت سے محروم عوام النّاس، کمتر، کمزور، غریب، محنت کش انسان اس قلیل سے غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کے استحصالی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے غلام، قیدی، ملازم اور محکوم بنتے گئے۔مذہب پرست ممالک میں پیغمبران کے نظریات پر مشتمل اخوت و محبت، حُرمتِ انسانیت، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا نظامِ حیات ان مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے روند کر رکھ دیا۔

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات، اخلاقیات اور نظریات کو سرکاری سرفرازی سے محروم کر کے مذہب کو تدریجی زوال میں مبتلا کر دیا گیا۔ کمزور انسانوں، کمزور اقوام، کمزور ممالک اور ان کی بے بس، مجبور غریب، غیر ترقی یافتہ عوام پر اسی مادی قوت اور افرادی طاقت کے ذریعے اپنا تسلط قائم کرنے، ان کو محکوم بنانے، ان کے قدرتی وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے ان کا قتال اور جنگیں مسلط کرنا شروع کر دیں۔ جیسے جیسے یہ مادہ پرست حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ جنگی سازو سامان کی ایجادات پر برتری حاصل کرتا رہا، ویسے ہی کمزور اور غیر ترقی یافتہ ملکی عوام اور دنیا بھر کی اقوام کا خون بہاتا، ان کا قتال کرتا، ان کو غلام اور قیدی بنانے کا عمل ان کی زندگی کا حصہ بنتا رہا۔ سائنسی اور اقتصادی ترقی یافتہ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار اقوام اور ممالک نے بتدریج ایٹم بم، نائیٹروجن بم تیار کیے، بیشمار ایٹمی پلانٹس نصب کیے۔ اس ایٹمی طاقت کی بنا پر مادی وسائل، مادی طاقت، مادی قوت ان کمزور، کمتر، عوام، غیر ترقی یافتہ اقوام اور ممالک سے چھیننے کا عمل جاری کرتے گئے۔

۷۔ دوسری عالمی جنگ اسی سائنسی اور اقتصادی ترقی کے مادہ پرست ترقی یافتہ ممالک کے حکومتی ٹولہ کے حکمرانوں نے ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے کے لیے لڑی۔ ایک دوسرے کے ممالک اور وسائل پر قبضہ کرنے، عوام اور اقوام کو غلام بنانے، کمزور اور غیر ترقی یافتہ ممالک کی عوام کا بے دریغ قتال کرنے، ان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا عمل جاری کر لیا۔ برطانیہ اس کے اتحادی ممالک ایک طرف، جرمن اور اس کے اتحادی ممالک دوسری طرف صف آرا ہوئے۔ یہ جنگ طول پکڑتی گئی۔ آگ کی طرح پھیلتی گئی۔ جرمن اور اس کے اتحادی ممالک کی افواج اپنے جنگی سازو سامان کی برتری سے برطانیہ اس کے اتحادی ممالک کی افواج کو شکست دیتی اور ان کے ممالک میں داخل ہوتی گئیں۔ اسی دوران امریکہ اور برطانیہ کے سائنسدانوں نے ایٹم بم تیا کر لیا۔ اس ایٹمی برتری نے جنگ کا پانسا پلٹ دیا۔ شکست کو فتح میں بدل کر رکھ دیا۔ روائتی ہتھیاروں کی جنگ، ایٹمی جنگ میں بدل دی گئی۔ برطانیہ کے جنگی جہازوں نے جرمن کے اتحادی ملک جاپان کے دو شہروں ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایک ایک ایٹمی بم گرایا۔ یہ جاپان کے دونوں شہر ناگاساکی اور ہیروشیما پل بھر میں جل کر خاکستر ہو گئے۔ ان دونوں شہروں اور ان کے گرد و پیش میں کوئی انسان یا ذی جان بچ نہ سکا۔ اس ایٹمی جہنم کی تباہ کاریوں کا اندازہ لگاؤ کہ آج تک وہاں کی انسانی نسلیں مختلف مُہلک امراض کا شکار ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ یہ ایٹمی ہتھیار اور ان کا استعمال اور ان سے ہونے والی تباہی ایک انسانی المیہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

انجیلِ مقدّس اور قرآنِ حکیم کے مذہبی نظریات کی تہذیب کا خاتمہ

۸۔ برطانیہ اور اس کے اتحادی ممالک کی اس ایٹمی برتری نے جرمن اور اس کے اتحادی ممالک کو ہتھیار پھینکنے پر مجبور کر دیا۔ جرمن اور اس کے اتحادی ممالک کو شکست ہوئی۔ برطانیہ اور امریکہ کی افواج جرمن میں داخل ہوئیں۔ انھوں نے جرمن کے عوام کا قتلِ عام شروع کر دیا۔ فاتح ممالک کی افواج ۸ سال کے بچے سے لے کر ۸۰ سال کے بوڑھے مردوں کا قتال جرمنی مستورات کے سامنے کرتی رہیں۔ فوجی جوان جرمن مستورات کی عصمت وعفت لوٹتے، ان کی چھاتیاں کاٹتے اور پیشاب گاہیں چیرتے رہے۔ ان کو جسمانی اذیتیں دے دے کر ان کا قتال کرتے رہے۔ برطانیہ کے ترقی یافتہ اور ترقی پسند ملک کے چند سرمایہ دار مادہ پرستوں نے ارسطو سے لیکر فرانسس بیکن تک کے مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کو نافذ العمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ عیسائیت کے دو فرقوں کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ کو آپس میں لڑایا۔ فرقہ پرستی کو ہوا دی۔ نفرت ونفاق کی آگ جلائی۔ ایک دوسرے فرقہ کے لوگوں کا قتال جاری کروایا۔ یہ آگ پورے ملک میں پھیل گئی۔ دونوں فرقوں کو مادی وسائل مہیا کیے۔ مادہ پرست سرمایہ داروں نے مذہب کو فتنہ پرستی اور طالبان کا نام دیا۔ مذہب کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ کی وجہ بنایا۔ مذہب اور اس کے پیروکاروں کو ختم کرنے کا عمل جاری کر لیا۔

۹۔ ملکۂ برطانیہ سے مذہب کی سرکاری سرفرازی ختم کروائی۔ مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کی سرکاری بالادستی مسلط کی۔ انجیلِ مقدّس کی مذہبی تعلیم، مذہبی سرکاری تعلیمی ادارے اور مذہبی تعلیمی نصاب کو سرکاری طور پر بے یار ومددگار اور بے سہارا کر کے مذہبی تعلیم وتربیت کے خاتمہ کا عمل حکومتی سطح پر جاری کر دیا۔ مذہب کو انفرادی سطح پر عبادت وریاضت تک محدود کر دیا۔ حکومتی سطح پر مذہب کا عمل دخل ختم کر دیا۔ جو مذہبی نظریات۔ اخلاقیات، تعلیمات اور تہذیب کے زوال کا سبب بنا۔

۱۰۔ فلاسفر ابراہیم لنکن کے نظریات کے مطابق عوام الناس کے لیے حکومتی نظام ترتیب دیا۔ گورنمنٹ آف دی پیپلز، فار دی پیپلز، بائی دی پیپلز کی روشنی میں مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے جمہوریت کے نظامِ حکومت کے قوانین وضوابط مرتب کیے۔ اسمبلی ممبران کے چناؤ کے لیے الیکشن کا طریقہ کار تیار کیا۔ سیاستدانوں کے لیے اپنی اپنی سیاسی جماعتیں بنانے کا قانون بنایا۔ ہر جماعت کے رہنما کو اپنا اپنا منشور تیار کرنے کی اجازت دی۔ ملک میں الیکشن کے لیے حلقۂ انتخاب کا تعین کیا۔ الیکشن کا طریقہ کار صرف جاگیردار سرمایہ دار ٹولہ کے لیے وقف کر دیا۔ اپنے اپنے حلقہ کے امیدوار مادی بہبود کے لیے عوام کو مادی وسائل حاصل کرنے کے ذرائع اور وسائل کے طریقہ کار سے آگاہ کرتے۔ مادی طور پر طاقتور امیدوار، مال وزر کو خرچ کرتے، ذرائع ابلاغ اور وسائل کی کمزوری کی بنا پر کمزور اور کمتر امیدوار الیکشن ہار جاتے۔ مالی اور افرادی طور پر طاقتور امیدوار جمہوریت کے نظامِ حکومت کے اسمبلی ممبران بن جاتے اور اسمبلی تک رسائی حاصل کر لیتے۔ اس طرح وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کی حکومتی تعداد پوری کر لی جاتی۔ اہلِ کتاب پیغمبران کے مذاہب کی تمام الہامی کتابیں آفاقی صلاحیتوں، صداقتوں اور انسانی فلاح کی الہامی، رُوحانی دولت سے مالامال ہیں۔ جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت نے ان کو دبوچ لیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۱۔ مذاہب کی الہامی کتابوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور طرزِ حیات اپنے اپنے ادوار میں پوری انسانیت کے لیے جاری رہے۔ بنی نوع انسان کو فرد سے لے کر افراد تک ایک جیسا حسن سلوک پیش کرنے کا سلیقہ عطا ہوتا رہا۔ جو انسان کی فلاح کا سیدھا راستہ ہے۔ مذہب کے تیار کردہ معاشرے کے دل کش کردار کی تشکیل اس کے نظریات اخلاقیات تعلیمات سے کی جاتی۔ کسی بھی غیر نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات سے تیار کیا ہوا معاشرہ مذہبی معاشرہ کہلا نہیں سکتا۔

۱۲۔ مذہب آفاقی صلاحیتوں اور صداقتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔ یہ انسان کو انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک ایک جیسا ضابطۂ حیات۔ نظامِ حیات، تعلیمی نصاب اور تعلیمات عطا کرتا ہے۔ اعتدال و مساوات کا درس دیتا۔ ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کی راہ دکھاتا ہے

۱۳۔ مذہب آفاقیت کا مظہر ہے اور اس کے نزدیک دنیا بنی نوعِ انسان کا ایک سانجھا گھر ہے۔ ہر انسان کے اس پر برابر کے حقوق ہیں۔ انسان ایک مسافر کی طرح اس جہان رنگ وبُو میں خالی ہاتھ آتا اور خالی ہاتھ واپس چلا جاتا ہے۔ مذہب دنیا کی بے ثباتی کی گرہ کھولتا ہے۔

۱۴۔ مذہب انسان کو ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات عطا کرتا ہے۔ خاندان کی بنیاد رکھتا ہے۔

۱۵۔ مذہب انسان کو میاں بیوی، ماں باپ، بہن بھائی، بیٹا بیٹی اور ان کے علاوہ تمام آسمانی رشتے عطا کرتا ہے۔ محرم اور غیر محرم کا نظام سمجھاتا ہے۔

۱۶۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو ان رشتوں کے تقدس اور ان کے عزت و احترام کے آسمانی جذبے عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو محبت کی لازوال الہامی، رُوحانی دولت عطا کرتا ہے۔ جس سے اخوت ومحبت، ادب وخدمت، ایثار و نثار جیسی آسمانی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

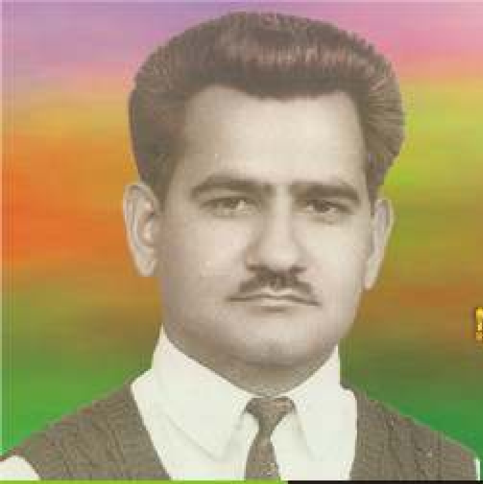
۱۷۔ مذہب مستورات کو ماں، بیوی، بیٹی، بہن کا بہترین رُتبہ عطا کرتا ہے۔ ان کا تقدس و ادب، عزت و احترام، تحفظ اور ان رشتوں میں طیب و طاہر کی کشید کی ہوئی محبت کی مقدس الہامی مے عطا کرتا ہے۔ مذہب مستورات کے لیے ایسی پر سکون آماجگاہ ہے جس کا دنیا میں کوئی نعم البدل نہیں۔

۱۸۔ مذہب کنبہ کی شکل میں انسانی رشتوں کو محبت سے سینچتا ہے۔ اور عالمی سطح پر بنی نوعِ انسان کے لیے محبت کا ایک عظیم شاہکار اور علمبردار نمونہ بن کر ابھرتا ہے۔

۱۹۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو معاشی و معاشرتی اعتدال، مساوات اور اخوت ومحبت کے اصولوں سے نوازتا ہے۔

۲۰۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو امانت و دیانت کا سبق سکھاتا ہے۔

۲۱۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو خدمت و ادب کا راستہ دکھاتا ہے۔ مذہب کے پجاری اور ہدی خواں بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں کہ میرا نام ان لوگوں کی لسٹ میں لکھ دو جو تیرے بندوں سے پیار کرتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۲۲۔ مذہب نیکی اور بدی، خیر اور شر کی پہچان کراتا ہے۔ توحید پرستی کا درس دیتا ہے۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو بدنی اور رُوحانی عبادات سے دلوں کو منور کرنے کا گیان عطا کرتا ہے۔ وہاں خدمت خلق کی عبادت کو دوسری عبادات پر ترجیح دینے کا راستہ بھی بتاتا ہے۔

۲۳۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتا ہے۔

۲۴۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو اِنفرادی اور اِجتماعی حقوق و فرائض ادا کرنے کا سلیقہ بھی عطا کرتا ہے۔ یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں۔ کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں۔

۲۵۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو کنبہ خدا اور اجتماعیت کا شعور دیتا ہے۔

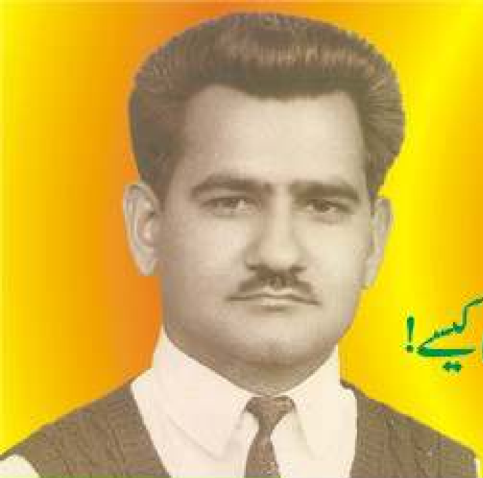
۲۶۔ مذہب اس دنیا کے بازار کی رونق، اس فناہ کے دیس کی جلوہ آرائی، اس سرائے فانی کے نظام کے حقائق سے آگاہی بخشتا ہے۔

۲۷۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو اس کی اصل سے روشناس کرواتا ہے۔ اور بتاتا ہے! کہ خاک پھر خاک تھی اوقات سے آگے نہ بڑھی۔

۲۸۔ مذہب بنی نوعِ انسان کو قربت خداوندی کا راستہ بتاتا اور مخلوقِ خدا کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا سبق سکھاتا ہے۔

۲۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ والسلام کی اُمت کو آگاہ ہونا چاہیے کہ انجیلِ مقدس کے کسی لفظ کو کوئی فرد بدل نہیں سکتا۔ جمہوریت کا نظامِ حکومت اور اس کے اسمبلی ممبران انجیلِ مقدس کے نظریات، اخلاقیات، اَلہامی تعلیمات اور اَلہامی تعلیمی درسگاہوں گرجا و کلیسا کو کیسے بدل سکتے ہیں۔

۳۰۔ کیا مادہ پرست فلاسفر ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن کے مادہ پرستی پر مشتمل نظریات، ان کے مذہب کش اخلاقیات، تعلیمات کا تعلیمی نصاب اور ان کے طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں سکول کالجز، یونیورسٹیوں سے تیار کیے ہوئے افراد عیسائی یا مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ جمہوریت کا مادہ پرستوں کا نظامِ حکومت تمام مذاہب کے نظریات کو سرکاری طور پر ختم کر چکا ہے۔ ان کو کُفر کے نظامِ حیات میں بدل چکا ہے۔ تمام مذاہب کے اہلِ بصیرت افراد کو اس کا تدارک کرنا ہوگا۔ یا خدایا! دین ابراہیم کے اہلِ کتاب پیغمبران کے اہلِ بصیرت افراد کو دینِ ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران کی تعلیمات، اخلاقیات، نظریات کی شمع روشن کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ا۔ سائنس کی ایجادات سے دنیا کے تمام ممالک ایک بستی، ایک شہر ایک ملک کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ نسل انسانی ایک مرکز پر اکٹھی ہو چکی ہے۔ تمام مذاہب پرست اہلِ کتاب اُمتوں کا فرض بنتا ہے اور یہ ان پر انسانی قرض ہے۔ کہ وہ ذاتی، ملکی مادی ترقی اور خوشحالی کی چِتا سے نکل کر بین الاقوامی سطح پر بنی نوع انسان کو پیغمبران خدا کی الہامی کتابوں زبور شریف، توریت شریف، انجیل شریف، اور قرآن شریف کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے تعلیمی نصاب اور اس سے تیار ہونے والی مذہبی تہذیب کی خوشبو کو بحال کریں اس جہانِ رنگ و بُو کو پھر معطر کریں۔

۲۔ پاکستان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت پر شورائی جمہوری نظامِ مملکت کی بجائے مغربی جمہوریت کے نام پر مادہ پرست فلاسفرز کے مذہب کش نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات پر مشتمل جمہوریت کے سیاسی ممبران کا تیار کیا ہوا مادہ پرستی کا نظامِ مملکت ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تعاون سے مسلط ہوتا چلا آرہا ہے۔ انگریز نے ہندوستان کو فتح کرنے کے بعد سب سے پہلے فارسی اور عربی زبان کی سرکاری سرفرازی کو ختم کیا۔ اس کی جگہ انگریزی زبان اور اس کا انگریزی کلچر مسلط کر دیا۔ لیکن دوسری طرف ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک پاکستان میں نہ جمہوریت کا باطل نظامِ حکومت، نہ اس کا حکومتی ٹولہ، نہ ان کا مراعات یافتہ انگریزی زبان کا سکالرز پر مشتمل معاشی، معاشرتی دہشت گردوں کا شاہی طبقہ ختم کیا گیا۔ نہ اردو زبان کی سرکاری بالادستی قائم کی گئی۔ نہ اسلام کا نفاذ عمل میں لایا گیا ہے۔ نہ شورائی جمہوری نظامِ مملکت یعنی اسلامی جمہورے نظام قائم کیا گیا۔ اس کے مُجرم کون ہیں۔ حکومتی غاصب ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ نے مل کر عوام کو اِسلامی تعلیمات، اخلاقیات، نظریات، تعلیمی اداروں سے تیار کی جانے والے مذہبی تہذیب کو پنپنے کا موقع فراہم ہی نہیں کیا۔ ان مُجرموں کے خلاف آواز اٹھانا ہر اہلِ وطن کا حق ہے۔ ان جمہوریت کے ملی، ملکی مُجرموں سے ملک و ملّت کو نجات دلانا ہر اہلِ وطن کا فرض بھی بنتا ہے۔

۳۔ باطل جمہوریت کا غاصب، غدار سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ! ۔ مثال کے طور پر ایک حلقہ میں ایک لاکھ ووٹر ہیں۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے امیدوار الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت کا امیدوار چالیس فیصد ووٹ لیکر الیکشن میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ باقی ساٹھ فیصد ووٹروں کا نمائندہ کیسے کہلا سکتا ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں اور ان کے مختلف منشوروں کے کامیاب ممبران پر مشتمل ملکی اسمبلی تیار ہوتی ہے۔ اسمبلی ممبران جمہوریت کے نظامِ حکومت کو چلانے کے لیے قوانین مرتب کرتے ہیں اور حکومتی امور چلاتے ہیں۔ مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ گورنرز، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کا چناؤ کرتے ہیں۔ اس طریقہ کار سے حکومتی ٹولہ تیار ہوتا ہے جو نظامِ مملکت چلاتا ہے۔ یہاں یہ بات واضح کرنا ازحد ضروری ہے کہ اہلِ وطن جمہوریت کے باطل، غاصب اور استحصالی نظامِ حکومت سے نفرت کرتے ہیں۔ ساٹھ پینسٹھ فیصد اہلِ وطن جمہوریت کے الیکشن میں حصہ ہی نہیں لیتے۔ باقی تیس چالیس فیصد عوام ووٹ ڈالتے ہیں۔ اب اندازہ کرلو کہ جمہوریت کے الیکشن کے ذریعے ملک کے دس پندرہ فیصد ووٹ لینے والے ممبران حکومتی پنڈال پر قابض ہو جاتے ہیں۔ ملک کا اقتدار اور حکومت ان کی وراثت بن جاتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۴۔ جمہوریت کی اسمبلیوں کے ممبران کا حکومتی ٹولہ کثرت رائے سے عوام الناس کی فلاح کے لیے نہیں بلکہ اپنی ذاتی منفعت اور من پسند کے قوانین پاس کرتا ہے۔ کوئی مذہبی پیشوا یا مذہب پرست انسان یا عوام الناس ان کے اسمبلی کے پاس کیے ہوئے استحصالی قوانین اور مذہب کش قوانین کے نفاذ کو روک نہیں سکتا۔ نہ ہی کوئی فرد ان کے امور سلطنت میں مداخلت کر سکتا اور نہ ہی ان کی اور ان کے مسلط کیے ہوئے نظامِ حکومت کے قوانین وضوابط کا انکار کر سکتا ہے۔ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے **ملک** میں قرآنِ حکیم کی سرکاری سرفرازی کو ختم کر کے مذہب پرستوں کے لیے قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو مسجد کی حدود تک محدود کر رکھا ہے۔ اس طرح اہلِ وطن **مُسلم** امہ، ان کی نسلوں کو قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور جمہوریت کے نظریات اخلاقیات تعلیمات کے تضاد کے کینسر میں مبتلا کر رکھا ہے۔ جو **ملک** وملت کے لیے ایک بہت بڑا المیہ بن چکا ہے۔ **ملک** و**ملت** کو اس کینسر کا علاج درکار ہے۔

۵۔ کتنی بدنصیبی کی بات ہے کہ جمہوریت کے چھ ہزار استحصالی، غاصب حکومتی ٹولہ نے مذہب، مذہبی پیشواؤں اور مذہب پرست ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو جو مانتی تو حضور نبی کریم ﷺ اور ان کی الہامی کتاب قرآنِ حکیم، اس کے آئین، منشور، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو ہیں۔ سرکاری طور پر اطاعت اور پیروی کرتی ہیں جمہوریت اور جمہوریت کے باطل نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی ہیں۔ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف جمہوریت کا مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا دین کش استحصالی نظامِ حکومت مسلط ہے۔ مُسلم اُمہ جمہوریت کے غاصب حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تیار کردہ قوانین وضوابط، نظام وسسٹم کے تابع فرمان ہے۔ پاکستانی مُسلم اُمہ جمہوریت کے کُفر کے نظریات، تعلیمات کے کلچر کا حصہ بن چکی ہے۔ **ملک** پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے شاہی طبقہ کی اجارہ داری قائم ہے۔

۶۔ پیغمبران کے باغی مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے جمہوریت کے سرکاری نظامِ حکومت کے ذریعے اپنی مادی اور دنیاوی خوشحالی کے حصول کے لیے نیکی، بدی، خیر اور شر کی تمیز کو اپنی ذاتی منفعت اور خوشحالی کے لیے ختم کر رکھا ہے۔ قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات تعلیمات کو حکومتی سطح پر ختم کر کے مذہب پرست اُمت کو باطل جمہوریت کے مادر پدر آزاد، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے غاصب حکومتی دہشت گرد ٹولہ کی حکومتی گرفت میں مقید کر دیا ہے۔ مذہب پرست، دینِ محمدی ﷺ کے پروانے مادہ پرست غاصب جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے زیرِ خنجر تڑپتے، سسکتے اور دم توڑے جاتے ہیں۔



باباجی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت کے فرزندان کو قرآن شریف پڑھنے، ان کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو ماننے اور اسکو حاصل کرنے والوں کو سرکاری ملازمتوں سے محروم کرنے، صرف اس کے مطابق عبادت کرنے یعنی عبادت گاہوں تک محدود کر رکھا ہے۔ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی اُمت کے افراد کو انفرادی سطح پر قرآنِ حکیم کے نظریات اور تعلیمات کی بندگی کی آزادی دے دی گئی ہے اور حکومتی سرپرستی باطل جمہوریت کے مادہ پرست استحصالی نظریات کے پرستاروں، آمر دین کش حکمرانوں کے سپرد ہو چکی ہے۔ حکمران ٹولہ نے حکومتی نظام چلانے کے لیے جمہوریت کے باطل نظریات کے مطابق مذہبی نظریات کے خلاف استحصالی قوانین منظور کرنے، ان پر عمل درآمد کروانے کے لیے انتظامیہ، عدلیہ کے مغرب پرست سکالروں کا استحصالی طبقہ پاکستان کی عوام پر مسلط کر رکھا ہے۔ مسلم امہ کے فرزندان قرآن حکیم اور مغربی جمہوریت کے آئین کے تضاد کا شکار ہو چکے ہیں۔

۸۔ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ نے حکومت کا نظام و سسٹم، طریقہ کار، اس کا ضابطہ حیات، اس کے نظریات، اس کی تعلیمات اور اس کے طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں، سکول کالجز کے نظام و سسٹم کو ملک پر نافذ العمل کر رکھا ہے۔ جہاں سے مادہ پرست فلاسفرز کے مادہ پرست پرستار، انتظامیہ، عدلیہ کے مادہ پرست دہشت گرد سکالرز تیار ہوتے ہیں۔ جو پاکستان میں مسلط جمہوریت کے دین کش نظریات، اخلاقیات کا وضع کردہ سرکاری نظام حکومت چلاتے ہیں۔ جس کے عوض ان کو شاہی تنخواہوں، سرکاری ایوانوں، سرکاری شاہی رہائشوں، انمول سرکاری گاڑیوں کی شاہی مراعات ان کے ضمیر خریدنے کے لیے مہیا کی جاتی ہیں۔ امتیازی زندگی ان کا نشان عظمت و وقار ہے۔

۹۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نظامِ مملکت، مادہ پرست، نفس پرست، جنس پرست حکومتی ٹولہ اور اسکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دہشت گردوں کے ہاتھ لگ چکا ہے۔ جو مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے ذریعے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے نظام کی سرپرستی کرتا ہے۔ جس نے حضرت محمدؐ الرسول اللہ ﷺ کی اُمت کے فرزندان اور ان کی نسلوں کو مذہبی آئین منشور، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور اس کے تعلیمی اداروں کی سرکاری سرفرازی سے محروم کر رکھا ہے۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلیں باطل جمہوریت کے نظریاتی، اخلاقی تضاد کا شکار ہوتی جا رہی ہیں۔ پاکستان میں ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے مادہ پرست فلسفیوں پر مشتمل نظریاتی باطل قوتیں جمہوریت کے روپ میں ۱۹۴۷ء سے مسلط ہیں۔ جمہوریت کا نظام و سسٹم اور کلچر بتدریج عروج کی منازل طے کرتا جا رہا ہے۔ پیغمبر خدا حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ اور ان پر نازل شدہ قرآنِ حکیم کی الہامی تعلیمات اور اس سے تیار ہونے والی تہذیب زوال پذیر ہوتی جا رہی ہے۔

۱۰۔ پاکستان میں باطل جمہوریت کے استحصالی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، کی روشنی میں مسلط کردہ مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں سکول، کالجز، یونیورسٹیوں سے غیر اسلامی کردار سازی کی جا رہی ہے۔ جس سے مُسلم اُمہ اور اس کے فرزندان کو جمہوریت کے کُفر کے مذہب میں کنورٹ کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں جمہوریت اور اس کے حکومتی دہشت گرد ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ طالبان کے شاہی طبقہ کی حکومتی اجارہ داری سے جمہوریت کے نظریات اخلاقیات تعلیمات اور تعلیمی اداروں کی حکومتی بالادستی مسلط ہو چکی ہے۔ عملی طور پر مُسلم اُمہ کے قرآنی الہامی، رُوحانی تعلیمی نصاب اور اس سے تیار ہونے والے کردار و تشخص کا نظامِ تعلیم ہی سرکاری سطح پر ختم کر دیا گیا ہے۔ ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی ملکیت اور عوام انکے غلام، قیدی اور محکوم بن چکے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۱۔ مُسلم امہ، اس کی نسلوں کو مذہبی تعلیمی اداروں کی بجائے جمہوریت کے مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں کے ذریعے مادہ پرستی جنس پرستی اقتدار پرستی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا دلدادہ عیاش حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کا طبقہ تیار کیا جارہا ہے۔ جو ملکی حکومت اور اقتدار پر قبضہ کرتا جاتا ہے۔ چند مادہ پرست جمہوریت پسند ٹولہ کے افراد نے جمہوریت کے غاصب، استحصالی نظام الیکشن کو اپنے لیے حصول حکومت اور اقتدار کا حصہ بنا رکھا ہے۔ اسطرح باطل جمہوریت کے استحصالی حکومتی ٹولہ اور اس کے دہشت گرد مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے اہلِ وطن کے مذہبی تعلیمی اداروں کو پامال اور ختم کر کے ان کے معاشی، معاشرتی، نظریاتی، اخلاقی، دینی کردار و تشخص کا قتال جاری کر رکھا ہے۔ مُسلم اُمہ اس کے تضاد کی شکار ہو چکی ہے۔

۱۲۔ فقر کا لباس اوڑھنے، دنیا کی بے ثباتی کا درس دینے، شرم و حیا کے محافظوں، چادر و چاردیواری کے رکھوالوں، ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور تمام آسمانی رشتوں کے تقدس کے نظام کو قائم کرنے والوں، حقوق نسواں ادا کرنے والوں، ان کی عصمت و عفت کی حفاظت کرنے والوں، سادگی و شرافت کا راہ دکھانے والوں، اعتدال و مساوات کو رائج کرنے والوں، امانت و دیانت کے پیکروں، طبقاتی نظامِ حیات براہمن اور شودر کا فرق مٹانے والوں، معاشی، معاشرتی طبقاتی نظام کو ختم کرنے والوں، نظام عدل کو قائم کرنے والوں، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے والوں، اخوت و محبت کا درس دینے والوں، بھوکے، ننگے، پیاسوں کی حاجت روائی کرنے والوں، بیماروں کو علاج و شفا عطا کرنے والوں، خدمت خلق کے ہدی خوانوں اور حضرت محمدؐ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور ان کے تعلیمی اداروں اور ان سے تیار ہونے والے احسن تقویم اور حسنِ خلق کی خوشبو سے معطر، انسانیت کے حسین و جمیل شاہکار کردار و تشخص کو پاکستان کے کون سے کونے سے ڈھونڈوں۔ جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلمان کیسا اور اسلام کیسا۔

ا۔ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے سیاسی حکومتی دہشت گرد ٹولہ کے مُسلم لیگ ق کے اسمبلی ممبران، جس سیاسی جماعت کو فوجی ڈکٹیٹر نے جنم دیا اور گن پوائنٹ پر پورے **ملک** میں اس سیاسی جماعت کے اسمبلیوں کے کثیر ممبران کو کامیابی کا تاج پہنایا۔ ایم کیو ایم اور ڈمی سی اپوزیشن تیار کی۔ **ملک** پر حکومتی اجارہ داری جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے مسلط کر لی۔ پاکستان کے ۱۸ کروڑ مُسلم امہ، ان کی نسلوں کی تقدیر کی سیاہ تاریخ، امریکہ کے ساتھ **ملک** دشمن خفیہ معاہدے، افغانستان کی جنگ میں شرکت، حقوق نسواں جیسے استحصالی قانون مرتب کرتا رہا۔

۲۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا ہجولی جرنل کیانی، اس کے چند کور کمانڈروں، ان کی تیار کی ہوئی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، انکی ڈمی اپوزیشن نے اسمبلیوں کے پنڈال سے کثرت رائے کے ذریعے ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر پاکستان میں قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے خلاف مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا قانون پاس کیا۔ پاکستان میں اسلامی تہذیب چادر و چاردیواری کا نظام ختم کیا اور مادر پدر آزاد مغربی کلچر کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری زنا کاری کا عریانی کا سسٹم اور دین کش کلچر کا نظام پاکستان کی ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور انکی نسلوں پر مسلط کر دیا۔ **ملک** کی کسی سیاسی جماعت نے اس قانون کے خلاف اعتراض نہ کیا۔ بلکہ اپنی بہو، بیٹیوں، بہنوں ماؤں کو انگلی لگا کر اسمبلیوں میں پہنچ گئے۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم اُمہ سے تعلق نہیں رکھتا! کیا یہ مسلمان ہیں، اسلام کے منکر ہیں یا منافق ہیں۔ یہ غیر اسلامی استحصالی قانون ابھی جاری ہے۔

۳۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر اسلامی قانون کے خلاف لال مسجد کی سات ہزار طالبات اور طلبا نے بھرپور احتجاج اسلام آباد سے شروع کیا۔ اس احتجاج کو روکنے کے لیے ہزاروں طالبات، طلبا کا اجتماعی قتال فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ (ق) ایم کیو ایم نے فوج کے ذریعہ کروا کر رکھ دیا۔ انگریز کا ہندوستان کی تاریخ کا جلیانوالہ کا آزادی مانگنے والوں کا اجتماعی انسانی قتال کا کیس اور پاکستان کی تاریخ میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ (ق) اور ایم کیو ایم کا لال مسجد کی طالبات و طلبا کا قرآن حکیم کے نظریات اور معاشیات کے خلاف ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ڈاکہ کے خلاف احتجاج جاری کیا۔ مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے انکا اجتماعی قتال کروا کر رکھ دیا۔ یہ دونوں اجتماعی قتال کے کیس آپس میں بڑی مشابہت رکھتے ہیں۔ انگریز نے آزادی مانگنے والوں کا اجتماعی قتال کیا اور پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنی مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو مخلوط حکومت کے ذریعے حکومتی ایوان مہیا کرنے کی قانون سازی پر احتجاج کرنے والوں کا اجتماعی قتال کر دیا۔ اجتماعی انسانی قتال کا کیس، تاریخ میں اس مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ان غاصبوں، ظالموں، انسانیت کے قاتلوں کے مقدر کا حصہ بن گیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۔ تمام **ملک** میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے کمانڈ راور اس کے چند کور کمانڈروں اور فوجی دستہ جس نے ان طلبا اور طالبات کا قتال کیا اور اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ (ق) ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کی اس **ملک** دشمن پالیسی کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک اٹھی، دیکھتے ہی دیکھتے تمام **ملک** میں پھیل گئی۔ اس خانہ جنگی نے اپنا رخ فوج اور عوام کے درمیان بدل لیا۔ پورے **ملک** میں کئی فوجی اعلیٰ عہدیدار بریگیڈیئر اور کئی آفیسر اور فوجی سپاہ اس خانہ جنگی کی چِتا میں خاکستر ہوئے۔ پورے **ملک**، خاص کر شمالی علاقہ جات میں بے شمار معصوم، بے گناہ، بچے، بچیوں، مستورات، مرد و زن اور مُسلم اُمہ کے افراد کا قتال کیا۔ اس فوجی ڈکٹیٹر کی اس **ملک** دشمن پالیسی کی وجہ سے فوج نے معصوم بے گناہ عوام کو نشانہ عبرت بنایا اور قتال جاری کرلیا۔ پاکستانی فوج کے ماتھے پر اس بد بخت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے حکومتی ٹولہ نے ایسا دھبہ لگایا جس کو سمندروں کا پانی دھو نہیں سکتا۔ **ملک** خانہ جنگی کی آگ میں جلنا اور خاکستر ہونا شروع ہوگیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا کمانڈ راور فوجی کور کمانڈ راور حکومتی ٹولہ، یہ تمام مُجرم واجب القتل ہیں۔ پاکستان کو اسی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے دولخت کیا۔ انکے خلاف جہاد کرنا عبادت بنا دیا گیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اپنے غیر قرآنی، غیر اسلامی حکومتی رٹ اور پاکستان پر حکومتی ٹولہ کے مرد و زن کی حکومت اور ملکی وسائل، خزانہ لوٹنے اور مغربی جمہوریت کا استحصالی نظام حکومت جاری رکھنے کیلئے **ملک** کو خانہ جنگی میں دھکیلے جارہا ہے۔ اب وہی نظام مملکت چلاسکتے ہیں جو پاکستان کے آئین اور قرآن حکیم کے مطابق اسلامی جمہوریت اور اسلامی نظام مملکت نافذ العمل کریں گے۔ اب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ قرآن حکیم کی حاکمیت، ملکی وسائل اور خزانہ سے ۱۸ کروڑ عوام کو محروم نہیں رکھ سکتا۔ حکومتی ٹولہ اور فوجی جرنیل کو جان لینا چاہئے کہ اس **ملک** گیر عوامی احتجاج کو فوجی قتال سے روکا نہیں جاسکتا۔ روس اور امریکہ ایک غیر ترقی یافتہ جیسے **ملک** افغانستان کی عوام کا قتال تو کر سکے لیکن اسلام کے نام پر خودکش حملہ آوروں سے جنگ جیت نہیں سکے

۵۔ جہاں عوام الناس کو طالبان بنا کر قتال جاری کیا گیا وہاں ان طالبان سے فوجی بیرکیں، فوجی ہیڈکوارٹر اور جی ایچ کیو، تک محفوظ نہ رہے۔ جب اس کی حکومت اور اس کی جان کو خطرات نے آن گھیرا اور وہ ایک آدھ خودکش حملوں سے بچ نکلا تو اس نے حکومت اور **ملک** چھوڑنے کا راستہ اختیار کیا۔ اس کے لیے کسی موزوں شخصیت اور حکومتی ٹولہ کے ساتھ سودا بازی کی ضرورت محسوس ہوئی تا کہ وہ ملکی حکومت اپنے سے بہتر دہشت گردوں کے سپرد کرے جو اسکی جان بچاسکیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں **ملک** بدر سیاستدانوں سے رابطے قائم کیے۔ پیپلز پارٹی کی بے نظیر، مُسلم لیگ ن کے نواز شریف اور دوسرے **ملک** بدر سیاستدانوں کو **ملک** واپس آنے کی اجازت دے دی۔ تمام سیاستدانوں سے رابطے کیے گئے۔ اپنی جان کی حفاظت کے لیے مناسب پارٹی اور مناسب شخصیت کو تلاش کیا۔ بے نظیر اور آصف علی زرداری کی ازدواجی زندگی کے اختلافات اس کے سامنے تھے۔ اپنے گھناؤنے مقاصد کی تکمیل کے لیے بے نظیر کو ایک سازش کے تحت قتل کروایا گیا۔





۷۔ آصف علی زرداری اور اس کی پیپلز پارٹی کو اپنی جان کی حفاظت کے لیے ایک موزوں شخص اور مناسب جماعت قرار دیا۔ بے نظیر کے قتل کے بعد ملک کی سیاست ایک زبردست ٹرن لے گئی۔

۸۔ آصف علی زرداری کے تمام قتال کے کیس، ملکی دولت کی لوٹ مار، غبن کے کیس، سوئس بنکوں کے کیس، سرے محل کا کیس، اس کے علاوہ ہر قسم کے جرائم کے کیس ختم کیے۔ تمام سیاستدانوں کا منہ بند کرنے کے لیے تمام سیاسی جماعتوں کے سیاستدانوں کے گھناؤنے کیس ختم کرنے کے لیے ایک نیا قانون نظریہ ضرورت کو تیار اور ترتیب دیا اور نافذ العمل کر دیا۔ جس کے تحت ملک کے تمام سیاستدانوں کے قتال کے کیس، ملکی خزانہ لوٹنے، غبن اور ہر قسم کے جرائم کے کیس ان سب مُجرموں کو معاف کر دیے۔ نظریہ ضرورت کے مقدس قانون کا ان تمام مُجرموں کو غسل دیا۔ ان کے تمام جرم اس قانون کی پاکیزگی سے دھو کر ان سب مُجرموں کو معصوم بنا کر حکومت ان کے حوالے کر دی گئی۔ این آر او کے تمام سیاسی مجرم ملک کے جسد کو بھوکی گدھوں کی طرح چمٹ گئے۔ جو خانہ جنگی کو ختم نہ کر سکے۔

۹۔ آصف علی زرداری کے ساتھ اقتدار و حکومت حوالے کرنے سے قبل اس کے ساتھ تمام معاملات اس لیے طے کیے گئے کہ تمام ملکی، ملی، مُجرموں سے اس کے جرائم کی نوعیت سب سے الگ تھلگ تھی۔ عوام الناس اور پیپلز پارٹی کے پرانے کارکنوں کے نزدیک آصف علی زرداری کا کردار و شخص نا قابل قبول تھا۔ لیکن امریکی پالیسی کو جاری رکھنے اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے قریبی فوجیوں کی یہی پسندیدہ شخصیت تھی۔ اس لیے اس کے ہر قسم کے جرائم معاف کر دیے گئے۔

۱۰۔ آصف علی زرداری کو حکومت حوالے کرنے کے لیے اس کا تعلیمی معیار حائل ہو رہا تھا۔ اس بد بخت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اس کی خاطر ملک کے سربراہ کا تعلیمی معیار (بی اے) بھی ختم کر دیا گیا۔ تا کہ کسی نہ کسی طرح اس کی جان بخشی کی جائے۔

۱۱۔ اسطرح ملک کے تمام قاتل، تمام رہزن، تمام خزانہ لوٹنے والے مُجرموں کے تمام جرائم ختم کر دیے گئے۔ ان کے قرضے معاف کر دیے۔ اس سے بڑھ کر جو ظلم فوجی ڈکٹیٹر نے کیا وہ پاکستان کی حکومت اور اقتدار بھی ان سیاسی مُجرموں اور اپنے مارشل لا لگانے والے ملکی غدار، ملک دشمن مجرم فوجی جرنیل مسٹر کیانی اور چند کور کمانڈروں کے حوالے کر گیا، جو ملکی تباہی اور ملک دشمن خفیہ معاہدوں میں اس کے ساتھی تھے۔ فوجی جرنیل مسٹر کیانی نے خاموشی تان لی اور امریکہ کی ملک دشمن پالیسوں کو جاری رکھ کر ملک کی تباہی کا باعث بنا رہا۔ اسی بنا پر اسکو تین سال کی ایکسٹینشن جاری کی۔ حکومتی مجرم میڈیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مسٹر کیانی اور دوسرے مارشل لا کا نفاذ کرنے والے مجرم کور کمانڈرز کی ملک دشمن پالیسیوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں اور این آر او کے مجرموں کے حکومتی ٹولہ کے مجرمانہ قوانین کو، کوریج دیتا رہا۔

۱۲۔ ملک کے تمام فوجی سیاسی مُجرموں کے (این۔ آر۔ او) کے مُجرمانہ قانون کے تحت تمام کیس معاف ہو چکے تھے۔ اس لیے پاکستان کے کسی سیاسی ممبر یا سیاسی جماعت نے اس کی مخالفت نہ کی۔ کیونکہ این آر او کا قانون تمام ملکی ملی مُجرموں کی نجات اور ملک حکومت کی حکمرانی کے لیے نہایت اہمیت رکھتا تھا۔ اسکے خلاف کسی مجرم سیاسی جماعت یا کسی مجرم رہنما نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ نہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، اور انکی اتحادی سیاسی جماعتوں کو بلیک لسٹ کیا، نہ ان کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں لائی گئی۔ جبکہ وہ مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک میں مارشل لا لگانے، فوج اور عوام کے درمیان خانہ جنگی کے بنیادی مجرم تھے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکا جرنیل مسٹر کیانی اور دوسرے کور کمانڈر ملکی آئین توڑنے کے ملک دشمن، ملکی غدار جیسے جرائم کے مجرم تھے۔ تمام امریکہ کے ساتھ ملک دشمن معاہدے اور ملک دشمن پالیسیوں اور انسانی قتال کے برابر کے مجرم تھے۔ ان مجرموں کی حکومتی رٹ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں پر نافذ العمل کرنے کے جرائم کو حکومتی میڈیا اور فوجی سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ کب تک جاری رکھے گا۔ میڈیا اور تجزیہ نگار غور و فکر سے کام لیں۔ ملک دشمنوں کی نشاندہی کریں



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے حکومتی ٹولہ، اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے اہلِ وطن مُسلم اُمہ کی سیاہ تاریخ مرتب کی **باب** 21 **پیرا** 13-14

۱۳۔ نواز شریف نے ایٹمی دھماکہ کیا تھا۔ امریکہ، اسرائیل، ہندوستان اور اس کے دوسرے اتحادیوں کو اس کا یہ ایٹمی دھماکہ سخت ناگوار گزرا تھا۔ جس کی وجہ سے پاکستان دنیا کے نقشہ پر ایک ایٹمی طاقت بن کر ابھرا تھا۔ دوسرا اس کا جھکاؤ امریکہ کی بجائے چین کی طرف تھا۔ اس لیے امریکہ نے نواز شریف کا تختہ الٹنے کے لیے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا انتخاب کیا۔ جس نے نواز شریف کو فوج کی گن پوائنٹ پر قابو کیا، قیدی بنایا، سعودی عرب کی مداخلت پر اس کو ملک بدر کیا۔ ملک کے اقتدار اور حکومت پر ڈاکہ ڈالا اور غاصبانہ مُجرمانہ طریقہ سے مسلط ہو گیا۔ اس وجہ سے یہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف امریکہ کے ہر جائز و ناجائز فرمان اور ملک دشمن پالیسی کو قبول کرتا رہا۔

۱۴۔ امریکہ کی شہ پر اس نے نواز شریف کا تختہ الٹ دیا۔ امریکہ نے اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی حکومت کو تسلیم اور مستحکم کیا۔ اس نے ایک نئی سیاسی جماعت اقتدار اور حکومت کے بھوکے سیاسی مُجرموں کے ساتھ مل کر مُسلم لیگ (ق) کے نام سے بنائی اور اس کو اپنے ساتھ منسلک کر لیا۔ گن پوائنٹ پر الیکشنوں کے ذریعے تمام صوبوں میں اس کے ممبران کی تعداد کو عددی برتری دلوائی۔ ایک ڈمی سی اپوزیشن تیار کی۔ اسمبلیوں میں عددی برتری کی بنا پر قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف ہر جرم کو قانون بناتا رہا۔ امریکہ اپنی مرضی کی ملک دشمن پالیسی کو تیار کرتا اور حکومتی ٹولہ سے پاکستان پر مسلط کرواتا رہا۔ شمسی ائیر بیس امریکہ نے اپنی فوجی چھاؤنی بنا لیا۔ جدید اسلحہ سے افغانستان کی معصوم عوام کا قتال کرتا آ رہا ہے۔ پاکستانی علاقہ سے ہی شمالی علاقہ جات کے عوام پر ڈرون حملے مجرم حکومتی ٹولہ کے کہنے پر جاری ہیں۔ یہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کا جرنیل اور چند کور کمانڈر، مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے حکومتی رفقا اور انکی ڈمی اپوزیشن ملک و ملت کے مُجرم ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر کی فوجی سیاسی باقیات نے این آر او کے تمام مجرموں کو کامیاب کروایا۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ق کے اور دوسری سیاسی جماعتوں کے مُجرموں کو حکومتی ٹولہ میں شامل کر کے حکومت اور حکومتی ایوانوں کو بانٹ لیا۔ تمام مجرموں کو حکومت ایوان دے کر خوش کر لیا گیا۔ ۱۸ کروڑ عوام کو دہشت گرد بنا دیا گیا۔ جبکہ امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی فوجی خفیہ تنظیمیں بلیک واٹر، سی آئی اے، مساد، را، پاکستان میں دندناتی اور جہاں چاہا ریموٹ کنٹرول سے حملے کرتی اور طالبان کو رسوائے زمانہ کرتی آ رہی ہیں دراصل پاکستان کا حکومتی ٹولہ اور امریکہ پاکستان میں مخلوط حکومت مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ کا مغربی کلچر مسلط کرنا اور اسلامی نظریات کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ایوان مہیا کر کے ۱۸ کروڑ عوام کو ملکی وسائل اور ملکی خزانہ سے محروم اور پاکستان کو مغربی جمہوریت کے دین کش نظام حکومت کی جیل بنانا چاہتا ہے۔ پاکستان میں فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا مخلوط نظام حیات کا کلچر مسلط کر کے قرآن حکیم کے آئین، اسلامی نظریات اور اسلامی جمہوریت کے نظام اور تہذیب کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

۱۵۔ اس ملکی سیاست میں محبِ وطن اور غیر محبِ وطن اقتدار پرست سیاستدان حکومتیں بناتے رہے۔ اسی طرح افواج پاکستان میں بھی محبِ وطن فوجی ڈکٹیٹر اور غیر محبِ وطن اقتدار پرست فوجی ڈکٹیٹر بھی مارشل لا لگاتے اور حکومت کرتے چلے آرہے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور پرویز مشرف دو فوجی ڈکٹیٹر اس ملک پر ایسے مسلط ہوئے۔ جنھوں نے ملک کو نا قابل تلافی و معافی نقصان پہنچایا۔ ان کو اور ان کے فوجی اور سیاسی مُجرم ساتھیوں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرنا اور پھانسی کے پھندے پر لٹکانا اہلِ وطن کا ایک دینی فریضہ بن چکا ہے۔

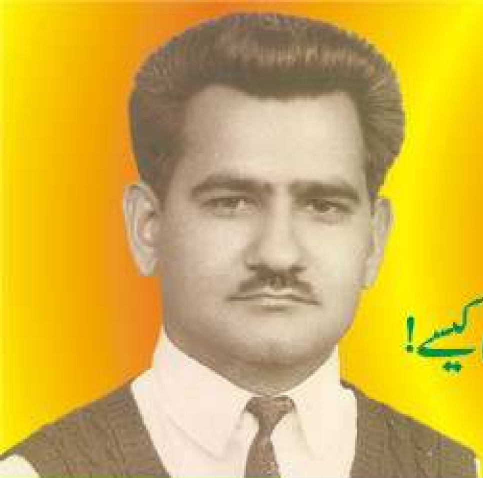
۱۶۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان اور اس کے سیاسی حکومتی رفقا پنجاب میں نواب کالاباغ، سندھ میں ذوالفقار علی بھٹو، بلوچستان میں نواب بگٹی، صوبہ سرحد میں باچا خان خاندان اقتدار پر مسلط رہا۔

۱۷۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے انگریز کا تیار کیا ہوا غاصب جاگیردار، سرمایا دار، نوابوں، سرداروں اور خانوں پر مشتمل حکومتی ٹولہ تمام صوبوں سے اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ انگریز کا طریقہ کار اور اس کا جمہوریت کا نظام و سسٹم ہی جاری رکھا۔ انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی قائم رکھی جس سے انگریزی کلچر بتدریج پھیلتا رہا اور اسلامی تہذیب زوال پذیر ہوتی رہی۔

۱۸۔ پاکستان میں انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی ادارے ایچی سن کالج جیسے غیر ملکی طرز کے طبقاتی تعلیمی ادارے اسی طرح جاری ساری رہے۔ جو انگریز کے دور حکومت کی طرح انگریزی زبان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے سرکاری دہشت گرد سکالر تیار کرتے رہے۔ جن سے مُجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت چلانے کا کام لیا جاتا ہے۔

۱۹۔ پاکستان میں طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی ادارے۔ جن کے شاہی اخراجات جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ ہی برداشت کر سکتا تھا۔ وہ ان کے لیے وقف تھے جہاں سے ان کی اولادیں طبقاتی فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کا باطل جمہوریت کا دہشت گرد حکومتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ تیار ہوتا رہا۔ جس سے ملک، ملکی معاشی اور معاشرتی دہشت گردوں کا حکومتی طبقہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت لوٹتا رہا۔ ۱۸ کروڑ مُسلم امہ اور ان کی نسلوں کو مُجرموں کی طرح قیدی، غلام، محکوم بنانے کا عمل جاری رہا۔ جاگیردار، سرمایا دار جہلا کے نا اہل حکومتی ٹولہ پر انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کے سکالروں کا سرکاری مراعات یافتہ حکومتی طبقہ ملک و ملت پر چھایا رہا اور اصل حکمران بنا رہا۔ امریکہ جیسی طاقتیں ان سے اپنی من پسند کی ملکی پالیسیاں تیار کرواتی رہیں۔

۲۰۔ پاکستان میں انگریز کا مسلط کیا ہوا باطل جمہوریت کا نظامِ حکومت، اس کا جاگیرداروں، سرمایا داروں، سرداروں، خانوں پر مشتمل غدار حکومتی ٹولہ، ان کی اولادوں پر مشتمل جمہوریت کے نظامِ حکومت کو چلانے والا انتظامیہ، عدلیہ کا افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کا طبقاتی مراعات یافتہ شاہی دہشت گرد طالبان کا طبقہ ملک و ملت پر اسی طرح مسلط ہوتا چلا آرہا ہے۔ انتظامیہ عدلیہ کے ادارے ظلم و جبر کی داستان رقم کرتے اور ملک کو تباہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ حکومتی ٹولہ انگریز کی طرح ان سے اپنی حکومتی اجارہ داری مسلط کرنے کی افادیت حاصل کرتا آرہا ہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۱۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان کے دورِ حکومت میں پاکستانی عوام پر انگریز کے مسلط کیے ہوئے نظامِ حکومت کا مسلسل جبر و ظلم، انسانی قتال، معاشی قتال اور معاشرتی طبقاتی تقسیم کا غاصبانہ نظامِ حیات اور نظامِ حکومت جاری رہا۔ ملکی خزانہ، وسائل باطل جمہوریت کے غدار حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ دہشت گرد شاہی طبقہ کے لیے وقف رہا۔ اس مُجرمانہ نظامِ حکومت کا تدارک کوئی حکمران نہ کرسکا۔ دوسرا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ، اسکے فرزندان کو ملک کے خزانہ اور وسائل سے محروم رکھا انکو ایک پائی تک میسر ہے اور نہ رہی۔ یہ استحصالی المیہ ملک وملت پر جوں کا توں جاری رہا۔ ملک حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کی وراثت بنا رہا۔

۲۲۔ جاگیردار، سرمایادار، سیاسی غدار حکومتی ٹولہ نے حکومتی سرفرازی کو مسلط رکھنے کے لیے انگریز کی بجائے فوجی ڈکٹیٹر کو اپنا سربراہ بنالیا۔ فوجی ڈکٹیٹر کے اور سیاسی غداروں کے زیرِ سایہ انگریز سے بڑھ کر عوام الناس پر مسلسل ظلم و جبر، انسانی قتال، لوٹ مار اور ملکی ملکیتوں کو اپنی وراثتوں میں بدلنے کا عمل جاری رکھا۔ بیرون ممالک کاروبار پھیلائے اور سوئس بنک بھرے۔ سرے محل خریدے۔

۲۳۔ طبقاتی تعلیمی نظام سے طبقاتی برہمن اور شودر، افسر وارد لی کا نظام رائج رہا، معاشی، معاشرتی تقسیم کا انسانیت سوز طبقاتی نظام مسلط رہا۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ شاہانہ سہولتوں سے لطف اندوز ہوتا رہا اور عوام الناس ان کے شاہانہ اخراجات کو برداشت کرنے کی وجہ سے غربت و تنگ دستی، بھوک و ننگ، مفلسی و افلاس بیروزگاری و تنگ دستی سے دوچار رہے۔ انکو وسائل اور خزانہ سے کلی طور پر محروم رکھا گیا۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کی اجارہ داری سے عوام الناس کو ایک قیدی، غلام، مجبور، بے بس، اپاہج اور محکوم بنا کر ان کا معاشی، معاشرتی قتال جاری رکھا۔ یہ ظالمانہ نظامِ حکومت مراعات یافتہ طبقہ کی انتظامیہ، عدلیہ فوج شاہی کی گن پوائنٹ پر ملک پر مسلط آرہا ہے۔

۲۴۔ کہیں امریکی حکمرانوں کے من پسند کے ملکی، ملی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور ان کے چند کور کمانڈروں کا نو لاکھ فوج کے ذریعے منتخب حکومت پر شب خون مارنے کے قصے۔ کہیں ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کے فرزندان کو بلا جواز قتال کرنے اور اہلِ وطن کے ساتھ بدترین سلوک کی داستانیں۔ کہیں فوج کی سپاہ کو اپنے اقتدار اور اپنی حکمرانی مسلط کرنے کے لیے غاصبانہ، مُجرمانہ استعمال کے جرائم۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے چند کور کمانڈروں کی حکومتی بالادستی کی بنا پر ملکی عوام کا معاشی، معاشرتی قتال جاری کرنے کی داستانیں۔ ملک کے اٹھارہ کروڑ عوام الناس کی اولادوں پر مشتمل نو لاکھ فوجی سپاہ سے انہی کے قتال کا عمل جاری کروالیا۔ نو لاکھ فوجی سپاہ اور اٹھارہ کروڑ ان کے رشتہ داروں، عزیز و اقارب، اہلِ وطن بھائی بہنوں کا آپس میں نفرت و نفاق اور قتال جاری کروالیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے ساتھ منسلک فوجی کمانڈر اور کور کمانڈروں کا امریکہ کے ساتھ خفیہ معاہدے کرنا۔ شمسی ائیر بیس افغانستان کے خلاف امریکہ کو مہیا کرنا۔ امریکہ اور نیٹو افواج کو ضروریاتِ حیات سے لے کر فوجی اڈہ، پٹرول، ضروری جنگی سازوسامان، ڈیزی کٹر بموں سے لے کر ڈرون حملوں تک کی اجازت دینا۔ امریکہ کی خاطر شمالی علاقہ جات کی ملکی عوام اور ان کی بستیوں کو نیست و نابود کردینا، ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا ان مُجرموں کے جرائم کی گھناؤنی داستانیں ہیں۔ ان جرائم میں ملوث فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کا فوجی کمانڈر مسٹر کیانی اور اس کے چند کور کمانڈر اور ان کا سیاسی مُسلم لیگ ق کا حکومتی ٹولہ وہ بھی ملک دشمن، ملکی غدار تمام جرائم کے مُجرم ہیں۔ آزاد عدلیہ کو ان غدار مُجرموں کے خلاف اس کیس کی سماعت کرنا عدلیہ کا فرض اولین ہے۔ ملک کا کوئی فرد ان حقائق کو جھٹلا نہیں سکتا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے فوجی کمانڈر اور چند کور کمانڈر اور ان کی سیاسی حکومتی پارٹی مُسلم لیگ ق اور ڈمی اپوزیشن کا حکومتی ٹولہ ان جرائم کی بنا پر واجب القتل ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۵۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق جو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو تاحیات صدر کا عہدہ عطا کرنے کی سیاسی ڈگڈگی بجارہا تھا۔فوجی ڈکٹیٹر نے مُسلم لیگ ق کے ممبران کی عددی برتری اور ڈمی اپوزیشن کے ذریعے اسلامی تہذیب کو ختم کرنے اور حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کے ذریعے ملک کا خزانہ لوٹنے اور ان کو حکومت میں شامل کرنے کے لیے حقوق نسواں کا قانون پاس کیا۔جو قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف تھا۔اس مخلوط نظامِ حکومت کو ختم کرنا، حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر اسلامی قانون کے تحت ان کی ہی مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ میں شامل کرنا۔ملکی خزانہ، ملکی وسائل پر ایک بہت بڑا ڈاکہ ہے۔ملک کا غدار فوجی ڈکٹیٹر، اس کی خودساختہ غدار سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق کے تمام استحصالی کالے قوانین کو ختم کرنا اور ان کو کیفرِ کردار تک پہنچانا عدلیہ کی ذمہ داری ہے۔

۲۶۔اسلام آباد کی لال مسجد کی دینی درسگاہ حفصہ کے کم وبیش سات ہزار طلبا اور طالبات نے باطل، غاصب، بے دین آمروں کے حکومتی ٹولہ اور قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف پاس کردہ حقوق نسواں کے غیر قانونی اور غیر اسلامی قانون کے خلاف آواز اٹھائی۔جس سے چادر اور چاردیواری کا اسلامی تہذیب تیار کرنے والا نظامِ حیات ختم کردیا گیا تھا۔حقوق نسواں کے نام پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت اور مخلوط معاشرے کا قانون ملک میں نافذ العمل کردیا۔حقوق نسواں کے نام پر جمہوریت کی روشنی میں مخلوط کلچر کا آغاز کردیا۔حکومتی سرپرستی کے ذریعے فحاشی، بےحیائی، بدکاری، زناکاری کا دروازہ کھول دیا۔چادر اور چاردیواری کا اسلامی نظام ختم کردیا۔دوسرا ملکی خزانہ پر ۴۹ فیصد جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں شامل کرکے ملکی خزانہ، ملکی وسائل پر ڈاکہ ڈالنے کا استحصالی قانون اس غدار فوجی ڈکٹیٹر اور اس کی مُجرم مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن نے جاری کرلیا۔کیا پاکستان اس جاگیردار، سرمایادار مرد وزن کے حکومتی ٹولہ، ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ طبقہ کی وراثت ہے۔کیا ان کی شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری ایوان، شاہی سرکاری محل، سرکاری انمول لاتعداد گاڑیاں، جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت کی حکمرانی قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی نفی نہیں۔کیا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کو قرآنِ حکیم کے آئین کے مطابق حضرت عمرؓ کے لاء کی روشنی میں ان سب کو ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند، معلم، سپاہی، گن مین، کلرک کے مطابق ضروریاتِ حیات، تنخواہیں سرکاری خزانہ سے مہیا کرنا کوئی جرم ہے۔کیا ان حکومتی مُجرموں سے ۱۸ لاکھ سرکاری گاڑی واپس لینا اور ان کو پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے سفر کرنے کا قانون بنانا کوئی مشکل کام ہے۔کیا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کو نظام مملکت چلانے کے لیے فرعونی شاہی ایوانوں کی بجائے مسجد شریف کا راہ دکھانا اور ان کے شاہی سرکاری محلوں کی بجائے ایک عام شہری، کسان کے معیارِ حیات کے مطابق رہائش کے لیے ایک عام کٹیا، ایک عام گھر کی سرکاری سہولت مہیا کرنا قرآنِ حکیم کی تعلیمات کا حصہ نہیں۔کیا اقتدار کی نوک پر لوٹی ہوئی ملکی خزانہ اور ملکیتوں کو ان سے واگزار کروانے سے ۱۸ کروڑ عوام اور نو لاکھ فوجی سپاہیوں کو کوئی اعتراض ہوگا۔جمہوریت کے امتیازی نظامِ حکومت کو ختم کرنا اور حضرت عمرؓ کے لاء کی روشنی میں ان جمہوریت کے حکومتی مُجرموں کو اعتدال ومساوات کا جام پلانا ملکی عوام اور آزاد عدلیہ کا طیب فریضہ نہیں ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت | **باب** 21 **پیرا** 29-27 | فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے حکومتی ٹولہ، اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے اہلِ وطن مُسلم اُمہ کی سیاہ تاریخ مرتب کی

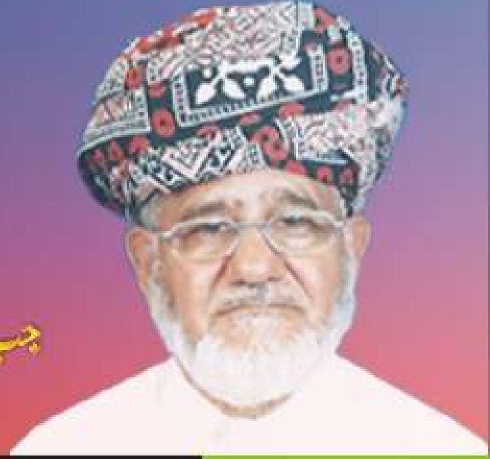
۲۷۔ کیا اس حکومتی ٹولہ کی تنخواہیں اور سرکاری مراعات ایک کسان، ایک مزدور، ایک محنت کش، ایک ہُنر مند کے برابر نہیں ہونی چاہیں۔ کیا ان کے لیے قرآنِ حکیم کا شورائی جمہوری نظامِ مملکت ایک اذیت ناک زہر نہیں۔ کیا قرآنِ حکیم کا اعتدال و مساوات کے نظام کا یہ زہر انگریز کا تیار کیا ہوا حکومتی دہشت گرد ٹولہ خوشی سے نگل سکتا ہے۔ کیا قرآنِ حکیم کا عدل و انصاف کا نظامِ مملکت اس حکومتی ٹولہ کے لیے زہرِ قاتل نہیں۔ ۱۸ کروڑ عوام کی آزاد عدلیہ کے سپریم کورٹ کی عدالت میں ایک طویل عرصہ سے اِسلام کے نفاذ کا کیس التوا میں پڑا ہے۔ جس کی پیروی ملک کے نامور وکیل چوہدری رفیق باجوہ مرحوم کرتے رہے۔ اس کیس کی سماعت کرکے ۱۹۷۳ء کا اِسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ملک پر نافذ العمل کرنا چیف جسٹس آف پاکستان کا طیب فریضہ نہیں ہے۔ عدلیہ قرآن حکیم کی روشنی میں اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا نظامِ مملکت کیسے نافذ کرسکتی ہے جبکہ عدلیہ خود اسکی مجرم ہے۔

۲۸۔ حقوقِ نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ نے ۵۱ فیصد اپنی مستورات کے لیے اسمبلیوں کے ممبران کا حکومتی ٹولہ میں اضافہ کرلیا اور اسی طرح اپنی ہی ۵۱ فیصد انتظامیہ، عدلیہ، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں شمولیت کے لیے اپنی مستورات کو جمہوریت کے نظامِ حکومت کا حصہ بنالیا۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کا قرآنِ حکیم کا عطا کیا ہوا الہامی طرزِ حیات بھی چھین لیا اور ملکی خزانہ، وسائل، ذرائع آمدن کو بھی لوٹ لیا۔ ملک، ملکی وسائل اور خزانہ حکومتی ٹولہ کے مرد و زن کی ملکیت بنا دیا۔ اس غیر اِسلامی قانون اور مُجرمانہ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے کلچر کو ختم کرنا ہر اہلِ وطن کا دینی فریضہ ہے۔ دوسرا اس استحصالی ٹولہ اور شاہی طبقہ سے ملک کا خزانہ، وسائل، مال و دولت اور شاہی مراعات واپس لینا ملکی خزانہ اور ملکی استحکام کے لیے اشد ضروری ہے۔

۲۹۔ اس دینی، دنیاوی استحصالی قانون کے خلاف لال مسجد کے طلبا اور طالبات نے آواز اٹھائی اور ان مُجرموں نے فوج کے ذریعے کم و بیش تین ہزار دینی طالبات کا قتال کرکے رکھ دیا۔ ان کے اس ظالمانہ قتال کے بعد پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں ان معصوم، بے گناہ طالبات کے قتال کے بعد حالات مخدوش ہوگئے۔ وہ تو پہلے ہی اس ملکی ملی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے افغان معاملات میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ساتھ دینے کے خلاف تھے۔ کیونکہ انھوں نے افغانستان کے نہتے عوام پر امریکہ، اس کی اتحادی افواج کا جدید اسلحہ ڈیزی کٹر بموں، میزائلوں، نائٹروجن بموں کے حملوں کی تباہ کاری اور انسانی قتال کو قریب سے دیکھا تھا۔



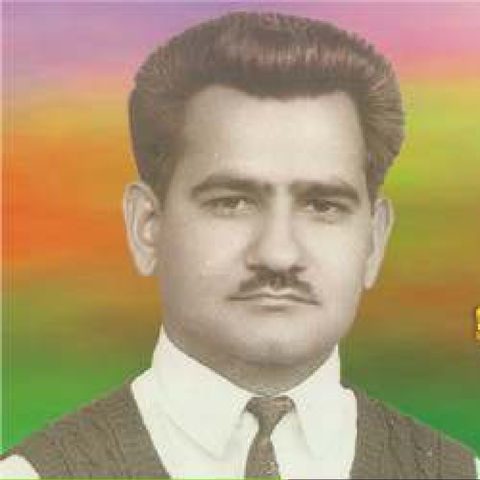
بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۰۔ افغانستان کے ہزاروں معصوم، بے گناہ، بے ضرر بچے، بچیوں، مستورات، جوانوں اور بوڑھوں کا جدید اسلحہ سے قتال ان کے دلوں میں فوجی ڈکٹیٹر اور امریکیوں کے خلاف نفرت کی انتہا تھی۔ کھلے آسمان تلے افغانیوں کی لاشیں گل سڑ رہی تھیں۔ بے شمار افغانیوں کے اعضا فضا میں بکھرے پڑے تھے۔ افغانستان کے عوام الناس کو نکیلیں ڈالنے کا انسانیت سوز عمل جاری تھا۔ وہ افغانیوں کو پنجروں میں بند کر کے دنیا کی بدترین جیلوں میں بھیجتے دیکھ رہے تھے۔ مفلوج، معذور، بھوک، پیاس سے تڑپتے افغانی ان کی آنکھوں کے سامنے دم توڑتے جا رہے تھے۔

۳۱۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کی خود ساختہ مُسلم لیگ ق کے لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کے معصوم، بے گناہ کم و بیش تین ہزار طلبا اور طالبات کے قتال کے بعد افغانی طالبان اور ملکی عوام نے اپنی فوج کے خلاف ہتھیار اٹھا لیے۔ خانہ جنگی کی حالت پیدا ہوگئی۔ جس فوجی کمپنی نے قتال میں حصہ لیا تھا، اس کا کھوج لگا کر اس کے کئی فوجیوں کا قتال کر دیا۔ کئی فوجی بریگیڈیر اور کئی فوجی افسران کا قتال جاری ہوگیا۔ جی ایچ کیو راولپنڈی پر حملہ ہوا۔ یعنی اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کی تیار کی ہوئی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور اس کی حواری سیاسی جماعتوں نے افواج پاکستان اور عوام الناس کے درمیان نہ ختم ہونے والی نفرت و نفاق کی آگ لگا دی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا جرنل کیانی اس کے چند کور کمانڈر اور اس کی تیار کی ہوئی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق اور اس کی ڈمی اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتیں اور ان کے رہنما ملک و مِلّت کے غدار قرآنِ حکیم کے مُنکر، مسلمانوں کے دشمن اور عبرتناک سزا کے مستحق ہیں۔ ان تمام مُسلم لیگ ق اور تمام سیاسی جماعتوں کے افراد کا سیاست سے بلیک لسٹ کرنا اور ان کو کیفرِ کردار تک پہنچانا اہلِ وطن ۱۸ کروڑ عوام اور آزاد عدلیہ کا فرض بنتا ہے۔ لیکن یہاں تو حکومتی مُجرم دوسرے حکومتی مُجرموں کو معاف کرتے آ رہے ہیں۔ پھر مُجرم مُجرموں سے مل کر حکومتیں تیار کرتے آ رہے ہیں ملک و مِلّت کی نجات کے لیے تمام حکومتی مُجرموں کا کڑا احتساب ان کے سروں پر دستک دے رہا ہے۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو انصاف کون دے گا۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری آزاد عدلیہ پر ہے۔ ورنہ خانہ جنگی کو روکنا فوج کے بس کا روگ نہیں۔ ۱۸ کروڑ عوام ایک دن میں انکا شاہی محلوں سے نکلنا بند کر دیں گے۔ عوام اسلام آباد کی طرف مارچ کر جائیں گے۔ پولیس، رینجرز اور فوجی سپاہ انکے کنٹرول میں نہیں رہے گی۔ انکو از خود اس واقع کو سمجھنا چاہیئے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۳۲۔ نو لاکھ فوجی سپاہ کسی فوجی ڈکٹیٹر، کسی جرنیل یا اس کے چند کور کمانڈروں کی نہیں۔ یہ اٹھارہ کروڑ عوام الناس کی اولاد ہے۔ اس کا طیب فریضہ ملکی سرحدوں اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہے۔ یاد رکھو جب اہلِ وطن اپنی اولادوں کو ملک کی حفاظت کے لیے فوج میں بھیجتے اور بھرتی کرواتے ہیں تو وہ ان کو مجاہد بنا کر گھر سے رخصت کرتے ہیں۔ جب وہ کسی محاذ پر شہید ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر سر بسجود ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق اور اس کی ڈمی اپوزیشن نے ان کی انمول مجاہدانہ زندگی اور ان کی شہادتوں کو داغدار بنا کر سجدۂ شکر اور ان کی ریٹائرمنٹ پر واپسی بطور غازی مرد کی خوشیاں اٹھارہ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں سے چھین لی ہیں۔ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ چوہدری افتخار صاحب کی یہ سرکاری ذمہ داری ہے کہ وہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے فوجی کمانڈر اور کور کمانڈروں اور اس کی خود ساختہ مُسلم لیگ ق اور ڈمی اپوزیشن کے خلاف بغاوت اور غداری کے کیس کی سماعت کریں۔ فوج کے طیب فطرت جرنیلوں اور کور کمانڈروں اور فوجی سپاہ کی عزت و ناموس اہل وطن مُسلم اُمہ کے دلوں میں بحال کریں۔ مولوی عمر کا نہیں، صوفی محمد کا بھی نہیں، کسی فرقہ پرست علما کا بھی نہیں۔ قرآنِ حکیم کا نظام مملکت ملک پر نافذ العمل کریں۔ ملک و ملت کا یہ مسئلہ حل کریں۔ جس کی خاطر یہ ملک عظیم قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا تھا۔ اس ملک کی بنیادوں میں لاکھوں معصوم بچے بچیوں، جوانوں بوڑھوں مرد و زن کا خون دفن ہے۔ اس ملک کی فضائیں ہجرت کی اذیتوں اور قربانیوں سے بھری پڑی ہیں۔ اس ملک کی بنیادوں میں پانچ چھ لاکھ مُسلم اُمہ کی معصوم بیٹیوں، بہنوں، ماؤں جن کو ہندو سکھوں کے غنڈوں نے دوران ہجرت چھین لیا۔ ان کی اولادیں پیدا کر چکی ہیں۔ ان کی بے بسی، ان کی عصمت عفت کی پاکیزگی اس ملک کی بنیادوں میں دفن ہیں۔ مُسلم اُمہ نے یہ سب قربانیاں قرآنِ حکیم کے آئین کی سرکاری بالادستی کے لیے دیں۔ اے چیف جسٹس آف پاکستان قرآنِ حکیم کے آئین کا نفاذ کر جاؤ۔ جب تم اس جہان فانی کو الوداع کہیں تو حضور نبی کریم ﷺ کا دیدار اور قربت تمہارا نصیب ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تم اپنی عاقبت کے خود ذمہ دار ہو گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سعادت سے نوازے آمین!





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ پاکستان میں پیغمبر خدا حضرت محمدؐ الرسول اللہ ﷺ اور ان کی الہامی کتاب قرآنِ حکیم کا نظامِ حیات، ضابطۂ حیات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، امانت و دیانت، سادگی و شرافت، حقوق و فرائض، اسوۂ حُسنہ حُسنِ خلق کے الہامی نظامِ مملکت کو نافذ نہ کیا، جس کی خاطر یہ ملک معرضِ وجود میں آیا تھا۔ جس کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمانوں نے پاکستان میں ہجرت کر کے آنے کی اذیتیں برداشت کیں۔ لاکھوں جانوں کا قتال اور جانی نقصان مُسلم اُمہ کو برداشت کرنا پڑا۔ پانچ چھ لاکھ مُسلم اُمہ کی بیٹیاں ہندو سکھ غنڈوں نے یرغمال بنالیں جوان کی اولادیں پیدا کر چکی ہیں۔ ان کی عصمت و عفت کی قربانیاں اس دھرتی کی بنیادوں میں دفن ہیں۔

۲۔ ذوالفقار علی بھٹو فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان کے جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ کا ایک وزیر تھا۔ یہاں سے مسٹر بھٹو نے حکومتی زندگی کا آغاز کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر کا دورِ حکومت ہو یا باطل جمہوریت کا۔ جاگیردار، سرمایہ دار اور فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا چیف کمانڈر اور اس کے چند کور کمانڈر مل کر ملک پر حکومت کرتے آ رہے ہیں۔ عوام الناس کو غلام، قیدی اور محکوم بنائے رکھنا اور ان کے وسائل، مال و دولت، زر زن، زمین پر قابض ہونا اور ملکی خزانہ کو اپنے تصرّف میں لانا ان کا حکومتی فریضہ بن جاتا ہے۔

۳۔ فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب خان کے مارشل لا کے دورِ حکومت میں پنجاب سے نواب کالاباغ، سرحد سے باچا خان خاندان، بلوچستان سے بگٹی خاندان، سندھ سے بھٹو خاندان جیسے جاگیردار، فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب کی مارشل لا کی حکومت کا حصہ تھے۔

۴۔ مسٹر بھٹو صدر ایوب خان کو پیار و ادب سے ڈیڈی کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ پاکستانی عوام فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب، اس کی اولاد اور اس کے جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی بے لگام فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی اور نوکر شاہی کے حکومتی جبر اور ظلم سے تنگ آ چکے تھے۔ عوام الناس کا معاشی معاشرتی قتال جاری تھا۔

۵۔ مسٹر بھٹو حکومت میں رہ کر حکومتی کمزوریوں کو نوٹ کرتا رہا۔ حکومتی ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حاکمیت اور تعیش کی زندگی، دوسری طرف کروڑوں عوام الناس کی تنگ دستی، غربت، افلاس، مالی، مشکلات سے بھی آگاہ تھا۔ وہ اس حکومتی کمزوری کو اچھالنا اور سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتا تھا

۶۔ حکومتی زندگی اور عوامی زندگی کے معاشی معاشرتی تضاد کو سمجھا، پرکھا اور حکومتی اقتدار پر قابض ہونے کے لیے ان کی مجبوریوں کو اچھالنے کا راستہ اختیار کیا۔

۷۔ ملکی اقتدار اور حکومت پر قابض ہونے کے لیے ایک سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کے نام سے بنائی۔ کیمونسٹ، سوشلسٹ نظریات کے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ جماعت کا عوامی منشور تیار کیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۸۔ جس میں کروڑوں عوام الناس کو روٹی، کپڑا، مکان مہیا کرنے کا حسین و دلکش عوامی نعرہ درج کیا۔ جاگیرداری، سرمایا داری نظام کو ختم کرنے کی عوام الناس کو خوشخبری دی۔ عدم مساوات کو ختم کرنے اور اسلامی مساوات کا نظام جاری کرنے کا وعدہ کیا۔

۹۔ ذوالفقار علی بھٹو نے فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان کی حکومت سے استعفیٰ دیا، عملی طور پر سیاست میں داخل ہوا۔ عوام نے اس کے منشور کو پسند کیا۔ عوام میں مقبولیت حاصل کی۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے حکومت چھوڑنے کا ارادہ کیا، حکومت پاکستان کا چارج دوسرے فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان کو دے دیا۔

۱۰۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان نے جمہوریت کے تحت الیکشن کروائے، مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمان کی عوامی مسلم لیگ، مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی نے الیکشن میں نمایاں ممبران کی عددی برتری حاصل کی۔

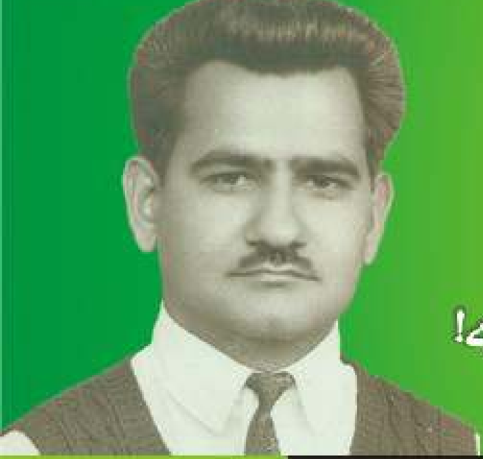
۱۱۔ دونوں سیاسی پارٹیوں میں نمایاں پوزیشن اسمبلی میں مجیب الرحمان کی عوامی لیگ کی تھی۔ پاکستان کی حکومت بنانا عوامی لیگ کا حق بنتا تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مغربی پاکستان کے سیاسی رہنما ذوالفقار علی بھٹو نے مل کر اس کو حکومت بنانے نہ دی۔ اقتدار کے حصول کی جنگ شروع ہو گئی۔

۱۲۔ مشرقی پاکستان کے رہنماؤں کے درمیان پہلے ہی ایک دوسرے کے صوبے کے عوام کے حقوق غصب کرنے کے اختلافات شدت اختیار کر چکے تھے۔ فوج میں مغربی پاکستان کی عددی برتری موجود تھی جبکہ مشرقی پاکستان کی عوام کو فوج میں برابری کا حق نہ دیا گیا تھا۔

۱۳۔ مغربی پاکستان میں مشرقی پاکستان کی نسبت سرمایا کاری زیادہ کی گئی۔ ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے زیادہ قائم کیے گئے۔ معاشی اور معاشرتی استحصال کیا گیا۔ ان ناانصافیوں کو وجہ بنا کر مشرقی پاکستان کے رہنما مجیب الرحمان نے اس عدل کش پالیسی کو ختم کرنے کا وعدہ عوام سے کیا۔ جمہوریت کا الیکشن لڑا اور بہت بڑا امینڈیٹ حاصل کر لیا۔ ۱۴۔ اسی طرح مغربی پاکستان کے ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کو روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ دیا اور مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی نے ایک بہت بڑا مینڈیٹ حاصل کر لیا۔ اس طرح مجیب الرحمان کی عوامی لیگ ممبران کی عددی برتری سے ایک نمایاں حیثیت اختیار کر گئی۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان اقتدار کے حصول کی جنگ جاری ہو گئی۔

۱۵۔ پاکستان کی حکومت بنانا عوامی لیگ کا اور اپوزیشن میں بیٹھنا پیپلز پارٹی کا حق بنتا تھا۔ لیکن ذوالفقار علی بھٹو اپوزیشن میں بیٹھنا ہرگز پسند نہ کرتا تھا۔ وہ عوامی لیگ کے سیاسی رہنما مجیب الرحمان کے ساتھ بات کرنے کو تیار نہ تھا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی جماعت کے ممبران خاص کر مسٹر احمد رضا قصوری اس سیاسی مسئلہ کا حل بات چیت کے ذریعے تلاش کرنا چاہتے تھے۔

۱۶۔ مسٹر بھٹو نے حکم جاری کر دیا کہ جو کوئی مشرقی پاکستان جائے گا، اسکی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان مسٹر بھٹو کے ہمنوا اور ایک جان تھے۔ مشرقی پاکستان کے عوام نے ان کے خلاف احتجاج کیا۔ فوج نے مداخلت کی اور ان حالات کو قابو کرنے کی کوشش کی جو خانہ جنگی کی شکل اختیار کر گئی۔ جس میں ہزاروں انسان لقمۂ اجل بنے۔ فوج کے ذریعے حکومتی رٹ قائم نہ رہ سکی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت — ذوالفقار علی بھٹو اور فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان جنہوں نے ملک دولخت کیا، انکا آغاز و انجام — باب 22 پیرا 17-25

۱۷۔ مشرقی پاکستان کی مکتی باہنی کی تنظیم کے نوجوانوں نے فوج کا مقابلہ شروع کر دیا۔ فوج نے عوام الناس کا قتال جاری کر دیا۔ مجیب الرحمان اور مکتی باہنی کے اشارے پر ہندوستان کی فوج مشرقی پاکستان میں داخل ہوگئی۔ پاکستان کی فوجی حکومت نے یو این او میں ہندوستان کی مداخلت پر احتجاج کیا۔ تاشقند میں یو این او نے اجلاس طلب کر لیا۔

۱۸۔ فوجی سربراہ یحییٰ خان نے مسٹر بھٹو کو پاکستان کی نمائندگی کا فریضہ ادا کرنے کے لیے تاشقند بھیجا۔ پولینڈ نے ہندوستان کی مشرقی پاکستان میں فوجی مداخلت کیخلاف اور فوری طور پر ہندوستان کی فوج کو مشرقی پاکستان سے نکلنے کی قرارداد پیش کی۔ مسٹر بھٹو نے اس قرارداد کو پھاڑ دیا اور اسمبلی سے باہر نکل آیا۔ جو اس کی بدنیتی کا واضح ثبوت تھا۔

۱۹۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو تین دن تک یو این او کے اجلاس میں شامل ہی نہ ہوا۔ دوسری طرف فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان نے پاکستان کی ۹۰ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے کا حکم دے دیا۔ مسٹر بھٹو اس وقت تک یو این او کے اجلاس میں شامل نہ ہوا جب تک پاکستانی سپاہ نے ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار نہ ڈال دیے۔ فوجی ڈکٹیٹر اور مسٹر بھٹو کی ملی بھگت سے ۹۳ ہزار فوجی جوان ہندوستان کے قیدی بنا دیئے گئے۔

۲۰۔ ان کربناک حالات میں یحییٰ خان جیسے زانی اور شرابی فوجی ڈکٹیٹر اور سٹیج پر کھڑے ہو کر کہنے والا سیاسی لیڈر مسٹر بھٹو (کہ تھوڑی سی پیتا ہوں، حلوہ تو نہیں کھاتا) ان دو بدبخت افراد نے پاکستان کو توڑ کر دولخت کر دیا۔ مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش، مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور جمہوریت کے نامور سیاسی لیڈر ذوالفقار علی بھٹو نے مل کر پاکستان کے ون یونٹ کو توڑا۔ وفاقی حکومت کو اسی طرح قائم رکھا۔

۲۱۔ فوجی ڈکٹیٹر سے مل کر پاکستان کے چار صوبوں میں اور مزید چار صوبائی حکومتیں بنا دیں۔ اس کام کو مکمل کرنے کے لیے مسٹر بھٹو نے ایک سال تک سیاسی مارشل لا ملک پر مسلط رکھا۔

۲۲۔ چاروں صوبوں کے چار وزیر اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکرز اور چار صوبائی اسمبلیوں کے شاہی بلڈنگوں پر مشتمل سرکاری انمول ہاؤسز تیار کروائے۔

۲۳۔ چاروں صوبوں کے جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ پر مشتمل وفاقی حکومت کے ایم این اے کی تعداد کو بڑھایا، اس کے علاوہ چاروں صوبوں کے ایم پی اے کے حکومتی ٹولہ کی کثیر تعداد مقرر کی۔ اس طرح جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ کو پورے ملک میں پھیلایا اور عوام پر مسلط کر دیا۔

۲۴۔ چار صوبائی اسمبلی ہال اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ایم پی اے کی شاہی رہائشوں کے لیے گورنمنٹ ہوسٹلوں کے شاہی سرکاری بجٹ کی منظوری مسٹر بھٹو نے دی۔

۲۵۔ چار گورنر ہاؤسز کی تعمیرات کا شاہی بجٹ مسٹر بھٹو نے عوامی خزانہ سے جاری کیا۔



بابا جی عنایت اللہ



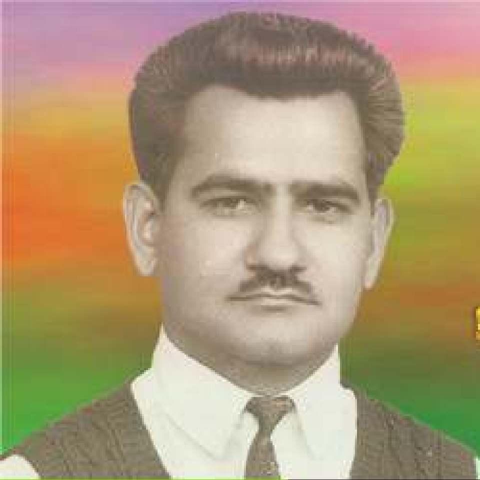
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۶۔ چاروں صوبوں کے مشیروں، وزیروں کی تعداد کا تعین کیا۔ ان کے شاہی ایوان، ان کی عالیشان بلڈنگوں کے شاہی اخراجات کے بجٹ کی منظوری غریب عوام کے خون پسینے سے اکٹھے کیے ہوئے خزانہ سے مسٹر بھٹو نے دی۔

۲۷۔ چاروں صوبوں کے جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیر و مشیر کے شاہی ایوانوں، ان کی شاہی تنخواہوں، ان کی شاہی رہائش گاہوں، ان کی شاہی گاڑیوں، ان کے پروٹوکول کے شاہی اخراجات کا بوجھ ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، سفید پوشوں، غریبوں، مسکینوں، محتاجوں، اپاہجوں، بیروزگاروں، ضروریاتِ حیات سے تنگ آ کر خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والوں کے اکٹھے کیے ہوئے عوامی خزانہ پر مسٹر بھٹو نے وفاقی حکومت کے علاوہ مزید چار صوبائی حکومتوں کا بہت بڑا ناقابلِ برداشت اخراجات کا بوجھ ڈال دیا۔ غریبوں، یتیموں، بیواؤں، اپاہجوں، معذوروں، بھوکی ننگی عوام، بیروزگار اور خودکشیاں کرنے والی عوام اور فوجی ڈکٹیٹر کی زخم خوردہ مظلوم ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو ایک دھوکہ باز، رہزن رہنما مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ملا۔ جس نے جاگیردار، سرمایادار چاروں صوبوں کے غداروں پر مشتمل جمہوریت کا حکومتی ٹولہ تیار کیا اور محکوم عوام پر ہمیشہ کے لیے مسلط کر دیا۔ ملکی خزانہ و سائل، مال و دولت، تجارت، حکومت ان معاشی معاشرتی دہشت گردوں کے سپرد کر دی۔ ان کی بہت بڑی تعداد کو حکمران بنا دیا۔ عوام الناس کو ان کا غلام، قیدی اور محکوم بنا کر رکھ دیا۔ جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کی حکومتی اجارہ داری صوبوں پر بھی مسلط کر دی۔ ذوالفقار علی بھٹو کا کمال یہ تھا کہ وہ غریب عوام کا لیڈر بنا۔ عوام نے اس کو حکومت کا تاج پہنایا۔ اس نے بدترین غاصب جاگیردار حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا غلام، قیدی اور محکوم بنا کر رکھ دیا۔ آج بھی وہی غاصب استحصالی مُجرم ٹولہ حکومت پر مسلط ہے۔

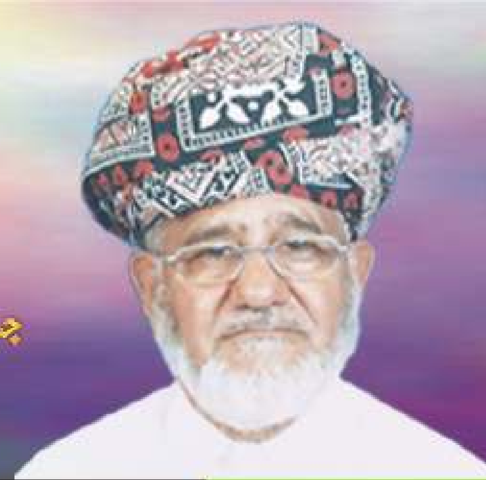
۲۸۔ اسی طرح چاروں صوبوں کے جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے چاروں، وزرائے اعلیٰ کے حکومتی ٹولہ کے ساتھ، ان کا مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ کے چار چیف سیکریٹریز، ایڈیشنل چیف سیکرٹریز، اسسٹنٹ چیف سیکریٹریز، ڈپٹی سیکریٹریز، سیکشن آفیسرز اور نوکر شاہی کی ایک لاتعداد افواج ان کی حکومتی بالادستی قائم رکھنے اور کار سرکار چلانے کے لیے ہر صوبہ میں متعین کر دی۔ جن کے شاہی اخراجات کا قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف بجٹ غریب و مسکین، تنگ دست و بیروزگار خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے عوام کے عوامی خزانہ سے مسٹر بھٹو نے جاری کیا۔

۲۹۔ اسی طرح چاروں صوبوں کے جاگیر، سرمایادار ٹولہ کے گورنرز کا کار سرکار چلانے والا مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ اور نوکر شاہی کے بجٹ کی منظوری مسٹر بھٹو (عوامی لیڈر) نے اسی عوامی خزانہ سے جاری کی۔ ان کو ایک کسان مزدور محنت کش، ایک عام شہری، سپاہی، معلّم کے مطابق ضروریاتِ حیات اور سرکاری مراعات نہ دیں۔ ان کو شاہی ایوان، شاہی محل، انمول گاڑیاں، شاہی تنخواہیں مہیا کر دیں۔ ان کو حاکم اور عوام کو محکوم بنا دیا گیا۔ رشوت کمیشن، کرپشن ان کا قانونی حق بنا دیا



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

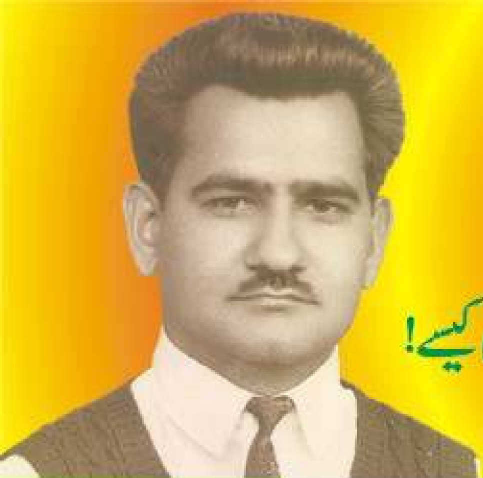


۳۰۔اسی طرح چاروں صوبوں کے ایم پی اے کے لیے چار صوبائی اسمبلی ہال، ان کی رہائشوں کے لیے عالیشان چار کنونشن ہالوں کی تعمیرات کے اخراجات کے فنڈ عوامی خزانہ سے عوام لیڈر مسٹر بھٹو نے جاری کیے۔جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کو اقتدار اور حکومت سے نواز دیا۔عوام پر ان کی حکومتی گرفت مضبوط کردی۔عوام کا مال و دولت، وسائل، خزانہ حکومتی ٹولہ کے تصرف کے لیے وقف کر دیا۔

۳۱۔اس کے علاوہ مسٹر بھٹو نے ایک سینٹ کی سپریم اسمبلی کی منظوری دی اور اس کا افتتاح کر دیا۔قومی اسمبلی کے پاس کردہ قوانین اور حکومتی پالیسیوں کی حتمی منظوری سینٹ کے ممبران اور سینٹ کے چیئرمین کا فریضہ بنا دیا۔ملک کے تمام جاگیردار اور سرمایا داروں کو حکومتی ایوانوں میں لا بٹھایا۔پٹواری اور تھانے بکنے لگے **ملک** سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹروں کے حکومتی ٹولہ کی وراثت اور غریب، بے بس عوام ان کے غلام، نوکر، خادم، قیدی، محکوم بنا دیئے گئے۔ان کی شب و روز کی محنت سے کمائی ہوئی دولت اس حکومتی ٹولہ کے شاہی اخراجات کی نظر ہوگئی۔عوام بھوک ننگ کا مزید شکار ہو گئے۔

۳۲۔ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کے ممبران کی تعداد کے مطابق سینٹ کے ممبران کا انتخابی چناؤ کا قانون بنا دیا گیا۔یعنی بغیر الیکشن لڑے تمام جاگیردار، سرمایادار جو قومی اسمبلی کے ممبران کا الیکشن ہار گئے وہ سینٹ کے ممبر بنا دیے گئے۔حسب ضرورت سینٹ ہال اور کنونشن ہال ان کی اضافی تعداد کے مطابق تعمیر کروا دیے گئے۔جن کے اخراجات مسٹر بھٹو نے عوامی خزانہ سے جاری کر دیے۔ان کے تمام شاہانہ سرکاری لوازمات، تنخواہیں، سرکاری گاڑیاں اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اخراجات کا بجٹ بھی عوامی خزانہ سے مسٹر بھٹو نے جاری کر دیا۔جس کا تسلسل ملک کی غریب، بھوکی، ننگی عوام پر جاری ہے۔مسٹر بھٹو تو کتنا بد خو ظالم درندہ انسان تھا۔تو نے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کو اعتدال و مساوات کا جام نہ پلایا۔ان کو ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند عوام کے مطابق ان کو ضروریاتِ حیات عوامی خزانہ سے مہیا نہ کیں، نہ شاہی تنخواہوں کو کم کیا، نہ ان کے شاہی ایوانوں اور شاہی محلوں کا نظام ختم کیا۔نہ سرکاری گاڑیوں کا سسٹم کا خاتمہ کیا۔نہ ان کو عوام کی طرح کٹیا یا مکان رہائش کے لیے مہیا کیے۔نہ پبلک ٹرانسپورٹ سے سفر کرنے کا سلیقہ بتایا۔نہ ان کی رشوت کرپشن، کمیشن کو روکا بلکہ تمام ملکی غداروں اور انگریز کے پروردہ جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کو مزید پروموٹ کر گیا۔عوام کو ان کا غلام، قیدی اور محکوم بنا گیا۔

۳۳۔''مسٹر بھٹو! تو کیسا منفرد شخص تھا، جس نے پاکستان کی غریب عوام کو روٹی کپڑا اور مکان مہیا کرنے کا وعدہ اور اس کو پورا کرنے کی نوید دی تھی۔تو نے تو اسلامی مساوات کو رائج کرنے کا وعدہ کیا تھا۔تو نے تو انگریز کے مسلط کیے ہوئے غاصبانہ نظامِ حکومت، اس کے جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ سے نجات دلانے کا وعدہ عوام الناس سے کیا تھا۔تم تو تمام وعدہ وعید بھول گئے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۴۔ مسٹر بھٹو! تم نے تو پاکستانی عوام کو فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان کا مسلط کیا ہوا مارشل لا، اس کا جمہوریت کا آمرانہ نظام حکومت، اس نظامِ حکومت کا جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ، اس کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ کی افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کی لوٹ کھسوٹ، ان کا عیش وعشرت کا طبقاتی نظام و سسٹم اور ان کے عوام الناس پر مظالم کو ختم کرنا تھا۔ تم نے تو ان کے اخراجات کو ایک عام کسان، مزدور، محنت کش کی ضروریاتِ حیات کے مطابق لانا تھا۔

۳۵۔ مسٹر بھٹو تو نے تو فوجی ڈکٹیٹر اور ملکی عوام پر مسلط جمہوریت کا استحصالی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ جو عوامی خزانہ، عوامی وسائل پر قابض تھا، ان کو اور ان کی شاہانہ طرز زندگی اور ان کے شاہی اخراجات کو ختم کرنا تھا۔ جن کی وجہ سے **ملک** ان کی ملکیت اور عوام الناس ان کے غلام و مسکین بے زبان، ملازم، قیدی اور محکوم بن چکے تھے۔ تم نے یہ کیا کیا!

۳۶۔ مسٹر بھٹو یہ تو بتاؤ کہ تم نے مشرقی، مغربی پاکستان کے دو صوبوں کو فوجی ڈکٹیٹر سے مل کر دو الگ الگ **ملک** بنائے تھے۔ پاکستان کو توڑنے کا مُجرم کون تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان یا ذوالفقار علی بھٹو یا دونوں ہی مُجرم تھے۔ مغربی پاکستان کا نام پاکستان کس نے رکھا تھا۔ پاکستان کا ون یونٹ کس نے توڑا تھا۔ ایک قومی اسمبلی کے علاوہ چار مزید صوبائی اسمبلیاں کس نے بنائی تھیں۔ چیئرمین سینٹ اور اس کے ممبران کے حکومتی ٹولہ کا اضافہ کس نے کیا۔ ان کا بجٹ عوامی خزانہ سے کس نے جاری کیا۔ اس حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو حکومتی سطح تک پھیلانے والا عوام دُشمن کون تھا۔ مسٹر بھٹو تو کیسا دھوکہ باز انسان تھا۔ غریب، بے بس، کمزور، مجبور، تنگ دست، بیروزگار خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والی عوام، قیدی غلام، محکوم ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ سے آزاد اور نجات دلانی تھی یا **ملک** کے تمام جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی انگنت فوج کو وفاق، چاروں صوبوں اور سینٹ کی حکومت مہیا کرنی تھی۔

۳۷۔ مسٹر بھٹو یہ تو عوام الناس کو بتادو! کیا پاکستان کا جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی، فوج شاہی کے اعلیٰ طبقہ کے معاشی، معاشرتی، حکومتی دہشت گردوں کا **ملک** ہے۔ تم نے تو پاکستان کی ایک استحصالی حکومت کی بجائے چھ استحصالی حکومتیں پاکستانی عوام پر مسلط کر دیں۔ تم کتنے ظالم، غاصب، دھوکہ باز لیڈر تھے، جس نے عوام کو غربت، تنگ دستی، بیروزگاری، خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے پر مزید مجبور بنا دیا۔ تم اور **ملک** کی تمام سیاسی جماعتیں ایک ہی ٹولہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ کیوں اعتراض کرتیں۔ مسٹر بھٹو آج وہ تمام سیاسی جماعتیں مُسلم لیگ نون پنجاب، سرحد میں اسفند یار ولی کا حکومتی ٹولہ، سندھ میں سندھی جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ، بلوچستان میں بلوچی سرداروں کا ٹولہ **ملک** پر مسلط ہے۔ چند ایم این اے کی بجائے ہزاروں ایم پی اے، ایم این اے، سینٹرز کی افواج مغربی پاکستان یعنی پاکستان پر مسلط ہو چکی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۸۔ مسٹر بھٹو یہ تو بتاؤ! پاکستان کے ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد محنت کشوں، مزدوروں، ہُنر مندوں، غریب، بے بس، بیروزگار، بھوکے، ننگے، ضروریات سے محروم، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والوں کی رات دن کی محنت سے کمائی ہوئی دولت، زمین سے پیدا کیا ہوا زرعی خزانہ، رامٹیریل سے تیار کی ہوئی مصنوعات کی دولت، تمام پیدا کردہ وسائل، تمام ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ عوام کی ملکیت ہے یا جمہوریت کے جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ یا ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے خونخوار حکومتی دہشت گرد درندوں کی ملکیت ہے۔ کیا ملکی خزانہ عوام کی ملکیت ہے یا ان جمہوریت کے دہشت گردوں انسانی قاتلوں، معاشی معاشرتی قاتلوں کی ملکیت ہے۔

۳۹۔ مسٹر بھٹو یہ تو عوام الناس کو بتا دو! کیا پاکستان کا خزانہ ملک کے حکومتی شاہی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو پھیلانے اور ان کی طبقاتی شاہی تنخواہوں کو مہیا کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

۴۰۔ مسٹر بھٹو یہ تو اپنی عقیدت مند عوام الناس کو بتا دو! کہ کیا پاکستان حکومتی شاہی ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو انمول قیمتی سرکاری گاڑیاں مہیا کرنے کے لیے بنایا گیا تھا

۴۱۔ مسٹر بھٹو یہ تو بیچاری عوام الناس کو بتا دو! کیا پاکستان حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی محلوں، رائے ونڈ ہاؤسوں ہرے محلوں، شاہی پیلسوں کے لیے معرضِ وجود میں آیا تھا۔

۴۲۔ مسٹر بھٹو بھوکی ننگی، عوام کو بتا دو! کہ کیا پاکستان کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی شوگر ملوں، فلور ملوں، سٹیل ملوں، کارخانوں، فیکٹریوں، تجارتی اداروں کی ملکیتوں کو وجود میں لانے کے لیے بنایا گیا تھا۔

۴۳۔ مسٹر بھٹو یہ تو مجبور و محبوس عوام الناس کو بتا دو! کیا پاکستان حکومتی ٹولہ کے اندرون اور بیرون ممالک کے سوئس بنکوں میں لوٹا ہوا خزانہ جمع کرنے کے لیے بنایا گیا تھا؟

۴۴۔ مسٹر بھٹو خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والی خوراک ولباس، تعلیم اور حکومتی عہدوں سے محروم عوام الناس کو بتا دو! کہ کیا پاکستان حکومتی ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ طبقہ کو صوبوں میں حکومتی ایم پی اے، وفاق میں ایم این اے، سینٹ میں سینٹرز وزیر و مشیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم اور صدرِ مملکت کی لوٹ کھسوٹ، ظلم وجبر، قتل وغارت کے قانونی جرائم کم ہوئے ہیں یا بڑھے ہیں؟



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۵۔ مسٹر بھٹو جیلوں میں پڑے ہوئے معصوم و بے گناہ عوام الناس کا سوا ل ہے! کہ کیا پاکستان اس حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے مُجرموں کے احکام کی روشنی میں تھانوں میں جھوٹے کیس درج کرانے اور مُجرموں کو کیسوں سے باہر نکالنے کے لیے بنایا تھا۔ کیا چاروں صوبوں میں ان کی تعداد بڑھانے سے ان کے یہ جرائم ختم ہوئے ہیں یا بڑھے ہیں۔ عوام پر کیا گزر رہی ہے؟

۴۶۔ مسٹر بھٹو عوام الناس کو اس کا جواب دیں گے! کہ کیا پاکستان ان حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے مُجرموں کے تھانوں میں جھوٹے، بوگس، بے بنیاد قتل کے کیس رشوت۔ سفارش کے ذریعے معصوم و بے گناہ افراد کے خلاف درج کرانے اور اصل مُجرموں کو ان قتال کے کیسوں سے فارغ کروانے کے لیے بنایا گیا تھا۔ کتنے معصوم و بے گناہ افراد سے جیلیں بھری پڑی ہیں۔ کتنے معصوم و بے گناہ افراد ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ان جھوٹے کیسوں کی بنا پر پھانسی کے پھندے پر لٹک چکے ہیں۔ اس کا جواب کون دے گا؟

۴۷۔ مسٹر بھٹو یہ تو عوام کو بتا جاؤ! کہ کیا جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کو چاروں صوبوں کی حکومت پر حکومتی بالادستی دینے سے معصوم و بے گناہ افراد کو جھوٹے کیسوں کی بنا پر پھانسی پر لٹکانے، رشوت اور کرپشن کا عمل ختم ہوا ہے یا بڑھا ہے؟

۴۸۔ مسٹر بھٹو یہ تو بتا جاؤ! سینٹ کی سپریم آسمبلی ممبران پر شاہی جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کو حکومت میں شامل کر لینے سے جتنا بجٹ ان سینٹروں، چاروں صوبوں میں ایم پی اے، مشیروں، وزیروں، وزرائے اعلیٰ اور گورنرز کا جاری کیا ہے وہ تو اپنی غریب عوام کو بتا جاؤ کہ غریب عوام کا ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت، تجارت اور تمام ملکی ملکیتیں ان مُجرموں کے حوالے کس خوشی میں تم نے کی ہیں؟

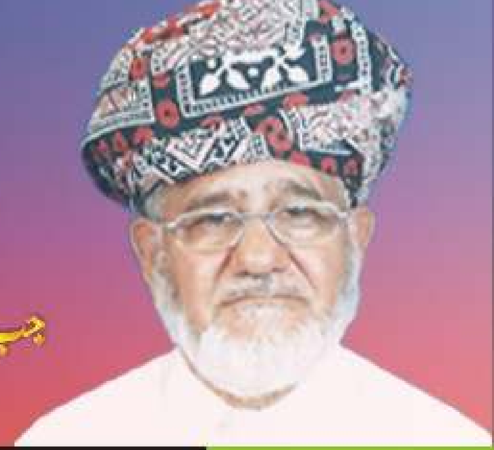
۴۹۔ مسٹر بھٹو یہ تو بتا دیں! کیا پاکستان اس حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے مُجرموں کی رائج الوقت عدالتوں میں جھوٹے بوگس بے بنیاد سول کیس دائر کرانے، لامتناہی عرصہ تک چلانے، رشوتیں دینے دلانے اور اس ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اولادوں کو قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف جج بنانے اور ان ججوں کی تعداد بڑھانے کے لیے بنایا تھا؟

۵۰۔ مسٹر بھٹو یہ تو بتا دیں کہ ججوں کو صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دینے سے یہ طبقاتی، تفاوتی، سفارشی جرائم بڑھے ہیں یا کم ہوئے ہیں۔ کیا وفاقی حکومت کے علاوہ چار صوبائی حکومتیں بنانا، سینٹ کا ادارہ **ملک** پر مسلط کرنا، عوامی خزانہ لوٹنا، یہ عوام دشمن یا عوام دوست پالیسی ہے یا جاگیرداروں، سرمایاداروں کو حکومتیں نوازنے کا طریقہ کار ہے؟ تم نے تو غریب و سادہ و محکوم عوام کا معاشی قتال اور معاشرتی طور پر اپاہج اور بے بس بنا کر رکھ دیا ہے۔ اے دھوکہ باز انسان کیا تمہیں موت یاد نہ تھی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۵۱۔ مسٹر بھٹو اِسلامی مساوات قائم کرنے کا وعدہ کرنے والے یہ تو بتاؤ! کیا پاکستان میں تم نے قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، عدل و انصاف کے خلاف جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کی چاروں صوبوں کی حکومتیں جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کو مہیا کرنے سے قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی درسگاہیں، اِسلامی تہذیب ختم ہوئی ہے یا پھیلی ہے۔ تو خدا رسول ﷺ کا ماننے والا تھا یا منکر، منافق تھا؟

۵۲۔ مسٹر بھٹو یہ تو بتاؤ کہ تم جمہوریت کے جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ یا ان کے مراعات یافتہ طبقہ کا نمائندہ تھا یا غریب و مسکین، مجبور و بے بس، ضروریاتِ حیات سے محروم ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا لیڈر تھا۔ جنھوں نے تجھے اقتدار کا عظیم تاج پہنایا تھا؟

۵۳۔ تم نے تو جاگیردار، سرمایہ دار اور فوجی ڈکٹیٹر کے غاصب حکومتی ٹولہ کو ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تم تو ان کو اور ان کی نسلوں کو تاحیات پاکستان پر مسلط کر گئے، چاروں صوبوں کی حکومت دے گئے

۵۴۔ تم نے تو ان کے استحصالی نظامِ حکومت کو ختم کرنا تھا۔ تم نے تو فوجی ڈکٹیٹر، اس کے جاگیردار سرمایہ دار ٹولہ سے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں کو ان سے رہائی دلانے کا وعدہ کیا تھا۔ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو!۔

۵۵۔ تم نے تو ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو روٹی کپڑا مکان اور بنیادی ضروریاتِ حیات مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اے بدترین غاصب! چھیننے کا نہیں۔

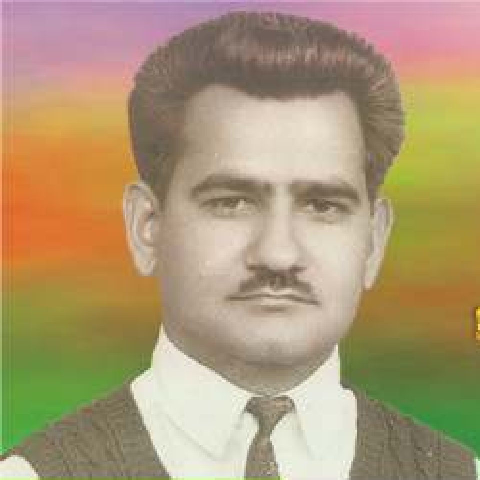
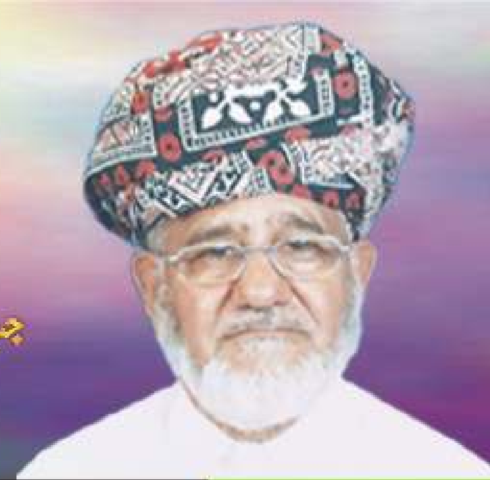
۵۶۔ تم نے تو اِسلامی مساوات کے نظام کو قائم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کو ختم کرنے کا نہیں!

۵۷۔ اسی بنا پر جمہوریت کے الیکشنوں میں ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان نے تمھیں، تمھاری پیپلز پارٹی کو ووٹ دے کر ملک کی سب سے بڑی جماعت، سب سے بڑا لیڈر بنایا تھا!

۵۸۔ مسٹر بھٹو! تم نے تو مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان میں اِسلامی مساوات کے نظامِ مملکت کو بحال کرنا تھا۔ یہ تم نے کیا کیا کہ اقتدار کی خاطر ملک کو دولخت کر دیا۔

۵۹۔ مسٹر بھٹو! تم نے تو پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر، جاگیردار، سرمایہ دار غاصب اور استحصالی حکومتی ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو مساوات کا جام پلانا اور تمام معاشی، طبقاتی جرائم کو ختم کرنا تھا۔ تم نے کہا کیا اور کیا کیا۔ مسٹر بھٹو تمہیں اپنی عاقبت یاد نہ تھی کہ موت تمہارا پیچھا کر رہی تھی۔

۶۰۔ مسٹر بھٹو! تم نے تو اقتدار اور حکومت کی خاطر پاکستان کو دولخت کر دیا۔ مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش اور مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دے دیا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

٦١۔ مسٹر بھٹو! تم اچھی طرح سے جانتے تھے کہ مشرقی پاکستان کے مجیب الرحمان کی عوامی پارٹی کو وفاق میں اکثریت حاصل تھی۔ پاکستان کی حکومت بنانا اس کا حق تھا۔ لیکن تم نے اس کے حق کو تسلیم نہ کیا۔ مسٹر بھٹو تمہیں سیاسی مسئلہ کو ٹیبل پر بیٹھ کر حل کرنا چاہیے تھا۔ جو تو نے نہ کیا!

٦٢۔ مسٹر بھٹو! تم نے اپنی جماعت کے ممبران کو یہاں تک کہا کہ جو پارٹی ممبر مشرقی پاکستان کے عوامی لیڈر مجیب الرحمان کو ملنے یا مصالحت کے لیے جائے گا اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔

٦٣۔ مسٹر بھٹو! تم نے فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان سے ہم مشورہ ہو کر عوامی لیگ کو حکومت بنانے نہ دی۔ مشرقی پاکستان کی عوام نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ تم نے اس احتجاج کو فوج کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی۔ مکتی باہنی تنظیم نے فوج کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔ انھی کی ایما پر ہندوستان نے مشرقی پاکستان میں مداخلت کی اور اپنی فوجیں داخل کر دیں۔

٦٤۔ پاکستان نے یو این او کی آمبلی کا اجلاس بلایا۔ تاشقند میں یہ اجلاس منعقد ہوا۔ پولینڈ نے ایک قرارداد پیش کی کہ ہندوستان اپنی افواج فوری طور پر واپس بلائے۔

٦٥۔ مسٹر بھٹو تم نے اس قرارداد کو یو این او کے اسمبلی ایوان میں پھاڑ دیا۔ تم اس وقت تک اسمبلی میں داخل نہ ہوئے جب تک پاکستان کی ٩٣ ہزار فوج نے ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار ڈال نہ دیے۔ سقوط ڈھاکہ کی تاریخ تم نے اور یحییٰ خان نے مل کر مرتب کر دی۔

٦٦۔ مسٹر بھٹو! تمھاری اقتدار کی خواہش اور چپقلش نے ملک کو دولخت کر دیا۔ ٩٣ ہزار افواج پاکستان کی سپاہ کو ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور تم نے افواج پاکستان کی سپاہ کو ذلیل و خوار اور بدنام زمانہ کر کے رکھ دیا۔ قدرت نے ان گھناؤنے مظالم کا انتقام تمہیں پھانسی کے پھندے پر لٹکا کر لے لیا۔ بلکہ تمھارا نام و نشان مٹا کر رکھ دیا۔

٦٧۔ مسٹر بھٹو! پاکستان کی حکومت تمھارے ہاتھ لگ گئی۔ تم پاکستان کے دو صوبے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو تو برقرار اور قائم رکھ نہ سکا۔ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا دیا اور مغربی پاکستان کا نام تم نے پاکستان رکھ دیا۔

٦٨۔ مسٹر بھٹو تم نے پاکستان کی وفاقی حکومت کے ایم این اے کی تعداد اور مشیر و وزیر کی تعداد بڑھانے کا راستہ کھول دیا۔ وزیر اعظم صدر پاکستان کے حکومتی عہدوں کو اسی طرح برقرار رکھا۔ ان کے شاہی اخراجات کا اضافی بجٹ عوامی خزانہ سے بڑھا دیا۔

۶۹۔ مسٹر بھٹو! تم نے فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان سے مل کر ون یونٹ کو توڑا قومی وحدت اور یگانگت کا جنازہ اٹھایا اور اندرون ملک نفاق کی آگ جلا دی۔ پاکستان کے چار صوبوں پنجاب، سرحد، بلوچستان، سندھ کی چار الگ الگ صوبائی اسمبلیاں اور چار صوبائی حکومتیں بنا دیں۔

۷۰۔ مسٹر بھٹو! تم نے تمام صوبوں کے جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ پر مشتمل ایم پی اے، مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنر کی تقرریاں کیں۔ کیا تم نے ان کے شاہی اخراجات کا اضافی شاہی بجٹ عوامی خزانہ سے جاری کیا تھا یا اپنی جیب یا ان جاگیرداروں کی جاگیروں یا سرمایہ دار کی تجوریوں سے ادا کیا تھا؟ مسٹر بھٹو تم نے تو غریب عوام اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ کے لیے معاشی مقتل گاہ میں پہنچا دیا۔ ملک کے تمام سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کے دہشت گرد، انکا مراعات یافتہ طالبان کا شاہی طبقہ غریب، بے بس، مجبور، غلام، قیدی، محکوم، مظلوم عوام کے معاشی خون سے خوب استفادہ کرتا چلا آ رہا ہے۔

۷۱۔ مسٹر بھٹو! تم نے سینٹ کا ایک نیا سب سے سپریم اور شاہی ایوان بنایا اور اس کے ممبران پر مشتمل جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے افراد کو حکومت کے سب سے اعلیٰ ایوان پر لا بٹھایا۔

۷۲۔ مسٹر بھٹو! تم نے یہ پاکستان کا سب سے بڑا با اختیار قانونی ادارہ ملک میں استحصالی قانون سازی کی حتمی اجازت کے لیے بنایا۔ جس کا انچارج ایک چیئرمین سینٹ مقرر کر دیا۔ ان کے شاہی اخراجات کا اضافی شاہی بجٹ عوامی خزانہ سے جاری کر دیا۔ یہ اخراجات کا اضافی بجٹ کس نے ادا کرنا تھا۔ عوام نے یا تم نے؟ تم نے عوام کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے معاشی قتال کر کے رکھ دیا۔

۷۳۔ مسٹر بھٹو! تم نے اس حکومتی ٹولہ کے شاہی اضافی اخراجات کے علاوہ انتظامیہ، عدلیہ کا حکومتی نظام چلانے کے لیے ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کی شاہی افواج کے شاہی اخراجات کا لامتناہی بجٹ بڑھا دیا۔

۷۴۔ مسٹر بھٹو! تم نے چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ممبران، سینٹ کے ایوان کے ممبران کے حکومتی ٹولہ کا شاہی اخراجات کا بجٹ عوامی خزانہ سے جاری کر دیا۔ کیا تم نے اس بجٹ کو بڑھا کر عوام دشمنی کا یا دوستی یا اسلامی مساوات کے نظام کو عروج بخشا ہے یا استحصالی نظام مسلط کیا ہے۔

۷۵۔ مسٹر بھٹو! تم نے ملک دولخت کر کے عوام دشمنی کا واضح ثبوت ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کو دے دیا تھا۔ تم اس جہان فانی میں جرائم کی دنیا کے شہید بنا دیے گئے۔

۷۶۔ مسٹر بھٹو! تم نے اور تمھاری سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کے اسمبلی ممبران جو اعلیٰ جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ سے وابستہ تھے اور آج بھی ہیں وہ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار تھے۔ تم سب نے مل کر بڑے دھوکہ اور بہت بڑے سیاسی فریب سے عوام الناس کو روٹی کپڑے، مکان کا وعدہ دے کر ملک پر جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کی حکومتی اجارہ داری مسلط کر لی اور ملک ان دہشت گردوں کی ملکیت، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، مال و دولت اور ملکی خزانہ ان کی اور ان کی نسلوں کی وراثت بنا دیا۔

۷۷۔ دوسری طرف ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان، کسان، مزدور، محنت کش، ہُنر مند، سفید پوش اور ان کی نسلوں پر **مشتمل** بیروزگار، بھوکی ننگی، غریب عوام، مالی مشکلات تنگدستی ضروریاتِ حیات سے محروم عوام، خودکشیاں خودسوزیاں کرنے والی بے بس عوام کو تمھارے چار صوبوں پر **مشتمل** جاگیردار سرمایا دار ٹولہ کے ایم پی اے، مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ، ڈپٹی سپیکر و سپیکرز اور گورنرز کے شاہی اخراجات کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ **مسٹر بھٹو! عوام** تمہارے اس المیہ کا شکار ہوگئی۔

۷۸۔ ان کے علاوہ ان کے ساتھ صوبوں میں حکومتی نظام چلانے کے لیے عدلیہ انتظامیہ کی افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کی افواج کے اضافی شاہی اخراجات کے اضافی بوجھ نے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں کو معاشی، معاشرتی طور پر زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کردیا۔ نہ وہ مرتے ہیں اور نہ جیتے ہیں۔ وہ تمھارے اس گھناؤنے عمل سے سسک سسک کر زندگی کے ایام گزارنے پر مجبور ہیں۔ عوام **تجھے** اور تیرے سیاسی ٹولہ کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔

۷۹۔ مسٹر بھٹو! تم نے تو پاکستان کو جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی وراثت بنا دیا۔ عوام کو ان کا وفاق سے لے کر صوبوں اور صوبوں سے لے کر سینٹ تک کے تمام سیاسی جماعتوں کے حکومتی دہشت گردوں کا قیدی، غلام اور محکوم بنا کر رکھ دیا۔ تمام سیاسی جماعتوں کے ورکروں اور ووٹروں کو جمہوریت کی استحصالی سیاست سے الگ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ کے جھنڈے تلے ایک مرکز پر اِکٹھا ہونا ہوگا۔ جمہوری کُفر اور اس کے منافق حکومتی ٹولہ کو ختم کر کے قرآنِ حکیم کی سرکاری بالادستی کے نظامِ مملکت کو بحال کرنا ہوگا۔

۸۰۔ مسٹر بھٹو! کیا تم سچ بول سکتے اور اپنے گھناؤنے جرائم کو تسلیم کر سکتے ہو کہ تم نے ہی صوبائی حکومتی عہدوں کے ذریعے ملکی خزانہ، وسائل ذرائع آمدن، تجارت، مال و دولت کو ان غدار، **ملک** دشمن مُجرموں کی ملکیت بنا کر رکھ دیا۔ تو نے ملکی غدار انگریز کے جاگیردار، سرمایا دار پروردہ مُجرموں کو چاروں صوبوں تک پھیلا کر **ملک** کی حکومت اس غدار، **ملک** دشمن حکومتی ٹولہ کے سپرد کردی اور ان کو سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا۔ عوام کو صوبائی سطح تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا دین بھی لوٹ لیا اور دنیا بھی۔ (ہوئے تم دوست جن کے دشمن ان کا آسماں کیوں ہو)!

۸۱۔ مسٹر بھٹو! اس کے علاوہ چاروں صوبوں میں اپنے اپنے علاقوں کے جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے ایم پی اے، مشیر و وزیر، گورنر، وزیر اعلیٰ اور ان کا مراعات یافتہ طبقہ حکومتی ایوانوں پر قابض ہوگیا۔ عوام ان کے قیدی غلام اور محکوم بنا دیے گئے۔ مسٹر بھٹو تمہارا یہ دھوکہ ایک قومی المیہ بن چکا ہے۔

۸۲۔ صوبائی سطح پر تھانے، پٹوار خانے اور کچہریاں بکنے لگے۔ پوسٹنگ، ٹرانسفر بغیر سفارش اور رشوت کے ہونا بند ہوگئیں۔ کوئی کام ایم پی اے کی رشوت اور سفارش کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ حکومتی فوج، سیاسی ٹولہ **ملک** میں دہشت گردی اور انارکی پھیلا کر **ملک** میں طالبان کے نام پر قتال کر رہا ہے



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۸۳۔ اصل مُجرموں کو قتل اور ہر قسم کے جرائم کے کیسوں سے فارغ اور ان کی جگہ معصوم و بے گناہ عوام کے خلاف جھوٹے بوگس، جعلی، بے بنیاد کیس تھانوں میں درج کروانے کے جرائم پھیلتے گئے۔ عدل وانصاف ختم ہوتا گیا۔ اندھی عدلیہ بغیر حقائق جانے، جھوٹے مقدمات کی روشنی میں معصوم، بیگناہ عوام کو قید و بند کی سزائیں دیتی اور پھانسی کے پھندے پر لٹکاتی چلی آرہی ہے۔ انتظامیہ اور عدلیہ، تھانے اور کچہریاں ان حکومتی مُجرموں کے ظلم اور عدل کشی کی داستاں رقم کیے جارہے ہیں۔

۸۴۔ جیلیں بڑی تیزی سے معصوم و بے گناہ عوام سے بھری جانے لگیں۔ اپنے اپنے حلقہ انتخاب کی ریاستیں ایم پی اے، ایم این اے، سینٹروں کی راج دھانیاں بن کر رہ گئیں۔ ملک کے کسی تھانے میں ان کے حکم کے بغیر کوئی پرچہ درج نہیں ہوسکتا۔

۸۵۔ جب کوئی مظلوم ان کے پاس پہنچ جاتا ہے تو یہ اس کی سفارش تھانے میں کردیتے ہیں۔ اس کے جانے کے بعد ساتھ ہی تھانے میں ہدایت دی جاتی ہے کہ مقررہ فیس وصول کیے بغیر پرچہ درج یا پرچہ سے فارغ نہیں کرنا۔ ٹیلیفون کرنے کے بعد یہ بات بھی سائل کو سمجھادی جاتی ہے کہ پولیس والے بہت کرپٹ ہوچکے ہیں، سفارش کے ساتھ ان کی خدمت بھی کردینا۔

۸۶۔ ادھر تھانے میں ٹیلیفون کردیا جاتا ہے کہ سائل سے اس کی حیثیت سے کم رشوت نہیں لینی۔ ان کی سفارشات کا فیض دوسرے محکمہ جات سے بھی اسی طرح جاری رہتا ہے۔

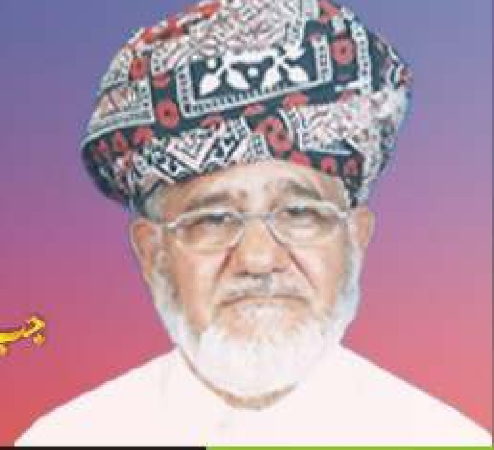
۸۷۔ وہ پراپرٹی ڈیلر بھی ہیں اور قبضہ گروپ بھی۔ ملک میں تمام قبضہ گروپ ان کی زیرنگرانی قبضہ لیتے اور دیتے ہیں۔ غریب، یتیم، بیواؤں، کمزور، کمتر، بے بس عوام کی جائیدادیں چھین لی جاتی ہیں۔ تھانوں اور کچہریوں میں ان کی شنوائی ہو نہیں سکتی۔ دن بھر کی کمائی کا حصہ ہر تھانے سے ان کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح پٹواریوں سے لے کر بجلی، گیس کے دفاتر تک ان کی سفارش کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر، مشیر وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنر، وزیراعظم، صدرِ مملکت یا ان کے بیٹے یا ان کے خاندان کے افراد ملک بھر میں ہر قسم کا مُجرمانہ دھندا، بحریہ ٹاؤن اور ڈی ایچ اے جیسے پراپرٹی کے ادارے اسی سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کے مُجرم چلائے جارہے ہیں۔ سرکاری زمین اور سرکاری ملکیتوں پر کالونیاں بنتی جارہی ہیں۔ رقم صدر مملکت تک پہنچتی ہے۔

۸۸۔ مسٹر بھٹو! کیا یہ حقیقت نہیں کہ تمام ظلم اور تمام دہشت گردی تمھاری ہی پیدا کردہ ہے؟

۸۹۔ مسٹر بھٹو! تم نے عوام الناس کو روٹی کپڑا، مکان مہیا کرنے کا حسین و دلکش نعرہ اور وعدہ دیا۔ وہ تمھارے اس پرفریب دلکش نعرہ اور وعدہ کے جال میں پھنس گئے جو مخلوق خدا کے ساتھ ایک گھناؤنا دھوکہ تھا۔ جو عوام الناس کے دلوں میں اتر گیا۔ پاکستانی عوام اس وعدہ کی تکمیل کے لیے مسٹر بھٹو تمھاری پیپلز پارٹی کے مرکز پر اکٹھے ہوگئے۔ پاکستانی عوام نے مسٹر بھٹو کو اپنا سچا، ہمدرد، پُرخلوص ساتھی اور اہل وفا سچا ہم وطن اور عظیم محسن مان کر اپنا لیڈر رچنا تھا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — باب 22 پیرا 96-90 — ذوالفقار علی بھٹو اور فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان جنہوں نے ملک دولخت کیا، انکا آغاز و انجام

۹۰۔ عوام نے تمام دوسری سیاسی جماعتوں کو ناک آوٹ کر دیا۔ تمام صوبوں میں پیپلز پارٹی کے وفاقی صوبائی اسمبلی ممبران کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ کوئی قانون پاس کرنے میں مسٹر بھٹو تم کو کسی قسم کی دِقت پیش نہ آتی تھی۔ کثرت رائے سے ہر قسم کا قانون پاس کرنے کا اختیار مسٹر بھٹو کو حاصل ہو چکا تھا۔ عوام نے مسٹر بھٹو کو سول ڈکٹیٹر کا تاج پہنا دیا۔

۹۱۔ مسٹر بھٹو! تم نے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں کے ساتھ دھوکہ کیا۔ چاروں صوبوں میں جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کو پھیلا دیا اور ان کی حکومتی بالا دستی اہلِ وطن پر مسلط کی۔ وہ جمہوریت کے ایم این اے، ایم پی اے پٹوارخانوں، تھانوں، کچہریوں اور زمین مافیہ کے دہشت گرد بنے، ملک میں معاشی معاشرتی دہشت گردی پھیلا کر رکھ دی۔

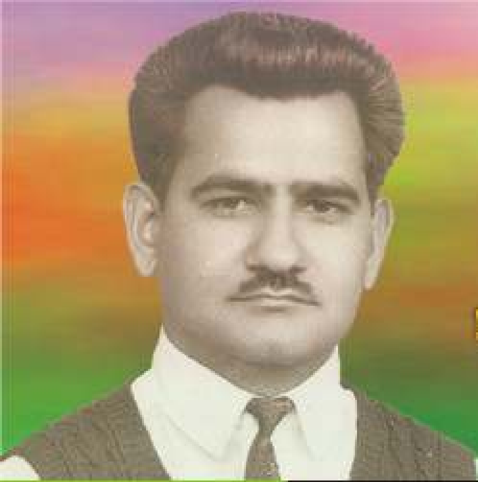
۹۲۔ عوام الناس کو صوبائی سطح پر ان کا غلام، قیدی بنا کر رکھ دیا۔ ان کے حکومتی شاہی اخراجات کا کثیر بجٹ مہیا کرنا ان صوبوں کے عوام کی ذمہ داری بنا دی۔ کسی سیاسی جماعت نے ملک میں چار صوبوں میں چار صوبائی حکومتیں قائم کرنے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ کیونکہ تمام سیاسی جماعتوں کا مفاد تمام صوبوں پر ان کی حکومتی اجارہ داری کے ذریعے ملکی خزانہ لوٹنے میں مضمر تھا۔

۹۳۔ مسٹر بھٹو! کیا تم ۱۸ کروڑ اہلِ وطن غریب مُسلم اُمہ، ان کی نسلوں کے دوست تھے یا جاگیردار سرمایا دار تمام سیاسی جماعتوں، حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے محسن عظیم تھے۔

۹۴۔ اے دنیا والو دیکھو اور سنو! فطرت کا مکافات عمل جاری تھا۔ مسٹر بھٹو! تو نے اپنے پیارے ڈیڈی فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان کی حکومت کا تختہ الٹا۔ جس کے بعد مسٹر بھٹو عوام نے تجھے سول ڈکٹیٹر کا تاج پہنایا اور تو نے افواج پاکستان کی سپاہ کو زیر کرنے کے لیے ایک کمزور اور سادہ سے اپنی پسند کے فوجی جرنیل ضیاء الحق کو دوسرے سینئر جرنیلوں پر ترجیح دے کر فوج کا سپہ سالار بنایا۔ جس نے تمھاری حکومت کو نہ صرف ختم کر دیا بلکہ تجھے بھی تختہ دار پر لٹکا دیا۔

۹۵۔ مسٹر بھٹو! تم اور تمھارے تمام جماعت کے تمام سیاسی رفقا اور جمہوریت کے نظامِ حکومت کے تمام سیاسی جماعتوں کے سیاستدان تو جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے دو صوبوں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو تو اکٹھا رکھ نہ سکے۔ تم سے مزید بھلائی کی کیا توقع رکھی جاسکتی تھی۔

۹۶۔ مسٹر بھٹو چار صوبوں کو تم کیسے قائم رکھ سکتے ہو؟ کیا تم مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ فرزندان اور ان کی نسلوں کے دوست تھے یا دشمن؟ کیا تم ملک کے دوست تھے یا دشمن؟ اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور اس کے فرزندان! غور سے سن لو۔ آج پھر مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے دو صوبوں کی طرح آج کے پاکستان کے چاروں صوبوں میں قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف ان سیاستدانوں نے صوبائی تعصب، نفرت و نفاق، لوٹ مار ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے کے جرائم کو اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ چاروں صوبوں میں کئی مجیب الرحمان اور کئی مسٹر بھٹو پیدا ہو رہے ہیں۔ خدا خیر کرے!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

بلائے وقت | ذوالفقار علی بھٹو اور فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان جنہوں نے ملک دولخت کیا، انکا آغاز و انجام | باب 22 پیرا 100-97

۹۷۔ مسٹر بھٹو کے پروردہ جمہوریت کے غاصبو! اس ظلم سے باز آجاؤ! مُسلم اُمہ یہ جان چکی ہے کہ ملک میں صوبوں کا اضافہ جمہوریت کے جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ کا پھیلاؤ ہے۔ عوام کی محنت و مشقت کی کمائی لوٹنے، صوبوں پر اپنی حکومتی گرفت مضبوط کرنے اور عوام کو محکوم بنانے کی کوشش ہے

۹۸۔ مسٹر بھٹو ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر جمہوریت کے نظامِ حکومت کے چاروں صوبوں کے ٹولہ کا حکومتی شاہانہ بجٹ اور شاہی اخراجات کا اضافی خرچ عوام کے معاشی، معاشرتی قتال کا پھیلاؤ ہے۔ صوبوں میں سیاسی دہشت گردوں کی حکومتی سرفرازی کا پھیلاؤ ہے۔

۹۹۔ قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات پر مشتمل شورائی جمہوری نظامِ مملکت یعنی اسلامی جمہوریت کا نفاذ جمہوریت کے جاگیردار، سرمایادار طبقاتی حکومتی ٹولہ، طبقاتی نظامِ حکومت کے غاصب، باطل، استحصالی، طبقاتی نظام و سسٹم اور طبقاتی معاشی، معاشرتی قتال اور ان کے مخلوط نظامِ حکومت کے مُجرم مرد و زن کے حکومتی ٹولہ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ شورائی جمہوری نظامِ مملکت کا نفاذ ان کی مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کی سرفرازی کا خاتمہ ان کی موت ہے۔ جس سے اب یہ بچ نہیں سکتے۔ صرف پیپلز پارٹی کے ورکر اور ووٹر ہی نہیں، تمام سیاسی جماعتوں کے ورکروں، ووٹروں کو اپنے معاشی معاشرتی دہشت گرد سیاستدانوں، سیاسی رہنماؤں جو ایک ہی غدار قبیلہ کے لوگ ہیں، ان کا از خود احتساب کرنا ہوگا۔ ان سے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت اور ملکی خزانہ محفوظ کرنا، ان کی ملکی اجارہ داری کو ختم کرنا، ان کے سرکاری شاہی اخراجات، شاہی ایوانوں، سرکاری اور غیر سرکاری سرے محلوں، رائے ونڈ ہاؤسوں، بنی گالا ہاؤسوں، شاہی پیلسوں، انمول گاڑیوں، شاہی تنخواہوں اور شاہی سرکاری سہولتوں، ان حکومتی دہشت گردوں کی جانوں کے تحفظ کے پروٹوکول کے شاہی اخراجات کو ختم کرنا اور ان کے ملکی اور غیر ملکی بنکوں میں پڑا ہوا خزانہ ضبط کرنا عوام کا حق ہے۔ ان کے مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا خاتمہ ان کی اور ان کے غاصبانہ طرزِ حکومت کی موت ہے۔ ملک و مِلت کی آزاد زندگی کا آغاز ہے۔

۱۰۰۔ مسٹر بھٹو تو نے تو غریب، مجبور، بے بس، محکوم عوام کو فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان کے مارشل لا سے نجات کا راستہ بتایا تھا۔ تو نے جاگیردار، سرمایادار کی حکومتی بالادستی کو ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تو نے ان کی جائیداد ضبط کرنے کا سندیسہ دیا تھا۔ تو نے ملک میں اعتدال و مساوات کا نظام نافذ کرنے، ملک میں عدل قائم کرنے کا راہ دکھایا تھا۔ تو نے تو پیپلز پارٹی کی مساوات اخبار اسی نظریہ کو پروان چڑھانے کے لیے نکالی تھی۔ تو نے تو غریبوں کو روٹی کپڑا اور سر چھپانے کے لیے مکان اور چھت مہیا کرنے کی نوید دی تھی۔ یہی حقائق اور وجوہات تھیں، جس کی بنا پر عوام نے تجھے قومی ہیرو بنا دیا۔ تمہارے انمول اقتدار مہیا کیا اور حکومت کا تاج پہنا دیا۔



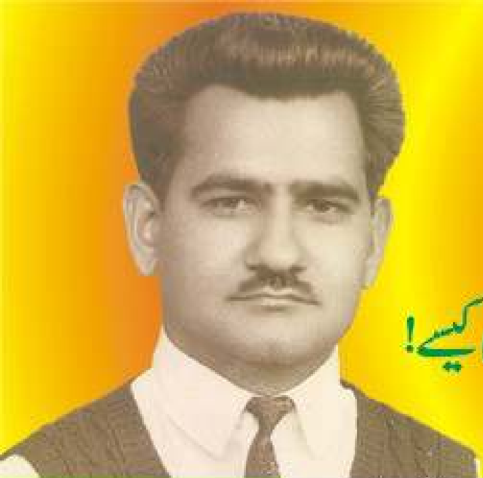
بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۰۱۔ تو نے تو فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان کی ایک قومی اسمبلی کے اخراجات کم کرنے کی بجائے ملک میں مزید پانچ اسمبلیاں بنا کر ملک کے تمام جاگیر دار، سرمایا دار غدار ٹولہ کو چاروں صوبوں کی چار مزید اسمبلیاں پر مسلط کر دیا۔ سینٹ کی پانچویں اعلیٰ قانون ساز اسمبلی بنادی۔ وفاقی اسمبلی کے ممبران کی تعداد بڑھانے کے موقع فراہم کر دیے۔ جاگیر دار، سرمایا دار سیاسی حکومتی ٹولہ کو چاروں صوبوں، اور سینٹ تک پھیلا دیا۔ عوام کو تو نے تو ان کا غلام، محکوم بنا کر رکھ دیا۔

۱۰۲۔ اگر ملک میں قرآنِ حکیم کا آئین اور اسلامی جمہوری نظام نافذ العمل ہوتا۔ تو ان کو ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند، بیروزگار کی طرح قومی خزانہ سے ضروریاتِ حیات مہیا کی جاتیں۔ اسی طرح ان کو ایک شہری کی طرح ایک کٹیا، ایک مکان سرکاری طور پر سر چھپانے کے لیے مہیا کیا جاتا، ان کو سرکاری مراعات بھی ایک کسان مزدور محنت کش، ہنر مند، اردلی، سپاہی، معلم کے معیار کے مطابق دی جاتیں۔ ان کے پروٹوکول اور انمول گاڑیوں کا کلچر ختم ہوتا۔ ان کو پبلک ٹرانسپورٹ کا راستہ دکھایا جاتا۔ ان کی لوٹ مار سے تیار کی ہوئی تمام جائیدایں ضبط کر لی جاتیں۔ ملک کا خزانہ وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت ان ملکی غدار حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افسر، منصف، فوج اور نوکر شاہی کے طالبان سے محفوظ رہتے۔ پاکستان کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملکی خزانہ چاٹ چکا ہے۔ اب حکومتی ٹولہ اور اپنے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی افسر شاہی، نوکر شاہی کے شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کیلئے آئی ایم ایف سے ۳۰۰ سو ارب کے قرضوں کا مقروض ہو چکا ہے۔ عوام انکے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں رہے۔ اب یہ قومی صنعتی ادارے فروخت کرنے کا عمل جاری کر چکے ہیں ان اداروں کے چھانٹی شدہ مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندں اور ملک کے بیروزگاروں کو حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ایسے کرنے سے باز رکھنا ہوگا۔ اگر یہ باز نہیں آتے تو انکے تمام اندرون ملک اور بیرون ممالک اقتدار کی نوک پر تیار کی ہوئی ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی اداروں پر قبضہ کرنا ان کا حق بنتا ہے۔ ان اداروں کو محنت اور ایمانداری سے چلانا ہوگا۔ زمین کو زرخیزی سے ہمکنار اور ملک کو صنعتوں سے سنوارنا ہوگا۔ ان حکومتی رہزنوں کے اربوں ڈالرز سوئس بنکوں سے واپس لانا ملکی عوام کا حق بنتا ہے۔ حکومتی ٹولہ کو پکڑ لو۔ ان سے سب کچھ واپس منگواؤ۔ ان پر کسی قسم کا تشدد کرنا ایک گناہ عظیم ہوگا۔ انکو اپنے ساتھ محنت کا عادی بناؤ اور انکے بنیادی حقوق ایک عام پاکستانی کے مطابق مہیا کرتے جاؤ پاکستان میں اسلامی جمہوریت کے یونین کونسل کی سطح پر عوام سے ایسے افراد کا چناؤ کرنا از حد ضروری ہے جنکی زندگی نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ، حسن خلق، سادہ و سلیس، قلیل ضروریات حیات، امانت و دیانت، ادب و خدمت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور اعلیٰ اہلیت کے وارثوں کا چناؤ کر کے انکے سپرد نظام مملکت کرنا اور قرآن حکیم کی حکومتی بالا دستی نافذ العمل کرنا ہوگا۔ انکا معیار حیات ایک عام کسان، محنت کش، معلم، ہنر مند کے مطابق ملکی خزانہ سے ادا کرنا ہوگا۔ انکے شاہی ایوان سادہ سی مسجد، انکے شاہی محل ایک سادہ سی کٹیا، سادگی و شرافت انکا طرہ امتیاز ہوگا۔ قرآن حکیم کے مطابق عدل قائم کیا جائیگا۔ کوئی مجرم سر اٹھا نہیں سکے گا۔ اسلامی کردار و تشخص تیار کرنا اہل وطن کی ذمہ داری ہوگی۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — پاکستانی مُسلم اُمہ قرآنِ حکیم کے خلاف استحصالی نظامِ حکومت کی متحمل نہیں — باب 23 پیرا 1-8

ا۔یاد رکھو! یہ ملک (پاکستان) کلمہ کے نام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ کے تحت معرضِ وجود میں آیا تھا اور اسی نام اور نظام پر قائم رہ سکتا ہے۔مُسلم اُمہ کا مزاج اسلامی ہے۔پاکستان جمہوریت کے غیر اسلامی طبقاتی مخلوط نظامِ حیات اور امتیازی معاشی، معاشرتی نظام کا متحمل نہیں۔

۲۔قرآنِ حکیم کا آئین، منشور، نظامِ حیات، ضابطہٗ حیات، اخلاقیات، اسوۂ حُسنہ، حُسنِ خلق، اعتدال و مساوات، اخوت ومحبت، امانت و دیانت، عدل و انصاف، قرآنی تعلیمات، دینی تعلیمی نصاب، تعلیمی درسگاہوں کے نظامِ مملکت سے وابستہ ہے۔جمہوریت کے طبقاتی نظامِ حکومت کے جاگیردار سرمایادار طبقاتی حکومتی ٹولہ ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سینٹ وفاق اور صوبائی حکومتوں کے استحصالی نظامِ حکومت اور ان کے غاصب حکومتی ٹولہ وطبقہ کے پھیلاؤ میں نہیں۔

۳۔شورائی جمہوری نظامِ مملکت کا دینی راستہ اختیار کرلو۔اعتدال و مساوات اور عدل کا مسئلہ بھی حل ہوگا اور روٹی کپڑا مکان بھی وافر ملے گا۔ملک میں زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

۴۔جب مملکت کے سربراہ کی زندگی کا معیارِ حیات ملک کے عام شہری یا دیہاتی سے بھی کم تر ہوگا۔ملک ومِلّت کا خزانہ، مال و دولت، وسائل، ذرائع آمدن، سربراہ مملکت اور نظامِ مملکت چلانے والے کارندوں کے کرپٹ ہاتھوں سے محفوظ ہوگا، ان کے شاہانہ تصرف اور ان کی ملکیت نہیں بنے گا۔

۵۔مخلوقِ خدا کے حقوق غصب کرنے کی بجائے ان کا تحفظ ہوگا۔اعتدال و مساوات اور عدل کا نظام قائم ہوگا۔عدالتیں قرآنِ حکیم کی روشنی میں عدل وانصاف کے نظام کی پیروی کرتی رہیں گی۔مخلوقِ خدا کو انصاف مہیا ہوتا رہے گا۔اہلِ وطن کا ملک کے خزانہ اور وسائل پر برابر کا حق ہوگا۔

۶۔مساجد عدالتوں کا طیب فریضہ ادا کرنے کا رول ادا کرنے کے لیے مختص ہوں گی۔عدلیہ کا فریضہ احسن طریقہ سے ادا ہوگا۔انتظامیہ کا ادارہ ایف آئی آر موقع پر جاکر حقائق کی روشنی میں درج کرنے کا پابند ہوگا۔معصوم، بے گناہ جیلوں میں بند، مُجرم کیسوں سے باہر دندناتے نہیں پھریں گے۔عدلیہ جھوٹے کیسوں کی سماعت اور ان کے تحت بے گناہ عوام کو پھانسی پر نہیں لٹکائے گی

۷۔اگر کوئی انصاف کے ادارے کا فرد جان بوجھ کر نظامِ عدل کے خلاف طرزِ عمل اپنانے یا دوسروں کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کا مرتکب ہوگا۔اس عدلیہ کے منصف کو اس مُجرم سے بھی زیادہ خوفناک، اذیّت ناک سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۸۔جس ملک میں نظامِ عدل کی سمت درست ہو اور انصاف عوام کو میسر ہو، وہاں ہر قسم کی معاشی معاشرتی برائیاں دم توڑ جاتی ہیں۔ملک امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔عوام کو بیدار رہنا پڑے گا اور یہ عمل جہاد کے بغیر جاری نہیں ہوسکتا۔جمہوریت کے باطل نظامِ حکومت کے خلاف جہاد کرنا اور بے دین حکومتی ٹولہ کا خاتمہ کرنا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ ان کی نسلوں کا دینی فریضہ ہے۔

۹۔ قرآنِ حکیم کے نظامِ عدل کو قائم کرنے کے لیے قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو پاکستان میں متعارف کرانا، قرآنِ حکیم کی روشنی میں تعلیم و تربیت کے نصاب کا اجرا کرنا، دینی تعلیمی اداروں، مسجد شریف کو بحال کرنا، اعلیٰ و افضل اساتذہ کرام کی تربیت کے لیے مسجد شریف کا پاکیزہ ماحول مہیا کرنا، علم سیکھنے اور سکھانے کو عبادت کا حصہ بنانا، دین کی روشنی میں دورِ حاضر کے مطابق جدید تدریسی کورس سے متعارف کرانا، ایک جیسا تربیتی نظام قائم کرنا، تحقیقی ذوق اور غور و فکر کے نظام کو بحال کرنا، عشقِ رسول ﷺ کے مے خانے کے جامِ جاری کرنا، مادہ پرستی کے ظلمت کدہ کے دورِ مادیت کو سرمۂ نجف کا نُورِ بصیرت عطا کرنا، قلب و جگر کی الہامی، رُوحانی قوتوں کو بیدار کرنا، بنی نوعِ انسان کا کھویا ہوا مقام دینِ ابراہیم علیہ السّلام کے چراغوں سے روشن کرنا، روشن ضمیر اور روشن خیال دستورِ حیات کے نظام کو فروغ دینا، خدمتِ خلق اور ادبِ انسانیت کے درس جاری کرنا، اخوت و محبت کی شمع روشن کرنا، مادہ پرست فلاسفرز کے باطل نظریات، غاصب اخلاقیات، فاسق تعلیمات کا تیار کیا ہوا استحصالی نظامِ حیات اور اس کے کلچر کو دینِ ابراہیمی کے اہلِ کتاب پیغمبران کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی حکومتی سرفرازی قائم کرنا، دین کی روشنی میں انسانی فلاح و بہبود کی تہذیب تیار کرنا، دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے اشد ضروری ہے۔

۱۰۔ مادہ پرست فلاسفرز اور دینِ ابراہیم علیہ السّلام کے پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے فرق کو سمجھنا اور سمجھانا معاشی اور معاشرتی زندگی کو اعتدال و مساوات کا جام پلانا مُسلم اُمہ اور تمام پیغمبران کی اُمتوں کا بنیادی فرض ہے۔ اس پر چلنا اشد ضروری ہے۔

۱۱۔ ان مادہ پرست فلاسفرز کے چند پرستار باطل جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت کی مادہ پرستی اور نفسانی خواہشات، جو خود غرضی، مادی خوشحالی، اقتدار و حکومت کے حصول کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ وہ انفرادی، قومی، ملکی اور حکومتی سطح پر انسانی بنیادی حقوق کو تہہ و تیغ کر دیتے ہیں۔ وہ مادی طاقت، مادی وسائل کے بل بوتے پر سینہ زوری، چھینا جھپٹی کرتے ہیں۔ وہ جمہوریت کے ذریعے انسانی قتال، معاشی قتال، معاشرتی قتال اور استحصالی نظامِ حیات کی پیروی کرتے اور کرواتے ہیں

۱۲۔ جمہوریت ایک باطل، غاصب، نظامِ حکومت ہے جس کے ذریعے مادہ پرست فلاسفرز کے چند معاشی پرستاروں کا حکومتی ٹولہ ایک استحصالی نظامِ حکومت دینِ ابراہیمی کے اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں پر مسلط کر دیتا ہے۔ کروڑوں انسانوں کو جمہوریت کے نظام یعنی سسٹم کی گرفت میں لے لیتا ہے۔ جس کو روکنا اور تدارک کرنا پیغمبران کی اُمتوں کا بنیادی فرض بن چکا ہے۔ تاکہ وہ پیغمبران کی الہامی کتابوں کی تعلیمات کی روشنی میں کردار و تشخص کو سنوار کر زندگی گزار سکیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۳۔ پیغمبران کی اُمتوں اوران کی نسلوں کے فرزندان کو چھ ہزار معاشی معاشرتی جاگیردار، سرمایا دار، نوابوں سرداروں، خانوں کی جمہوریت کی مقتل گاہ میں دھکیل دیا۔ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کا شاہی قلیل ساجمہوریت کا حکومتی ٹولہ اوران کا مسلط کیاہوا غاصبانہ جمہوریت کا طبقاتی نظامِ اورسسٹم حکومت پاکستان کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اوران کی نسلوں پر قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف مسلط کررکھا ہے۔ مُسلم اُمہ کو جمہوریت کے کُفر کے نظریات میں کنورٹ کیے جارہے ہیں۔

۱۴۔ اس غاصب حکومتی ٹولہ کی نسلوں پر مشتمل، انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کا فارغ التحصیل فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی نوکر شاہی کا شاہی سرکاری دہشت گرد طبقہ ملک کا غاصب استحصالی نظامِ حکومت چلاتا ہے۔ اس نظامِ حکومت کے ذریعے ملک کا تمام خزانہ، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارتی ادارے، ملیں فیکٹریاں، کارخانے سب ان کی ملکیت بن جاتے ہیں۔ ملک میں یہ مُجرم دندناتے پھررہے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اوران کی نسلیں ملکی خزانہ اوروسائل سے محروم کردی گئی ہیں۔

۱۵۔ ان کے علاوہ ۷۰ فیصد کسانوں کا پیدا کیاہوا خام مال اور ہر قسم کی پیداوار، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہُنرمندوں کے تیار کیے ہوئے کارخانے ملیں، فیکٹریاں اوران سے رات دن کی محنت سے تیار کی ہوئی مصنوعات اوران کی خون پسینے کی قلیل سی کمائی ٹیکسوں، مہنگائی اورضروریاتِ حیات کی قیمتوں میں اضافوں کے بے رحمانہ استحصالی جمہوریت کے باطل، غاصب نظامِ حکومت کے ذریعے چھین لیتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ نے عوام کو بے بس، مجبوراور معذور بنارکھا ہے۔

۱۶۔ ان غاصبوں نے تمام استحصالی قوانین پر مشتمل جرائم کو صداقتوں اورتمام قرآنِ حکیم کی صداقتوں کو جرائم کا نام دے رکھا ہے۔ ان حکومتی جرائم کی صداقتوں کو منوانے کے لیے ملکی سطح پر فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کی سرکاری دہشت گرد فوج ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اوران کی نسلوں پر مسلط کررکھی ہے۔ ان کی پشت پناہی الیکٹرک میڈیا، ریڈیو، ٹی وی، اخبارات کرتے چلے آرہے ہیں۔ جن کے ذریعے وہ اصل حقائق کو منظر عام پر آنے ہی نہیں دیتے اور جرائم کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ قانونی شکنجوں سے میڈیا کو پابند اور مجبور بنادیا گیا ہے۔ وہ حکومتی غاصب ٹولہ کی مرضی کے خلاف کچھ لکھ نہیں سکتے۔ میڈیا کو پابندیوں کی وجہ سے ایک حد سے گزرنے کی اجازت نہیں



بابا جی عنایت اللہ



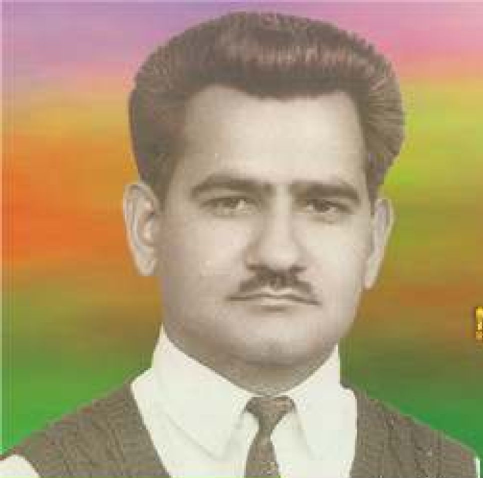
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | باب 23 پیرا 19-17 | پاکستانی مُسلم اُمہ قرآنِ حکیم کے خلاف استحصالی نظامِ حکومت کی متحمل نہیں

۱۷۔ قرآنِ حکیم، احادیثِ مُبارک، اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات مساجد شریف سے منسلک دینی درس گاہوں سے تعلیم حاصل کرنے والوں کو، جو قرآنِ حکیم کے نظریات اعتدال و مساوات، امانت و دیانت، اخوت و محبت، ادب و احترام، انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش نظام کی پیروی کی تعلیمات سیکھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں امریکہ، اس کے حواری اور ملکی حکومتی ٹولہ ان کو طالبان کے نام سے پکارتا ہے۔ امریکی اور حکومتی ٹولہ ان کو دہشت گرد کا خطاب دیتا ہے۔

۱۸۔ کتنی بدنصیبی کی بات ہے! جو دینی طلبا قرآنِ حکیم کے نظریات کے تحت چادر اور چاردیواری کے تحفظ کی بات کریں، جو شرم و حیا، عصمت و عفت کے تحفظ کی بات کریں، جو بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زناکاری کے نظام کو روکنے کی بات کریں، جو قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کو ختم کرنے کی بات کریں، جو حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ کے حضور نبی کریم ﷺ کے اخلاقیات کے نظامِ حیات کی بات کریں، جو قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات پر مشتمل اسلامی نظامِ حکومت کی بات کریں۔ اسلامی ضابطۂ حیات، نظامِ حیات اور طرزِ حیات کے نفاذ کی بات کریں، جو اسلامی اعتدال و مساوات کے نظام کی بات کریں۔ جو اسلامی عدل و انصاف کا نظامِ حکومت قائم کرنے کی بات کریں، جو مغربی فحاشی، بے حیائی، بدکاری زناکاری کے کلچر کو روکنے کی بات کریں ان کو دہشت گرد کا نام دے کر ان کا قتال جاری کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح تمام محبِ اہلِ وطن طالبان اور دہشت گرد بن چکے ہیں۔ ان کا قتال ڈرون حملوں اور جدید اسلحہ سے کرنا اپنی حکومت اور امریکہ اور نیٹو فورسز کا حق بن چکا ہے۔ اس کو روکنا اور اس کا تدارک کرنا، ان کے خلاف جہاد کرنا، ان کے استحصالی نظامِ حکومت کا خاتمہ کرنا ہر اہلِ وطن پر فرض بن چکا ہے۔

۱۹۔ دوسری طرف جاگیردار، سرمایادار مادہ پرست غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی سرکاری دہشت گرد طبقہ کی شاہی اولادیں انگریز کے مسلط کیے ہوئے ایچی سن کالج جیسے ملک میں پھیلے ہوئے انگریزی زبان کے تیار کرنے والے انگریزی زبان کے دہشت گرد سکالر، جن تعلیمی اداروں کے اخراجات یہی غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی سرکاری دہشت گرد طبقہ ہی برداشت کر سکتا ہے۔ جہاں سے افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے حکومتی شاہی دہشت گرد سکالرز تیار ہوتے ہیں۔ جن کے ذاتی اخراجات شاہانہ، حکومتی اور ذاتی گاڑیاں ان کے لیے ان کے والدین کی طرف سے وقف ہوتی ہیں۔ وہ مخلوط تعلیمی سوسائٹی کے شہزادے، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے نظام کے رُوحِ رواں، ہوٹلوں اور کلبوں کی زندگی کے نظامِ حیات کے پرستار، فلموں، انٹرنیٹ کی فحاشی بے حیائی کے نظامِ حیات کے عادی مُجرم، مادہ پرستی کے نظامِ حیات کے پروردہ، برہمن اور شودر کی تفریق کے نظامِ حیات کے حکومتی مُجرم۔ فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب کا بیٹا گوہر ایوب یا صدرِ مملکت کا بیٹا بھٹو زرداری ہو۔ وزیرِ اعظم یوسف رضا گیلانی کے بیٹے ہوں یا نائب وزیرِ اعظم چوہدری پرویز الٰہی کا بیٹا مونس الٰہی ہو یا وزیرِ اعلیٰ شہباز شریف کا بیٹا حمزہ شریف ہو یا سپریم کورٹ آف پاکستان کے چوہدری افتخار کا بیٹا ارسلان ہو یہ بھی ہمارے ملک کے آنے والے لٹیرے، رہزن، بدترین غاصب حکمران اور مراعات یافتہ شاہی سرکاری دہشت گرد طبقہ کے وارث ہیں۔ پاکستان کے کسان، مزدور، محنت کش، ہُنر مند ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں اسی طرح غربت تنگ دستی، بیروزگاری، فاقہ کشی کی زندگی سے دوچار ہوتی رہیں گی۔ خود کشیاں، خود سوزیاں ان کا نصیب بنا رہے گا۔ عوام ضروریاتِ حیات کے لیے تڑپتے ترستے رہیں گے۔ مغربی جمہوریت کا مادہ پرست حکومتی ٹولہ اسمبلیوں کے تخلیق کردہ کالے قوانین کے ذریعے ان کو قیدی، غلام، خادم، مجبور، معذور اور محکومی کی زنجیریں پہناتا رہے گا۔ جمہوریت کا غاصب نظامِ حکومت کا حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ، طبقاتی تعلیمی اداروں سکول کالجز، یونیورسٹیوں سے سرکاری طبقاتی سکالر فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا تیار کرتا رہے گا مخلوط تعلیم کے ذریعے ان کے مرد و زن فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا مغربی کلچر تیار کرتا رہے گا۔ قرآنِ حکیم پر اسمبلیوں کے تخلیق کردہ استحصالی قوانین مسلط ہوتے رہیں گے۔ ملک و ملت کُفر میں کنورٹ ہوتی رہے گی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۲۰۔ پاکستان میں بسنے والی ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو غور کرنا ہوگا کہ جاگیردار، سرمایہ دار سیاسی حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ، فوجی ڈکٹیٹر کون ہیں۔ ان کے آپس میں کیا تعلق، کیا مشترکہ مقاصد ہیں۔

۲۱۔ کیا انگریز کا جمہوریت کا مسلط کیا ہوا نظامِ حکومت پاکستان پر اس وقت بھی مسلط نہیں! کیا جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی ٹولہ انگریز کی باقیات نہیں! کیا مراعات یافتہ شاہی طبقہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی انگریز کے طبقاتی تعلیمی اداروں کے سکالرز نہیں! انگریز کا سیاسی حکومتی ٹولہ ہو یا فوجی ڈکٹیٹر کا سیاسی حکومتی ٹولہ ہو، یہ دونوں انگریز کا پیدا کردہ ایک ہی ٹولہ نہیں! کیا انگریز کا تخلیق کردہ جمہوریت کا نظامِ حکومت یہی سیاسی اور فوجی ٹولہ چلاتا نہیں! کیا منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی یعنی انتظامیہ اور عدلیہ حکومتی ٹولہ کا ہراول دستہ نہیں!

الف۔ کیا پاکستان میں سیاسی، فوجی مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کے آئین کے خلاف مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط نہیں!

ب۔ کیا پاکستان میں طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی حکومتی ٹولہ، طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ قرآنِ حکیم کے الہامی آئین کے خلاف جمہوریت کا نظامِ حکومت اسمبلی ممبران یعنی انسانی تخلیق نہیں!

پ۔ کیا پاکستان میں مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت، قرآنِ حکیم کے آئین کے خلاف جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا پیدہ کردہ نہیں!

ت۔ کیا پاکستان میں قرآنِ حکیم کے آئین اور ۷۳ کے آئین کی روشنی میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف والی اسلامی تہذیب تیار یا مغربی جمہوریت کے نظریات کی روشنی میں اس کو ختم کرنے والا طبقاتی معاشرہ تیار ہو رہا ہے۔ مخلوط نظامِ حیات سے بے حیائی، زناکاری اور معاشی معاشرتی استحصالی کلچر فروغ نہیں پا رہا۔ کیا ایسے باطل، غاصب کلچر کے سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کے مراعات یافتہ پرستاروں کی حکومتی رٹ تسلیم کرنا جائز ہے۔ کیا مغربی جمہوریت قرآن حکیم کے نظریات اور تعلیمات کے خلاف متضاد اور متصادم نظامِ حکومت نہیں۔ کیا این آر او کا مجرم حکومتی ٹولہ پاکستان پر مسلط نہیں، کیا اس غیر اسلامی نظامِ حکومت کی اطاعت کے بعد ہم مسلمان کہلا سکتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے کہ آپ خود حقائق کی روشنی میں فیصلہ کریں کہ **ملک** کے ملزم، مُجرم اور دہشت گرد کون ہیں؟ جمہوریت کا غاصب حکومتی ٹولہ یا ان کا مراعات یافتہ ملکی خزانہ کو چاٹنے والا دہشت گرد طبقہ؟ یا دینی تعلیمات حاصل کرنے والے دینی درسگاہوں کے طلبا؟

جمہوریت کا مُجرم غاصب حکومتی ٹولہ جو ملکی خزانہ اور وسائل اپنی ملکیت و وراثت بنا چکا ہے۔

جمہوریت کا مُجرم غاصب حکومتی ٹولہ جو ملکی وراثت کو اپنی ملکیتیں بنا چکا ہے۔

جمہوریت کا مُجرم غاصب حکومتی ٹولہ جو **ملک** میں پھیلی ہوئی تمام ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، سرے محلوں، شاہی پیلسوں، رائے ونڈ ہاؤسوں، بنی گالا ہاؤسوں کو اپنی ملکیت بنا چکا ہے۔

جمہوریت کا مُجرم غاصب حکومتی ٹولہ جو مُلکی تجارت، تجارتی اداروں کو اپنی ملکیت بنا چکا ہے۔

۲۔ جمہوریت کا مُجرم غاصب حکومتی ٹولہ جو **ملک** کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر قرانِ حکیم کا آئین، منشور، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات اور اس کیا سلامی جمہوری نظام مملکت کی بجائے مغربی جمہوریت کا مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کا استحصالی نظامِ حکومت، باطل نظریات، دین کش اخلاقیات، غاصب اسمبلی ممبران کا تیار کیا ہوا نظامِ حیات، ضابطۂ حیات اور ان کا چھ ہزار افراد کے لیے مختص کیا ہوا جمہوریت کا استحصالی نظام الیکشن، جس کے ذریعے مادہ پرست فلاسفرز کے جاگیردار، سرمایا دار مادی پرستار **ملک** پر حکومت مسلط کیے بیٹھے ہیں۔ **ملک** ان کی ملکیت اور عوام ان کے غلام، قیدی اور محکوم بن چکے ہیں۔ پاکستان پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔

۳۔ وہ جو قرآنِ حکیم، احادیث مُبارکہ اور سنت رسول ﷺ کی تعلیمات کو مساجد اور دینی اداروں میں پڑھتے، سیکھتے، سادہ و شریف زندگی دین کی روشنی میں گزارتے، امانت و دیانت کے اصول کی پیروی کرتے، اخوت و محبت کا درس دیتے، ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کا سبق یاد دلاتے اور عمل کرتے ہیں، اعتدال و مساوات کا نظام نافذ کرنے اور عدل و انصاف کو **ملک** میں رائج کرنے کی بات کرتے ہیں۔ خدمت خلق کی عبادت سے آگاہی دیتے ہیں۔ انسانیت کے لیے بےضرر اور منفعت بخش ہونے کی راہ دکھاتے ہیں۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔ جو قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنیاں پھیلاتے ہیں۔

۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ نے فیصلہ کرنا ہے کہ ملکی دہشت گرد اور انسانیت کے قاتل کون ہیں

۴۔ کیا حکومتی ٹولہ، مرعات یافتہ شاہی طبقہ دہشت گرد یا ملکی ملی مُجرم ہیں جو ملکی خزانہ کو لوٹتے اور ملکی وسائل پر قبضہ کیے بیٹھے ہیں۔ جو اعتدال و مساوات کو کچلے ہیں۔ جو طبقاتی معاشرہ اور طبقاتی معاشی تقسیم پر عمل پیرا ہیں۔ جو ملکی وسائل پر قابض ہیں۔ جو حکومت اور اقتدار پر ناجائز طریقہ کار سے مسلط ہیں۔ جن کی اولادیں افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے حکومتی سرکاری دہشت گرد ہیں جو ملکی خزانہ خود ساختہ استحصالی قوانین کے ذریعے ملک کو اپنی ملکیت بنا لیتے ہیں۔ اقتدار اور حکومت کا فریضہ یہی مُجرم ٹولہ سرانجام دیتا ہے۔ یہ حکومتی سرکاری دہشت گرد ملک کے اقتدار اور حکومت کو چلاتے ہیں۔ ملک کا تمام خزانہ ان کی ملکیت اور ۱۸ کروڑ عوام ان کے غلام، قیدی اور محکوم بن چکے ہیں۔ ملکی خزانہ، ملکی وسائل، ملکی مال و دولت، ملکی تجارت عوام کے لیے شجر ممنوع بنا دیا گیا ہے۔ رشوت، کرپشن، کمیشن کے وہ خالق و مالک ہیں۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے وسائل اور خزانہ چھین چکے ہیں

۵۔ اس حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ دہشت گرد طبقہ کے خلاف جہاد کرنا ہر اہل وطن کا حق بنتا ہے۔ کسی مسلمان کو نقصان پہنچانا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ ان حکومتی منافقوں کی حکومت کو ختم کرنا عبادت ہے! ملک کے غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے فوجی کمانڈر اور اس کے چند کور کمانڈرز، اس کی خود ساختہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق اور ایم کیو ایم پر مشتمل حکومتی ٹولہ اور اس کی حکومت کے تمام اپوزیشن لیڈران اور ممبران ملکی ناصب، اہل وطن کے قاتلوں نے اپنے اقتدار کی خاطر ملک کو خفیہ معاہدوں کے ذریعے امریکہ کا قیدی اور غلام بنا دیا ہے۔

۶۔ امریکن سی آئی اے، بلیک واٹر اور نیٹو ممالک کی خفیہ ایجنسیاں پاکستان میں دہشت گردی کے ذریعے تباہی پھیلا رہی ہیں۔ پاکستان کی وارث اور مالک بن چکی ہیں۔ پاکستان کو ایک آزاد ریاست کے اعلیٰ مقام سے محروم کر دیا گیا ہے۔

۷۔ اس کے علاوہ اس فوجی ڈکٹیٹر نے ملک کی بیشتر خفیہ دستاویزات امریکہ کے حوالے کر دیں۔ اس نے افغانستان کی جنگ میں شمسی ائیر بیس امریکہ کے حوالے کر دیا۔ جہاں سے وہ اپنے جنگی جہازوں کے لیے فیول لیتے اور جدید اسلحہ سے لیس ہو کر افغانستان پر حملے کرتے ہیں۔

۸۔ ڈیزی کٹر بموں اور نائٹروجن بموں اور جدید اسلحہ سے لیس ہو کر افغانستان کی نہتی عوام پر حملے کرنا، ان کے ملک کی تباہی کرنا، ان کی عوام کو موت کی وادیوں میں دھکیلنا، بیشتر بچے بچیوں، بوڑھوں، ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو ابدی نیند سُلاتا چلا آ رہا ہے۔

۹۔ لاکھوں انسانوں کے اعضا فضا میں بکھیرتے آ رہا ہے۔ افغانی عوام کو نکیلیں ڈال کر پنجروں میں بند کر کے اپنے ملک کی جیلوں میں بھیجتا، اذیتیں دیتا، انسانیت کی توہین کرتا، اس تمام ظلم و قتال کا مُجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ہمجولی چند فوجی کمانڈر، اسکی خود ساختہ سیاسی حکومتی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور اس کے دور حکومت کے تمام حکومتی اور اپوزیشن کے ارکان ملک کے غدار اور مُجرم ہیں۔ ان تمام سیاستدانوں کو بلیک لسٹ کر کے اُن کے جرائم کی نوعیت کے مطابق ان کو پھانسی کے پھندے تک پہنچانا عدلیہ کا فرض، ان کے خلاف جہاد کرنا، مُسلم اُمہ کا دینی فریضہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۰۔شمالی علاقہ جات کے مرد وزن، بچوں، بوڑھوں کا اِجتماعی قتال طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر امریکہ کے ڈرون حملوں اور اپنی افواج کے ذریعے اپنے مذہب پرست عوام کا قتال کروانا ایک نا قابل معافی جرم ہے۔غیر ملکی ایجنسیوں کے ذریعے انسانی قتال کروانا اور ان کو طالبان کے کھاتے میں ڈالنا ان کا حکومتی وطیرہ بن چکا ہے۔اس طرح ایک تو طالبان کی شہرت کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور دوسرے قرآنِ حکیم کے نظریات کو غیر فطرتی، غیر انسانی قرار دے کر دینِ ابراہیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے مادہ پرست نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے تابع فرمان اور ان کی سرکاری بالا دستی مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ان قرآنِ حکیم کے مُنکروں اور ملکی غداروں اور اہلِ وطن کے قتال کے مُجرموں کے خلاف جہاد کرنا، ان کو حکومتی ایوانوں سے باہر نکالنا مُسلم اُمہ کی نسلوں کا طیّب فریضہ بن چکا ہے۔ان مادہ پرستوں کو مسلمان کے نام سے پکارنا اِسلام کی توہین ہے۔یہ اسلام کے منافق ہیں، مُسلم اُمہ کے فرزندان کے قاتل اور ملکی غدار ہیں۔

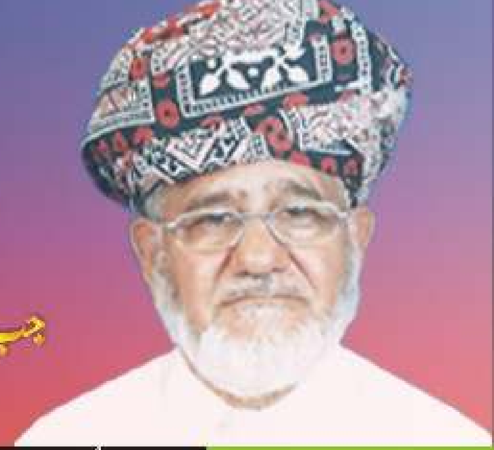
۱۱۔تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان کو مادیت کے پرستاروں کے نام یعنی یہودی، عیسائی یا مسلمان کہہ کر پکارنا ایک دھوکہ، گناہ اور جرم عظیم ہے۔ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے سب سے پہلے برطانیہ میں گرجا و کلیسا، پادری و بشپ اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی تعلیمات، نظریات، اخلاقیات، اس سے تیار ہونے والی مذہبی تہذیب کی سرکاری سرفرازی حکومتی سطح پر ختم کر دی گئی۔پروٹیسٹنٹ اور کیتھولک فرقے اور ان کے پادریوں و بشپ کی فرقہ پرستی کی نفرتوں، نفاق اور قتال کو روکنے کے لیے پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی الہامی کتاب، اس کی تعلیمات، نظریات، اخلاقیات اور اس کے تعلیمی اداروں کی حکومتی سرفرازی، مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کے کہنے پر ملکۂ وقت نے ختم کرا دی۔مادہ پرستوں نے اس کو بین الاقوامی قانون بنا دیا۔

۱۲۔سائنسی و اقتصادی ترقی اور مادی قوت کے حصول کے لیے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات پر مشتمل تعلیمی نصاب اور اس کے تعلیمی اداروں سکول کالجز، یونیورسٹیاں کا ذریعہ تعلیم مسلط کر دیا۔قلیل سا پانچ چھ ہزار پر مشتمل مادہ پرست حکومت ٹولہ ملک برطانیہ کی عیسائی عوام پر قابض ہو گیا۔پیغمبران کی اُمتوں اور نسلوں کو مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں اور حکومتی سطح پر اس نظامِ حکومت کی سرکاری سرفرازی کے ذریعے ان کو مادہ پرستی کا پرستار بنا چکے ہیں۔

۱۳۔حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کے فرزندان اور ان کی نسلوں پر مادہ پرستوں کا ایک ایسا حکومتی ٹولہ مسلط ہو گیا، جو جمہوریت کے طرزِ حکومت کے ذریعے پیغمبران کی اُمتوں پر بتدریج مسلط ہوتا گیا۔مادی پرستاروں نے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کو ملکی سطح پر بروئے کار لانا شروع کر دیا۔انھوں نے دنیا کے بیشتر مذہب پرست ممالک کی عوام پر جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے دینِ ابراہیم علیہ السّلام کے الہامی کتابوں کے وارث اہلِ کتاب پیغمبران علیہ السّلام حضرت داؤد علیہ السّلام، حضرت موسیٰ علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت محمدُ الرّسول اللہ ﷺ کی الہامی کتابوں، زبور شریف، توریت شریف، قرآن شریف کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات اور ان کی درسگاہوں کی حکومتی بالا دستی کو ختم کر دیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

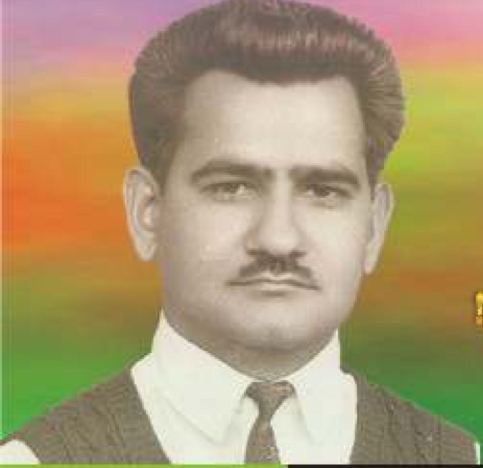
بلائے وقت — ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ نے فیصلہ کرنا ہے کہ ملکی دہشت گرد اور انسانیت کے قاتل کون ہیں — باب 24 پیرا 17-14

۱۴۔ مادی ترقی، مادی خوشحالی، مادی برتری، اقتصادی ترقی، سائنسی ترقی کے حصول کے لیے مادہ پرست فلاسفرز کے مادہ پرستی کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کو حکومتی سطح پر دنیا بھر کے ممالک پر بروئے کار لانا شروع کر دیا۔ پیغمبرانِ خدا کا اِلہامی نظامِ حیات ملکی اور حکومتی سطح پر تیار کرنا دنیائے عالم میں سرکاری طور پر ترک کر دیا گیا، اسوۂ حسنہ، حسنِ خلق اور اخلاقیات کے دینی اداروں معبد، کلیسا، مسجد شریف کو سرکاری سطح پر خاموش کر دیا گیا۔ ان حالات و واقعات میں مذہب کی تہذیب اور اس کا کردار و تشخص کہاں سے میسر ہو سکتا ہے؟ یہ مادہ پرست جمہوریت کے پرستاروں کا استحصالی ظلم تمام پیغمبران کی اُمتوں کے ساتھ جاری ہے۔ اہلِ بصیرت تمام پیغمبران کے مذہب پرستوں کو ایک مرکز پر اکٹھے ہو کر اس کا تدارک کرنا ہوگا۔ پہلے ان حقائق کو پرکھیں، پھر اس پر عمل پیرا ہوں۔

۱۵۔ دینِ ابراہیمی کے پیغمبران کی جگہ مادہ پرست پرستاروں کے جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے ممبران کے عوامی چناؤ کے پیغمبران نے لے لی۔ اب پیغمبران کی اُمتوں نے جمہوریت کے الیکشنوں کے ذریعے چنے ہوئے عوامی پیغمبران اور ان کے تیار کیے ہوئے مادہ پرستی کے نظامِ حیات کے اصول وضوابط اور قوانین کی پیروی کرنا سرکاری طور پر شروع کر دی۔ مختلف فلاسفرز ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون، فرانسس بیکن کے تیار کیے ہوئے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کو سرکاری اور ملکی سطح پر فروغ حاصل ہوتا گیا۔ مادہ پرست کلچر دنیا میں پھیلتا گیا۔ پیغمبران کی تعلیمات بتدریج ختم ہوتی جارہی ہیں۔

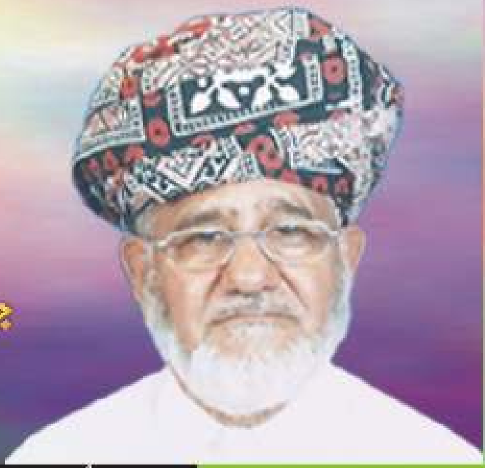
۱۶۔ پیغمبران کی اُمتیں اِلہامی، رُوحانی اور دلی طور پر مانتی تو دینِ ابراہیمی کے پیغمبران، ان کی اِلہامی کتابوں، نظریات، تعلیمات اخلاقیات کو ہیں۔ لیکن دین ابرہیم علیہ السلام کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی حکومتی سرفرازی مادہ پرست فلاسفرز کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مادہ پرستوں نے ملکی سطح پر ختم کر دی ہے۔ ان کی جگہ مادی طاقت اور مادی قوت اور مادی خوشحالی کو حاصل کرنے کے لیے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات پر مشتمل مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے جمہوریت کا باطل، غاصب استحصالی نظامِ حکومت پیغمبران کی اُمتوں پر مسلط کر رکھا ہے۔ جو ان کی مادی طاقت اور حکومت کا ذریعہ بن چکا ہے۔

۱۷۔ جمہوریت کے باطل غاصب چند افراد پر مشتمل مادہ پرستوں کے ٹولہ نے مذہب پرست اُمتوں کے کروڑوں فرزندان کو مادہ پرستی کے قوانین وضوابط، تعلیمات، اخلاقیات، نظریات کا زہر پلانا شروع کر رکھا ہے۔ پیغمبران کی ملتیں مادہ پرست جمہوری نظامِ حکومت کے قلیل سے حکومتی ٹولہ کے زہریلے مادی اثرات سے لاعلم رہ کر شکار ہوتی چلی جارہی ہیں۔ پیغمبران کی ملتوں کی زہر سے لاعلمی کی وجہ، زہر کے متواتر و مسلسل اثرات کو روک تو نہیں سکتیں۔ پیغمبران کی ملتیں اِلہامی کتابوں کی رُوحانی روشنیوں سے نکل کر مادہ پرستی کے ظلمات میں گم ہوتی جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ مخلوقِ خدا مادی ترقی، سائنسی ترقی، اقتصادی ترقی کے نام پر ایٹم بموں، ایٹمی توانائی کے پلانٹوں کا دوزخ تیار کرتی چلی جارہی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۱۸ اکروڑ مُسلم اُمہ نے فیصلہ کرنا ہے کہ ملکی دہشت گرد اور انسانیت کے قاتل کون ہیں

۱۸۔ اقوام وممالک طاقت سے زیر کرنے، کمزور اور غیر ترقی یافتہ اقوام وممالک کے ذرائع آمدن، قدرتی وسائل، مال ودولت اور ہر قسم کی مادی قوت جدید اسلحہ کی نوک پر چھیننے، انسانی قتال کرنے، ہر قسم کا ظلم وجبر، ذہنی اور جسمانی اذیتوں سے گزارنے کا عمل جاری ہے۔ پیغمبران کی تعلیمات، اخلاقیات، نظریات کو روندنے کا عمل ان مادہ پرستوں کا وطیرہ بن چکا ہے اور مذاہب کی تہذیب کی شکل ہی بدل کر رکھ دی ہے۔

۱۹۔ مادہ پرست فلاسفرز کے قلیل سے حکومتی ٹولہ نے مادہ پرستی کے اخلاقیات کی سرکاری سرپرستی جاری کر لی اور مادہ پرستی کے نظامِ حیات کو بتدریج فروغ دیتے چلے آرہے ہیں۔ اس کے برعکس دینِ ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران کی الہامی کتابوں زبور شریف، توریت شریف، انجیل شریف، قرآن شریف کے اخلاقیات کی سرکاری سرپرستی ختم کر دی گئی۔ پیغمبران کی الہامی کتابوں کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کی تہذیب بتدریج زوال کے خاموش سمندر میں گم ہوتی جارہی ہے۔

۲۰۔ اب پیغمبران کی اُمتوں کے فرزند عملی طور پر مادہ پرست، باطل، جمہوری نظامِ حیات کے غاصب حکومتی ٹولہ کے پیروکار بن چکے ہیں۔ دوسرے مختلف نظریات کے لوگ، عوام، اقوام، ممالک یعنی سوشلسٹ، کیمونسٹ اور دوسرے نظریات کے ماننے والے کروڑوں عوام ان مادہ پرست، جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور ان کے ماسٹر مائنڈ مراعات یافتہ حکومتی شاہی طبقہ کے قلیل سے مادہ پرستوں کے باطل، غاصب نظریات پر مشتمل حکومتی استحصالی طرزِ حیات، کو دینِ ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران کی اُمتوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے پیروکار سمجھنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

۲۱۔ دراصل جو مادہ پرست فلاسفرز ممبران یعنی جمہوریت کے پیغمبران کے تیار کردہ نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے استحصالی حکومتی پرستاروں کے پیروکار بن چکے ہیں۔ دنیائے عالم کے ممالک میں بسنے والے دینِ ابراہیمؑ کے پیغمبران کی اُمتوں یہودیوں، عیسائیوں، مسلمانوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات پر مشتمل ہونے والی تہذیب کو جمہوریت کے مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کے اسمبلی ممبران کے حکومتی پیغمبران کے مسلط کیے ہوئے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے انسانیت سوز استحصالی کلچر میں کنورٹ کر چکے ہیں اور کرتے جارہے ہیں۔ جمہوریت کے مادہ پرست پرستاروں نے تمام پیغمبران کی اُمتوں اور ان کی نسلوں کو ایک بہت بڑے المیہ سے دوچار کر رکھا ہے۔ وہ تو پیغمبران، ان کے اخلاقیات، تعلیمات کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں اور عمل ان کے خلاف جمہوریت کے مادہ پرستوں کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے قوانین وضوابط کا کرنے پر مجبور بنا دیے گئے ہیں۔ اس کا تدارک ضروری ہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | **باب 24 پیرا 22-27** | **۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ نے فیصلہ کرنا ہے کہ ملکی دہشت گرد اور انسانیت کے قاتل کون ہیں**

۲۲۔ یہ پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات کی تہذیب نہیں ہے۔ جمہوریت کے مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے تمام پیغمبران کی اُمتوں کے ساتھ ایک ایسا تہذیبی دھوکہ کر رکھا ہے جو ایک المیہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس کا تدارک تمام پیغمبران کی اُمتوں کے کروڑوں انسانوں اور ان کی نسلوں کا فرض ہے کہ وہ پیغمبران کی عطا کی ہوئی اِلہامی میراث کی طرف لوٹیں اور حقائق کو سمجھیں۔

۲۳۔ پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ ان کو آپس کی نفرتوں کو ختم کرنا ہے۔ ان مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کے خلاف ہر فیلڈ میں عملی جہاد کرنا ہے۔ ان کی آہنی مادہ پرست گرفت سے انسانیت کو نجات دلانا ہے۔ چند روزہ زندگی کو ہمیں دینِ ابراہیم علیہ السلام کے اہلِ کتاب پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی روشنی میں ان کی رُشد و ہدایت کے مطابق گزارنا ہے۔

۲۴۔ دنیائے عالم کو پیغمبران کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کی شمعوں سے روشن و منور کرنا اور دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا ہے۔ دوسرے کمزور افراد، اقوام، ممالک کے حقوق پیغمبران کی تعلیمات کے مطابق ادا کرنے ہیں۔ اخوت و محبت کو پھیلانا اور اعتدال و مساوات کا عمل جاری کرنا ہے، ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے نظام کو قائم کرنا ہے۔ یہ ساری خدائی ہے کنبہ خدا کا شعور بیدار کرنا ہے۔ دنیا کے ہر فرد کو ایک جیسی ضروریاتِ حیات اور مراعات مہیا کرنا مذہب پرست اُمتوں کا فریضۂ اوّلین ہے۔

۲۵۔ بھوکوں کو کھانا، پیاسوں کو پانی، بیماروں کو دوا دینا اور مخلوقِ خدا کو دنیا کی بے ثباتی کا بھولا ہوا سبق پھر سے یاد کروانا ہے۔ ایثار و نثار کے جذبوں کو بیدار کرنا اور عمل میں لانا ہے۔ اِلہامی کتابوں کا خیر اور شر کا فلسفہ بنی نوع انسان کو سمجھانا ہے۔ خدمت کی عبادت کو عام کرنا ہے۔

۲۶۔ نظام عدل قائم کرنا ہے۔ ظلم کو خوف خدا کے عملی ورد سے ختم کرنا ہے۔ اس حسین و جمیل کائنات کو انسانی حسن خلق کے چراغوں سے روشن کرنا ہے۔ عفو و درگزر کے اصولوں سے اس کائنات کو سجانا ہے۔ پیغمبران کی عبادت و ریاضت کی خوشبوؤں سے اس جہانِ فانی کو معطر کرنا ہے۔

۲۷۔ ایٹم بموں، پلانٹوں کی تباہی سے بنی نوع انسان کو نجات دِلانا ہے۔ ان کا تدارک بنی نوع انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ مادہ پرست نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کا تیار کردہ معاشرہ اور ان کی جنگیں، ان کا یہ تیار کیا ہوئے ایٹمی جہنم اور اس کی افادیت کا قرض کسی انسانی نسل کو تو ادا کرنا ہے۔ بنی نوع انسان کی توجہ اس طرف مبذول کروانا وقت کا تقاضا ہے۔

۱۔ مادہ پرست فلاسفرز اور انکے پرستاروں کی حکومتی اطاعت ترک کردو۔ جمہوریت اسکے استحصالی طبقاتی ٹولہ کے الیکشنوں کا بائیکاٹ کردو۔ ان کی حکومت کی اطاعت کرنا بند کردو۔ مادہ پرست فلاسفرز کے مادی پرستاروں نے تمام پیغمبران کی اُمتوں کو مغربی جمہوریت کے استحصالی نظریات اور اس کے کُفر کے نظامِ حکومت کا قیدی اور ملک کو دنیا کی بدترین جیل بنا رکھا ہے۔

۲۔ ۱۹۷۳ء کا اسلامی آئین بحال کردو، قرآنِ حکیم کا آئین، منشور اس کے الہامی نظریات، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب اور تعلیمی درسگاہ مسجد شریف کے نظام کو بحال کردو۔ رائج الوقت مغربی جمہوریت کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری، خودغرضی، نفس پرستی، مادہ پرستی کا استحصالی کلچر ختم ہو جائے گا۔ قرآنِ حکیم کے نظریات، آئین، منشور، اخلاقیات، تعلیمات کی روشنی میں اخوت ومحبت، ادب وخدمت سے معطر تہذیب فروغ پانا شروع ہو جائے گی۔

۳۔ پاکستان میں ہی نہیں پوری کائنات میں امانت و دیانت، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف امن وسکون، تسلی وتشفی، لطف وکرم کی رُوح کو معطر کرنے والی ہوائیں، چاند کی میٹھی، دھیمی نورانی روشنی دل ودماغ کو راحت وسکون دینے والی چاندنی بن کر دنیائے عالم میں پھیلتے جاؤ، دنیا سے فارغ ہونے سے قبل یہ نعرۂ مستانہ لگاتے جاؤ، زمانے پہ ہیں عنایات الٰہی کا ورد عام کرتے جاؤ مخلوقِ خدا کی بہتری، بہبود کے عمل کو جاری کرتے جاؤ۔ سب کی خیر سب کا بھلا ہو! امین۔ یاد رکھو! دھوکہ دینے والے کے لیے یہی بہت بڑا دھوکہ ہے کہ وہ خود دھوکہ دینے والے عبرتناک جال میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ کب تک باطل جمہوریت کا مادہ پرست جاگیردار، سرمایادار استحصالی حکومتی ٹولہ میڈیا کے ذریعے مغربی کلچر کے مسٹر بھٹو اور مجیب الرحمان جیسے قومی ہیرو پیدا کرتا اور جمہوریت کے باطل، غاصب نظامِ حکومت کی ڈگڈگی بجاتا، اقتدار اور حکومت پر مسلط ہوتا رہے گا۔ ان کا دور ختم ہو چکا ہے۔ ان کے لواحقین کا حساب جاری ہو چکا ہے۔ غریبوں کے نام کو مزید اچھالا نہیں جا سکتا۔

۴۔ عوام الناس کے لیے پاکستان کی سرزمین میں انقلاب کا کوئی راستہ نہیں سوائے اس کے کہ وہ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت، اس کے جاگیردار، سرمایادار غاصب حکومتی ٹولہ کے مُجرم سیاستدانوں کے مُجرمانہ جمہوریت کے نظامِ حکومت، اس کے الیکشنوں کا بائیکاٹ کریں۔ جن پر چھ ہزار حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کی اجارہ داری مسلط ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا اور اسلامی آئین کا نفاذ ہی اس کی نجات کا راستہ ہے۔ ورنہ مادہ پرست درندے ملک کو نیست و نابود اور ملت کا نظامِ حیات ختم کر دیں گے۔ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے شورائی جمہوری نظام قائم کریں۔ اس شورائی جمہوری نظام کی سلیکشن پر کسی قسم کے اخراجات نہیں آتے۔

۵۔جمہوریت کے الیکشن اور شورائی جمہوری نظام کی سلیکشن کے طریقہ کار میں واضح فرق یہ ہے کہ جمہوریت کے ممبران مادہ پرست فلاسفرز کے مادہ پرستی کے ترازو یعنی مادی وسائل ، مال و دولت اور انفرادی قوت کے ناپ تول میں تولے جاتے ہیں اور شورائی مجلس شوریٰ کے ممبران قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں عمدہ اخلاق و کردار، اسوۂ حسنہ اور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین عملی زندگی کے کردار و تشخص کے وارثان کو چنا جاتا ہے جس کے چناؤ کا طریقہ کار بھی جمہوریت کے متضاد ہے۔

۶۔کوئی فرد شورائی جمہوری نظامِ سلیکشن کے لیے اپنا نام پیش نہیں کر سکتا۔

۷۔شورائی جمہوری نظامِ سلیکشن کے لیے کسی فرد کو جمہوریت کے طرز الیکشن کی طرح بطور الیکشن سیکورٹی کسی قسم کی رقم خزانہ میں جمع نہیں کروانی پڑتی۔حلقہ کے عوام نے دین کی روشنی میں اپنے پسند کی شخصیت، اعلیٰ اہلیت کے وارث کی از خود سلیکشن کرنا ہوتی ہے۔

۸۔شورأئی جمہوری نظامِ سلیکشن کے لیے کسی فرد کو جمہوریت کے طرز الیکشن کی طرح دو ضمانت دینے والے افراد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۹۔شورائی جمہوری نظامِ سلیکشن میں مستورات کو جمہوریت کے نظام الیکشن کی طرح مجلس شوریٰ کا ممبر بنایا نہیں جا سکتا۔

۱۰۔شورائی جمہوری نظامِ سلیکشن میں کوئی فرد جمہوریت کے الیکشنوں کی طرح اپنے حلقۂ انتخاب میں الیکشنوں کی مہم برائے حصول ووٹ چلا نہیں سکتا۔

۱۱۔شورائی جمہوری نظامِ سلیکشن میں کوئی شخص جمہوریت کی طرح سیاسی جماعت بنا نہیں سکتا۔نہ کوئی جمہوریت کی سیاسی جماعتوں کی طرح اپنا اپنا الگ منشور پیش کر سکتا ہے۔نہ کوئی سیاسی جماعت یا فرد عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لیے کسی قسم کا سبز باغ دکھا سکتا ہے، نہ کوئی روٹی کپڑے مکان مہیا کرنے کا نعرہ لگا سکتا ہے۔نہ کوئی ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر عوام الناس کو دھوکہ دے کر قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف اپنے سیاسی غاصب حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں تک پہنچانے کے لیے ذرائع ابلاغ استعمال کر سکتا ہے۔

۱۲۔شورائی جمہوری نظام سلیکشن میں یہ فریضہ حلقہ انتخاب کے عوام کا حق ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے ایسے فرد کا انتخاب کریں جو قرآنِ حکیم، حدیث مبارکہ اور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ، حسن خلق کی روشنی میں سادگی شرافت، امانت و دیانت، اخوت و محبت، عفو و درگزر، اعتدال و مساوات میں ان کے قریب ترین زندگی گزارتا ہو۔مجلس شوریٰ کے عہدے کے فرائض نبھانے کی اہلیت بھی رکھتا ہو۔

۱۳۔شورائی جمہوری نظام سلیکشن میں کوئی فرد شورائی ممبر سلیکٹ ہونے کے بعد قرآنِ حکیم کے آئین، منشور نظریات، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب اور الہامی درس و تدریس کے مقدس نظام کے علاوہ کسی ڈکٹیٹر، آمر یا جمہوریت یا سوشلزم یا کیمونزم کے نظریات پر عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۴۔ اِسلامی مملکت میں قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف نہ جمہوریت کے ٹولہ کا کوئی سیاسی آمر یا فوجی ڈکٹیٹر کسی منشور پر مشتمل مخلوط تعلیم، مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا نظامِ حکومت، قرآنِ حکیم کے خلاف مُسلم اُمہ، ان کی نسلوں پر نافذ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔

۱۵۔ اسی طرح اِسلامی مملکت میں قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف کوئی مجلس شوریٰ کا ممبر یا امیر یا خلیفۂ وقت یا جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے مُجرمانہ نظام سیاست کی طرح ہارس ٹریڈنگ کا مُجرمانہ نظامِ حکومت رائج نہیں کر سکتا۔ جس کے تحت حکومتی عہدوں کی خرید و فروخت کر کے مادہ پرست مادی قوت کی بنا پر استحصالی حکومتیں تشکیل دیتے ہیں۔

۱۶۔ اِسلامی مملکت میں مجلس شوریٰ کا کوئی ممبر، امیر یا خلیفۂ وقت جمہوریت کے نظریۂ ضرورت کی طرح ملک و ملّت کے تمام حکومتی مُجرموں کے قتال، لوٹ مار، غبن، ناجائز ذرائع آمدن، قومی خزانہ لوٹنے، رشوت، کمیشن کے کیس ختم کرنے، اندرون و بیرون ممالک سرے محل جیسے پھیلے ہوئے ان مُجرموں کی ناجائز ملکیتوں اور سوئس بنکوں کے کیس ختم کرنے کا مجاز نہیں ہوتا۔

۱۷۔ اِسلامی جمہوریۂ پاکستان میں ہارس ٹریڈنگ، نظریۂ ضرورت کے مُجرمانہ نظام سیاست کی طرح ایک ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور اس کے مُجرم حکومتی ٹولہ نے اپنی جان بخشوانے کے لیے ملک کے تمام سیاسی جماعتوں کے مُجرموں کے قتال، ملکی خزانہ لوٹنے کے تمام ملکی، بین الاقوامی سطح کے کیس معاف کر دیے۔ ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں ان ملکی مُجرموں کے ٹولہ کا منہ دیکھتی رہ گئیں کہ ملی مُجرم ایک دوسرے کو حکومت کیسے دیتے ہیں۔

۱۸۔ پاکستانی مُسلم امہ، ان کی نسلوں کا یہ ایک بہت بڑا المیّ سانحہ ہے، جس سے پاکستانی عوام گزر رہے ہیں۔ جمہوریت کا غاصبانہ نظامِ حکومت، قرآنِ حکیم کے آئین و نظریات کے خلاف ملک پر مسلط ہے۔ انگریز کا پروردہ جاگیردار، سرمایا دار سیاسی غاصب حکومتی ٹولہ، ملک کے چار غاصب فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے چند کور کمانڈروں کا قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات تعلیمات کا باغی مُنکر، منافق، غاصب جمہوریت پسند آمروں کا ٹولہ ہے۔ جو ۱۸ کروڑ مُسلم امہ، ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے نظریات کے کُفر میں کنورٹ کرنے کا مُجرم ہے۔ کیا پاکستان کے فوجی سپاہ کے قافلے میں ایک بھی مردِ حر نہیں جس کی پاکستانی اُمہ منتظر بیٹھی ہے۔

۱۹۔ جمہوریت کا غاصب سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ پاکستان کے عوام پر حکومت کرتا، استحصالی نظامِ حکومت چلاتا، عوام کے بنیادی حقوق غصب کرتا اور ملک میں دہشت گردوں کی طرح دندناتا چلا آ رہا ہے۔ شورائی جمہوری نظامِ مملکت میں ایسا کرنا ممکن ہی نہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

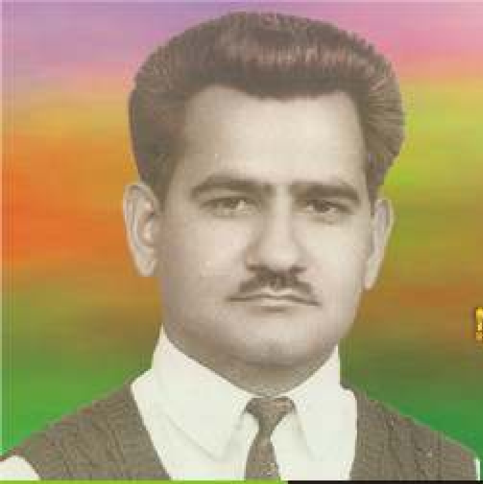
۲۰۔ کیا افواجِ پاکستان چار فوجی ڈکٹیٹروں، اس کے چند کور کمانڈروں پر مشتمل قرآنِ حکیم کے باغی، مُنکر منافقوں کا نام ہے۔ جو ملک کے غدار جاگیردار، سرمایہ دار انگریز کے پروردہ ٹولہ سے مل کر ملک و مِلّت پر قرآنِ حکیم کے نظریات کی بجائے مغربی جمہوریت کے مُجرمانہ نظریات پر مشتمل نظامِ حکومت کی حکمرانی مسلط کیے ہوئے ہیں۔ اسلامی جمہوری نظام مملکت میں ایسا کرنا ممکن ہی نہیں۔ اسلامی جمہوری نظام مملکت قائم کرنا اہلِ وطن صاحب بصیرت افراد کا طیب فریضہ ہے۔

۲۱۔ کیا پاکستان کی نو لاکھ سپاہ کا نام افواجِ پاکستان ہے یا چار ملک دشمن، اِسلام دشمن غدار فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے چند کور کمانڈروں کا نام ہے۔ جو ملک میں اِسلام کے نفاذ سے گریزاں ہوں اور مغربی جمہوریت کے نظریات کے کُفر کے پرستار ہوں۔

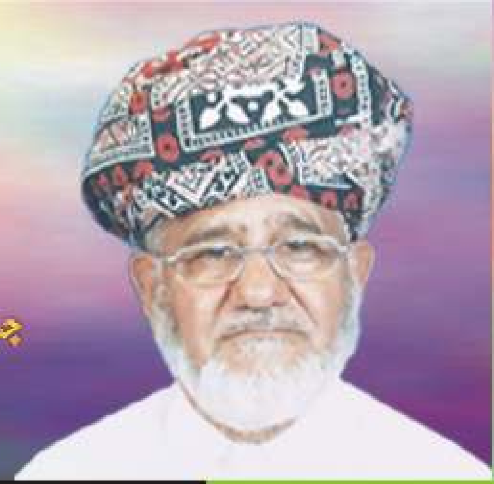
۲۲۔ جو ملک میں مغربی جمہوریت کا کُفر سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کا استحصالی نظامِ حیات، نظریات، تعلیمات اخلاقیات کا طبقاتی تعلیمی اداروں سے طبقاتی معاشرہ، طبقاتی معاشی تقسیم کا نظام فوج کی گن پوائنٹ پر مسلط کر دیں۔ جو ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت، ملکی وراثتوں کو اپنے حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ کی ملکیتیں بنا لیں۔ ۱۸ کروڑ عوام کو مکمل طور پر اس سے محروم کر دیں۔

۲۳۔ ایسا ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا جرنیل مسٹر کیانی، اس کے چند کور کمانڈر اور اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کے باہمی مشاورت سے ملک کا قیمتی سائنسی سرمایہ ایٹمی ری ایکٹر امریکہ پہنچا دے، یا پاکستان کا شمسی ایئر بیس امریکہ کے حوالے کر دے، یا امریکہ اور نیٹو کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کو ملک کے اندر داخل کر کے عوامی قتال جاری کروا دے۔ جو افغانستان کے معصوم، بے گناہ مسلمان ہمسائے ملک کے دس بارہ لاکھ بھائیوں کا قتال اور پانچ چھ ہزار افراد کو معذور بنا دے۔ اپنے عوام اور فوجی سپاہ کو آپس میں لڑا دے۔ جمہوریت پسند سیاسی اور فوجی اِسلام دشمن حکومتی ٹولہ اور محکوم عدلیہ مل کر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے جرنیل، اس کے چند کور کمانڈروں اور مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے مُجرم سیاستدانوں کو نظریۂ ضرورت کے کالے قانون کے ذریعے تحفظ فراہم کر دے۔ نو لاکھ افواجِ پاکستان اور ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو ان مُجرموں کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔ آزاد عدلیہ ان کے خلاف با ضابطہ کاروائی کرے۔ عدلیہ کو ان کے خلاف کیس کی سماعت کرنی ہو گی اور مُجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا اور اس طیب فریضہ کو ادا کرنا ہو گا۔ ورنہ پاکستان کو خانہ جنگی خاکستر کر دے گی۔

۲۴۔ پاکستانی افواج چار فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے فوجی جرنیل یا چند بدنصیب کور کمانڈروں کا نام نہیں۔ پاکستانی نو لاکھ فوجی سپاہ تو ۷۰ فیصد کسانوں، ۲۹ فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں کی انمول اولادوں اور با کردار اسلامی کردار پر مشتمل اسلامی تشخص کا نام ہے۔ اب وقت بدل چکا ہے۔ ایک گورنر کو ایک قادری کافی رہے گا۔ خانہ جنگی اور ملک کو تباہی سے بچانے کی خاطر آزاد عدلیہ کو ان کے خلاف کاروائی کرنی ہو گی۔ فوج اور سیاست کے ادارے کا تقدس بحال کرنا ہو گا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۲۵۔ یہ اہلِ وطن کی اولادیں ہیں یہ نولاکھ سپاہ ہماری آنکھ کا تارا ہیں، یہ ہمارے مسلمان بھائی، باپ اور ہمارے پیارے بیٹے ہیں۔ یہ ہمارے انمول سپوت ہیں ۔یہ ہمارے دل کی دھڑکنیں ہیں۔ یہ مجاہد بھی ہیں، غازی بھی ہیں اور شہادت پانے والے عظیم رُتبہ کے وارث بھی ہیں۔ یہ شجاعت و ہمت کے پیکر، نظریاتی اور ملکی سرحدوں کے محافظ، وہ جرات مند، جری جوان بھی ہیں۔ وہ پیکرِ اسلام اور پیکرِ اخلاق بھی ہیں۔ وہ قرآنِ حکیم کے داعی اور عاشق رسول ﷺ بھی ہیں۔ نولاکھ فوجی سپاہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوری نظامِ مملکت کا نفاذ چاہتے ہیں۔ قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات کے خلاف غاصب مغربی جمہوریت کے منشوروں کے کُفر کا غاصب، استحصالی نظامِ حکومت اور اس کا فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ نہیں چاہتے۔ اب وہ ان مُجرم غدار، فوجی ڈکٹیٹروں اور ۹۳ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنوانے اور سیاسی دہشت گرد حکومتی ٹولہ کے خلاف عوام کے شانہ بشانہ ان کے خلاف آواز بلند کریں گے۔ ان غدار فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے چند کورکمانڈروں کا اصل چہرہ فوجی سپاہ کے سامنے آچکا ہے۔ ان غداروں کا خاتمہ اور ان کے استحصالی نظامِ حکومت اور ان مجرموں کا نام و نشان مٹا کر اور ملک میں اسلامی جمہوری نظامِ مملکت قائم کر کے دم لیں گے۔

۲۶۔ اہل پاکستان کے عوام کی بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اپنی جان بھی بچا گیا اور حکومت پاکستان کی سربراہی ایک بار پھر ان ملکی ملّی مجرموں کے ہاتھ میں دے گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے پیپلز پارٹی کی بے نظیر سے سودا بازی طے کی۔ وہ منجھی ہوئی سیاستدان تھیں اور وہ اس سے خوف زدہ تھا۔ اس کو ایک سازش کے تحت قتل کروایا۔ مسٹر آصف علی زرداری کے ذریعے ایک خود ساختہ پیپلز پارٹی تشکیل دی۔ بے نظیر کے ساتھی اور پیپلز پارٹی کے نظریاتی عہدیداروں کو ختم کروا کر اپنے اور امریکہ کے پسندیدہ افراد کو پارٹی میں شامل کیا۔ حکومت ان کے حوالے کر دی۔ ایک مُجرم ٹولہ دوسرے مُجرم ٹولہ کو حکومت حوالے کر گیا ہے۔ دونوں مُجرم ٹولہ اور ان کی حکومتی ٹیمیں قانون کی نظر میں واجب القتل ہیں۔ جمہوری نظامِ مملکت کی روشنی میں بھی ان مجرموں کی سزا، سزائے موت ہے۔

۲۷۔ کتنی حیران کن بات ہے کہ اب یہ قومی مُجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف برطانیہ میں بیٹھ کر امریکی حقوق اور اپنی جان کا تحفظ کرتا آرہا ہے۔ امریکہ سے مل کر اپنے فوجی ماتحت جرنل مسٹر کیانی اور اپنے ہی تیار کیے ہوئے حکومتی ٹولہ کو کنٹرول کرتا چلا آرہا ہے۔ مُسلم لیگ ن کو وفاقی حکومت سے باہر نکلوا دیا۔ اس کو خوش اور چپ رکھنے کے لیے پنجاب کی حکومت دے دی گئی۔ یہ مُجرموں کا حکومتی ٹولہ ہے جو ایک دوسرے سے سودا بازی کر کے حکومت پر قابض رہنے کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

۲۸۔ مُسلم لیگ ق جس کو پیپلز پارٹی کے ارکان اور عوام (کافر لیگ، کنجر لیگ، قاتل لیگ) کے نام سے منسوب کرتے ہیں جو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی خود ساختہ مُجرم سیاسی جماعت تھی۔ اس کو پیپلز پارٹی کی حکومت میں شامل کروا دیا، حالانکہ پیپلز پارٹی کے رہنما اور ورکر مُسلم لیگ ق کو قاتل لیگ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ دونوں مُجرم پارٹیاں جمہوریت کے کافرانہ نظامِ حکومت کے تحت ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط ہو گئیں۔ ان کو جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت کا قیدی، غلام، محکوم بنا لیا گیا۔ ملکی خزانہ، ملکی وسائل، ملکی مال و دولت، ملکی وراثتیں ان کی ملکیت بن گئیں۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلیں بھوک ننگ اور غربت سے دوچار ہوتی گئیں۔

۲۹۔ ملک کے تمام مُجرم حکومت میں شامل ہو گئے اور انھوں نے مل کر ملک لوٹنا اور اس پر حکومت کرنا شروع کر رکھا ہے۔ پرویز الٰہی کا بیٹا مونس الٰہی ہو، آصف علی زرداری کا بیٹا بھٹو زرداری ہو، یا وزیر اعظم گیلانی کے بیٹے ہوں۔ شہباز شریف کا بیٹا حمزہ شریف ہو یا چیف جسٹس سپریم کورٹ کا بیٹا ہو، یا کوئی جج منسٹر کے کرپشن کا کیس ہو، حکومتی ٹولہ اپنی انتظامیہ کے ذریعے کیسوں کے نشانات کو ختم کرواتے اور جرائم کو صداقتوں میں بدلتے آ رہا ہے۔ حکومتی ٹولہ رہزن اور ان کی اولادیں ڈاکو۔ انتظامیہ ان کی لونڈی، منصف ان مُجرموں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ فوج ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔

۳۰۔ عدلیہ ان کے خلاف فیصلے دیتی ہے۔ حکومتی ٹولہ عدلیہ کی تذلیل کرتا، ان کے احکامات کو انتظامیہ کے ذریعے سبوتاژ کرتا آ رہا ہے۔ فوج ان مُجرموں کی پشت پناہی کرتی آ رہی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف پاکستان سے باہر برطانیہ میں بیٹھ کر ملک کی سیاسی اور فوجی قیادت کی رہنمائی کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس ملکی غدار پرویز مشرف کے دورِ حکومت کا فوجی جرنیل اور اس کے چند کور کمانڈر اسی طرح ملک و ملّت پر مسلط ہیں۔ اس کی ملک دشمن پالیسیوں کو اسی طرح جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ڈرون حملوں کے ذریعے طالبان کے نام پر ملکی عوام کا قتال اسی طرح جاری ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے حکومتی ٹولہ کو فوج کی سرپرستی حاصل ہے اور اس کو فوج کا مکمل تحفظ حاصل ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا مُجرم حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق اور اس کی مسلط کی ہوئی پیپلز پارٹی اور اس کا ماتحت ساتھی فوجی جرنیل مسٹر کیانی اور اس کے ہمنوا چند کور کمانڈر مل کر اس کی مسلط کی ہوئی ملک دشمن امریکی پالیسیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تمام ملی مُجرم حکومتی ایوانوں میں دندنا رہے ہیں۔

۳۱۔ امریکہ اور حکومتی دہشت گرد ٹولہ ڈرون حملوں کے ذریعے طالبان کے نام پر آج بھی اسی طرح وطن کے معصوم عوام الناس کا قتال جاری کیے ہوئے ہے۔ پاکستان کی بحریہ کا انمول جہاز اور کامرہ کے ہوائی اڈہ پر کھڑے جدید جہازوں کو تباہ کرنے کی وارداتیں کس نے کروائی ہیں۔ فوجی جرنیل اور چند کور کمانڈر بڑی خاموشی سے امریکہ اور نیٹو ممالک کے اذیت ناک گھناؤنے جرائم کی سپرویژن جنرل مشرف کے دور کی طرح کرتے چلے آ رہے ہیں۔ فوجی سپاہ سے اہلِ وطن مسلمانوں کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر آج بھی ایک دوسرے کا قتال کرواتے چلے آ رہے ہیں۔ ملک کو فوجی سٹیٹ بنا رکھا ہے۔ تمام ملکی غدار اور مُسلم لیگ ق کا ٹولہ حکومت پر مسلط ہے۔ ان مُجرموں کو تختۂ دار پر لٹکانے کی بجائے ان کو حکومت دے رکھی ہے۔ ملک اس خوفناک المیہ سے گزر رہا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۳۲۔ کیا ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے چند کور کمانڈر اور جمہوریت کا مادہ پرست فلاسفرز کا پرستار چھ ہزار سیاستدانوں پر **مشتمل ملکی ملی** غداروں پر **مشتمل مجرم غاصب** حکومتی ٹولہ کا نام پاکستان ہے؟

۳۳۔ کیا ۱۸ کروڑ پاکستانی **مُسلم اُمہ** ان مُجرموں کا کڑا احتساب نہیں چاہتی ہیں۔ ان مُجرموں کا رائج الوقت مُجرمانہ جمہوری نظامِ حکومت ان کا احتساب نہیں کر سکتا۔ **مُسلم اُمہ ملک** میں اِسلام اور اِسلام کا اسلامی جمہوری نظامِ **مملکت** اور اس کا نظام احتساب اور طریقۂ **عدل** و انصاف نافذ **العمل** کرنا چاہتی ہے تاکہ کوئی سیاسی آمر، غاصب فوجی ڈکٹیٹر، ملی مُجرم حکومتی ٹولہ بار بار حکومتی ایوانوں پر مسلط نہ ہو سکے۔ ان غداروں کو تختۂ دار پر لٹکانا فوج اور فوجی سپاہ اور عوام کا دینی فرض بن چکا ہے۔ جب تک عوام اور فوجی سپاہ ان کے ایوانوں تک نہیں پہنچیں گے، مُجرموں کو تختۂ دار پر نہیں لٹکایا جائے گا۔ اس وقت تک حکومتی ٹولہ **ملک** کو جرائم کدہ بنا کر ہر جرم کو جائز بناتا جائے گا۔ ہر آواز کو دبانے کے لیے طالبان اور دہشت گرد کا نام کافی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن آج کے بعد حکومتی دہشت گردوں کا حساب اور احتساب کا **عمل** جاری ہوگا۔ کب تک ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو یہ مُجرم حکومتی ٹولہ طالبان او دہشت گرد بناتے اور ان کا قتال کرتے رہیں گے۔ **ملک** دُشمن امریکی پالیسیاں اور ڈرون حملے بھی جاری رکھیں گے۔

۳۴۔ پاکستان میں اسلامی جمہوری نظامِ **مملکت** نافذ کرنے کی بجائے باطل مغربی جمہوریت کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری پھیلانے والا معاشی، معاشرتی غاصبانہ نظامِ حکومت مسلط ہے۔ ۵۱ فیصد مستورات کو حقوقِ نسواں کے نام پر اس ملکی غدار، امریکی ایجنٹ، مغربی **کلچر** کا دلدادہ، اِسلام دُشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کا مُجرم، قرآنِ حکیم کا مُنکر، اس کا تیار کردہ **مُسلم لیگ ق**، ایم کیو ایم کا سیاسی حکومتی ٹولہ اور اس کی ڈمی اپوزیشن نے قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف حقوقِ نسواں کا قانون پاس کیا۔ **ملک** میں مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا غیر شرعی قانون، **مُسلم لیگ ق** (**قاتل لیگ**، **کافر لیگ**، **کنجر لیگ**) کا خود ساختہ سیاسی حکومتی ٹولہ اور فوج کی گن پوائنٹ پر پاکستان اور اس کی عوام پر نافذ **العمل** کر دیا۔ اسی قانون کے تحت اپنے حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کو منتخب کیا اور ان کو حکومتی اسمبلیوں تک پہنچا دیا۔ تمام حکومتی عہدے اور مراعات یافتہ عہدے ان کی مستورات کا نصیب بنا دیا گیا۔ ان کے تمام شاہی اخراجات محکوم عوام کو برداشت کرنے کا پابند بنا لیا گیا۔ ان کے معاشی بوجھ سے عوام پر مہنگائی اور ٹیکسوں کا عذاب مسلط کر دیا۔ عوام الناس زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اس نظامِ حکومت اور اس کے چھ ہزار حکومتی ٹولہ کو روکنا، ان کے خلاف جہاد کرنا ۱۸ کروڑ **مُسلم امہ**، ان کی نسلوں پر واجب ہو چکا ہے۔ جہاد صرف جنگ و جدل کا نام نہیں، جہاد قرآنِ حکیم کے نظریات، تعلیمات اور تعلیمی اداروں کو بحال کرنے اور مغربی **کلچر** کی بجائے اسلامی تہذیب کو بحال کرنے کا نام ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۳۵۔ ۱۸ کروڑ مُسلم امہ، اس کی نسلوں کو استحصالی ٹولہ کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کا غلام، قیدی، شودر اور محکوم بنا کر رکھ دیا۔ مشیر، وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیرِ اعظم، صدرِ مملکت کے شاہی حکومتی ایوانوں پر ان مرد و زن استحصالی ٹولہ کا قبضہ ہو چکا ہے۔ ملک کی تمام وراثتیں ان مرد و زن حکومتی دہشت گردوں کی ملکیت بن چکی ہیں۔ معاشی اور معاشرتی جرائم وفاق سے نکل کر صوبائی سطح تک رسائی حاصل کر گئے۔ عوام ان کے غلام، قیدی اور محکوم بن کر رہ گئے اور ۵۱ فیصد جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کی بہو بیٹیاں، بہنیں، مائیں حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد مردوں کے ساتھ اقتدار میں شامل ہو چکی ہیں۔ ملکی بجٹ ۴۹ فیصد سے ۵۱ فیصد مزید بڑھ چکا ہے۔ ان سے اقتدار، وسائل اور خزانہ واپس لینا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا حق اور فرض بن چکا ہے۔ نظریاتی جہاد حکومتی ٹولہ کے خلاف قلم کار، تجزیہ نگار اور عوام الناس کا مغربی جمہوریت کے باطل نظریات کی یلغار کو روکنا ہے

۳۶۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں، ان کے اضافی بجٹ کے شاہی عمارات پر مشتمل لاجواب حکومتی ایوانوں، ان کی شاہی تنخواہیں، سرکاری رہائشیں، قیمتی انمول گاڑیاں، ان کے شاہانہ پروٹوکول سٹاف اور گن مینوں کے اخراجات، ان کے پٹرول، گیس کے شاہی اخراجات ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو برداشت کرنے کا پابند بنا دیا گیا۔ اسکا تدارک ضروری ہو چکا ہے۔ اسطرح انھوں نے دین بھی اور دنیا بھی لوٹ لی۔ ان کی محکومی سے نجات حاصل کرنے کے لیے ان کی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا خاتمہ کرنا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ پر واجب ہو چکا ہے۔ ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد ان کی مستورات قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، نظامِ حیات، تعلیمات کے باغی، مُنکر، منافق ہیں۔ ملک میں مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ کے ذریعے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظام مسلط کر چکے ہیں۔ ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ کی مستورات اور مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات کے شاہی اخراجات کا بوجھ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو برداشت کرنے کا پابند بنا لیا گیا ہے۔ ملک کے وسائل مال و دولت، خزانہ بھی حقوقِ نسواں کے نام پر لوٹ لیا ہے۔ وہ ملک لوٹنے والے رہزن اور قرآنِ حکیم کے نظریات بدلنے اور غصب کرنے والے کافر و منافق بھی ہیں۔ ان سے پوچھ لو، ان کو کس نام سے پکارا جائے۔ ۱۸ کروڑ عوام کو انکا ظلم والا ہاتھ روکنا ہوگا۔

۳۷۔ جن کی وجہ سے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں غربت، تنگدستی، مہنگائی، بیروزگاری، فاقہ کشیوں، خودکشیوں کی چتا میں مزید جھونک دی گئی۔ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا عدل کش نظام کُفر مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کی اذیتوں، پریشانیوں کی وجہ بنا پڑا ہے۔ فوجی اور سیاسی مُجرم ٹولہ کی غاصبانہ حکومت اس حکومتی ٹولہ سے چھین لینا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کا حق اور دینی فریضہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



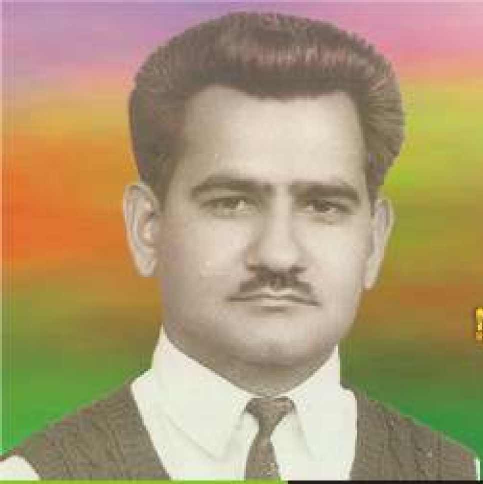
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | **باب** قرآنِ حکیم کا شورائی یعنی اسلامی جمہوری نظام یا انسانوں کا تخلیق کردہ مغربی جمہوریت کا باطل کُفر کا نظام | **باب** 25 **پیرا** 38-40

۳۸۔ پاکستان میں اسلامی جمہوری نظامِ مملکت کے نفاذ کی بجائے فوجی ڈکٹیٹر اور اس کی خود ساختہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن نے جمہوریت کا باطل، غاصب، استحصالی نظریات پر مشتمل مخلوط حکومت کا نظام مسلط کر دیا۔ پورے پاکستان کو ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر رکھ دیا۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا مخلوط نظامِ حیات سرکاری طور پر فوج کی گن پوائنٹ پر مسلط کر دیا گیا۔ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کی مستورات کی عفت و عصمت اور چادر و چار دیواری کے تقدس کو پامال کرنے کا عمل قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف جاری کر دیا گیا۔ اہلِ اسلام کو غیر اسلامی کلچر کا ایندھن بنا کر رکھ دیا۔ اس طرح مذہب زوال پذیر ہوتا جا رہا ہے اور جمہوریت کا بے دین کلچر بتدریج عروج پذیر ہوتا جا رہا ہے۔ ان فوجی اور سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے قرآنِ حکیم اور نبی کریم ﷺ کے الہامی نظریات، تعلیمات کا عملی طور پر پاکستان کی پوری مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو مُنکر، باغی، منافق بنا کر رکھ دیا۔ اس کُفر کے نظامِ حکومت کی پیروی سے دین کی موت بہتر ہے۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے ان کے خلاف جہاد، مذہبی فریضہ بن چکا ہے۔ ان کی تمام ملکیتیں اور لوٹا ہوا قومی خزانہ ان سے واپس لینا اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانا اہلِ وطن کا طیب فریضہ ہے۔

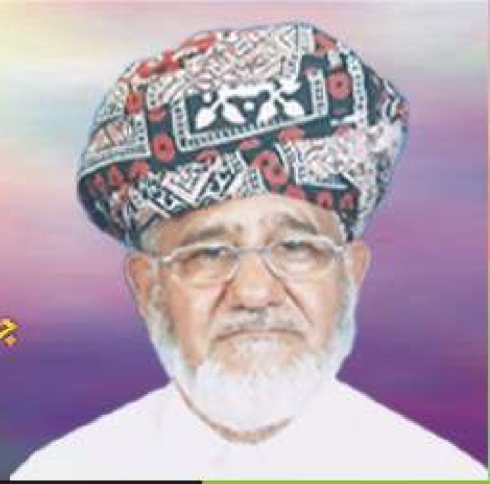
۳۹۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو قرآنِ حکیم کے اسلامی جمہوری نظام کی بجائے مغربی جمہوریت کے ۱۴ سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مِلت کی جمعیت اور وحدت کو جمہوریت کے باطل نظریات اور سیاسی جماعتوں کے استحصالی نظریات میں بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ (جمہوریت کے نامور ہجوم کرگساں کی ۱۴ سیاسی جماعتوں کے نام) ۱۔ مُسلم لیگ ن ۲۔ مُسلم لیگ ق ۳۔ مُسلم لیگ پیر پگاڑا ۴۔ مُسلم لیگ شیخ رشید ۵۔ پیپلز پارٹی شیر پاؤ ۶۔ پیپلز پارٹی آصف علی زرداری ۷۔ اصغر خان تحریک استقلال ۸۔ عمران خان تحریک انصاف ۹۔ اسفند یار ولی نیشنل عوامی پارٹی ۱۰۔ الطاف حسین ایم کیو ایم اور چار مذہبی سیاسی جماعتوں کے ہجوم کرگساں نے اکٹھے ہو کر مِلت کے جسد کو نوچنا شروع کر رکھا ہے۔ اس مادہ پرست ہجوم کرگساں سے نجات حاصل کرنا اہلِ وطن پر فرض ہے۔

۴۰۔ جنھوں نے مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے اہلِ وطن مُسلم اُمہ ان کی نسلوں اور اسلامی تہذیب کو زوال کے صحرا میں گم کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ پاکستان میں مجلس اسلامی نظامِ مملکت نافذ ہونے نہیں دیا جس کی خاطر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ ۱۸ کروڑ مُسلم امہ، ان کی نسلوں کو انگریز کے پروردہ مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ نے جمہوریت کے کُفر کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور کلچر میں سرکاری طور پر بدلنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ اسکا تدارک صرف اسلامی جمہوریت کے نفاذ میں مضمر ہے۔ اسکے لئے عوام کا شعور بیدار کرنا صاحب بصیرت افراد کا فرض ہے۔

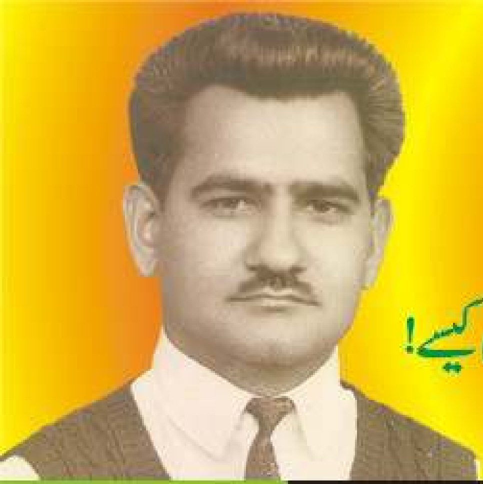


بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۱۴۱۔ کیا مستورات کو تعلیمی زیور سے مالا مال کرنے کے لیے مخلوط تعلیمی نظام و معاشرہ مخلوط حکومت کا ہونا ضروری ہے؟ کیا مستورات کے لیے الگ تعلیمی ادارے بنائے نہیں جاسکتے؟ کیا مستورات کو ان سے متعلقہ شعبوں میں الگ سروسز مہیا کی نہیں جاسکتیں؟ کیا قرآنِ حکیم نے ایسا کرنے پر پابندی لگائی ہے؟ کیا دینِ ابراہیم اور اس کے اہلِ کتاب پیغمبران کی تعلیمات اور قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے علاوہ حقوق نسواں کو ادا کرنے، ان کی عصمت و عفت کی حفاظت کرنے، ان کے شرم و حیا کے نظام کو قائم کرنے، ان کی عظمت و تقدس کو رائج کرنے۔ ان کو خانگی زندگی کا محترم بنانے، ان کو ماں، بہن، بیٹی اور تمام آسمانی رشتوں کی مالا کا اعلیٰ مقام عطا کرنے میں کوئی ممانعت ہے؟ ہر بیٹی، بہن نے بیوی اور ماں بننا ہے، تمام روحانی رشتوں اور ماں کی عزت و حرمت آسمانی رشتوں کی پاکیزہ الہامی خوشبوئیں ہیں جو بنی نوع انسان کی روح کی انمول دولت ہیں جہاں سے اخوت و محبت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ جمہوری مغربی مخلوط کلچر مذہبی خانگی زندگی کے نظامِ حیات کو کچل چکا ہے۔ مستورات صرف جانوروں کی طرح جنسی خواہشات کا ذریعۂ تسکین بنا دی گئی ہیں۔ ان کو ادب و خدمت اور عزت و حرمت دینے والے رشتے نایاب ہو چکے ہیں۔ وہ انسانوں کے صحرا میں تن تنہا کھڑی، سسکتی، تڑپتی، دم توڑتی اور الہامی رشتوں سے محروم کر دی گئی ہیں۔ یہ انسانیت کا بہت بڑا المیہ بن چکا ہے۔ طبقاتی نظام اور مخلوط طبقاتی نظام مادہ پرستوں کی زر، زمین، زن پر قبضہ کا ایک استحصالی نظامِ حکومت کا حصہ ہے۔ جنہوں نے قرآنِ حکیم کے نظریات کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ انکے خلاف جہاد کرنا، حقائق کو ۱۸ کروڑ عوام کے سامنے وضاحت سے بیان کرنا، اہلِ قلم، کالم نویسوں، تجزیہ نگاروں، علما کرام، مشائخ کرام کا دینی فریضہ ہے۔ اسلام چندٹی وی فنکاروں یا حکومتی ٹولہ کی مغربی کلچر کی مادر پدر آزاد مستورات کے ٹی وی مباحثوں یا عریانی، فحاشی بے حیائی پھیلانے والی مستورات یا حکومتی ٹولہ کی تنہائیوں کو آباد کرنے والی مستورات کا نہیں۔ اسلام ۵۱ فیصد مستورات کا چادر اور چار دیواری کی پابند، پاکیزہ فطرت، شرم و حیا، عصمت و عفت اسلامی اقدار کی حرمت کی محافظ ماؤں، بہنوں بیٹیوں، بیویوں کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں نظام حیات کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۔ انگریز نے ہندوستان پر قبضہ کرنے کے فوری بعد مسلمانوں کی سرکاری زبان فارسی اور عربی کی سرکاری سرفرازی کو ختم کر دیا۔ اس کی جگہ انگریزی زبان کو حکومتی زبان قرار دیا۔ مسلمانوں کے تمام تعلیمی اداروں کے فنڈ ختم کر دیے گئے۔ اس کے علاوہ صاحب حیثیت افراد نے جو جاگیریں تعلیمی اداروں کے نام وقف کر رکھی تھیں ان کو بحق سرکار ضبط کر لیا گیا۔

۲۔ انگریزی زبان اور انگریزی کلچر کو پھیلانے کے لیے ایچی سن جیسے طبقاتی انگلش کالجوں کی بھرمار کر دی۔ جس کی وجہ سے قرآنِ حکیم، اس کا آئین، نظریات، منشور، اخلاقیات، تعلیمات، نظامِ حیات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور مُسلم امہ، اس کی نسلوں کا اِسلامی کردار، اِسلامی تشخص، اِسلامی تہذیب زوال پذیر، دوسری طرح جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا انسانی تخلیق کیا ہوا آئین ،نظریات ،منشور، اخلاقیات، تعلیمات، نظامِ حیات ،طبقاتی مخلوط تعلیم ،طبقاتی مخلوط معاشرہ، طبقاتی مخلوط حکومت، طبقاتی معاشی تقسیم، طبقاتی معاشرتی براہمن و شودر کی اذیت ناک طبقاتی تقسیم کا کلچر بتدریج عروج کی منازل طے کر رہا ہے۔ پیغمبران کی جگہ جمہوریت کے اسمبلی ممبران نے لے لی۔

۳۔ حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ انگریزی زبان اور انگریزوں کے مغربی کلچر کے خاتمہ میں بری طرح حائل ہو چکا ہے۔ انھوں نے ملک کی قومی سرکاری زبان اردو کو حکومتی سرفرازی نہ دے کر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو اس قلیل سے انگریزی دان حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے سرکاری شاہی طبقہ نے ۱۸ کروڑ عوام الناس کو انگریزی زبان کے ذریعے یرغمال بنا رکھا ہے۔

۴۔ ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو ان غاصبوں نے انگریزی زبان کی اجارہ داری کی وجہ سے آنکھوں، کانوں، زبان، اذہان سے محروم کر رکھا ہے کیونکہ وہ انگریزی زبان کو پڑھ نہیں سکتے۔ آنکھوں سے محروم، وہ انگریزی زبان کو سنتے ہیں، سمجھتے نہیں کانوں سے محروم۔ وہ انگریزی زبان کو سمجھتے ہی نہیں اذہان سے محروم، وہ انگریزی زبان کو بول نہیں سکتے زبان سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو گونگی، اندھی، بہری اور شعوری طور پر ماؤف بنا دیا گیا ہے۔ جس قوم کے ستر فیصد کسان اور انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہُنر مند افراد بینائی، سماعت، زبان اور شعور سے محروم کر دیے جائیں وہ ملک علم جیسی دولت کو اپنی وراثت کیسے بنا سکتا ہے۔ علم کی روشنی کیسے پھیلا سکتا ہے؟



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۔ انگریز نے کار سرکار چلانے کے لیے برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کا تعلیمی نصاب مقرر کر دیا جو آج تک جاری ہے۔ وہ انتظامیہ عدلیہ کے طبقاتی سکالر حکومتی نظام چلانے کے لیے تیار کرتے رہے۔ آج بھی پاکستان میں اعلیٰ ادنیٰ سرکاری ملازمتیں حاصل کرنے کے لیے ملک میں وہی تعلیمات جاری ہیں۔ جس کے ذریعے وہ ملک کا انتظامیہ، عدلیہ کا باطل نظامِ حکومت افسر شاہی منصف شاہی کے حکومتی غاصب دہشت گردوں کے ذریعے چلاتے آرہے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں اسلامی نظام مملکت اور نظام عدل سے محروم کر دی گئی ہیں، جس کی خاطر یہ ملک دوقومی نظریات کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا۔ حکومتی ٹولہ نے مُسلم اُمہ کو کُفر کی انتظامیہ اور عدلیہ کی اطاعت کرنے، اسمبلی ممبران کے تخلیق کیے ہوئے قانون وضوابط کی پیروی کرنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ اس نظامِ حکومت اور اس کے چھ ہزار سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کا خاتمہ اسلامی نظام مملکت بحال کرانے کے لیے ضروری ہے۔ ان کے خلاف جہاد اور ان کے کُفر کے حکومتی نظام کا خاتمہ واجب ہو چکا ہے۔

۶۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ ان غاصب حکومتی مُجرموں نے مساجد اور دینی درسگاہوں میں قرآنِ حکیم احادیثِ مبارکہ سنت رسول ﷺ کی تعلیمات حاصل کرنے والوں کو طالبان اور دہشت گرد بنایا ہوا ہے۔ وہ قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور مسلمانوں اور ان کے اسلامی کردار کو ختم کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ امریکی ایجنٹ امریکہ کے مذہب کش ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ مغربی کلچر کو مذہبی تہذیب پر فوقیت اور فروغ دیتے ہیں۔ مذہب پرستوں کے لیے سرکاری اعلیٰ، ادنیٰ ملازمتیں پاکستان میں سرکاری طور پر بند ہو چکی ہیں۔ حکومتی سیاسی اور فوجی ٹولہ سے پوچھ لو کہ وہ قرآنِ حکیم یا جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات کے کُفر کے پابند ہیں۔ مُسلم اُمہ جمہوریت کے طوقِ کُفر کا نظام توڑنا چاہتی ہے۔ وہ غیر اسلامی، کُفر منافقت کی زندگی گزارنا نہیں چاہتی۔

۷۔ انگریزوں کے مسلط کیے ہوئے ایچی سن انگلش کالج اور اسی طرح ملک میں پھیلے ہوئے تمام انگلش میڈیم طبقاتی مخلوط تعلیمی ادارے سکول کالجز، یونیورسٹیاں حکومتی طبقاتی سرکاری افسر شاہی، فوج شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے سرکاری ملازمین تیار کرتے آرہے ہیں۔ جو ملک کا خزانہ، وسائل، مال و دولت لوٹتے، رشوت، کرپشن، کمیشن کا مُجرمانہ نظام اور ان کے علاوہ مخلوط تعلیم مخلوط حکومت کے فحاشی بے حیائی بدکاری، زناکاری کا نظام چلاتے ہیں۔ ہوٹل اور کلبیں ان کی تفریح گاہیں بن چکی ہیں۔ ان مادر پدر آزاد مُجرم حکومتی دہشت گرد ٹولہ اور طبقہ کو یہ تعلیمی ادارے تیار کرتے آرہے ہیں۔ جو ملک وملّت کے دینی، معاشی معاشرتی نظام حیات کے لیے ایک ناسور کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

۸۔ اسی وجہ سے آج بھی پاکستان میں مُسلم امہ، اس کی نسلیں انگریز کی ایک مفتوحہ ملک کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انگریز نے پاکستان کو جاگیردار، سرمایادار، فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کو ٹھیکہ پر دے رکھا ہے۔ انھوں نے قرآنِ حکیم کے اسلامی جمہوری نظامِ مملکت کی بجائے انگریز کے مفتوحہ ملک کی عوام کو مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا محکوم، غلامی کی زنجیریں پہنانے والا، انگریز کا جمہوریت کا غاصبانہ، جابرانہ، ظالمانہ، استحصالی، طبقاتی، مخلوط نظامِ حکومت اسی طرح مسلط کر رکھا ہے۔ اس نظامِ حکومت اور اس کے حکومتی ٹولہ کو ختم کرنا ہر اہل وطن کا دینی فریضہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۹۔ انگریز کا عوام الناس پر اپنی فوقیت، برتری اور بالا دستی مسلط رکھنے کے لیے جاگیردار، سرمایا دار شاہی حکومتی ٹولہ، جمہوریت کا انتظامیہ، عدلیہ اور تمام سرکاری اداروں کا سرکاری فریضہ ادا کرنے کا نظام و سسٹم۔ جمہوریت کے طبقاتی تعلیمی ادارے جن سے طبقاتی اونچ نیچ، براہمن و شودر کا معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ جمہوریت کے طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی ادارے جن سے افسر شاہی منصف شاہی، نوکر شاہی، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی سکالر تیار کیے جاتے ہیں۔ آج بھی وہ استحصالی نظام مملکت چلا رہے ہیں۔ اس نظامِ حکومت اور نظام تعلیم کو ختم کرنا، ان کی غلامی کی زنجیریں توڑنا اور ان مجرموں کو عوام کے کٹہرے میں کھڑا کرنا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کا طیب فریضہ ہے۔

۱۰۔ مغربی جمہوریت کا نظام و سسٹم ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ ان کی نسلوں کے معاشی اور معاشرتی حقوق غصب اور غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ دہشت گرد شاہی طبقہ کی بالا دستی مسلط رکھنے کا عمل جاری ساری ہے۔ حکومتی ٹولہ خود تعیش کی زندگی گزارنے، ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت لوٹنے اور اپنی ملکیت بنانے اور اہل وطن کو غلام، قیدی، مجبور و بے بس، اپاہج اور محکوم بنانے، معاشی طور پر مفلوج کرنے اور ملک کے خزانہ، مال و دولت، وسائل اور ہر قسم کی وراثت سے محروم کرنے کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔ اس آہنی نظام و سسٹم کو توڑنے اور ان کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ ان کے خلاف جہاد اور ان کے نظامِ حکومت کا خاتمہ مُسلم اُمہ پر واجب ہو چکا ہے۔

۱۱۔ ایک طرف غاصب جمہوریت پسند حکمران استحصالی ٹولہ عوام کو یہ کہتے سنائی دیتا ہے کہ علما کرام نے اسلام میں چار فرقے بنا رکھے ہیں۔ کونسے فرقے کو حکومت دی جائے کہ وہ اِسلام کا نفاذ کر سکے۔ فرقہ پرست علما میں اِسلام تقسیم ہو چکا ہے۔ یاد رکھو! کسی فرقہ کو نہ قرآنِ حکیم، نہ مستند حدیث مُبارکہ اور نہ ہی سنتِ رسول ﷺ پر کوئی اعتراض ہے۔ اِسلام نے تقویٰ کو معیارِ حیات ٹھہرایا ہے۔ کسی عربی کو عجمی، کسی امیر کو غریب، کسی گورے کو کالے، کسی مادہ پرست کو دیندار پر فوقیت نہیں دی۔

۱۲۔ جمہوریت کے سیاسی جماعتوں کے چودہ فرقے پاکستان کی حکومت چلا سکتے ہیں۔ لیکن قرآنِ حکیم اور نبی کریم ﷺ کو دل و جان سے ماننے والے چار فرقے نظامِ مملکت کیوں چلا نہیں سکتے۔ کیا اس واضح حقیقت کو کوئی مسترد کر سکتا ہے۔ کبھی وہ صوفی محمد کے اِسلام کی بات کرتے ہیں، کبھی حکومتی ٹولہ ملاں عمر کے اِسلام کو نشانہ تنقید بناتا ہے۔ کبھی اہلِ حدیث کے علما، کبھی اہلِ سنت کے علما، کبھی اہلِ تشیع کے علما اور ذاکرین پر انگلیاں اٹھاتا ہے۔ عوام اور علما کرام اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ حکومتی ٹولہ از خود کسی علما، مساجد، امام بارگاہوں پر خودکش حملے کرواتا اور مذہبی منافرت پھیلاتا آرہا ہے۔ امریکہ اس کے نیٹو ممالک کا بین الاقوامی دہشت گرد حکومتی ٹولہ یہودیت اور عیسائیت کے مذاہب کی سرکاری سرفرازی اپنے ممالک میں ختم کرنے مغربی جمہوریت کے کُفر کے نظریات اور اخلاقیات کے کلچر میں ڈھالنے کے بعد اب وہ مُسلم اُمہ اور ان کے فرزندان کو افغانستان اور پاکستان میں ختم کرنے، قرآنِ حکیم کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور تہذیب کو صفحۂ ہستی سے مٹانے مغربی جمہوریت کے کُفر کے انسانی تخلیق کردہ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت اور طبقاتی، استحصالی نظام حکوت کو مسلط کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ یہ جنگ نظریاتی جنگ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ پاکستان کے مغربی جمہوریت پسند دہشت گرد چھ ہزار جاگیردار، سرمایہ دار سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ استحصالی طبقہ ایک طرف ہے اور ۱۸ کروڑ عوام اور نو لاکھ سپاہ ایک طرف ہے! امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر، اسرائیل کی موساد، انڈیا کی را اور نیٹو ممالک کی تمام خفیہ فوجی تنظیمیں، ملکی فوج مذہب پرستوں کو ختم کرنے کے لیے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈروں اور سیاسی رفقا مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، ڈمی اپوزیشن نے شمسی ایئر بیس کو بطور چھاؤنی استعمال کرنے کی اجازت دی۔ ڈرون حملے جاری کروائے، اپنی افواج کے ذریعے اپنی عوام کا قتال جاری کروایا۔ اصل افغانی طالبان جو جہاد کرتے ان کو بدنام کرنے کے لیے اپنے طالبان دہشت گردی کے لیے تیار کیے۔ شائد ہی کوئی خودکش حملہ ہوتا ہو، یہ سب خودکش حملے جدید ریموٹ کنٹرول کے ذریعے امریکی طالبان کرتے ہیں۔ اگر یہ اِسلام کا نفاذ کرنا چاہتے تو کون ان کو منع کر سکتا ہے۔ کیا ان کے پاس یونیورسٹیوں میں اِسلامی سکالروں کی کوئی کمی ہے۔ دراصل وہ قرآنِ حکیم کا آئین، تعلیمات، اخلاقیات کا نفاذ چاہتے ہی نہیں!۔ اب جو راستہ حکومتی سیاسی فوجی ٹولہ نے اختیار کر رکھا ہے نہ وہ ان کے لیے مناسب نہ ملک و ملّت کے لیے بہتر ہے!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔مجلس شوریٰ کے ممبران کا چناؤ کا معیار حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین عمدہ اخلاقِ حُسنہ ، حسنِ خلق ، اسوۂ حُسنہ ، اخوت ومحبت ، امانت و دیانت ، اعتدال و مساوات ، ایثار و نثار ، عفوو درگزر ، سادگی و شرافت ، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے شعور کے مالک افراد اور فرائضِ منصبی کی اعلیٰ اہلیت کے وارثوں کو شورائی ممبران کے چناؤ کی بنیاد رکھا گیا ہے۔ جو مُسلم اُمہ کے منشور کی میراث ہے۔ یونین کونسل سے لے کر ملک تک نافذ کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ قرآنِ حکیم کے آئین کی روشنی میں ان کو عام کسان ، مزدور ، محنت کش ہُنر مند ، معلم کے برابر اِن کو ضروریاتِ حیات اور سرکاری مراعات مہیا کرنا لازم ہے۔ جمہوریت کا حکومتی باطل ٹولہ ، مراعات یافتہ استحصالی طبقہ کو غاصب نظامِ حکومت ترک کرنا وبالِ جان بنا پڑا ہے۔ جمہوریت کے کُفر کے خلاف جہاد لازم ہو چکا ہے۔

۲۔ دوسری طرف رائج الوقت باطل جمہوریت اور اس کی چودہ سیاسی جماعتوں ، ان کے آئین ، نظریات منشور نظامِ حیات ، تعلیمی ادارے ، تعلیمات قرآنِ حکیم ، حدیث مُبارکہ ، سنتِ رسول ﷺ کے منافی اور متضاد ہیں۔ یعنی جمہوریت ایک کُفر کا نظامِ حکومت ہے جو پاکستانی مُسلم اُمہ کے فرزندان پر مسلط ہے۔ اس حکومتی ٹولہ کے خلاف جہاد کرنا اور اس نظامِ حکومت کو ختم کرنا ہر مسلمان پر فرض بن چکا ہے۔ ان سے نجات کا صرف ایک راستہ ہے ، کہ ان کے نظامِ حکومت کو بدل دیا جائے۔

۳۔ جمہوریت کا چھ ہزار افراد پر مشتمل جاگیردار ، سرمایا دار مادہ پرست حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اس کی نسلوں کو باطل جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا قیدی ، غلام ، بے بس ، مجبور ، بے یار و مددگار ، محبوس اور محکوم بنا رکھا ہے اور پاکستان کو عوامُ الناس کے لیے ایک اذیت ناک جیل بنا چکا ہے۔

۴۔ پاکستان اسلامی ریاست ہے۔ یہ ریاست اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنا تھا۔ لیکن بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ چھ ہزار مادہ پرست ، دہشت گرد سیاسی جماعتوں کے روپ میں حکومتی ٹولہ ملک پر مسلط ہے۔ جنھوں نے مُسلم اُمہ کو جمہوریت کے چودہ سیاسی فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ انھوں نے پاکستان کو صوبائیت ، قومیت ، سیاسی خاندانوں ، پر مشتمل حکومتی ٹولہ ، ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی میراث بنا کر رکھ دیا ہے۔

۵۔ پاکستان مشرقی پاکستان ، مغربی پاکستان کے دو صوبوں پر مشتمل تھا۔ جمہوریت کے سیاسی رہنماؤں ، فوجی ڈکٹیٹروں کے استحصالی ٹولہ نے اپنے اقتدار اور حکومت کی جنگ دونوں صوبوں میں ایک دوسرے کے خلاف جاری رکھی جس کی وجہ سے ملک دولخت ہو گیا۔

۶۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے جمہوریت پسند سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے اپنے اقتدار اور حکومت کی خاطر صوبائیت کی جنگ چھیڑ رکھی تھی۔ یہی جمہوریت کے سیاسی رہنما آپس میں اقتدار اور حکومتی عہدوں کے حصول کی کمی بیشی کے جرم کے مرتکب ہوئے۔ آپس کی اقتدار اور حکومت کے حصول کی جنگ جاری رکھی۔ دونوں صوبوں کے عوام کو اصل حقائق سے محروم ، بے بس و مجبور بنائے رکھا۔ ان مُجرموں نے ملک کو دولخت کر دیا۔

۷۔مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمان کی عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی۔مجیب الرحمان کی عوامی لیگ کو واضح برتری حاصل تھی۔لیکن ذوالفقار علی بھٹو ہر قیمت پر اقتدار اور حکومت چاہتا تھا۔کسی قیمت پر اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔اس نے عوام الناس کے روبرو مُجرمانہ اور جابرانہ بیان دیا کہ اگر کوئی سیاسی ممبر مجیب الرحمان اور اس کے عوامی لیگ کے کسی فرد کے ساتھ افہام و تفہیم کی غرض سے مشرقی پاکستان جائے گا،اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔

۸۔''ادھر تم ادھر ہم'' کا نعرہ ذوالفقار علی بھٹو نے لگایا۔فوج کو ساتھ ملایا۔مشرقی پاکستان پر فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان نے اس کی ایما پر فوج کشی کر دی۔مسٹر بھٹو کی مرضی کے خلاف احمد رضا قصوری جوان کا قریبی ساتھی تھا وہ مجیب الرحمان کے ساتھ افہام و تفہیم کے لیے مشرقی پاکستان چلا گیا۔اس کے بعد اس جرم کی سزا کے طور پر اس کے باپ کا قتل کروا کر رکھ دیا۔

۹۔فوج کیخلاف مشرقی پاکستان کی عوام نے اپنی بقا کی جنگ لڑنا شروع کر دی۔مکتی باہنی تنظیم نے فوج کا مقابلہ شروع کر دیا۔بگڑتے ہوئے حالات دیکھ کر ہندوستان نے مشرقی پاکستان میں اپنی فوجیں داخل کر دیں۔ہندوستان کی اس کارروائی کے خلاف پاکستانی حکومت نے یو این او کا اجلاس بلانے کے لیے درخواست گزاری۔جو تاشقند میں منعقد ہوا۔

۱۰۔پولینڈ نے ہندوستان کی فوج کو فوری طور پر مشرقی پاکستان سے واپس چلے جانے کی درخواست کی۔یو این او کے اجلاس میں مسٹر بھٹو نے پولینڈ کی درخواست کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تین دن تک اس اجلاس میں شامل نہ ہوا،جب تک مشرقی پاکستان میں ۹۳ ہزار پاکستانی سپاہ کو سازش کے تحت ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی اذیت ناک تاریخ رقم نہ کر لی۔دنیا بھر کے مسلمانوں کے سر شرمندگی سے جھک گئے۔ملکی مُجرم جو واجب القتل تھا وہ قوم کا ہیرو بن کر ابھرا۔

۱۱۔فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان نے مغربی پاکستان کی حکومت مسٹر بھٹو کے سپرد کر دی۔اس نے مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا۔ایک سال تک سول مارشل لا کا ایڈمنسٹریٹر بنا رہا۔وہ اقتدار کی دیوی کے حصول کیلئے ہر جرم کرتا رہا۔وہ غریبوں کی بجائے،جاگیردار،سرمایادار ٹولہ کا محسن عظیم نکلا۔وہ ۱۸ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کو انکے حکومتی اخراجات مہیا کرنے کا پابند بنا گیا۔

۱۲۔مسٹر بھٹو نے ایک سال کے سیاسی مارشل لا کو برقرار رکھتے ہوئے نئے پاکستان کی نئی چار صوبائی حکومتیں قائم کر دیں۔چار وزیر اعلیٰ ہاؤس،چار گورنرز ہاؤس،چار اسمبلی ہال،چار سپیکر ہاؤسز اور ایک سینٹ ہاؤس کا اضافہ کیا۔ایک وفاقی حکومت اسی طرح قائم رکھی۔اس کی اسمبلی ممبران کی تعداد بڑھا دی۔اس طرح وفاقی حکومت کے علاوہ چار صوبائی حکومتیں ایک سینٹ کے اسمبلی ممبران کا اضافہ کر دیا۔ملک جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ کی میراث بنا دیا۔حکومتی ٹولہ کی گرفت مضبوط بنا دی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۳۔ اس طرح جمہوریت کے شہرت یافتہ جمہوریت پسند عوامی لیڈر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے غریبوں، بے بسوں، کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، مجبوروں، غلاموں، قیدیوں، فوجی ڈکٹیٹروں کے یرغمالیوں کے حکومتی ٹولہ سے نجات دلانے کے لیے عوام کو ایک خوبصورت اور دلکش روٹی کپڑا، مکان کا حسین نعرہ دیا۔ کیمونسٹوں، سوشلسٹوں، مادر پدر آزاد خیال لوگوں کو ساتھ ملایا۔ تھوڑی سی پی کر، نشے سے مسحور ہو کر خوب تقریریں کیں۔ عوام کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اسلامی مساوات کا ڈنکا بجایا۔ اس نعرہ کی وجہ سے عوام نے اس کا خوب ساتھ دیا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور اس کی جماعت کو ملک کی سب سے بڑی جماعت اور سب سے بڑا لیڈر بنا کر رکھ دیا۔ عوام نے اس کو قومی ہیرو بنا دیا۔

۱۴۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو! عوام نے تجھے قومی ہیرو بنا دیا۔ تم نے ان کے روٹی، کپڑا، مکان اور اِسلامی مساوات کا ایفائے وعدہ نہ کیا۔ تم نے تو اس کے عوض الٹا تمام جاگیردار سرمایا دار حکومتی ٹولہ کو وفاقی حکومت کی حدود سے نکال کر چاروں صوبوں کے شاہی ایوانوں تک پھیلا دیا۔

۱۵۔ مسٹر بھٹو! تو نے پاکستان کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں کے ساتھ دنیائے عالم کی تاریخ کا بہت بڑا دھوکہ کیا۔ تو نے تو جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت، اس کے غاصب بے رحم، جابر، ملکی غدار جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ، ان کی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی حکومتی دہشت گرد طبقہ کو چاروں صوبوں میں پھیلا کر رکھ دیا۔ تم کیسے شاطر، دھوکہ باز، جاگیردار، سرمایا دار غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کی شاہی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی، کے استحصالی شاہی طبقہ اور ان کے جابرانہ حکومتی نظام و سسٹم کے نمائندے تھے۔ جس نے ان کو وفاقی حکومت کے ایوانوں سے نکال کر صوبائی حکومتوں، سینٹ کے سپریم ایوان تک پھیلا کر رکھ دیا۔ جاگیردار سرمایا دار ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی گرفت کو مضبوط اور ملک و ملت پر مسلط کر دیا۔ مسٹر بھٹو! اتنا بڑا ظلم اتنا بڑا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کا استحصال کرتے ہوئے تمھیں خوف خدا نہ آیا کہ تم ان کے اعتماد کو کتنا بڑا دھوکہ دے رہے ہو کیا تمھیں آخرت یاد نہ تھی۔ کیا تم نے اس جہانِ فانی میں ہمیشہ رہنا تھا؟ کیا تم اس حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے پھیلاؤ کو روکنے کی بجائے ان مُجرموں کو ملک بھر میں پھیلا نہ گئے۔

۱۶۔ مسٹر بھٹو! تو نے وفاقی حکومت کے علاوہ حکومتی ٹولہ کو پھیلانے کا راستہ کھولا، چاروں صوبوں میں نئی چار صوبائی حکومتیں بنا ڈالیں۔ چار وزیر اعلیٰ ہاؤس چار گورنر ہاؤس چار آسمبلی ہال چار آسمبلیوں کے ایم پی اے، چاروں صوبوں کے مشیر، وزیر، وزرائے اعلیٰ، چار گورنر ان کے مشیر، چار سپیکرز چار ڈپٹی سپیکرز، بیشمار پارلیمنٹ ایڈوائزروں کی حکومتی افواج ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلوں کے جسد کو ایک معاشی کینسر بن کر چمٹ گئے۔ تم نے تو ان جراثیم کو ختم کرنا تھا۔ نہ ان کو ختم کیا اور نہ ہی ان کی طبقاتی معاشی استحصالی تقسیم کو ختم کیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

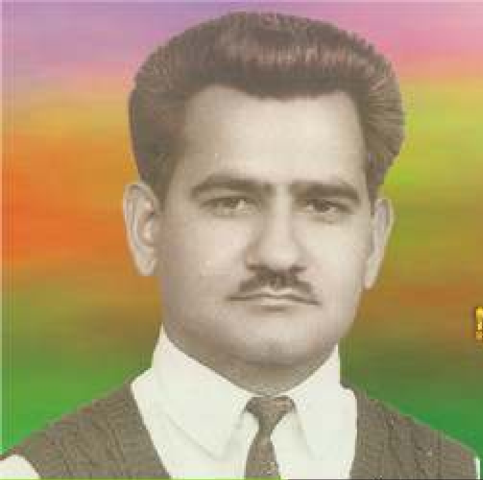
۱۷۔ مسٹر بھٹو! تو نے ملک میں غاصب، استحصالی افسر شاہی، منصف شاہی فوج شاہی، نوکر شاہی کے حکومتی طبقہ کو وفاقی حکومت کے ایوانوں سے نکال کر صوبوں کے شاہی ایوانوں تک پھیلا دیا۔ تم کس کے نمائندے تھے۔ غریب، بے بس، مجبور بےکس انسانوں یا مزدوروں محنت کشوں، ہنرمندوں، کسانوں یا ضروریاتِ حیات سے محروم خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے عوام الناس کے یا جاگیردار، سرمایادار، فوجی ڈکٹیٹروں کے حکومتی ٹولہ یا ان کے مراعات یافتہ حکومتی دہشت گرد طبقہ کے ایجنٹ تھے؟ تم نے معاشی قاتلوں، استحصالی مجرموں کو وفاق سے نکال کر سینٹ اور صوبائی سطح تک پھیلا دیا۔ پاکستان میں معاشی معاشرتی دہشت گردوں کی لوٹ مار کے دروازے کھول دیئے۔

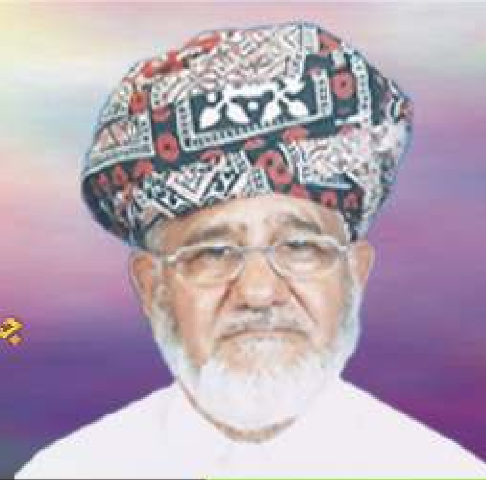
۱۸۔ مسٹر بھٹو! چاروں وزرائے اعلیٰ کے ساتھ چار چیف سیکرٹریز، بے شمار ایڈیشنل سیکرٹریز، بے شمار جائنٹ سیکرٹریز، انگنت ڈپٹی سیکرٹریز اور ان کے ماتحت لاتعداد سیکشن آفیسرز، درجہ دوئم، سوئم چہارم کو تمام صوبوں پر مسلط کر دیا۔ ان کی شاہی تنخواہیں، شاہی ایوان، شاہی رہائشیں، سرکاری انمول گاڑیاں، ڈرائیور، پٹرول، گن مین اور بے شمار سرکاری سہولتیں عوامی خزانہ سے دی جاتی تھی یا مسٹر بھٹو! تم نے اپنی جیب سے ادا کرنی تھیں؟ ملکی خزانہ لوٹ لیا، عوام محکوم بنا دیے۔ تو کیسا غریبوں کا رہنما تھا!

۱۹۔ اسی طرح گورنرز، سپیکروں کے ساتھ اسی شاہی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ کی لاتعداد افواج کو لوٹ مار کے لیے حکومت کا حصہ بنا دیا۔ ان کی گنتی کون کرے گا؟ ان کا بجٹ کس نے مہیا کرنا تھا؟ مسٹر بھٹو! اے غاصبِ وقت! خدا کے سامنے تو کیا جواب دے گا۔ تو کس کا نمائندہ تھا جو پھانسی کے عبرتناک جھولے پر جھول گیا۔ اس چند روزہ زندگی کا انجام اور پھانسی کا پھندہ اب تمام غاصب حکومتی ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ شاہی، معاشی، معاشرتی دہشت گرد طبقہ کو بھی واضح دکھائی دے رہا ہے۔

۲۰۔ ان کے علاوہ ہر وزیر، مشیر کے ساتھ سیکرٹریوں، ایڈیشنل سیکرٹریوں، جائنٹ سیکرٹریوں، ڈپٹی سیکرٹریوں، سیکشن آفیسروں کے اعلیٰ عہدیداروں کے علاوہ کلاس ٹو، تھری اور کلاس فور کی افواج ملک و ملت کے خزانہ اور وسائل کو چمٹ چکی ہے۔

۲۱۔ مسٹر بھٹو! قبر سے نکل کر سینٹ کے ممبران، وفاقی اسمبلی کے ممبران، چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ممبران، ان کے وزیروں، مشیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدرِ مملکت اور ان کے مشیروں کی افواج کی تعداد تو گن جاؤ۔ ان کے ساتھ ان کے سرکاری مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ کے دہشت گردوں کی تعداد کی اس لامتناہی فوج کی گنتی کی لسٹ تیار کر کے عوام کو بتا تو جاؤ! کہ یہ تو نے کیا کیا؟ تمہارے چاروں صوبوں کے مجرموں کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ حکومتی جرائم سے تمہاری قبر کو عذاب گاہ بنائے جا رہا ہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

بلائے وقت | **پاکستان اِسلامی ریاست ہے۔ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کو پھیلانے والوں کی نہیں** | **باب 27 پیرا 26-22**

۲۲۔ مسٹر بھٹو! تو ہی تو تھا جس نے سینٹ کا ایک سب سے بڑا ادارہ **ملک** و**ملت** پر مسلط کیا۔ جس کا چناؤ **ملک** کے تمام اعلیٰ جاگیردار سرمایادار، جو الیکشن ہار جاتے ہیں ان کو ان کی سیاسی جماعتیں ممبران کی عددی نسبت سے سینٹرز منتخب کر کے شاہی ایوان تک پہنچاتی چلی آ رہی ہیں۔

۲۳۔ مسٹر بھٹو! کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان کے شاہی اخراجات کا بجٹ تم نے اپنی جیب سے ادا کرنا تھا یا اس غریب، بے بس، مجبور، قیدی، غلام اور بدحال محکوم عوام کے ملکی خزانہ سے مہیا کرنا تھا۔

۲۴۔ مسٹر بھٹو! کیا یہ بات کسی سے چھپی ہوئی ہے کہ تم نے سینٹ کے ممبران، وفاقی حکومت کے ممبران، صوبائی حکومتوں کے ممبران، ان کے اسمبلی ہالوں، کینونیشن ہالوں کی عالیشان بلڈنگوں کی تعمیرات کے اخراجات، ان کے وزیر اعلیٰ ہاؤسز کے شاہی اخراجات، ان کے زیر سایہ وزارتوں کے دفاتر کی بلڈنگوں کی تعمیرات کے اخراجات، ان کی رہائشوں کے شاہی اخراجات، ان کے وزیروں، مشیروں کی افواج کے شاہی ٹولہ کے اخراجات، ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے چیف سیکرٹریوں اور ان کی انگنت افسر شاہی، نوکر شاہی کی افواج کے اخراجات کس نے برداشت کرنے تھے؟

۲۵۔ مسٹر بھٹو! یہ تو اس غریب عوام الناس کو بتا جاؤ کہ ۱۹۷۳ء میں چالیس ارب ڈالر جو اس جاگیردار، سرمایادار ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ طبقہ کو خوش کرنے کے لیے حاصل کیے گئے تھے وہ اخراجات کس نے برداشت کرنے تھے؟ ان قرضوں کا بوجھ کن کے کندھوں پر تھا؟ اس چالیس ارب ڈالر پر نو ارب ڈالر سود کس نے ادا کیا ہے؟ چالیس ارب ڈالر قرض جو ابھی تک واجب الادا ہے، وہ کس نے ادا کرنا ہے؟ کیا حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ کا معیارِ حیات ایک عام کسان، ایک مزدور، ایک ہنرمند، ایک اردلی، ایک سپاہی، ایک معلم کی سطح پر لایا نہیں جا سکتا تھا۔

۲۶۔ آج تک ۱۸ کروڑ کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند اور ان کی نسلیں اس چالیس ارب ڈالر کی مقروض ہیں۔ اس کے بعد آج تک مسٹر بھٹو! تمھارا تیار کیا ہوا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کی افواج میں کتنا اضافہ ہو چکا ہے۔ تمھاری یہ فوج اپنے شاہی اخراجات کے لیے کتنے سو ارب ڈالر قرض لے چکی ہے۔ اپنی قبر کی تنہائی میں اس کا حساب کر کے، اپنے حکومتی ٹولہ کو شاباش دے جاؤ۔ کیونکہ انھوں نے اپنے پھیلنے میں یا ملکی خزانہ لوٹنے اور ملکی قرضے ہضم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ان کو اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو اسکے استحصالی قوانین بنانے والے اسمبلی ممبران کو، ۱۸ کروڑ عوام کو انکے وسائل اور خزانہ سے محروم کرنے والوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکنے کی نوید تو دیتے جاؤ، تمہارا یہ عمل خانہ جنگی کا سبب بن چکا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۷۔ ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں، سفید پوشوں، ضروریاتِ حیات سے محروم خودکشیاں کرنے والے غریب ومجبور عوام کو بتا جاؤ۔ تم نے تو ان کو روٹی کپڑا اور سر چھپانے کے لیے مکان دینے کا وعدہ کیا تھا، چھیننے کا تو نہیں! کبھی ملکی خزانہ سے انھیں ایک پائی بطور بخشیش تو دی ہوتی یا کسی عید پر انکو ایک روپیہ ہی دیا ہوتا۔ کتنا ظالم، دھوکہ باز رہنما تھا تو؟

۲۸۔ تمھارا مسلط کیا ہوا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ تو نہ صرف انکی محنت ومشقت سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ، وسائل، ذرائع آمدن، اقتدار کی نوک پر چھینتا چلا آ رہا ہے بلکہ چالیس ارب کے علاوہ سینکڑوں ارب ڈالر مزید قرض لے چکا ہے۔ غریب کش رہنما! تمہیں عوام کس نام سے پکاریں۔

۲۹۔ مسٹر بھٹو! تمھارا حکومتی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ حکومتی طبقہ ملکی وراثتوں کو ساتھ ساتھ اپنی ملکیتوں میں بدلتا، سرے محلوں، سوئس بینکوں میں جمع کرواتا چلا جا رہا ہے۔ جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت، اس کا حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا پھیلاؤ اور ان کی اکٹھی کی ہوئی ملکیتوں کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ یہ وقت بتائے گا۔ یزید کے قافلہ سے حُر کیسے پیدا ہوں گے؟ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ کون سا صاحب بصیرت سپوت اس فریضہ کو ادا کرے گا۔ یاد رکھو! اہلِ وطن پر ان حکومتی دہشت گردوں کو اور ان کے نظامِ حکومت کو ختم کرنا ایک عبادت ہے۔

۳۰۔ مسٹر بھٹو! کیا یہ حقیقت نہیں؟ کہ ولی خان نے آپ کے خلاف لیاقت باغ راولپنڈی میں ایک جلسہ عام کیا تھا۔ ہزاروں افراد صوبہ سرحد سے اس جلسہ کے اجتماع میں شامل ہوئے تھے۔ تم نے اس جلسہ کو سبوتاژ کرنے کے لیے ان پر بڑی بے دردی سے گولی چلوا دی۔ سینکڑوں معصوم وبے گناہ افراد کا قتال کروا کر رکھ دیا۔ اس اجتماعی قتال کا مُجرم کون تھا؟ اور تجھے اس گھناؤنے جرم کی وجہ سے آخر کار پھانسی پر لٹکنا پڑا؟ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کیلئے یہ عبرت کا نشان ہے۔ کیا عوام دہشت گرد ہیں

۳۱۔ کیا تم نے جماعت اِسلامی کا ڈاکٹر نذیر، احمد رضا قصوری کے باپ کا قتال نہیں کروایا تھا؟ تمھارے دورِ حکومت میں اَن گنت افراد کا قتال ہوا اس کا مُجرم کون تھا؟

۳۲۔ مسٹر بھٹو! یہ تو بتاؤ کہ وہ اِسلامی مساوات کہاں گئی؟ جس کی خاطر مساوات کے نام پر پیپلز پارٹی نے ایک اپنا نظریاتی اخبار نکالا تھا۔ تم نے تو چاروں صوبوں میں جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ، ان کی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی اور نوکر شاہی کے شاہی طبقہ کو حکومتی سطح پر اتنا زیادہ پھیلایا اور بہت بڑی تعداد میں ملک وملت پر مسلط کر دیا۔ کسی حکمران کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ ۱۸ کروڑ عوام کے وسائل، مال ودولت، خزانہ حکومتی دہشت گردوں کے حوالے کر دے اور عوام کو ان کا محکوم بنا دے۔ حکومتی ٹولہ اور غریب عوام کا معاشی تضاد ختم کرنا ایک عبادت ہے۔ ملکی خزانہ سے ایک کسان، محنت کش، ہُنر مند، اردلی، سپاہی، معلم کے برابر ان کو ضروریاتِ حیات اور تنخواہ دے دو! ان کو ایک عام دیہاتی کی طرح سرکاری شاہی ایوانوں، شاہی محلوں جیسی مراعات کے کلچر کو ختم کر کے ان کو کٹیا یا سادہ سا گھر مہیا کر دو۔ انمول قیمتی گاڑیوں کے کلچر کی بجائے پبلک ٹرانسپورٹ کا راستہ دکھا دو، ملک بچ جائیگا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | پاکستان اسلامی ریاست ہے۔ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کو پھیلانے والوں کی نہیں | باب 27 پیرا 35-33

۳۳۔ مسٹر بھٹو! تو نے تو ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا معاشی، معاشرتی قتال کر کے رکھ دیا۔ چاروں صوبوں کے کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، سفید پوشوں کو حکومتی طور پر ان جمہوریت کے استحصالی حکومتی ٹولہ کے غاصبوں کی رعیت، غلام، قیدی، بے بس، مجبور اور مفلوج اور ان کا محکوم بنا کر رکھ دیا۔ تم نے اسلامی اقدار، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو فروغ دینے کی بجائے ملکی خزانہ، ملکی وسائل، اس شاہی ٹولہ، شاہی مراعات یافتہ طبقہ کی ملکیت بنا کر رکھ دیا۔ تم نے تو انگریز کے مسلط کیے ہوئے جمہوریت کے ایک باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت اسکے غاصب حکومتی ٹولہ اسکے استحصالی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اذیتوں میں چاروں صوبوں کی عوام کو قانونی زنجیروں میں جکڑ کر رکھ دیا۔ ان غاصبوں کی گرفت میں دے دیا۔ حکومتی مجرموں کے نظامِ حکومت کو وسعت بخشی۔ انکے آہنی ہاتھ مضبوط بنا دیے۔ ان کو وفاق سے نکال کر چار صوبوں اور سینٹ کے ایوانوں تک پھیلا دیا۔ اس غاصبانہ استحصالی نظام، اسکے مجرموں کو ہمیشہ کے لیے مسلط کر دیا۔ کیا تمہیں موت یاد نہ تھی۔ کہ مخلوقِ خدا کے ساتھ وعدہ کیا کیا تھا اور عمل کیا کیا ہے۔ آج عوام تم سے سراپا سوال بنی کھڑی ہے؟ کیا پاکستان اسکے وسائل، خزانہ حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ طبقہ کے طالبان کی وراثت ہے۔

۳۴۔ مسٹر بھٹو! اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ آج بھی انگریز کا تیار کیا ہوا جمہوریت کا استحصالی نظام و سسٹم اس کا غدار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ انکی اولادوں پر مشتمل ان کا مراعات یافتہ شاہی دہشت گرد طالبان کا طبقہ ملتِ اسلامیہ کے ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر اسی طرح مسلط ہے، جس کو تو نے اس نظام کو توڑنے اور ختم کرنے کا اس ملت کو عندیہ دیا تھا۔

۳۵۔ جس کی بنا پر عوام الناس نے تمھیں جمہوریت کے الیکشنوں میں اتنا بڑا امینڈیٹ دیا تھا کہ تم کو عوامی ڈکٹیٹر بنا کر رکھ دیا تھا۔ لیکن تم نے عوام الناس سے اتنا بڑا دھوکہ اور فراڈ کیا کہ جس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج بھی وہی غاصب حکومتی دہشت گرد ٹولہ اور ان کا استحصالی مراعات یافتہ طالبان کا طبقہ تمھاری وجہ سے سینٹ، وفاق اور چاروں صوبوں تک بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے۔ ان کی اولادوں پر مشتمل جمہوریت کے تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل فوج، عدلیہ، انتظامیہ کا مراعات یافتہ طالبان کا شاہی طبقہ حکومت کا حصہ بنا چلا آ رہا ہے۔ جاگیردار، سرمایادار حکومتی سیاسی دہشت گرد ٹولہ، فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے کورمانڈروں کے نظام یعنی سسٹم کو، ان کے شاہی کلچر کو، ان کے انگلش میڈیم تعلیمی طبقاتی اداروں اور ان کے استحصالی مراعات یافتہ شاہی دہشت گرد طبقہ اور جمہوریت کے نظامِ حکومت کو ختم کرنا ملک و ملت کی بقا کے لیے ازحد ضروری ہے۔ اس کا تدارک قرآنِ حکیم کی سرکاری بالادستی اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے میں مضمر ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



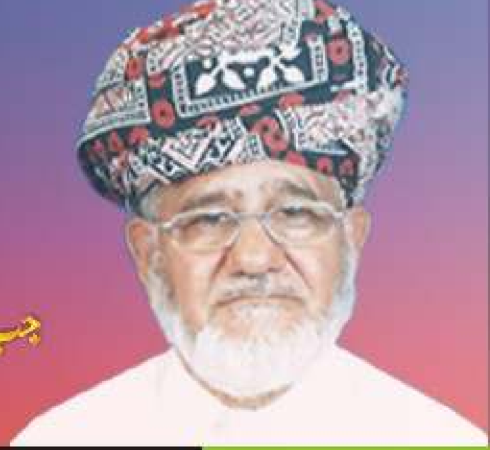
۳۶۔ مسٹر بھٹو! تمھاری وجہ سے پاکستان میں جاگیردار، سرمایادار فوجی ڈکٹیٹرز کے دہشت گرد حکومتی ٹولہ نے اپنی اور اپنے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے طالبان کی اجارہ داری پاکستانی عوام پر آج بھی بالجبر مسلط کر رکھی ہے۔ عوام الناس ان حقائق سے آگاہ ہوتے جا رہے ہیں۔ دہشت گرد حکومتی ٹولہ اور ان کے شاہی مراعات یافتہ طالبان کا طبقہ میں سے اکثر و بیشتر کی ملکیتیں بیرون ممالک ہیں۔ ان کا کاروبار بیرون ممالک ان کے غبن، لوٹ مار، رشوت کرپشن اور ہر قسم کے ناجائز ذرائع سے اکٹھی کی ہوئی دولت، سرمایا بیرون ممالک کے سوئس بنکوں اور سرے محلوں کی شکل میں محفوظ پڑا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ تمھارے داماد اور ان کی اولادیں ہی تو ہیں۔

۳۷۔ مسٹر بھٹو! تمھارا سیاسی حکومتی دہشت گردوں کا ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طالبان کا طبقہ کے پاسپورٹ بیرونی ممالک کے ہر وقت ان کے پاس موجود رہتے ہیں۔ تمام حکومتی ٹولہ ان کی اولادیں، ان کی ملکی سیاست، ملکی حکومت، تمام ملکی جرائم اور تمام ملکی، غیر ملکی ملکیتوں کی وارث بنتی جاتی ہیں۔ عوام الناس بدترین حالات سے دوچار ہیں۔ ان سب دہشت گرد مجرموں کا یومِ حساب قریب ہے۔ ان کے دین کش نظامِ حکومت کے خلاف جہاد کرنا مُسلم اُمہ کا فریضہ بن چکا ہے۔

۳۸۔ مسٹر بھٹو یہی حال تمھارے پھیلائے ہوئے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے انتظامیہ، عدلیہ، فوج شاہی کے حکومتی اعلیٰ عہدیداروں کا ہے۔ دہشت گرد حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طالبان کا شاہی طبقہ ملک میں دن بدن کینسر کی طرح چاروں صوبوں، وفاق، سینٹ اور پورے ملک کے جسد میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ تم نے اس ٹولہ اور طبقہ کی آبیاری کی۔ وقت اس بات کی غمازی اور تقاضا کر رہا ہے کہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ ان کی نسلیں اس غاصب دہشت گرد حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طالبان کے شاہی طبقہ کی جائیدادوں، ملکیتوں کو ان سے چھین لیں اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے نظامِ حکومت سے الگ کر دیں۔ اسلامی نظام مملکت اس جمہوریت کے کینسر کا علاج اور تدارک ہے!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۹۔ ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور ان کی نسلیں جو طالبان اور دہشت گرد حکومتی ذرائع ابلاغ نے بنا دیے ہیں وہ غدار اور ملک دُشمن نہیں۔ قرآنِ حکیم کا باغی دہشت گرد سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طالبان کا طبقہ اس ملک و ملّت کا غدار اور مُجرم ہے جو مُسلم اُمہ کے فرزندان کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر ان کا قتال جاری کیے ہوئے ہے۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ جو طالب علم دینی مدرسوں میں قرآنِ حکیم حفظ کریں، حدیث مُبارکہ کا کورس پڑھیں، سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کریں، اخوت و محبت کی زندگی گزاریں، ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے نظام کی پیروی کریں، اسوۂ حسنہ اور حسنِ خلق کی تعلیمات حاصل کریں، قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف نظامِ حیات کی مخالفت کریں، جو مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت اور مخلوط معاشرے کے نظامِ حکومت کو روکیں، جو فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے نظامِ حکومت کے خلاف بات کریں، جو ملک دولخت کرنے والوں کے خلاف خون کے آنسوں بہائیں، جو ملک میں ۴۹ فیصد حکومتی ٹولہ کو اپنی ہی ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ کی مستورات کو ملک کا خزانہ، وسائل، مال و دولت، ملکی ملکیتوں کو اپنی وراثتوں میں بدلنے کے حکومتی جرائم میں شامل کرلیں، جو فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری اور پاکستان کو ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر رکھ دیں جو ملک میں لوٹ مار، ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ پر حکومتی دہشت گرد مردوزن کا ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طالبان کے طبقہ کی اجارہ داری توڑنے کا ذکر کریں۔ جو ان کے طبقاتی نظامِ حکومت، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم کی مخالفت کریں، جو ان کی ملک دُشمن پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھائیں، جو ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کا گھراؤ کریں، جو ملک بدر حکومتی رہزنوں کے تمام جرائم معاف کرنے کا انکشاف اور آہ و بکا کریں، وہ اس مُجرم حکومتی ٹولہ کے نزدیک طالبان، دہشت گرد، باغی، غدار، ملک دُشمن بنا دیے جائیں۔ ان کا فوج کے ذریعے کھلے عام قتال جاری کروا دیں۔ جو حکومتی دہشت گرد ٹولہ اپنی حکومت اور اقتدار بچانے کی خاطر امریکہ اور اس کی نیٹو افواج اور ان کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کی افواج ملک میں داخل کرلیں اور وہ طالبان کے نام پر اہلِ وطن مردوزن کا بے دریغ قتال جاری کردیں، ریموٹ کنٹرول سے تباہی پھیلائیں اور ان جرائم کو خودکش طالبان کے کھاتہ میں ڈالتے جائیں، ان جرائم کے اصل واقعات و حقائق کو چھپانا ان حکومتی دہشت گردوں کا اور ان کے ذرائع ابلاغ کے متعلقہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے طالبان کا ظلم اور جرم ہے۔ جس کو مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ افراد سمجھ چکے ہیں۔ امریکہ اور نیٹو ممالک کے عوام بھی مکمل طور پر پاکستانی عوام کی طرح اصل حقائق سے بے خبر اور بے بس ہیں۔ یہ تمام ظلم اور جرم حکومتی ٹولہ کا ہے عوام کا نہیں۔ امریکہ اور نیٹو ممالک کا حکومتی ٹولہ مادہ پرست فلاسفر زفرانسس بیکن کے نظریات کے پرستار ہیں اور عوام پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور ان کے ماسٹر مائینڈ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے بیکنی نظریات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے نظریات کا تضاد کو سمجھنا مغربی مذہب پرست اہلِ بصیرت اور عوامُ النّاس کے لیے از حد ضروری ہے۔ تا کہ مخلوقِ خدا اصل حقائق کو سمجھ سکے کہ معاشی، معاشرتی اور انسانی قتال کسی بھی پیغمبر خدا یا عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا حصہ نہیں۔

۴۰۔ اس کے برعکس جو انگریز کے ایچی سن کالجوں میں انگریزی زبان، اس کا مخلوط کلچر، اس کا انڈین لا، برٹش لا، امریکن لا، جوری پروڈینس اور کو۔ایجوکیشن کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے کلچر کے مسلط کیے ہوئے قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف نظام اور سسٹم کی تعلیمات حاصل کریں، وہ انتظامیہ، عدلیہ کے فاسق، فاجر، معاشی لوٹ مار کے نظامِ حکومت کے حکومتی ٹولہ اوران کے مراعات یافتہ شاہی حکومتی دہشتگرد طبقہ کے کرپٹ، عیاش نظام اور ملکی خزانہ لوٹنے کے رہزن تیار ہوں۔ انگریزی زبان کے ڈاکو سکالرز، دہشت گرد اور انسانی قاتل مُجرم طالبان ہیں یا قرآنِ حکیم کی تعلیمات حاصل کرنے والے طالبان ہیں۔ جنھوں نے اہلِ وطن ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کی بینائی، سماعت، گویائی اور شعور ان انگلش اداروں کے ذریعے چھین رکھا ہے۔ جنھوں نے اردو زبان کو سرکاری سرفرازی سے محروم کر رکھا ہے۔ اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ دہشت گرد اور مُجرم کون ہیں؟

۴۱۔ دینی درسگاہوں کے طلبا کو جو قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، ضابطۂ حیات کی تعلیمات کی سرکاری بالادستی کے نفاذ یا اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے نظامِ حیات کی بات کریں ان کا یہ حکومتی ٹولہ طالبان اور دہشت گرد کہہ کر ان کا قتال کرتا جائے۔ اس حقیقت کو کوئی ایک فرد بھی جھٹلا نہیں سکتا کہ جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ انکی فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی **ملک** کا خزانہ لوٹنے، وسائل چاٹنے، طبقاتی تعلیمی اداروں سے طبقاتی معاشرہ تیار کرنے، اپنی اولادوں کو سرکاری مراعات یافتہ عہدے مہیا کرنے، **ملک** کا خزانہ وسائل، مال و دولت لوٹنے، نفس پرستی مادہ پرستی، کے فلاسفرز کی پیروی کرنے کے مُجرم ہیں۔ یہ **ملک** کے اصل دہشت گرد، معاشی، معاشرتی اور انسانی قاتل ہیں۔ ان کا اور ان کے جرائم کا تدارک کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ اس کا تدارک صرف قرآنِ حکیم کی حاکمیت قائم کرنے، اسلامی نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔ جس کی راہ میں یہ رکاوٹ بنے بیٹھے ہیں۔ یہ طبقاتی، تفاوتی اور امتیازی نظامِ حیات صرف جمہوریت کا طرزِ حکومت ہی دے سکتا ہے۔ ان کو عدل و مساوات کا جام پینا پڑے گا۔ طبقاتی، تفاوتی نظام اور کلچر کو ختم کرنا پڑے گا۔

۴۲۔ کیا مسٹر بھٹو! تم نہیں جانتے تھے کہ پاکستان میں انگریز کا مسلط کیا ہوا جمہوریت کا باطل، گھناؤنا غاصب نظامِ حکومت جو انگریز نے ایک مفتوحہ **ملک** کی عوام کو قیدی بنانے اور غلامی کی زنجیریں پہنانے کے لیے تیار کیا تھا۔ تا کہ کوئی فرد ان کے خلاف بغاوت یا سر نہ اٹھا سکے اور وہ ایک بہت بڑے مفتوحہ **ملک** کی عوام کو اپنے قابو اور کنٹرول میں رکھ سکے۔ اس غرض کے لیے اس نے جاگیردار، سرمایا دار شاہی حکومتی ٹولہ، فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے استحصالی طبقاتی نظامِ حکومت کو ترتیب دیا۔ جس کے ذریعے اس نے ہندوستان جیسے عظیم وسیع و عریض **ملک** پر اس حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے اپنا مُجرمانہ تسلط قائم کیا۔ یہ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ **ملک** و مِلت کے مُجرم ہیں۔

پاکستان اسلامی ریاست ہے۔ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کو پھیلانے والوں کی نہیں

۴۳۔ انگریز جن کے ذریعے کروڑوں انسانوں اور ان کی نسلوں کا نظریاتی، معاشی، معاشرتی استحصال اور فزیکل قتال کرتا رہا، آج اس کا تیار کیا ہوا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ اسی طرح عوام الناس کا معاشی، معاشرتی قتال جاری رکھے ہوئے ہے۔ انھی کی وجہ سے انگریز کا کلچر عروج پذیر اور اسلامی تہذیب زوال پذیر ہوتی جا رہی ہے۔ جمہوریت کا نظامِ حکومت، اس کا حکومتی شاہی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے شاہی طبقہ کے ذریعے اپنی حاکمیت کو قائم رکھتا اور اس کے عوض ان کو شاہی تنخواہیں اور شاہی سرکاری مراعات مہیا کرتا چلا آ رہا ہے۔ مراعات یافتہ طبقہ کو خوش رکھنا، ان کو حکومت کا حصہ بنانا اور ملک پر حکومت کرنا ان کا سرکاری طرزِ حیات ہے۔ اس نظام اور سسٹم سے ملک ان کی ملکیت بن چکا ہے۔

۴۴۔ مسٹر بھٹو! تم نے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو چاروں صوبوں میں حکومت اور اس کے تعیش کی زندگی کے اسباب کیسے مہیا کر دیے ہیں۔ یہ سبق مسٹر بھٹو! تجھے اچھی طرح یاد تھا تو نے اس غاصب حکومتی ٹولہ اور استحصالی مراعات یافتہ شاہی دہشت گرد مجرم طبقہ کو ملک کے چاروں صوبوں میں پھیلایا اور عروج کی منزل کی طرف گامزن کر دیا۔ ان سرکاری دہشت گردوں اور انسانی قاتلوں کے ہاتھ میں نظامِ حکومت دے دیا۔

۴۵۔ مسٹر بھٹو! تو نے تو عوام الناس کو چاروں صوبوں میں ان کے مزید شاہی اخراجات برداشت کرنے، ان کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے قیدیوں، غلاموں جیسی زندگی سے دوچار کرنے، ان کا اور ان کی نسلوں کا معاشی استحصال کرنے اور معاشرتی اذیتوں کے صحرا میں دھکیلنے کا عمل جاری کر دیا ہے۔ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف مادہ پرستی کا شاہکار، مادر پدر آزاد، اعتدال و مساوات کے معاشی، معاشرتی طرزِ حیات کا باغی، انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی کا حکومتی غاصب طبقہ۔ سرکاری مراعات حاصل کرنے والا شاہی طبقہ، ملک و ملت پر مسلط کر دیا۔ تمھاری اس مزدور کش پالیسی کی وجہ سے ان کی نسلیں جمہوریت کے نظامِ حکومت میں آکاس بیل کی طرح پھیلتی اور ۱۸ کروڑ عوام، ان کی نسلیں ان کے شاہی اخراجات برداشت کرنے کی پابند، محکوم اور قیدی بنا دی گئیں۔ تم نے ملک و ملت کے ساتھ کتنا بڑا ظلم اور فراڈ کیا۔ کب تک جمہوریت کا یہ نظام اور سسٹم جاری رہے گا یہ معاشی معاشرتی، دینی استحصال جاری رہے گا؟ اس کا جواب عوام کو تو دے جاؤ۔

۴۶۔ انگریز نے مفتوحہ ملک کی عوام کو قیدی و غلام، مجبور و بے بس محکوم اور اپاہج بنانے کے لیے ایک ایسا نظام و سسٹم اور ایسا جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت، اس کا حکومتی ٹولہ، اس کا انتظامیہ، عدلیہ کا افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی، فوج شاہی کا طبقہ تیار کیا۔ ان کے ذریعے کالے قوانین نافذ العمل کیے۔ سر اٹھانے والے کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جاتا یا جیلوں میں بند کر دیا جاتا۔ ان کو سخت جسمانی سزائیں دی جاتیں۔ پولیس مقابلوں میں قتل کر دیا جاتا، پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا جاتا۔ اس ظلم و جبر کے ذریعے انگریز ۹۰ سال تک ہندوستان کی سرزمین پر قابض رہا۔ ملک کے وسائل، ملکی معدنیات کے ذخائر، ملکی پیداوار، ملکی دولت، ملکی خزانہ، ملک کے کسانوں کی پیداوار، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کی محنت و مشقت سے تیار کی ہوئی مصنوعات، ان کے خون پسینے کی کمائی اس مفتوحہ ملک کے عوام سے اقتدار کی نوک پر اسی سرکاری دہشت گرد انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کی گن پوائنٹ پر اکٹھی کرتا اور اپنے ملک لے جاتا رہا۔

۴۷۔ مسٹر بھٹو! تو نے جمہوریت کے اس نظامِ حکومت، اس کے حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ کو ایک نئی جہت دی، حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد کئی گنا زیادہ بڑھادی۔ روٹی، کپڑا، مکان مہیا کرنے کی بجائے عوام کو بھوک ونگ سے دو چار کر دیا۔ قرآنِ حکیم کا اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا دینی منشور بھی چھین لیا اور دنیا بھی چھین لی۔ **ملک** ان کی ملکیت اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں ان کے قیدی، غلام، مجبور و بے بس اور محکوم بنا کر رکھ دیے۔ مسٹر بھٹو کے خلاف درج بالا بھیانک اور خوفناک قسم کے الزامات تھے، جس کی وجہ سے **ملک** میں انارکی پھیل گئی۔ عوام اس کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔ عوام الناس اس قومی سانحہ کے بارے میں حق الیقین میں تھے کہ پاکستان کو دولخت کرنے کا ذمہ دار مسٹر بھٹو اور فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان تھا جنھوں نے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو الگ کر کے رکھ دیا۔ یو این او کا اجلاس تاشقند میں منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کی نمائندگی مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کر رہا تھا۔ پولینڈ کی قرارداد جس کے تحت ہندوستان کو مشرقی پاکستان سے فوری طور پر فوجیں واپس بلانے کے لیے قرارداد پیش کی گئی تھی اس کو یو این او کے اجلاس میں سب کے سامنے پھاڑ دیا۔ مسٹر بھٹو! تم نے تین دن تک اس اجلاس میں شمولیت ہی نہ کی۔ جب تک پاکستانی افواج نے ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار پھینک نہ دیے۔

۴۸۔ انگریز نے سب سے قبل مسلمانوں، ان کے نظریات، ان کی حکومتی سرکاری زبان فارسی، عربی کو ملکی سطح پر ختم کرنے کا عمل جاری کیا۔ تمام **ملک** میں اہلِ اسلام کا تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے بند کر دیے گئے۔ ان کے سرکاری اخراجات سرکاری خزانہ سے مہیا نہ کیے۔ ان دینی درسگاہوں کے نام صاحب ثروت افراد نے جو جاگیریں اور دوسرے ذرائع آمدن وقف کیے ہوئے تھے وہ بھی ضبط کر لیے گئے۔ مُسلم اُمہ اور ان کے نظریات کی تعلیمات، ثقافت اور تہذیب کو ختم کرنے کا عمل جاری کر دیا۔ مسلمانوں کا تہذیبی ورثہ فارسی اور عربی زبان زوال پذیر اور اس کی جگہ انگریزی زبان، انگریز کا کلچر عروج پذیر ہونا شروع ہو گیا۔ حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری مسلط ہوتی گئی



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۹۔ انگریزوں نے انگریزی زبان کو ہندوستان کی سرکاری زبان مقرر کر دیا۔ جاگیرداری، سرمایہ داری نظام و سسٹم کو متعارف کروایا۔ انگریزوں کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو جاگیریں، کچھ کو وظیفے، کچھ کو آنریری مجسٹریٹوں کے عہدے جاری کر دیے۔ **ملک** میں جمہوریت کا نظامِ حکومت قائم کیا۔ دینی درسگاہوں کی بجائے سکول، کالجز، یونیورسٹیوں کا نظامِ تعلیم نافذ العمل کر دیا۔ ہندوستان میں ایچی سن کالج جیسے انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کا جال بچھایا۔

۵۰۔ جمہوریت کا انتظامیہ، عدلیہ کا نظام چلانے کے لیے جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کی اولادوں کو ان تعلیمی اداروں میں داخلے جاری کیے۔ کیونکہ ان شاہی انگریزی تعلیمی اداروں کے شاہی اخراجات یہی ٹولہ برداشت کر سکتا تھا۔ اس لیے ان کی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے حکومتی طبقاتی ارکان ان حکومتی اعلیٰ انگریزی اداروں کے ذریعے تیار کیے اور **ملک** کا نظامِ حکومت ان سکالروں کے سپرد کر دیا گیا۔ ان کی اس خدمت کے عوض ان کو شاہی تنخواہیں، شاہی ایوان، شاہی سہولیات، شاہی مراعات سرکاری طور پر مہیا کر دیں۔ انگریز ۹۰ سال تک جمہوریت کے نظامِ حکومت کے غدار حکومتی ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ شاہی دہشت گرد طبقہ کے ملکی غداروں کے ظلم و جبر کے ذریعے ہندوستان کی سرزمین پر حکومت کرتا رہا۔ آج بھی یہ نظام و سسٹم اسی طرح جاری ہے۔ صرف پاکستان سے انگریز گیا ہے۔ **ملک** کا کالا انگریز اسکی جگہ لے چکا ہے۔

۵۱۔ ہندوستان کی سرزمین میں تمام اقوام نے مل کر انگریز کے خلاف ۹۰ سال تک آزادی کی جنگ لڑی۔ آخر کار انگریز ہندوستان کو آزادی دینے پر رضامند ہو گیا۔ پاکستان ہندو اور مُسلم قوانین کے تضاد اور دو قومی نظریات کی روشنی میں معرضِ وجود میں آیا۔ انگریز تو **ملک** چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن اس کا جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی غدار ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی اور فوج شاہی کا مراعات یافتہ شاہی دہشت گرد طبقہ اسی طرح **ملک** و ملّت پر مسلط رہا۔

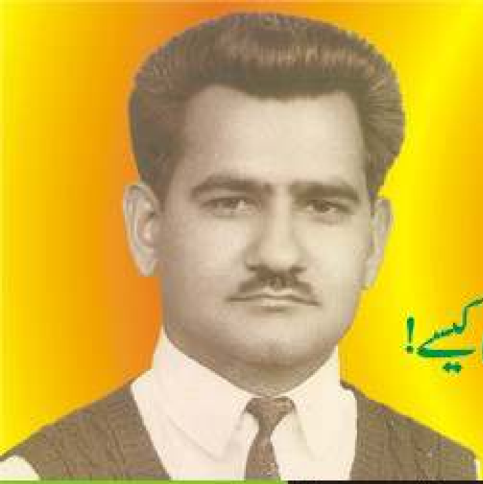


بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۲۔ ٹی وی کے صاحب بصیرت اینکرز نے بڑی حد تک جمہوریت کے طبقاتی، استحصالی نظامِ حکومت، اس کے رہزن سیاسی فوجی استحصالی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ملکی غداروں کے گھناؤنے جرائم سے مسخ شدہ چہروں کو بے نقاب کردیا ہے۔ **ملک** دشمن پالیسیوں کو سمجھنے کے لیے ٹی وی کے شاہکار اینکرز نے جو رول ادا کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ انھوں نے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کے فرزندان کی ہر فیلڈ میں رہنمائی اور **ملک** و ملّت کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ ملکی رموز و حقائق کو سمجھنے کی صلاحیت ۱۸ کروڑ عوام کو عطا کی ہے۔ ان کو دورِ حاضر کا ملکی ملی رہنما کہنا، ان کا نصیب بن چکا ہے۔ یہ طیب فریضہ ادا کرنا ان کی عزت و حرمت کی نشانی ہے۔ انھوں نے جمہوریت کے ملکی سیاسی، فوجی مجرم حکومتی ٹولہ کے مُجرم رہنماؤں کو عوامی عدالت میں لا کھڑا کیا ہے۔ انھوں نے چار فوجی ڈکٹیٹروں میں سے دو نجس فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے ساتھ منسلک سیاسی حکومتی ٹولہ کے **ملک** توڑنے والے ملکی مُجرموں اور این آر او کے مُجرم حکومتی ٹولہ کو تختہ دار تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ پاکستان کا ملکی خزانہ و سائل، مال و دولت ذرائع آمدن، تجارت، ملکی ملکیتیں ان مُجرموں سے واگزار کروانا، اب کوئی مشکل کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقوں میں اضافہ فرماویں۔ امین۔ کیا پاکستان ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کی ملکیت ہے یا چھ ہزار جاگیردار، سرمایہ دار انگریز کے پروردہ ملکی غدار ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے انگریزی زبان کے طالبان کا **ملک** ہے۔ کیا پاکستان کا ملکی خزانہ و سائل مال دولت، ذرائع آمدن، تجارت، کسانوں، محنت کشوں، ہُنرمندوں، یا چھ ہزار حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں یا ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے طالبان کی ملکیت ہے۔ کیا ان کو ملکی خزانہ سے ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہُنرمند، اردلی، گن مین، سپاہی، معلم کے برابر تنخواہیں دینا کوئی گناہ ہے۔ ان کی کٹیا یا گھر ایک کسان کے مطابق مہیا کرنا کوئی جرم ہے۔ کیا ان کو پبلک ٹرانسپورٹ کا راستہ دکھانا کوئی برا عمل ہے۔ کیا قیمتی گاڑیوں کا کلچر ۱۸ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، کا قیمتی زرمبادلہ نگلتا جا نہیں رہا۔ لاکھوں سرکاری گاڑیوں، اور لاکھوں انکی ذاتی گاڑیوں کی خریداری کے بل نکلوالو، انکے پٹرول ڈیزل، گیس کے شاہی اخراجات کا بجٹ دیکھ لو۔ پاکستان میں انکی ایسی **ملک** دشمن غیر ضروری خریداری کی پالیسیوں کے نفاذ، انکی تفصیل، ان سے لی ہوئی کمشنیں، رشورت، کرپشن، تین سو ارب روپے کے آئی ایم ایف کے لوٹے ہوئے قرضوں سے ۹۷ ارب ڈالر کی کثیر رقم سوئس بنکوں میں پڑی ہے۔ انکی قیمتی انمول گاڑیاں، انکے ڈیزل پٹرول گیس کا دھواں انکے جرائم کے ہارن بجاتے جا رہا ہیں۔ وقت دور نہیں جب ان ملکی دہشت گردوں کا حساب بیباک ہوگا۔ قیمتی گاڑیوں کا کلچر ختم ہوگا۔ عوام سے چھینی ہوئی پبلک ٹرانسپورٹ کا نظام ۱۸ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کیلئے بحال ہوگا۔ ان حکومتی طالبان، دہشت گردوں اور انکے غاصب، استحصالی نظام حکومت کا خاتمہ ہوگا۔ نہ یہ رہیں گے اور نہ ہی **ملک** مقروض ہوگا۔ یا اللہ اہل وطن عوام الناس کو یہ دن دکھا۔ امین۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم نہیں کی جاسکتی جب تک قرآنِ حکیم کی بالادستی قائم نہیں ہوتی

۱۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک انگریز کا مسلط کیا ہوا مغربی جمہوریت کا باطل نظامِ حکومت، اسکا غاصب جاگیردار، سرمایادار غدار حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل ان کا مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کا معاشی معاشرتی استحصالی شاہی طبقہ ملک و ملت پر مسلط ہے۔

۲۔ اس وقت تک پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم نہیں کی جاسکتی ہے۔ جب تک قرآنِ حکیم، احادیثِ مبارکہ، سنت رسول ﷺ کے آئین منشور نظریات، تعلیمات کی حکومتی سرفرازی قائم نہیں کی جاتی۔ ان ملکی دہشت گردوں کی موجودگی میں ایسا کرنا ممکن نہیں۔ اب یہ انسانی قاتل کسی اہلِ وطن کا قتال نہیں کریں گے۔ اب ان کو ہٹانے کے لیے ملک کے ۱۸ کروڑ طالبان کو ان کا اور ان کے استحصالی نظامِ حکومت کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ ان کی تمام ملکیتیں بحق سرکار ضبط کرنی ہوں گی۔

۳۔ ان کی موجودگی میں نہ دینی درسگاہیں قائم کی جاسکتی ہیں۔ نہ قومی زبان کو سرکاری سرفرازی دی جاسکتی ہے۔ نہ ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات، چادر و چار دیواری کا نظام بحال کیا جاسکتا ہے۔ نہ براہمن وشودر، کلاس ون اور فور کا طبقاتی معاشی اور معاشرتی نظامِ حکومت بدلا جاسکتا ہے۔ نہ معاشی معاشرتی طبقاتی معیار حیات بدلا جاسکتا ہے۔ نہ کسانوں، محنت کشوں کا خزانہ ان سے بچایا جاسکتا ہے

۴۔ نہ برہمن وشودر، کلاس ون ٹو تھری فور، امیر و غریب، افسر و اردلی کے طبقات تیار کرنے والے طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی ادارے ختم اور نہ انکی طبقاتی حکومتی اجارہ داری ختم کی جاسکتی ہے

۵۔ نہ چھ ہزار سیاسی حکومتی ٹولہ، ان کی اولادوں پر مشتمل انگنت مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے افراد کی جان و مال کی حفاظت کی خاطر اربوں روپوں کا بجٹ ضائع ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔

۶۔ نہ اہلِ وطن مسلم اُمہ ان کی نسلوں کو طالبان یا دہشت گرد کے نام دیکر ان کا قتال کو روکا جاسکتا ہے۔ یہ ظلم جاری رہے گا۔ حکومتی دہشت گرد ۱۸ کروڑ عوام کو دہشت گرد بناتے قتال کرتے رہینگے

۷۔ نہ چھ ہزار جاگیردار سرمایادار مغربی جمہوریت کے باطل نظامِ حکومت کے غاصب سیاسی حکومتی ٹولہ کی حکومتی اجارہ داری کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ نہ ان سے ملکی ملکیتیں خزانہ واپس لیا جاسکتا ہے

۸۔ نہ کوئی ملک کے دو صوبوں مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان کو ان کے اقتدار کے حصول کی جنگ اور پاکستان کو دولخت کردینے سے روکا جاسکتا ہے۔

۹۔ نہ ان کو ملکی اقتدار و حکومت کی خاطر ملک کو بار بار لخت لخت کرنے سے روکا جاسکتا ہے۔

۱۰۔ نہ ان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو، ایک دوسرے صوبے پر فوقیت اور اقتدار کی خاطر فوج کشی کر کے وہاں کے عوام کا انسانی قتال کرنے سے روکا جاسکتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۱۔ نہ دو صوبوں مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان پر مشتمل پاکستان کو اکٹھا رکھ نہ سکنے والے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے، مجرموں کو مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دینے سے روکا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ نہ کوئی سیاسی حکومتی ٹولہ کے سربراہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان کو ون یونٹ توڑنے اور نئے پاکستان کے نئے چار صوبوں یعنی صوبہ سندھ، پنجاب، پختونخواہ، بلوچستان کی الگ الگ حکومتیں بنانے کے عمل سے روکا اور نہ مشرقی پاکستان والے کرداروں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۳۔ نہ کوئی ان کو پوچھ سکتا ہے کہ چار وزرائے اعلیٰ ہاؤسز، چار گورنرز ہاؤسز، چار سپیکرز ہاؤسز، چار اسمبلی ہالز کی تعمیرات کا بجٹ پاکستان کے عوام الناس کے خزانہ سے مہیا کرنا تھا یا سیاسی رہنما مسٹر بھٹو یا فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان نے اپنے پاس سے ادا کرنا تھا۔ دہشت گرد مسٹر بھٹو یا ۱۸ کروڑ عوام تھے۔

۱۴۔ نہ کوئی ان سے سوال کر سکتا ہے کہ چاروں صوبوں کے چیف سکریٹریز، ایڈیشنل چیف سکریٹریز، جائنٹ سیکریٹریز، بیشمار ڈپٹی سیکریٹریز، انگنت سیکشن آفیسرز، لاتعداد نوکر شاہی کی افواج کی شاہی تنخواہیں، سجے سجائے شاہی حکومتی ایوانوں، شاہی سرکاری رہائشوں، قیمتی سرکاری گاڑیوں، ڈرائیوروں، اردلیوں، گن مینوں، چوکیداروں، مالیوں، بھنگیوں کے اخراجات کا بجٹ مسٹر بھٹو یا فوجی ڈکٹیٹر یا عوام کے خون پسینے سے اکٹھے کیے ہوئے عوامی خزانہ سے مہیا کرنا تھا۔

۱۵۔ نہ کوئی اس غدار حکومتی ٹولہ اور غاصب مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد کے اضافوں کو روک سکتا ہے اور نہ ان کے کوئی سرکاری اخراجات کے شاہی بجٹ کو کم کر سکتا ہے۔

۱۶۔ نہ کوئی چھ ہزار سیاسی حکومتی ٹولہ اور نہ ہی فوجی ڈکٹیٹروں کے یزیدی ٹولہ میں کوئی (مردِ حُر) نکل سکا ہے جو انگریز کے مسلط کیے ہوئے مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی کلچر اور نظامِ حکومت کو ختم کرتا اور اسلامی جمہوری نظامِ مملکت ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر نافذ کرتا، جس کی خاطر یہ ملک معرضِ وجود میں آیا تھا۔

۱۷۔ مسٹر بھٹو اور فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان کی حکومتی اجارہ داری سے ون یونٹ کو توڑا گیا۔ مشرقی پاکستان کو الگ کیا گیا۔ مغربی پاکستان کے صوبے کو پاکستان کا نام دے دیا گیا۔

۱۸۔ مسٹر بھٹو اور فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان نے سینٹ کا ایک نیا ایوان حکومت قائم کیا۔ سینٹ کے ممبران کی خاصی تعداد مقرر کی۔ سینٹ کا چیئرمین مقرر کیا۔ مجرم حکومتی ٹولہ پھیلا دیا گیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۹۔اس کے علاوہ مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ کر اس کے چار آزاد صوبے بنا دیے۔چار صوبائی حکومتیں بنادیں۔وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، اسمبلی ممبران اور سینٹ کے ممبران کی تعداد بڑھادی۔ ملک دشمن مسٹر بھٹو دو صوبوں کو تو اکٹھا رکھ نہ سکا۔چار صوبوں کا کیا حشر ہوگا۔

۲۰۔۱۴۰ ارب ڈالر قرض لیا گیا۔ بے شمار دوسرے اسلامی اور دوست ممالک سے مالی امداد حاصل کی گئی۔جس سے ان کے شاہی اخراجات کا بجٹ مہیا کیا گیا۔ اس قرض پر نو ارب ڈالر سود ادا کیا گیا۔اصل رقم ابھی تک واجب الادا ہے۔کیا یہ قرض مسٹر بھٹو یا ۱۸ کروڑ عوام نے ادا کرنے تھے

۲۱۔مسٹر بھٹو!تمہاری جھوٹی سیاست اور تمہارے جھوٹے نعروں پر لعنت۔جس نے سادہ لوح ۱۸ کروڑ مُسلم، انکی نسلوں کے ساتھ ایک غضبناک معاشی اور معاشرتی دھوکہ کیا، چاروں صوبوں، سینٹ کے شاہی سرکاری ایوانوں کی تعمیرات کے اخراجات ۱۸ کروڑ غریب، تنگ دست، فاقہ زدہ عوام نے برداشت کیے۔ بلکہ چاروں صوبوں کے تمام ایم پی اے، نئے سینٹ کے چیئر مین ممبران پر مشتمل حکومتی اور اپوزیشن ٹولہ کے وزیروں، مشیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز پر مشتمل تمام حکومتی ٹولہ کی شاہی رہائشوں، انکی شاہی تنخواہوں، قیمتی سرکاری گاڑیوں، ڈرائیوروں، تیل گیس کے اخراجات غریب عوام نے ہی برداشت کیے۔مسٹر بھٹو کے ان شاہی ایوانوں کے اخراجات کے زخم عوام کے جسد کو ایک کینسر کی طرح چمٹ چکے ہیں۔مسٹر بھٹو حکومتی ٹولہ تمہارے کیوں گیت نہ گائے۔

۲۲۔اس کے علاوہ چاروں صوبوں پر مشتمل ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے چاروں چیف سیکریٹریز، ایڈیشنل سیکریٹریز، جائنٹ سیکریٹریز، ڈپٹی سیکریٹریز، سیکشن آفیسرز، ان کے ساتھ بے شمار نوکر شاہی کی افواج، اسی طرح ہر وزیر، مشیر کے ساتھ مراعات یافتہ افسر شاہی نوکر شاہی کے حکومتی طبقہ کی اَن گنت افواج پاکستان کے خزانہ، ستر فیصد کسانوں کے پیدا کردہ وسائل، ۲۹ فیصد مزدورں، محنت کشوں، ہنُر مندوں پر مشتمل عوام کی تیار کردہ مصنوعات سے کمائی ہوئی دولت کو لوٹتے، ہضم کرتے اور اپنی ملکیتوں میں بدلتے آرہے ہیں۔فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مسلط ہے۔ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ملکیت بن چکا ہے۔۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں غربت، تنگ دستی، بیروزگاری، مادی کمزوری، مفلسی کی ہیبت ناک تاریخ مرتب کرتے، خودکشیاں اور خودسوزیاں کرتے جارہے ہیں۔مسٹر بھٹو دہشت گرد کے معنیٰ تو ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو سمجھا جاؤ۔کہ دہشت گرد تم، تمہاری بیٹی بے نظیر یا داماد مسٹر زرداری یا چاروں صوبوں کے ایم پی اے، وفاق کے ایم این اے، سینٹ کے سینیٹرز چیئر مین تھے یا این آر او کا مجرم حکومتی ٹولہ تھا۔ٹی وی اینکرز اور تجزیہ نگار اپنا فیصلہ عوام کو سنادیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۳۔ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کا ہے۔فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ یا ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا نہیں۔کیا حکومتی عہدے ان کو پاکستان کی ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اُن کی نسلوں کے وسائل، مال و دولت، خزانہ انکی پاکٹ منی اور ملکی ملکیتیں انکی وراثت بنانے کیلیے مہیا کیے تھے۔

الف۔حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی شاہی تنخواہیں، مختلف الاؤنسز کا بجٹ عوامی خزانہ سے جاری ہوتا ہے۔جبکہ ۱۸ کروڑ عوام کو انکے ملکی خزانہ سے محروم کردیا گیا ہے۔

ب۔اس کے علاوہ شاہی مراعات، شاہی ایوان، شاہی رہائشیں، بجلی گیس سے سجے سجائے شاہی محل، کشمیر ہاؤس، سندھ ہاؤس، بلوچستان ہاؤس، پنجاب ہاؤس جیسے ان کے ریسٹ ہاؤسز کے عجوبے ملکی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ان کے علاوہ وسکی کی چُسکی لگانے والی کلبوں کی الگ داستان ہے۔ان کی سرکاری انمول قیمتی گاڑیاں، ان کے اخراجات ملکی خزانہ کا ایک الگ کینسر ہیں۔ملک کا تمام خزانہ انکے اخراجات کے بجٹ کے لیے وقف ہے

پ۔ملکی غیر ملکی قرضے ان کی رشوت، کمیشن، کرپشن کی نظر ہو کر سوئس بنکوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ملک ان کی ملکیت اور ملکی خزانہ اور ہر قسم کے اربوں ڈالرز کے قرضے ان کی پاکٹ منی بن چکے ہیں۔ان کی تمام ملکی، بیرون ممالک ملکیتیں انھی اسمبلیوں کے ممبران کے جرائم کی پیداوار ہیں۔جمہوریت کا یہ استحصالی قانونی نظام اس کے اسمبلی ممبران تیار کرتے چلے آرہے ہیں۔عوام ووٹ دے کر بے بس، مجبور، معذور بنا دیے جاتے ہیں۔وہ اسمبلی ممبران کے نظامِ حکومت میں مداخلت نہیں کر سکتے۔

ت۔اس عوامی حکومت کے حکومتی جرائم کو صرف عوام ہی روک سکتے ہیں۔عوام ان اسمبلیوں کے ممبران کے تیار کردہ سیاسی طبقاتی معاشی، معاشرتی جرائم، تفاوتی نظامِ حیات، امتیازی زندگی کا سسٹم اور ان سے استفادہ کرنے والے مُجرموں کا احتساب کرنے کے لیے ریفرنڈم کروا کر اس نظام کو ختم کریں۔ان کی تمام ملکی، بیرون ممالک ملکیتیں ضبط کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

ث۔اسلامی جمہوریۂ پاکستان میں قرآنِ حکیم کا نفاذ کریں۔تمام حکومتی ٹولہ مراعات یافتہ طبقہ کو ایک کسان مزدور محنت کش ہنر مند اردلی سپاہی معلم کے مطابق ضروریاتِ حیات مہیا کریں۔ان کو ایک عام دیہاتی کی طرح ایک سادہ سی کٹیا یا گھر دیا جائے۔ایک عام شہری کی طرح ان کو پبلک ٹرانسپورٹ کے اخراجات مہیا کیے جائیں۔عمر لاز جو مغرب میں نافذ ہیں ان کو جاری کیا جائے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — مسٹر بھٹو! ملک کو تو نے دولخت کیا، تو کن کا نمائندہ تھا، غریبوں یا شاہی حکومتی ٹولہ کا جس نے ملک کو جیل، عوام کو قیدی بنا رکھا ہے — **باب** 29 **پیرا** 1-6

ا۔ جمہوریت کے باطل نظامِ حکومت کے ذریعے مشرقی پاکستان کے مجیب الرحمان کی عوامی لیگ کے قومی ممبران کی تعداد زیادہ تھی۔ مغربی پاکستان کے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی کی تعداد دوسرے نمبر پر تھی۔ تم نے "ادھر تم ادھر ہم" کا نعرہ لگایا۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان کے ساتھ مل کر پاکستان کو دولخت کر دیا۔ مجیب الرحمان کو پاکستان کی حکومت دینا گوارا نہ کیا۔ پاکستان تجھے توڑنا گوارا تھا لیکن حکومت چھوڑنا تجھے قبول نہ تھی۔

۲۔ مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے ون یونٹ کو نہ توڑا، حکومت چھوڑ دی۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے باہمی مشاورت سے ون یونٹ کو توڑ دیا۔ ایک پاکستان کی چار صوبائی حکومتیں پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان بنا ڈالیں۔ ملک توڑنے کے لیے تمام صوبوں میں نئے مجیب الرحمان اور مسٹر بھٹو پیدا کرنے کا راستہ کھول دیا۔ جاگیردار، سرمایہ دار حکومتی دہشت گرد ٹولہ صوبوں میں اپنی اجارہ داری، حکومت اور حکومتی افادیت حاصل کرنے کی خاطر نئے صوبوں کے جشن کیوں نہ منائیں۔ وہ انسانیت کی تذلیل کیوں نہ کریں۔ انکار ہما انکی رہنمائی کر گیا

۳۔ چاروں صوبوں میں چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکرز، چاروں اسمبلیوں کے ایم پی اے، انھی جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے افراد نے جمہوریت کے الیکشنوں کے لیے اپنے حلقۂ انتخاب میں حصہ لینا ہے۔ انھی نے ایم پی اے، منتخب ہو کر اسمبلیوں میں پہنچنا ہے۔ اِنھی نے مشیر، وزیر، سپیکر، وزیر اعلیٰ منتخب ہونا ہے۔ چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکرز، چار اسمبلی ہالز کے شاہی ایوانوں کی تعمیرات کے اخراجات کا بجٹ مُسلم اُمہ نے مہیا کرنا ہے یا انھوں نے اپنی جیب سے ادا کرنا ہے۔

۴۔ چاروں صوبوں کے مشیروں، وزیروں کی افواج کے ایوانوں کی تعمیرات کے اخراجات کا بجٹ اہلِ پاکستان کی مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں نے مہیا کرنا ہے یا مسٹر بھٹو نے۔ ان کے علاوہ ان کی شاہی اسٹیبلشمنٹ کے ایوانوں کی تعمیرات کا بجٹ ملک کے عوام ادا کریں گے یا مسٹر بھٹو ادا کریں گے؟

۵۔ چاروں صوبائی حکومتوں کے چار چیف سیکریٹریز، ایڈیشنل چیف سیکریٹریز، جائنٹ چیف سیکریٹریز، ڈپٹی سیکریٹریز، سیکشن آفیسرز، نوکر شاہی کے حکومتی ایوانوں کی تعمیرات کے اخراجات کا بجٹ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں نے مہیا کرنا ہے یا مسٹر بھٹو نے ادا کرنا ہے؟

۶۔ چاروں صوبائی حکومتوں کے چار چیف جسٹس، ہائی کورٹس اور ان کے ماتحت ہائی کورٹس کے ججوں کے شاہی حکومتی ایوانوں کی تعمیرات کے اخراجات کا بجٹ مُسلم اُمہ انکی نسلوں نے مہیا کرنا ہے یا مسٹر بھٹو نے اپنی جیب سے ادا کرنا ہے؟ مسٹر بھٹو آدھا پاکستان نگل بھی گیا۔ نئے پاکستان کے عوام کو حکومتی ٹولہ کا قیدی، محکوم بنا گیا۔ دہشت گرد کون ہیں، معاشی قاتل کون ہیں، اس راز کا انکشاف ٹی وی اینکرز اور تجزیہ نگار کریں۔ مجرم کون ہیں، خانہ جنگی نہیں، ۱۸ کروڑ عوام کی جنگ لڑیں، امن قائم کریں



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ ان کے علاوہ ان چاروں صوبائی حکومتوں کے حکومتی ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ طبقہ، ان کی فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے حکومتی رہائشوں کے اخراجات کا بجٹ اہلِ وطن یا مسٹر بھٹو اپنی جیب سے ادا کریں گے؟ کیا ملکی عوام کو خزانہ سے محروم کرنے کا نام مساوات ہے

۹۔ انکی شاہی تنخواہوں، قیمتی گاڑیوں، پٹرول، ڈرائیوروں انکے پروٹوکول سٹاف کے اخراجات مسٹر بھٹو کون برداشت کرے گا؟ ۱۸ کروڑ عوام یا حکومتی ٹولہ کے معاشی دہشت گرد کریں گے۔

۱۰۔ مسٹر بھٹو نے ہی سینٹ کا ایک نیا شاہی ایوان کا نظام **ملک** و ملت پر مسلط کیا۔ جس میں **ملک** کے اعلیٰ نسل کے تمام ملکی غدار جاگیردار سرمایادار اس سینٹ کے ایوان کے ممبران بن گئے۔ ان کا ایک چیئرمین سینٹ مقرر کردیا۔ ان دہشت گردوں کے اخراجات کس نے برداشت کرنے تھے۔

۱۱۔ تمام جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے صوبائی ممبران کے حکومتی ارمان پورے کرنے کی خاطر ہر صوبہ کے لیے ایک الگ وزیر اعلیٰ، سپیکر، اسمبلی ممبران اور گورنر کا لا متناہی حکومتی سلسلہ جاری کردیا۔ ان کے ساتھ مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی، منصف شاہی کا شاہی طبقہ نظامِ مملکت چلانے کے لیے مہیا کردیا۔ مسٹر بھٹو نے مُسلم اُمہ مجبور، بے بس، غریب عوام کو بڑے دھوکہ کے ساتھ جمہوریت کے پنجرے میں بند کیا، چابیاں جاگیردر، سرمایادار حکومتی ٹولہ کے ہاتھ میں دے دیں۔

۱۲۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومتی ٹولہ، اس کے ایم این اے، وزیروں، مشیروں، سفیروں، سپیکر، وزیر اعظم، صدرِ مملکت کے اخراجات میں بھی اضافہ کیا گیا۔ ان کی تعداد دن بدن بڑھاتے گئے۔ ان کے مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے طبقہ کا اضافہ بھی ہوتا رہا اور ان کے شاہانہ اخراجات کا بجٹ بھی بڑھتا رہا۔ دوسری طرف عوام ان کے اخراجات کے بوجھ تلے دب گئے اور بھوک ننگ، بدحالی۔ سسک سسک کر مرنے، خودکشیاں کرنے میں مبتلا ہوتے گئے۔

۱۳۔ اس عظیم لیڈر مسٹر بھٹو نے فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان سے مل کر پہلے مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان کے الیکشن کروائے۔ اکثریت حاصل کرنے والی سیاسی جماعت عوامی مُسلم لیگ اور اس کے رہنما مجیب الرحمان کو حکومت نہ دی گئی۔ ''ادھر تم ادھر ہم'' کا نعرہ لگا کر **ملک** کو دولخت کردیا گیا۔

۱۴۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان کے ساتھ مل کر باہمی مشاورت سے ون یونٹ کو توڑا گیا۔

۱۵۔ صوبائی خودمختاری کے تحت چار صوبائی حکومتیں، حکومت پنجاب، حکومت سرحد، حکومت سندھ، حکومت بلوچستان کی حکومت کا ڈھانچہ قائم کیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مسٹر بھٹو! ملک کو تو نے دولخت کیا، تو کن کا نمائندہ تھا، غریبوں یا شاہی حکومتی ٹولہ کا جس نے ملک کو جیل، عوام کو قیدی بنا رکھا ہے

۱۶۔ وفاقی حکومت کے شاہی اخراجات کے بجٹ کے علاوہ ان چاروں صوبوں اور سینٹ کے شاہی ایوان کے اخراجات بھوکی ننگی، غریب، بے بس، غلام، محکوم، بے یارو مددگار، اپاہج محتاج عوام کے ساتھ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا دھوکہ اور مسٹر بھٹو جیسے (ایول جینئس) دھوکہ باز، مادہ پرست قرآنِ حکیم اور مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کا مُجرم نکلا۔ وہ تو جاگیردار سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کا ایک دھوکہ باز، بدکردار ایجنٹ نکلا۔ مغربی جمہوریت ایک ایسا نظامِ حکومت ہے جو ایک سے ایک بڑھ کر زانی، شرابی، فراڈی دھوکہ باز، لٹیرا، رہزن، دینی اور عوامی دشمن پیدا کرنے کا ایک کارخانہ ہے۔ جو دن بدن ۱۸ کروڑ عوام کا ایک درندے کی طرح معاشی اور معاشرتی خون چوسنے والا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ سرکاری دہشت گردوں کا شاہکار طبقہ پیدا کرتا اور بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ ٹی وی اینکرز، قلم کار، کالم نویس، تجزیہ نگار، ذرائع ابلاغ کے مبلغ حقائق کی روشنی میں ان دہشت گردوں کی رہنمائی فرمائیں اور ۱۸ کروڑ طالبان سے انکی جان بچائیں۔ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کا نفاذ کریں۔ کسی اہل سنت، کسی اہل حدیث، کسی اہل تشیع، کسی صوفی محمد، کسی مولوی عمر کا نعوذ باللہ کوئی الگ قرآن یا آئین نہیں۔ حکومت کے پاس اسلامی یونیورسٹیاں اور اسلامی سکالر موجود ہیں۔ انکے ذریعے اسلامی نظام مملکت کا نفاذ اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کریں۔ ورنہ چار فوجی ڈکٹیٹروں جنہوں نے نو لاکھ سپاہ کو رسوائے زمانہ کیا۔ انکے این آر او کے مجرموں کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جس نے ۱۸ کروڑ عوام کو امریکہ کی جنگ کا ایندھن اور پاکستان کے وسائل اور خزانہ کو اپنی ملکیت بنا رکھا ہے۔ انکو اپنی جان بچانا ہوگی۔ ورنہ فطرت کے احتساب سے بچنا ان کیلئے مشکل ہو جائیگا۔ فوج عوام کا مقابلہ کر نہیں سکتی۔ روس امریکہ کی افواج اور جدید اسلحہ کے باوجود وہ افغانستان میں نہیں ٹھہر سکیں۔ ۹۳ ہزار پاکستانی افواج، خانہ جنگی کی وجہ سے پہلے ہی مشرقی پاکستان نگل چکی ہے۔ خانہ جنگی ملکی سطح پر پھیل گئی تو افواج پاکستان این آر او کے مجرموں کو کیسے بچا سکے گی۔ ۱۸ کروڑ عوام طالبان اور دہشت گردوں کو پہچان چکے ہیں۔ اب ان کا حکومت کرنا ممکن نہیں رہا۔ کوئی سرکاری ٹی وی اینکر غلط بات نہیں کر سکے گا۔



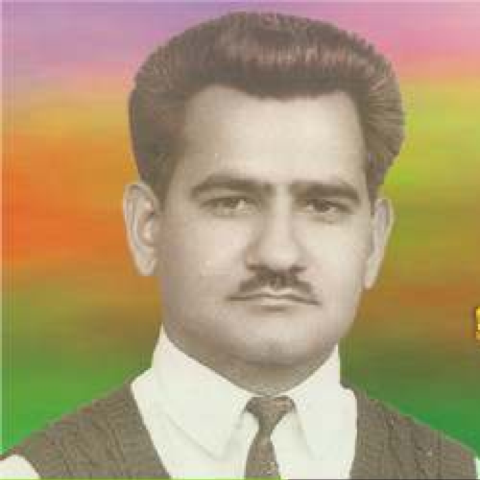
بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

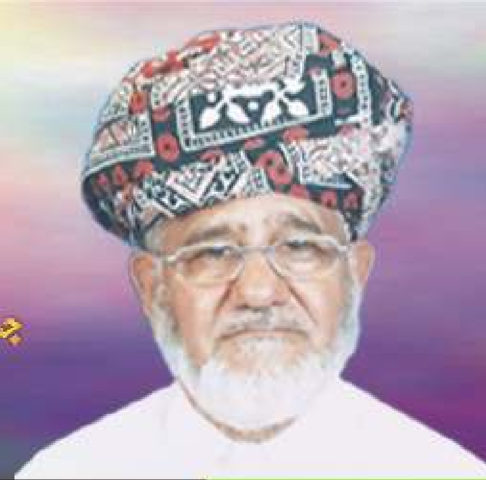
۱۷۔ جمہوریت کا نظام اور اس کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک میں اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف ختم کرتا اور عوام الناس کے معاشی اور معاشرتی جسد پر رقص کرتا، دین اور دنیا لوٹتا اور شرابیں پی کر بلی بجھاتا فحاشی بے حیائی پھیلاتا جا رہا ہے جو واضح دکھائی دیتا ہے۔

۱۸۔ جمہوریت اور اس کے تمام سیاستدان ایک ہی کڑوے درخت کا کڑوا پھل ہیں اس کا علاج مغربی جمہوریت، جمہوریت کے حکومتی ایوانوں اور ان کے مے کدوں کو ختم کرنے میں مضمر ہے۔ جمہوریت کے مادہ پرست وفاقی اور صوبائی آمبلیوں کے پیغمبران ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے کُفر کے باطل مُجرمانہ مذہب میں کنورٹ کرتے، ان کا خون پسینے سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ، شاہانہ تصرف میں لاتے، حکومتی ایوانوں میں بیٹھ کر حکمرانی کرتے، رشوت، کرپشن کا لوٹ مار کا راج مسلط کرتے، ملکی وراثت کو اپنی ملکیتوں میں بدلتے، تھانہ اور کچہری کے کلچر سے غلام، قیدی بناتے، اذیتوں سے دوچار کرتے، ضروریاتِ حیات چھینتے، خودکشیوں، خودسوزیوں کے جہنم میں دھکیلتے، طبقاتی نظام رائج کرتے مخلوط حکومتیں بناتے، عوام جو ملک کے اصل وارث ہیں انکو ملکی خزانہ، ملکی وراثتوں سے مکمل طور پر محروم کرتے، جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے نظریۂ ضرورت جیسے قوانین کے مطابق سیاسی، فوجی اور حکومتی مُجرموں کے ملکی خزانہ لوٹنے، رشوت، کرپشن کے کیس، سرے محل کے کیس، سوئس بنکوں کے کیس، قتال کے کیس، غداری کے کیس، ہر قسم کے کیس مُجرم، مُجرموں کو معاف کرتے آ رہے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ ان مُجرموں کے مُجرمانہ کھیل کو دیکھ سکتی ہیں۔ مِلّت کا المیہ یہ ہے کہ وہ جمہوریت کے اس غاصبانہ نظامِ حکومت میں مداخلت کر نہیں سکتی۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۱۹۔ دوسری طرف فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈر، اس کا خود ساختہ مُسلم لیگ ق کا حکومتی ٹولہ جنھوں نے ملک دُشمن امریکی معاہدوں اور پالیسوں کے غداری، زرداری کے کیس ایک دوسرے مُجرم کو معاف کیے۔ فوجی اور سیاسی حکومتی ٹولہ کا شمسی ایئر بیس امریکہ کے حوالے کرنے کا کیس، اس ایئر بیس سے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی افواج کو جدید اسلحہ یعنی ڈیزی کٹر بموں، نیپام بموں سے ان کے جنگی جہازوں کو لیس کرنے، ان کو ایندھن مہیا کرنے اور افغانستان کی عوام پر حملے کرنے کی اجازت دینے کے کیس، ۱۵ لاکھ معصوم بیگناہ افغانی بچے، بوڑھوں، مرد وزن کے قتال کا کیس، لال مسجد کے طلبا، طالبات کے قتال کا کیس، حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے ذریعے ملکی خزانہ لوٹنے اور قرآنِ حکیم کے نظریات کو حکومتی سطح پر روندنے کا کیس، ملک میں فحاشی، بے حیائی بدکاری زنا کاری پھیلانے کا کیس، دین و دنیا لوٹنے کا کیس، شمالی علاقہ جات میں اہلِ وطن کا کھلے عام قتال جاری کرنے کا کیس، پاکستان میں امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر، انڈیا کی را، اسرائیل کی موساد، اور نیٹو کے اتحادی ممالک کی تمام خفیہ تنظیموں کی افواج نے پاکستان میں دہشت گردی کو جنم دینے اور ملک میں پھیلانے کا کیس، غیر ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے دہشت گرد حملوں کے انسانی قتال کے کیس، ان ایجنسیوں کے بحری اور ہوائی افواج کے قیمتی نایاب جہازوں کے تباہ کرنے کے کیس، ان خفیہ تنظیموں کے ارکان کا ریموٹ کنٹرول سے مساجد، امام بارگاہوں، عوامی مراکز پر حملے کرنے کے کیس، طالبان کے خودکش حملوں سے منسوب جھوٹے بیان دینے کے کیس، ڈرون حملوں کی تباہی کے کیس، فوج اور عوام کے درمیان نفرت و نفاق ڈالنے کا کیس، نظریہ ضرورت کے تحت ناقابل معافی گھناؤنے جرائم پر مشتمل کیسوں کو ان مجرموں نے ایک دوسرے کو ازخود معاف کر دیا۔ پاکستان کی عدلیہ، بے بس، مجبور، محکوم بنا دی گئی۔ اب عدلیہ آزاد ہے۔ پاکستان کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان ان کی پشت پر کھڑے ہیں۔ عدلیہ کو ازخود ان مُجرموں کے خلاف نوٹس لینا چاہیے۔ ان سب کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی سیاسی، فوجی قیادت ملک پر اسی طرح مسلط ہے۔ زرداری کی مُجرم حکومتی ٹیم اور مُسلم لیگ ق اور ایم کیو ایم کی مُجرم حکومتی ٹیم مل کر ملک پر حکومت کر رہی ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور ایم کیو ایم کا الطاف حسین اسلام آباد کی بجائے برطانیہ میں بیٹھ کر امریکی کے خفیہ معاہدوں کی تکمیل کروا رہے ہیں۔ فوج نظریہ ضرورت کے مُجرموں کی اسی طرح پشت پناہی کی جا رہی ہے۔ فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ نے عدلیہ کو مجبور، بے بس بنا کر رکھ دیا ہے۔ ورنہ یہ مُجرم حکومتی ٹولہ پھانسی کے پھندے پر جھولتا نظر آتا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۰۔ ملک دشمن حکومتی ٹولہ نے دوسرے ملک دشمن حکومتی ٹولہ کو معاف کیا اور دونوں بہت بڑے مُجرم بچ نکلے۔ کمال یہ ہے پہلے مجرم نے حکومت دوسرے مُجرمِ پاکستان کے حوالے کی اور خیر و عافیت سے ایک دوسرے سے الگ ہوئے مجرم فوجی ڈکٹیٹر رخصت ہوا۔ اسکے ساتھی کور کمانڈر، مُسلم لیگی ق کے ارکان اسی طرح حکومت میں شامل ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی تمام امریکہ نواز پالیسیاں آج بھی اسی طرح جاری ہیں۔ آج بھی ڈرون حملوں سے معصوم پاکستانی عوام کا قتال جاری ہے۔ آج بھی امریکہ اور نیٹو کی افواج کی خفیہ فوجی ایجنسیاں ملک میں خودکش حملے اور قتال جاری رکھے ہوئے ہیں۔ عوام کب تک ان دہشت گردوں کو در گزر کرتے جائیں گے۔ اب ان کے خوفناک احتساب کا عمل جاری ہو چکا ہے۔

۲۱۔ تمام مذہبی ممالک کے حکمران داؤدی، یہودی، عیسائی اور مسلمان نہیں وہ تو ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون اور فرانسس بیکن کے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریاتی پرستار ہیں۔ وہ نظریاتی طور پر خداوند قدوس کو خالق کائنات تسلیم ہی نہیں کرتے۔ نہ وہ دینِ ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران اور ان کی الہامی کتابوں کو مانتے ہیں۔ وہ تو مذہب اور مذہب پرستوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

۲۲۔ وہ انسان کو خالق کی تخلیق ہی نہیں مانتے۔ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ انسان ایک حیوان ہے جو بتدریج ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے انسانی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جو حیوان مادی طاقت اور قوت کا جتنا زیادہ مالک ہوگا اتنا ہی حیوانوں پر فضیلت رکھتا ہے اور دوسرے حیوانوں کو اپنے زیر کر لیتا ہے۔ اس برتری کی بنا پر اس کو حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ دوسرے جانوروں کا قتال کرے یا ان کو نگل لے۔

۲۳۔ اسی طرح انسانوں میں جو مادی طاقت اور مادی قوت کا مالک ہوگا اس کو دوسرے انسانوں پر اپنی حکومت اور اجارہ داری مسلط کرنے کا حق حاصل ہے۔ وہ مذہب کے اخلاقیات اور تعلیمات کو انسانی ذہن کی غلط اختراع تصور کرتے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ وہ پیغمبران کی اُمتوں کے کروڑوں انسانوں پر اپنے اپنے ممالک پر اسی کلیہ کے تحت مادہ پرست پرستاروں کا کم وبیش چھ ہزار ملکی دہشت گردوں کا ایک حکومتی ٹولہ تیار ہو کر جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے اقتدار حاصل کر کے حکومت کرتا چلا آ رہا ہے۔ حکومتی ٹولہ کے پانچ چھ ہزار مادہ پرست دہشت گرد معزز اور محترم بن چکے ہیں۔ وہ کروڑوں اہلِ وطنوں کو جمہوریت کے نظامِ حکومت کا قیدی، غلام، مجبور، بے بس اور محکوم بنا چکے ہیں۔ وہ دنیا بھر کے ممالک کے عوام کو ووٹر بنا چکے ہیں۔ وہ جمہوریت کے سیاستدانوں کو صرف ووٹ ڈالنے، حکومتی ایوان مہیا کرنے تک محدود ہیں۔ حکومت میں مداخلت کرنے کے نہیں!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت

باب 29 پیرا 29-24

مسٹر بھٹو! ملک کو تو نے دولخت کیا، تو کن کا نمائندہ تھا، غریبوں یا شاہی حکومتی ٹولہ کا جس نے ملک کو جیل، عوام کو قیدی بنا رکھا ہے

۲۴۔ وہ جمہوریت کا حکومتی ٹولہ پیغمبران کی اِلہامی تعلیمات کو ختم کرتا اور مادہ پرستی کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے مخلوق خدا پر مسلط ہوتا جا رہا ہے۔ مادہ پرست پہلے اپنے ملک کے اقتدار اور حکومت پر قابض ہوتے ہیں پھر دنیا کے کمزور ممالک کو دبوچنے کا عمل جاری کر لیتے ہیں۔

۲۵۔ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار عروج کی منازل طے کرتے جا رہے ہیں اور مذہب پرست پیغمبران کی اُمتیں ان کی اِلہامی کتابوں کی تعلیمات اور اخلاقیات سے محروم اور ناپید ہوتی جا رہی ہیں۔ یہ مسئلہ تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتوں کا مسئلہ ہے۔ جسکو اہل بصیرت افراد اپنے پیغمبران کی اُمتوں کا نظریاتی قبلہ درست اور درست منزل کا تعین حقائق کی روشنی میں کر سکتے ہیں۔

۲۶۔ دو صوبوں مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان کے اختلافات اور ایک دوسرے کا استحصال ختم نہ کرنے کی وجہ سے تو مسٹر بھٹو اتم پاکستان جیسے عظیم ملک کے دو ٹکڑے اپنے ہاتھوں سے کر رہے تھے۔ مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنا چکے تھے۔ مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دے کر اس کی مزید چار صوبائی حکومتیں بنا دی تھیں۔ اگر تم غریب عوام سے سنجیدہ ہوتے اور ان کا معاشی معاشرتی قتال نہ کرنا چاہتے تو صوبوں کو ختم کر کے ون یونٹ بحال کر سکتے تھے۔ تم نے تو مسلمانوں کے ملک کو اقتدار کی خاطر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو ختم کر کے رکھ دیا تھا۔ کیا تم اس دھوکہ کی سزا سے بچ سکے۔

۲۷۔ جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادیں فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے گھروں میں شہنائیاں بجیں۔ وہ حکومتی عشرت کدوں میں داخل ہو گئے۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ وہ ماتم اور آہ وزاری کی زندگی سے دوچار ہوتے گئے۔ ضروریاتِ حیات کی محرومی سے تنگ آ کر خود کشیاں، خود سوزیاں کرنے پر مجبور ہوتے گئے۔ (تیرا لُٹیا شہر بھنبھور نی، سسی اے بے خبرے)۔ معصوم، بے ضرر، سادہ و شریف ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ ایک ایول جینئس مُجرم کے دھوکہ میں آ گئی۔ دھوکہ باز رہنما اور اسکی نسل اپنی عاقبت سے دوچار ہو گئی۔

۲۸۔ مسٹر بھٹو! ملک وملّت کی جمعیت کو بھی نگل گیا۔ پھر آدھے پاکستان کا نام پاکستان رکھ کر اس کے چار صوبے اور چار صوبائی حکومتیں بھی مسلط کر گیا۔ ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں پر حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کی افواج بھی ملک پر مسلط کر گیا۔ پاکستان صرف حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا ملک بن چکا ہے۔ غریب عوام کا حشر نشر کر گیا۔ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر گیا۔ حکومتی ٹولہ تمہارے گیت کیوں نہ گاتا جائے۔

۲۹۔ خزانہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کی ملکیت ہے۔ لیکن اس ملک کا المیہ یہ کہ ملکی وسائل ان حکومتی مجرموں کے، تجارت ان کی، اندرون بیرون ممالک ملکیتیں ان کی، اندرون بیرون ممالک کے بنکوں میں رقمیں ان کی، تمام ملکی غیر ملکی سرے محل ان کے، عوام کو ملکی خزانہ کے استعمال کا نہ کوئی حق، نہ تجارت میں ان کا کوئی حصہ، نہ کوئی ان میں یا ان کی اولادوں میں کوئی افسر، منصف یا جرنیل۔ نہ کوئی سرکاری شاہی تنخواہ اور نہ کوئی سرکاری محل۔ نہ کوئی سرکاری کٹیا، ملک حکومتی ٹولہ کی ملکیت اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں ان کے قیدی، غلام، نوکر اور محکوم بن چکے ہیں۔ کب تک چھ ہزار مادہ پرست حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو جمہوریت کے نظامِ حکومت کی نکیل ڈالے رکھے گا۔ اس کا کوئی حل نہیں سوائے ان مُجرموں کو ضروریاتِ حیات، سرکاری مراعات ایک شہری کے برابر دی جائیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت

باب 29 **پیرا** 33-30

مسٹر بھٹو! ملک کو تو نے دولخت کیا، تو کن کا نمائندہ تھا، غریبوں یا شاہی حکومتی ٹولہ کا جس نے ملک کو جیل، عوام کو قیدی بنا رکھا ہے

۳۰۔ اہلِ وطن پاکستان کی مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر ایک ہوس اقتدار کی آگ تھی جو مسٹر بھٹو نے اسلامی مساوات کے نام پر جلائی، سلگائی، پھیلائی۔ ملک کے ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو روٹی کپڑا، مکان مہیا کرنے والا تمام جاگیردار سرمایا دار حکومتی ٹولہ پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج کو چاروں صوبوں کی حکومت پر مسلط کر گیا۔ اس کے علاوہ سینٹ کا ایک سپریم ادارہ قائم کر کے اس کا حکومتی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ کو حکومت پر مسلط کر گیا۔ جب تک پاکستان پر جمہوریت کے کُفر کا نظام مُسلم اُمہ پر مسلط رہے گا، پاکستان کی عوام ان کے سینٹ، وفاق اور صوبائی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی معاشی اور معاشرتی شاہی ضروریات پوری کرتا رہے گا۔ ملکی عوام اس قانونی رہزنی، ملکی وسائل کی لوٹ کھسوٹ بھوک ننگ کی چِتا میں جلتی بھسم اور خاکستر ہوتی رہے گی۔ دھوکہ باز ملک دولخت کرنے والا غدار رہنما پہچانا گیا۔ اسکے چاروں صوبوں، وفاق اور سینٹ کے این آر او کے مجرموں کا کیا حشر ہوگا۔ خدا انکو معاف کر دے اور انکو راہ ہدایت بخشے۔ انکو یہ کیوں سمجھ نہیں آتی کہ حکومتی ایوانوں کا نظام ختم ہے

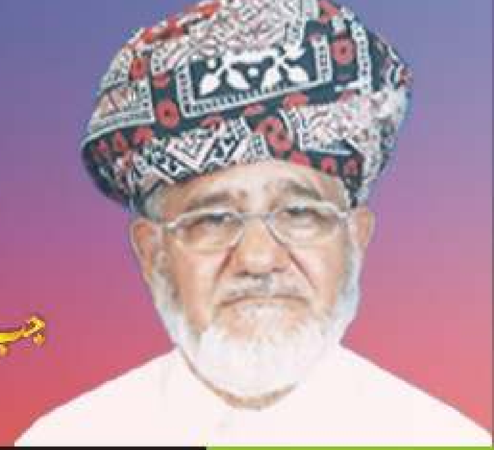
۳۱۔ مسٹر بھٹو! ہے کوئی جاگیردار، سرمایا دار، مادہ پرست فلاسفر کا پرستار، سیاستدان، یا جمہوریت کے سکول کالجز، یونیورسٹیوں کا حکومتی سکالر یا فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا کوئی دانشور، جو حقائق بالا کو جھٹلا سکتا ہے۔ جمہوریت اس کا حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا معاشی معاشرتی قاتل ہے۔ اسلامی جمہوری نظام مملکت قائم کرنا ان کی جمہوریت کی موت اور ان کا قتال ہے۔ ایسا کرنا، اعتدال و مساوات قائم کرنا مُسلم اُمہ کی مجبوری ہے۔

۳۲۔ ۹۳ ہزار افواج پاکستان کے جری، بہادر، فوجی سپوتوں کو ہندستان کی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے کا سہرا بدنصیب فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو کے سر پر سجا رہے گا۔ ان کو ہندوستان کا قیدی، غلام، بے بس، نادار، مجبور، اپاہج اور ان کی تذلیل کروا کر رکھ دی۔ صرف پاکستان کو دولخت کرنے اور اقتدار اور حکومت کے حصول کی خاطر ملک و ملت پر اتنا بڑا ظلم۔ مسٹر بھٹو! آنے والی نسلیں تمہیں اور تمھارے تمام جمہوریت پسند مُجرم سیاستدانوں کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔

۳۳۔ مسٹر بھٹو! تمھاری رُوح کے ایثال ثواب کے لیے صوبوں میں پھر سے صوبائیت کی جنگ جاری ہو چکی ہے۔ کراچی، پاکستان کے شمالی علاقہ جات، سرحد اور بلوچستان میں فوجی مداخلت جاری ہو چکی ہے۔ مجیب الرحمان اور مسٹر بھٹو تمام صوبوں میں جنم لے رہے ہیں۔ مزید نئے صوبوں کی تخلیق کے لیے جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ طبقہ ملک پر اجارہ داری مسلط کرنے کے لیے بیتاب ہو چکا ہے۔ جس وقت قرآنِ حکیم کا آئین و عدل کا نفاذ ہوگا، تمام جرائم و مُجرم ختم ہو جائیں گے



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

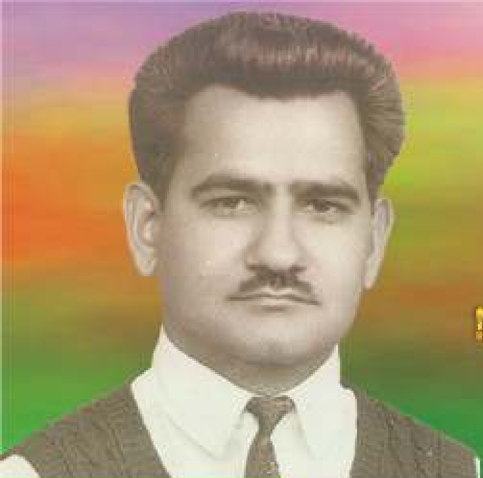
مسٹر بھٹو! ملک کو تو نے دولخت کیا، تو کن کا نمائندہ تھا، غریبوں یا شاہی حکومتی ٹولہ کا جس نے ملک کو جیل، عوام کو قیدی بنا رکھا ہے

۳۴۔ ولی خان نے صوبہ سرحد سے آکر راولپنڈی کے لیاقت باغ میں مسٹر بھٹو کے خلاف جلسہ کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں صوبہ سرحد سے عوام اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ مسٹر بھٹو نے گولی چلوا دی۔ سینکڑوں افراد لقمہ اجل بنے۔ مسٹر بھٹو کے خلاف تحریک زور پکڑ گئی۔ حالات بد سے بدتر ہوتے گئے۔ تیسرا مارشل لا سیاستدانوں کے مجبور کرنے پر فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق نے لگا دیا۔ مسٹر بھٹو کو قید کیا۔ اس کے خلاف احمد رضا قصوری کے باپ احمد خان قصوری کے قتل کا کیس دائر ہوا۔ اس کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ مسٹر بھٹو کے بے شمار قتال کے کیسوں میں سے صرف ایک قتل کے کیس میں اس کا کام تمام ہوا۔ اس کے بدبخت مجرم حکومتی ٹولہ نے اس کی موت کو شہید جمہوریت کا نام دے دیا۔

۳۵۔ ضیاالحق فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ کے حواریوں کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جا سکتا، کہ اس نے صرف ۹۰ دن کے لیے مارشل لا لگایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ اس کے بعد وہ حکومت سیاسی نمائندوں کے حوالے کر دے گا۔ لیکن وہ اس کے برعکس دس سال تک اپنے اقتدار اور حکومت کی خاطر غیر قانونی، غیر اخلاقی حربے استعمال کرتا رہا اور اپنے دورِ حکومت کو طول دیتا رہا۔ آخر کار اس کا جہاز تباہ کیا گیا اور اس کے اقتدار کی داستان اپنے انجام کو پہنچی۔

۳۶۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق ملک کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ، اس کے فرزندان کے ساتھ اسلام کے نفاذ کی باتیں کرتا رہا۔ اس نے ملک میں بے شمار مساجد تعمیر کروائیں۔ اسلام کے ساتھ والہانہ عشق کا اظہار کرتا رہا۔ دوسری طرف جمہوریت کے نظریات کے کفر کے نظامِ حکومت کے سجدے بھی اسی طرح جاری رکھے۔ ملّت کے ساتھ منافقت کا رول ادا کرتا رہا۔ پاکستان کا یہ تیسرا فوجی ڈکٹیٹر تھا جو ملک کے اقتدار اور حکومت پر قابض ہوا۔ جس نے افواج پاکستان اور اسلام کے نام کو رسوا اور بدنام کیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی کو نظریاتی طور پر اپنی بدعہدی کی وجہ سے طاقتور بنا گیا۔ اگر یہ قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے مطابق پاکستان میں اسلامی جمہوری نظامِ مملکت قائم کر جاتا، اعتدال و مساوات، ایثار و نثار، عفو و درگزر، امانت و دیانت، اخوت و محبت، اور عدل و انصاف کا فقدان ختم ہو جاتا۔ ۱۹۴۷ء سے اس نوزائیدہ ریاست کو ان حکومتی دہشت گردوں کے بے شمار مسائل اور مشکلات کا سامنا تھا اور ہے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا۔ ۱۸۵۷ء میں انگریز نے ہندوستان کو فتح کرنے کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومتی عربی، فارسی زبان کو ختم کر کے انگریزی زبان کو ہندوستان کی عوام پر مسلط کر دیا۔ لیکن ۱۹۴۷ء کی آزادی کے بعد کسی ایک حکومتی ٹولہ کے سیاسی یا فوجی رہنما نے اپنی قومی زبان ملک میں نافذ کرنے کی کوشش تک نہ کی۔ اردو زبان کے نفاذ میں افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے انگریزی زبان کے سکالر بری طرح حائل ہوتے رہے۔ وہ ملک و ملّت پر اپنی اور انگریزی زبان کی اجارہ داری مسلط رکھنا چاہتے ہیں

۳۷۔ اس طرح ۱۸۵۷ء سے مسلمانوں کے تعلیمی اداروں، تعلیم، اخلاقیات، تہذیب کو سرکاری طور پر ختم کر دیا۔ اس کی جگہ انگریز کے تیار کردہ انتظامیہ عدلیہ کے کالے قوانین، مجرمانہ نظام، استحصالی کلچر، مخلوط تعلیم مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا بتدریج فروغ جاری رہا۔ ۹۰ سال تک مسلم امہ کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور اسلامی تہذیب کے زوال پذیر ہونے کا عمل انگریز نے جاری رکھا۔ آج عوام جمہوریت کے تاریک صحرا میں گم ہو چکی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۳۸۔ ۱۹۴۷ء کو انگریز اس ملک سے چلا گیا۔ لیکن اس کے پروردہ جاگیردار، سرمایا دار، غدار حکومتی ٹولہ کی اولادوں پر مشتمل انگریزی زبان کا حکومتی طبقہ فوج، افسر، منصف اور نوکر شاہی کا مراعات یافتہ طبقہ انگریز کے مسلط کیے ہوئے طبقاتی تعلیم و تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی اداروں سے طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سکالر، کار سرکار چلانے کے لیے انھی تعلیمی اداروں سے تیار ہوتے آرہے ہیں۔ طبقاتی اداروں کے ذریعے طبقاتی معاشرہ، طبقاتی حاکم و محکوم کا کلچر فروغ پاتا جارہا ہے۔

۳۹۔ جبکہ انگریز نے ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھنے کے ساتھ ہی مسلمانوں کی سرکاری زبان، عربی، فارسی کو فوری طور پر ختم کیا اور ملکی زبان انگریزی کو مسلط کیا۔ انگریز کے بعد حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے شاہی طبقہ نے انگریز کے نظامِ حکومت کو سنبھالا اور انھی بنیادوں پر مفتوحہ ملک کی عوام کو فوجی ڈکٹیٹروں، سیاسی غاصبوں اور استحصالی افسر شاہی، منصف شاہی نے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو انگریزی زبان کے ذریعے یرغمال بنا رکھا ہے۔ انگریز سے بدتر نہیں بدترین حالات سے دوچار کر رکھا ہے۔

۴۰۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا حق بنتا ہے کہ وہ اس جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت، اس کے جاگیردار، سرمایا دار، یا فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے چند کور کمانڈروں کے حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے استحصالی حاکموں کو یہ باور کرا دیں کہ وہ ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مُسلم اُمہ کا ہے اور وہ اس کی نسلوں کے ملازم، نوکر اور خادم ہیں۔

۴۱۔ ان سے تمام جاگیریں، فیکٹریاں، کارخانے، کاروباری ادارے، سرکاری شاہی ایوان، شاہی رہائشی محل، قیمتی ساز و سامان سے سجے سجائے حکومتی ایوان، لاکھوں انمول سرکاری گاڑیاں ان عیاشوں سے واپس لینے کے لیے یا ان سے چھیننے کے لیے مسٹر بھٹو یا کسی اور فاجر فاسق، غاصب مادہ پرست فلاسفرز کے دھوکہ باز، مکار، ایول جینئس ایجنٹ کی ضرورت نہیں۔ جو غریب عوام کو روٹی کپڑا، مکان مہیا کرنے کی بجائے چار صوبوں میں چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنرز، چار سپیکر، چار صوبائی اسمبلیوں کے ایم پی اے کی فوج، بے شمار مشیر، انگنت وزیر اور ان کے ساتھ چار چیف سکریٹریز، ایڈیشنل چیف سکریٹریز، جائنٹ چیف سکریٹریز، ڈپٹی سکریٹریز، سیکشن آفیسرز اور ان کے ساتھ نوکر شاہی کی افواج کو شاہی ایوان مہیا کر دیے۔ یہ شاہی ایوان کس نے تعمیر کرنے تھے۔ ان کی شاہی سرکاری رہائشیں کس نے مہیا کرنی تھی، ان کی طبقہ وارانہ شاہی تنخواہیں، قیمتی گاڑیاں، انگنت سرکاری شاہی مراعات، ذاتی ملازمین کے اخراجات کس نے ادا کرنے تھے۔ ۴۰ ارب ڈالر قرض کن کے لیے لیا گیا تھا۔ اس کا نو ارب ڈالر سود کس نے ادا کیا ہے۔ مسٹر بھٹو! کیا تو غریبوں کا ساتھی تھا یا جاگیردار، سرمایا دار، فوجی ڈکٹیٹروں کے حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے سرکاری مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا ایجنٹ تھا۔ ملک ان کی ملکیت اور ملکی خزانہ ان کی پاکٹ منی بنا کر رکھ دیا۔ تمہارا یہ دہشت گرد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ تمہارے ایول جینئس ہونے کو داد دیتا اور اپنا ہیرو تسلیم کرتا ہے۔ واقعہ ہی تم ان کے ہیرو تھے جس نے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ملک کے چاروں صوبوں کی حکومت، ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت، تجارت، ذرائع آمدن پر ان کی حکومتی بالادستی مسلط کر دی اور ملک پر قابض بنا دیا۔ معصوم و مظلوم ۱۸ کروڑ دکھی عوام کے رہبر و رہنما کے روپ میں ملکی ملی معاشی معاشرتی قاتل اور دھوکہ باز رہزن نکلا۔



بابا جی عنایت اللہ



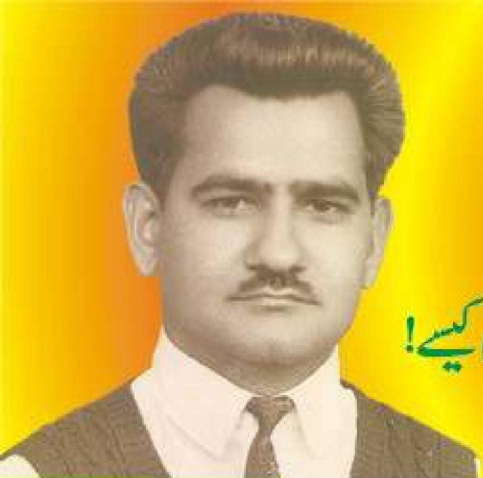
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۲۔ ملک کی تمام ملکیتیں انھوں نے اقتدار کی نوک پر ظلم، جبر، غاصبانہ طریقہ کار، اور استحصالی حربوں سے اقتدار کی گن پوائٹ پر چھین رکھی ہیں۔ پاکستان ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا ساجھا ملک ہے۔ ملکی خزانہ، ملکی وسائل، ملکی دولت، ملکی ذرائع آمدن، نظامِ مملکت چلانے والے چند سیاسی آمروں، غاصبوں، فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے چند کور کمانڈروں پر مشتمل سرکاری عہدیداروں کا نہیں۔ نہ ہی یہ ملک ان کے فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی جیسے شاہی مراعات یافتہ شاہی استحصالی دہشت گرد ٹولہ کا ہے۔

۴۳۔ وقت سر سے گزر چکا ہے۔ ملک ان معاشی معاشرتی انسانیت کے قاتلوں، دہشت گردوں اور ان کے خونخوار جمہوریت کے نظام و سسٹم چلانے والے بندروں اور بھیڑیوں کا نہیں۔ ان دہشت گردوں کے خلاف جہاد کرنا ملّت اسلامیہ کے ہر فرد کا مذہبی فرض بن چکا ہے۔ اسلامی جمہوری نظام مملکت جمہوریت کے استحصالی طبقاتی نظامِ حکومت کی اور ان کی موت کا سندیسہ ہے۔

۴۴۔ کیا جمہوریت کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کسی غیر فطرتی راستہ سے جنم لے کر اس دارُالفناہ میں آتا ہے۔ صداقتوں کو جرائم اور جرائم کو صداقتیں بنانے کا کونسا فارمولا ہے۔

۴۵۔ کیا قرآنِ حکیم کا اعتدال و مساوات کا الہامی نظامِ حیات ان کی انسانی تخلیق کردہ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا کُفر نہیں ہے۔ کیا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ، ان کے فرزندان کو یہ حکومتی ٹولہ جمہوریت کے کُفر کے نظریات، اخلاقیات کا پابند بنائے بیٹھا نہیں! کیا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ ملک کے وسائل مال و دولت ذرائع آمدن، تجارت، ملکی وراثت اور خزانہ پر قابض نہیں!۔ کیا ۱۸ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں، بیواؤں، یتیموں، اپاہجوں، بیروزگاروں کا یہ ساجھا ملک نہیں! کیا پاکستان چھ ہزار حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ کی شاہی تنخواہوں، حکومتی ایوانوں، شاہی محلوں، شاہی سرکاری مراعات، انمول سرکاری گاڑیاں، کلبوں اور ان کے ریسٹ ہاؤسوں اور عیاشانہ زندگی کے لیے بنایا گیا تھا! کیا ملک میں قرآنِ حکیم کے آئین اور تعلیمات کی روشنی میں اعتدال و مساورت اور عدل و انصاف کا نظامِ حیات نافذ کرنا، ان ملکی ملی طبقاتی حکومتی ٹولہ اور ان کا مخلوط مراعات یافتہ طبقہ کی شاہی مراعات، شاہی تنخواہیں، شاہی ایوان، شاہی محل، انمول قیمتی گاڑیاں، پروٹوکول سٹاف کے استحصالی نظام کو ختم کر کے ان ملکی، ملی دہشت گردوں کے نظام حکومت کو ختم کرنا ۱۸ کروڑ مسلم امہ کا فرض نہیں ہے۔ ایک محنتی کسان، جفا کش مزدور، محنت کش ہُنر مند، چوکس اردلی، ملکی سرحدوں پر کھڑا ہوا گن مین، افواج کی انمول سپاہ، قومی معلم، جھاڑو کش کی ضروریات حیات کے مطابق ان کو سرکاری خزانہ سے نان ونفقہ مہیا کرنا، ان کی کٹیا اور گھر کی طرح ان کو رہائشی مراعات مہیا کرنا، ان کو پبلک ٹرانسپورٹ کی راہ دکھانا اسلامی معاشرہ کی بنیاد نہیں ہے۔ ایسا کرنا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا دینی فریضہ اور ان پر واجب اور لازم نہیں! ایسا کرنے سے ملک غیر اسلامی نظام حیات اور خونی انقلاب سے بچ نکلے گا اور ملکی خزانہ محفوظ ہو جائے گا۔ ملکی خزانہ ان کی ملکیت اور عوام ان کے محکوم اور غلام نہیں رہیں گے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت

قرآنِ حکیم تو صدرِ مملکت کو سادہ وسلیس اور احسان والی زندگی کا سبق سکھاتا ہے۔ آقا اور غلام کا فرق مٹاتا ہے۔ عوام اس کی اطاعت کرتے ہیں

باب 30 پیرا 1-9

۱۔ خلیفۂ وقت، اس کے اسلامی نظامِ مملکت کے ممبران اور ان کے ورکر ایک عام شہری سے کم ضروریاتِ حیات خزانہ سے لینے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اگر خلیفۂ وقت پہننے کے لیے کرتا بنائے تو اس سے پوچھ لیا جاتا ہے کہ اس نے یہ قمیض یا کرتہ کیسے بنایا ہے ایک چادر سے تو بن نہیں سکتا۔ تو اس محترم ہستی کو بتانا پڑا کہ اس نے دوسری چادر اپنے بیٹے سے لے کر یہ کرتہ سلایا ہے۔

۲۔ اسلام آقا اور غلام کا معاشی اور معاشرتی فرق ختم کرتا ہے۔ ان کے دورِ مملکت میں زکوۃ لینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت میں ملک حکومتی ٹولہ کی ملکیت اور عوام ان کے غلام، قیدی بن کر بھوک اور ننگ کی اذیت ناک، بدترین خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیے جاتے ہیں۔ ان کے مال و دولت، وسائل اور خزانہ پر حکومتی دہشت گرد ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے طالبان کا شاہی طبقہ قبضہ کر لیتا ہے۔

۳۔ جاگیردار، سرمایادار اور فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت سے عوام الناس کا استحصال جاری رکھتا ہے اور ملک ان کی ملکیت اور ملکی خزانہ ان کے شاہی اخراجات کا حصہ بن جاتا ہے۔ عوام الناس محرومی، مجبوری، اپاہجی، بے بسی اور اندوہناک محرومی کی زندگی سے دوچار ہوتے جاتے ہیں۔ اس استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے حکمرانوں کا تدارک ان کے خلاف جہاد ہے۔ کیا ملکی وسائل، خزانہ ان کی ملکیت ہے یا عوام کی۔

۴۔ یہ مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کا ملک ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو کیسے قائم کرنا ہے۔

۵۔ مُسلم اُمہ کے فرزندان جانتے ہیں کہ طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی اداروں، طبقاتی حکومتی ٹولہ، طبقاتی فوج شاہی، طبقاتی افسر شاہی، طبقاتی منصف شاہی اور نوکر شاہی کے نظام کو کیسے ختم کرنا ہے۔ ان جمہوریت کے مادہ پرستوں کو کیسے کیفرِ کردار تک پہنچانا ہے۔

۶۔ وہ جانتے ہیں کہ اس کلچر کو ختم کرنے کے لیے انگریزی زبان اور اس کے طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی ادارے جو جمہوری نظامِ حکومت کے سکالر تیار ہوتے ہیں کیسے بند کرنے ہیں۔

۷۔ وہ جانتے ہیں کہ مسجد کو بطور تعلیمی ادارہ کیسے استعمال کرنا ہے۔ اس کے کیا فوائد ہیں!

۸۔ وہ جانتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ میں مسجد شریف کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے اور مسجد شریف سب سے زیادہ پاکیزہ اور اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔

۹۔ دینی نظریاتی، اخلاقی، الہامی، رُوحانی علوم کے علاوہ سائنسی، زرعی، اقتصادی، فلسفہ، طب، حکمت، ہر قسم کی جدید ٹیکنالوجی کے علوم سکھے جاتے ہیں۔

۱۰۔وہ جانتے ہیں کہ مسجد شریف ایک عبادت گاہ بھی ہے اور تعلیمی ادارہ بھی۔

۱۱۔مسجد شریف ایک معاشرتی ادارہ بھی ہے اور ثقافتی مرکز بھی ہے۔

۱۲۔مسجد شریف ایک اخلاقی تربیت گاہ بھی ہے اور تحقیقی مرکز بھی ہے۔

۱۳۔مسجد شریف تعلیم بالغاں کا مرکز بھی ہے اور تبلیغی مرکز کا کام بھی دیتی ہے۔

۱۴۔مسجد شریف میں قرآنِ حکیم، حدیثِ مُبارکہ، اور سنت رسول ﷺ کی تعلیمات کے ذریعے اسوۂ حُسنہ اور حسنِ خلق کے روشن و منور کردار اور جدید علوم سے مالا مال معاشرہ تیار ہوتا ہے۔

۱۵۔مسجد شریف سے فہم وفراست اور تدبر کے شگوفے پھوٹتے ہیں، جو عام زندگی، ملکی، بین الاقوامی سیاسی معاملات کو احسن طریقہ سے مشاورت اور باہمی رضامندی سے مشکل سے مشکل مسائل کا حل نکال لیتے ہیں۔

۱۶۔مسجد شریف میں نایاب کتابوں کے نسخے اکٹھے کیے جاتے ہیں۔جس سے استفادہ کر کے ریسرچ کا کام کیا جاتا ہے۔نئی ایجادات معرضِ وجود میں آتی ہیں۔

۱۷۔اگر مُسلم اُمہ، ان کی نسلوں کو ۱۹۴۷ء سے قرآنِ حکیم، حدیثِ مُبارکہ اور سنتِ رسول ﷺ کا اسلامی منشور آئین نظریات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نظام، تعلیمی ادارے، تعلیمی نصاب سے متعارف اور نافذ العمل کروا دیا جاتا تو آج اہلِ وطن کی نظریاتی بنیادیں، مذہبی بنیادیں، سیاسی بنیادیں، اقتصادی بنیادیں، معاشرتی بنیادیں، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کی بنیادیں پاکستان میں اعلیٰ و افضل مقام حاصل کر چکی ہوتیں۔اہلِ وطن کا اعلیٰ و افضل اسلامی کردار و تشخص دنیائے عالم میں متعارف ہو چکا ہوتا۔افسوس! ایسا نہ ہوا۔

۱۸۔تمام ملکی غدار جاگیردار، سرمایادار اور فوجی ڈکیٹیٹروں کا غاصب حکومتی ٹولہ غاصب مغربی جمہوری نظامِ حکومت کی کوکھ سے پیدا ہوتا آرہا ہے۔وہ اپنے مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے استحصالی طبقہ کے ذریعے عوام الناس کے جسد سے قانونی سرنجوں کے ذریعے آخری خون کا قطرہ نکالنے میں مصروف رہتا ہے۔ملک ان کی ملکیت اور ملکی خزانہ ان کی پاکٹ منی بن چکا ہے۔ملک میں ابتری اور دہشت گردی پھیل چکی ہے۔معاشی معاشرتی قتال جاری ہے۔خونی انقلاب کو روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ پاکستان میں قرآنِ حکیم کا آئین، اعتدال و مساوات، اور عدل و انصاف کو نافذ العمل کر دیا جائے۔تمام حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کو ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہُنر مند کے مطابق ان کو ملکی خزانہ سے ضروریاتِ حیات مہیا کی جائیں۔ان کے شاہی ایوانوں کو ختم کر کے مسجد شریف میں لایا جائے، ان کو ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہُنر مند افراد کی طرح، ان کو سرکاری مراعات، یعنی ایک عام قسم کی کٹیا یا گھر اور ایک جیسی تعلیم اور عام شہری کی طرح پبلک ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے۔مغرب میں (عمرؓ لا) کی روشنی میں انھوں نے ہر کس و ناقص کو ایک جیسی مراعات اور بیروزگاری الاؤنس جاری کر رکھا ہے۔کیا یہاں یہ نظام جاری نہیں ہو سکتا!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ انگریز کے مسلط کیے ہوئے جمہوریت کے قوانین وضوابط اور اس کے نظام وسسٹم کی زنجیروں میں ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اور ان کی نسلوں کو یہ ٹولہ جکڑتا چلا گیا۔ کسی ایک حکومتی ٹولہ کے سیاسی رہنما یا کسی فوجی ڈکٹیٹر کے یہ نصیب کا حصہ نہ بن سکا کہ وہ قرآنِ حکیم کے خلاف جمہوریت کے نظامِ حکومت کو بدل کر اسلام کا شورائی نظام مملکت اہلِ وطن پر قائم کر دیتا۔

۲۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے اسلام کے نام پر ملک میں مسجدوں کا جال بچھا دیا۔ لیکن ملک میں مغربی جمہوریت کے کُفر کے نظام وسسٹم، باطل قوانین کی نماز جاری رکھی۔ اس کی منافقانہ زندگی کے ایام پورے ہوئے اور موت نے اس کو آن دبوچا۔ وہ بھی غاصبانہ غیر قرآنی نظامِ حکومت کے دوزخ کا ایندھن بن گیا۔ انسان بھول جاتا ہے کہ وہ اس جہان فانی میں صرف خالی ہاتھ آتا اور خالی ہاتھ واپس، موت کے روپ میں اپنی خاموش منزل کی طرف واپس لوٹ جاتا ہے۔ اسکی کمائی، اسکی دولت، اسکی خریداری اچھے برے اعمال کے ترازو سے ناپے تولے جاتے ہیں۔

۳۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں افغانستان پر روس کا حملہ۔

ہمارے شمالی علاقہ کے مجاہدین افغانی بھائیوں کے ساتھ مل کر جہاد کر رہے تھے۔ جنگ طول پکڑتی گئی۔ روس ہندوستان کا ہمنوا اور گہرا ساتھی تھا۔ کئی معاہدے ان کے درمیان موجود تھے۔ روس اس وقت دنیا کی عظیم طاقت کا مالک تھا۔ حالات وواقعات کی مجبوری تھی کہ پاکستانی عوام اس جنگ میں افغانی بھائیوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوگئے۔ پاکستان کی حکومت کو بھی اس جنگ میں افغانستان کی مدد کرنی پڑی۔ اگر پاکستان ایسا نہ کرتا تو پاکستان کے وجود کو خطرہ تھا۔ روس کا افغانستان کے بعد پاکستان پر حملہ آور ہونا لازم تھا۔

۴۔ امریکہ نے اس جنگ میں روس کے خلاف افغانستان اور پاکستان کی امداد کی۔ تمام مُسلم ممالک سے مجاہدین اس جنگ میں شامل ہوئے۔ روس کو شکست ہوئی۔ روس ٹوٹ گیا، اس کی بارہ ریاستیں آزاد ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے افغانستان کا بھرم قائم رکھا۔

۵۔ افغانستان پر روس کی یلغار اس کے حکومتی ٹولہ اور ان کے حکومتی دانشوروں کے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ہوئی تھی۔ روس گرم سمندروں تک رسائی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ افغانستان کو فتح کرنے کے بعد وہ پاکستان کو لقمہ اجل بنانا چاہتا تھا۔ اس کے ہندوستان کی حکومت کے ساتھ کئی معاہدے تھے۔ وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن کر ابھرنا اور اپنا تسلط دنیا پر مسلط کرنا چاہتا تھا۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | مُسلم اُمہ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی زنجیروں اور جمہوریت ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کے کفر کی تخلیق ہے | **باب** 31 **پیرا** 6-10

۶۔ پاکستان کے صوبہ سرحد کے لوگ جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک تھے ان کا ایک ہی اسلامی کلچر تھا۔ جن کے دل ایک ساتھ دھڑکتے تھے۔ بڑے بڑے قبیلوں کی نسلیں، افغانستان میں ذاتی تعلق اور رشتہ داریوں میں منسلک تھیں۔ سب سے بڑھ کر وہ مسلمان تھے اور پاکستانی مُسلم اُمہ اور اس کی نسلیں اسلام کے نظریاتی رشتہ میں افغانستان کے ساتھ منسلک تھیں۔ پاکستان کے عوام کے دل افغانستان کی عوام کے ساتھ دھڑکتے تھے۔

۷۔ افغانستان کی سرزمین سے اِسلام کا پیغام ہندوستان کی سرزمین تک پہنچانے کے لیے درویش، فقیر اور بزرگانِ دین یکے بعد دیگرے یہاں سے ہی تشریف لاتے رہے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت خواجہ غریب نوازؒ، بابا قطب شاہؒ اور بے شمار بزرگانِ دین، چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، کے درویش، ولی اللہ ہندوستان، پاکستان کی سرزمین پر تشریف لائے۔

۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام، حضرت اسحاق علیہ السّلام، حضرت اسماعیل علیہ السّلام، حضرت داؤد علیہ السّلام، حضرت موسیٰ علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی اُمت کے پروانے دینِ ابراہیم کی شمع توحید منور کرنے اور سلامتی کے مبلغ بن کر افغانستان کے راستہ ہی سے یہاں تشریف لائے۔

۹۔ کُفر کے اندھیروں کو روشنیاں عطا کرنے، بھولی بھٹکی مخلوقِ خدا کو راہِ ہدایت کی رہنمائی کرنے، درسِ توحید کا سبق سکھانے، عبادت و ریاضت کا نظام سمجھانے، قرآنِ حکیم کی روشنیاں پھیلانے، اخوت و محبت کا پیغام سنانے، امانت و دیانت کی اہمیت بتانے، حرص و ہوس کی آگ بجھانے، عفو و درگزر اور صبر و تحمل کی افادیت کی گرہ کھولنے، اعتدال و مساوات کا نظام قائم کرنے، حُسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ کے چراغ جلانے، عدل و انصاف کا وردیاد کرانے، دنیا کی بے ثباتی کا سبق دہرانے، طبقات کو ختم کرنے اور کلمۂ توحید کا سبق پڑھانے کے لیے افغانستان سے ہندوستان کی سرزمین پر تشریف لاتے رہے۔ جن کی وجہ سے آج ہندوستان کی سرزمین پر کروڑوں انسان شرفِ اسلام سے منسلک اور مستفیض ہوتے آ رہے ہیں۔

۱۰۔ افغانستان کے اَلہامی، رُوحانی اور نظریاتی رشتہ میں پاکستان میں بسنے والی مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں، اِسلام کے ایک ازلی رشتہ سے منسلک ہیں۔ اس کے علاوہ افغانستان کی مُسلم اُمہ، ان کی نسلیں اور پاکستان کی مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک کے عوام ایک بہترین ہمسائے اور انمول دوست ہیں۔ وہ ایک دوسرے کا قیمتی سرمایہ حیات ہیں۔ افغانستان کا روس جیسی بین الاقوامی طاقت کی یلغار کو روکنا تاریخ کا ایک ایسا باب ہے جو تاریخ کے اوراق پر اپنی عظمت کی نشانی بن کر ابھرا ہے۔

۱۱۔ اس غیرت مند، جرات وہمت کی پیکر قوم کے نوجوانوں کو طالبان کا لیبل لگا کر دہشت گرد کا نام دینا، امریکہ اور اس کے حواری ممالک کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ مادہ پرست پیروکاروں کے منہ پر سیاہ کاری کا ایک ایسا گہرا دھبہ لگ چکا ہے۔ جس کے نشانات سمندروں کے پانی بھی دھو نہیں سکتے۔ یہ انسانیت کے روپ میں بھیڑیے اور خونخوار درندے اور دہشت گرد ہیں۔ جو مادی وسائل پر قبضہ کرنے، قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات اور تہذیب کو ختم کرنے، دینی درس گاہوں کو ختم کر کے جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات اور مغربی کلچر کو مخلوط تعلیمی اداروں کے ذریعے فحاشی بے حیائی بدکاری، زنا کاری جیسا مادر پدر آزاد نظام کو مسلط کرنے کے لیے لاکھوں انسانوں کا قتال کر چکے ہیں۔ پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ملک میں بسنے والی مسلم امہ کو قرآن حکیم کی نظریاتی تہذیب کو مغربی جمہوریت کے کلچر میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔

۱۲۔ یاد رکھو! امریکہ، برطانیہ، فرانس اور تمام مغربی ممالک کی عوام پیغمبران خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمتوں سے وابستہ ہیں۔ لیکن ان کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون اور فرانسس بیکن کے مادہ پرست ترقی پسند فلاسفرز کے پرستار ہیں۔ ان کی تعداد کم وبیش چھ ہزار مادی فلاسفرز کے پرستاروں پر مشتمل ایک حکومتی ٹولہ ہے، جو کروڑوں انسانوں کا انھی جمہوریت کے باطل استحصالی نظریات اور اس کے کلچر کے ذریعے ان کا معاشی اور معاشرتی قتال اور پیغمبران کی تعلیمات اور تہذیب کو ختم کیے جا رہا ہے۔

۱۳۔ ارسطو کے نزدیک، انسان ایک سیاسی حیوان ہے۔ جس کی فطرت میں دوسروں پر غلبہ پانے کی خواہش پائی جاتی ہے۔ انسان میں جس قدر یہ صفت زیادہ ہوتی ہے اس قدر وہ انسان عظیم انسان ہوتا ہے۔ ان صفات کا مالک انسان دنیا میں اقتدار اور حکومت کا حق رکھتا ہے۔

۱۴۔ تھامس کارلائل بھی ایک مفکر تھا۔ اس کے نزدیک انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ جو مل جل کر معاشرہ تیار کرتا ہے۔ جو مادی طاقت کے ذریعے دوسروں پر برتری حاصل کرتا ہے۔

۱۵۔ بنجمن فرینکلن نے ایک نیا نظریہ پیش کیا کہ انسان ایک ہتھیار بنانے والا حیوان ہے۔ جو اقوام دوسری اقوام سے بہتر ہتھیار بنا سکتی ہیں، ان کو انسانیت کا بلند درجہ دے دیا جاتا ہے۔ اس بنا پر ہتھیار بنانے والی اقوام کو کمزور اور کم تر اقوام پر قبضہ کرنے کا جواز مہیا ہو جاتا ہے۔

۱۶۔ ڈارون کے نظریہ کے مطابق انسان کی کوئی تخلیق نہیں۔ حیوانی سطح پر ارتقا کی منازل طے کرتا رہا۔ سب سے اعلیٰ وافضل وہ انسان ہوتے ہیں جو جسمانی، ذہنی قوتوں کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہوں۔ مغربی اقوام اسی نظریہ کو جواز بنا کر دوسری اقوام عالم کو کمتر اور نیچ سمجھتی ہیں۔ طاقتور اقوام نے اس نظریہ کو اپنا لیا کہ طاقتور کو بقا حاصل ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۷۔فرانسس بیکن نے اپنے نظریہ کا انحصار نیچرل فلاسفی پر قائم کیا۔قدرت کے وسائل پر تسلط قائم کرنا ، مادی خوشحالی کے لیے مادی وسائل کوفروغ دینا ، مادی بہبود کو جاری رکھنا، مادہ پرست انسانوں کا حق مانا ہے۔اس کے مطابق مادی وسائل کے حصول اور مادی وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے مادہ پرست انسان، کسی کوڈ آف لائف کے پابند نہیں ہوتے۔

۱۸۔فرانسس بیکن کے نزدیک اخلاقیات کا فلسفہ انسانی ذہن کی غلط اختراع ہے۔اس نے دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیچرل فلاسفی کا حکم دیا ہے۔ اخلاقیات کے فلسفہ سے منع کیا ہے۔آج کی مادی، سائنسی ترقی انھی بیکنی اصولوں کے تحت پروان چڑھتی جارہی ہے۔اخلاقیات کو روندنے والا فلسفہ جدید بیکنی ترقی کے اصولوں پر اجاگر ہورہا ہے۔

۱۹۔قدرت کے وسائل اور ذرائع آمدن پر طاقتور انسانوں کا تسلط قائم کرنا اور مادی برتری اور خوشحالی کے لیے مادی وسائل پر جائز و ناجائز طریقہ سے قبضہ کرنا، اس کو فروغ دینا اور کمزور، کمتر انسانوں سے ان کے حقوق چھین لینا، ان کا مال و دولت لوٹ لینا، ان کا قتال کر دینا، حصول مقاصد کی خاطر مادی طاقت، مادی قوت کے مالک مادہ پرست افراد کسی کوڈ آف اخلاقیات کے پابند نہیں ہوتے۔ان کے نزدیک ہر قسم کا ظلم، زیادتی، قتال کرلینا ان کا حق بنتا ہے۔

۲۰۔جبکہ دینِ ابراہیم اور اس کے چاروں اہلِ کتاب پیغمبران مادہ پرست فلاسفرز کے نیچرل فلاسفی اور مادہ پرستی کے نظریات کے خلاف ہیں۔دین ابراہیمی نے نیچرل فلاسفی کی مادی طاقت، مادی قوت کے حصول کو اخلاقیات کے زیر کمانڈ رکھا ہے۔دینِ ابراہیم علیہ السلام خالق کی مخلوق کے حقوق چھیننا، ان پر ظلم کرنا، ان کا قتال کرنا ایک گناہِ عظیم کا سبق سکھاتا ہے۔

۲۱۔سترہویں صدی میں انگریز ایک تاجر کی حیثیت سے ہندوستان میں داخل ہو چکے تھے۔۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک انگریز نے ہندوستان کی سرزمین کو فتح کرنے کے بعد اس میں بسنے والے کروڑوں انسانوں کو انھی مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات کی روشنی میں درندوں کی طرح انسانی قتال، معاشی قتال، معاشرتی قتال جاری رکھا۔ہندوستان کی کروڑوں عوام، ان کی نسلوں کو قیدی، غلام، بنانے کے لیے جاگیردار، سرمایادار جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی پر مشتمل حکمران مراعات یافتہ شاہی طبقہ تیار کیا۔ان کو اپنی زیر قیادت کروڑوں انسانوں کا استحصال کرنے کے لیے استعمال کیا۔

۲۲۔انگریز نے جمہوریت کا ایک ایسا نظامِ حکومت ہندوستان کی عوام پر مسلط کیا کہ جس سے ۷۰ فیصد کسانوں سے ان کی پیداوار، ۲۹ فیصد مزدوروں محنت کشوں ہنرمندوں سے ان کی مصنوعات اقتدار و حکمرانی کی تلوار اور انتظامیہ کی فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے کارندوں کے ذریعے ظالمانہ طریقہ کار سے چھینتا اور مداخلت کرنے والوں کا حشر نشر کر دیتا۔

۲۳۔ انگریز نے ایسا نظام و سسٹم مسلط کیا جس کے تحت سر اٹھانے والے سرکشوں کو تھانوں کے ذریعے سخت ترین تشدد سے گزارتا، اذیت ناک سزائیں دیتا۔ باغیوں، سرکشوں کو پولیس مقابلوں میں مار ڈالتا۔ معصوم و بے گناہ افراد کے خلاف جھوٹے، بے بنیاد، بوگس کیس تھانوں میں درج کرواتا، عدلیہ کے ضمیر کش منصفوں کے ذریعے پھانسی کے پھندے پر لٹکواتا، سخت سزائیں دیتا رہا۔

۲۴۔ جیلوں میں بھیجا جاتا، جیلوں میں ان معصوم، بے گناہ انسانوں پر حسب خواہش تشدد کرتا، جسمانی طور پر معذور بناتا، تشدد کی حد تک مشقت کرواتا، انسانوں سے ضروریاتِ حیات چھیننے میں کوئی عار محسوس نہ کرتا۔ کروڑوں انسانوں کی زندگی بھوک ننگ میں سسکتی، دم توڑتی رہتی۔ جاگیردار سرمایادار ٹولہ کی جاگیروں، وظائف کو ان کی بہتر، عمدہ کارکردگی کی بنیاد پر بڑھاتا رہتا۔

۲۵۔ ان ملک دشمن غداروں کو حکومتی ایوانوں میں نمایاں عہدے دیے جاتے۔ اسی طرح فوج شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی، منصف شاہی کو وقتاً فوقتاً ان کی شاہی تنخواہیں، شاہی مراعات اور پنشنوں میں اضافے کیے جاتے، ان کو شاہی مراعات، شاہی رہائش گاہیں اور ان کی اولادوں کے لیے بھی شاہی سہولتیں اس قدر بڑھادی جاتیں کہ وہ حکومتی برتری، خوشحالی کی وجہ سے معاشرے میں الگ تھلگ اعلیٰ ملکیتوں اور شاہی حیثیتوں میں نمایاں نظر آتے۔ ان کی تعیش کی زندگی ان کو مہیا کرتے اور اس کے عوض وہ کروڑوں انسانوں کے حقوق ان کے ذریعے غصب کرتے رہتے۔

۲۶۔ یہ بات بڑی قابلِ غور اور حقائق تک رسائی کا راستہ ہے کہ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک انگریز کا مسلط کیا ہوا مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت جوں کا توں جاری ساری ہے۔ ملک سے صرف انگریز گیا ہے۔ انگریز کا پروردہ، ملکی غدار، جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور اس کا مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ۔ اس کا جمہوریت کا نظامِ حکومت، اس کا جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ، اس کی جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے الگ الگ منشوروں کا انبار، جمہوریت کے الیکشنوں کا جاگیردار۔ سرمایادار مخصوص حکومتی ٹولہ اور اس کا مختص طریقہ کار، اس کے ممبران کا چناؤ، اس کی قومی صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران پر مشتمل حکومتی اور اپوزیشن کے حکومتی ٹولہ کا حکومتی مجرمانہ استحصالی کھیل۔ ان کی اسمبلیوں کے ممبران کا ہارس ٹریڈنگ کے خرید و فروخت کے ذریعے مشیروں، وزیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، سفیروں، وزیرِ اعظم، صدرِ مملکت کا مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے حکومتی عہدوں کا چناؤ مادی قوت کی طاقت اور عمل سے لایا جاتا ہے۔

۲۷۔ اسی طرح فوجی ڈکٹیٹر اپنے چند کور کمانڈروں کو ساتھ ملا کر اسی جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے پسندیدہ مجرموں کی مدد اور بیرونی ممالک کی بین الاقوامی طاقتوں امریکہ، برطانیہ کے اشاروں پر جمہوریت کے ناپسندیدہ سیاستدانوں کی حکومت کا تختہ الٹتا اور ملک پر قابض ہو بیٹھتا ہے۔ ان ملکی اور غیر ملکی تعاون سے وہ پاکستان پر مارشل لا لگاتا اور انسانی، معاشی معاشرتی قتال جاری کرتا آرہا ہے۔





۲۸۔ جب عوام فوجی ڈکیٹیٹر کے ظلم و بربریت سے تنگ آ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کا جینا تنگ کر دیتے ہیں۔ اس کو جان بچانی مشکل ہو جاتی ہے تو اس وقت حکومتی ٹولہ اور فوجی ڈکیٹیٹر ان مُجرموں کو جو مختلف جرائم کی وجہ سے ملک بدر کر دیے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ رابطے قائم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اپنی اور اپنے سیاسی ملکی غدار ساتھیوں کی جان بچانے کی خاطر ان کے تمام جرائم، ان کے قتال کے کیس، ان کی لوٹ مار کے کیس، ان کے غبن کے کیس، ان کے ملکی خزانہ لوٹنے کے کیس، ان کے کمیشنوں کے کیس، ان کی رشوتوں کے کیس، ان کے سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے کروڑوں ڈالروں کے کیس، ان کے سرے محلوں کے کیس ایک دو مُجرموں کے نہیں بلکہ ملک کے سیاستدانوں پر مشتمل تمام مُجرموں کو اجتماعی طور پر این آر او یعنی نظریہ ضرورت کے تحت عام معافی دے دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اپنی جان بچا سکیں۔ مُجرم، مُجرموں کو معاف کرتے اور عوام ان کا منہ دیکھتے رہتے ہیں۔

۲۹۔ فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف کا پسندیدہ فوجی جرنیل مسٹر کیانی اور اس کے وہی کور کمانڈر فوج کی کمانڈ سنبھالے ہوئے ہیں۔ تمام سیاسی حکومتی ٹولہ کے اجتماعی مُجرموں کے ہاتھ پھر ملک کی حکومت ہاتھ لگ چکی ہے۔ مُجرموں کا حکومتی ٹولہ اور فوجی ڈکیٹیٹروں اور ان کے چند کور کمانڈروں کے مُجرموں کا ٹولہ بار بار بچ نکلتا ہے۔ فوجی ڈکیٹیٹر تو جان بچا کر بیرون ممالک بھاگ نکلا ہے۔ لیکن اس کی بی ٹیم کا فوجی جرنیل مسٹر کیانی، اس کے چند کور کمانڈر جن کی موجودگی میں خفیہ پالیسیوں کو جو امریکہ جیسی بیرونی طاقت سے اس کی خواہش کے مطابق طے پائی تھیں، خفیہ ایگریمنٹوں، خفیہ دستاویزاتوں پر جوں کا توں عمل جاری رکھا ہوا ہے۔ سیاسی حکومتی مُجرم ٹولہ اور فوجی ڈکیٹیٹروں کی عوام دشمن پالیسیاں ہمیشہ جاری رہتی ہیں۔ ملک و ملت کے خلاف ملک دشمن عناصر ملک دشمن پالیسوں اور خفیہ دستاویزات پر دستخط کر کے اپنے اقتدار کو طول دیتے رہتے ہیں۔ آج تک کسی ملک دشمن فوجی ڈکیٹیٹر اور غاصب سیاسی حکومتی ٹولہ کو سزا دینے کے قانون پر عمل کرنے کا رواج ہی نہیں۔

۳۰۔ ملک دشمن فوجی ڈکیٹیٹر، اس کا جرنیل اور اس کے کور کمانڈروں اور ملک دشمن مُسلم لیگ ق کا حکومتی ٹولہ جو اپنے اقتدار کی خاطر فوجی ڈکیٹیٹر کو تا حیات صدر بنانے کے نعرے لگاتا رہتا، وہ بھی سزا کی زد سے بچ نکلا ہے۔ بلکہ حکومت میں شامل ہو چکا ہے۔ یہ کوئی طریقہ کار نہیں کہ چھ ہزار جاگیردار، سرمایہ دار سیاسی حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت میں جکڑ لیں اور ایک فوجی ملکی غدار ڈکیٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے چند کور کمانڈر نو لاکھ سپاہ کو قیدی بنا کر اپنے اقتدار اور حکومتی ٹولہ کے مُجرم سیاستدانوں کو ساتھ ملا کر ملک کی ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو گن پوائنٹ پر ایک قیدی اور غلام بنا کر ان کی تذلیل کا عمل جاری کر دیں۔ فوج کی سپاہ سے اپنے ہی ملک کے بھائی بہنوں، بیٹے بیٹیوں، مائی باپ اور بزرگوں کو دہشت گرد کا نام دے کر ملکی سطح پر ان کا قتال جاری کروا دیں۔ ان کا تدارک اور ان کا ظلم والا ہاتھ روکنا وقت کی ضرورت ہے۔ یہ کیسے ٹی وی حکومتی اینکر، تجزیہ نگار، قلم کار، کالم نویس، ذرائع ابلاغ کے مبلغ ہیں جو قرآن حکیم کی حکومتی بالا دستی، عدل و انصاف کی بات کریں۔ ملکی وسائل اور خزانہ پر چھ ہزار حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ طبقہ کی اجارہ داری، عوام کے حقوق غصب کرنے، ملکی عوام کا قتال کرنے، فوجی ڈکیٹیٹروں غداروں، این آر او کے مجرموں کا حکومت پر مسلط ہونے، انتظامیہ، عدلیہ کو ان مجرموں کو تحفظ فراہم کرنے والے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گروں اور مجرموں کی حکومتی رٹ کو نافذ کرنے کی پرچار کرنا، ۱۸ کروڑ مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے مجرم حکومتی ٹولہ کے غیر اسلامی نظام حکومت، انکی سرکاری دہشتگردی کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو دہشت گرد اور ملکی مجرم بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں، یا اللہ ہماری ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگاروں، اخبار نویس، کالم نویس، ذرائع ابلاغ کے مبلغوں کو حقائق کی روشنی میں پاکستان کی ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کی رہنمائی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ امین



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۱۔ ملک کے بدترین مُجرموں پر مشتمل سیاسی حکومتی ٹولہ اور ملک کا باغی، ملکی غدار، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف دنیا کی بڑی طاقت امریکہ کے اشاروں پر خفیہ دستاویزوں پر دستخط کر کے ملک کو اپنے مسلم برادر ملک افغانستان کے خلاف ملکی عوام کی مرضی کے خلاف جنگ میں جھونک گیا۔ پھر اپنی جان بچانے کی خاطر ملکی سیاسی مُجرموں کے تمام جرائم ختم کر کے ملک کا نظامِ حکومت انھی کے سپرد کر گیا۔ ملک سیاسی، فوجی حکومتی مُجرموں، غداروں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ ان سیاسی، فوجی مُجرموں کے خلاف لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کی دینی درسگاہ کی طالبات، طالبعلموں کا اجتماعی قتال کروانے والے مُجرموں کو حکومت میں شامل کرنا۔ کتنی حیران کن بات ہے۔ کیا ملک میں یہی مُجرم قابل حکمرانی ہیں!

۳۲۔ جان بچا کر برطانیہ میں بیٹھا ہوا ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ملک کی تمام امریکی پالیسیاں اپنی بے ٹیم سے اسی طرح چلوا رہا ہو۔ اس فوجی ملکی غدار ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے بیرون ممالک بیٹھ کر پیپلز پارٹی کے مُجرم حکومتی ٹولہ کے ساتھ اپنی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق کو پھر پیپلز پارٹی کے ساتھ حکومت میں شامل کروا دیا ہے۔ تمام مُجرم حکمران بن چکے ہیں۔ امریکہ کی تمام مُجرمانہ پالیسیاں جوں کی توں جاری ساری ہیں۔ کمال یہ ہے کہ ملک کے تمام سیاسی، فوجی حکومتی ملکی غدار دہشت گرد ملک کے ۱۸ کروڑ عوام الناس، انکی نسلوں کو دہشت گرد بنا کر انکا قتال جاری کر رہے ہیں۔ میڈیا کے ذریعے حکومتی دہشت گرد، معصوم عوام کو دہشت گرد بنا کر ان کا قتال کیے جا رہے ہیں۔

۳۳۔ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار عوام الناس جو دینی درسگاہوں میں قرآنِ حکیم، احادیثِ مُبارکہ، سنتِ رسول ﷺ کی تعلیمات حاصل کریں وہ طالبان اور دہشت گرد۔ جو ایچی سن کالج جیسے تعلیمی اداروں میں (کو ایجوکیشن) کے نظامِ تعلیم کے مغربی کلچر کی تعلیمات اور اس کے مادر پدر آزاد فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے مخلوط کلچر اور انگریزی حکومتی زبان کی تعلیم و تربیت حاصل کریں، وہ جرنیل، جسٹس، انتظامیہ کے ایس پی، آئی جی، ڈی سی، کمشنر۔ فوج شاہی، منصف شاہی افسر شاہی، نوکر شاہی کے ملکی خزانہ لوٹنے والے لٹیرے، رشوت لینے والے رہزن، معاشی اور معاشرتی دہشت گرد، حکومتی ٹولہ کے مُجرموں کی انتظامیہ، عدلیہ کی شاہی افواج بن کر حکومت کرتے ہیں۔

۳۴۔ یہی فوجی، سیاسی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ اور انھی کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے ملکی دہشت گردوں نے ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت سے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو محروم کیا ہوا ہے۔ وہ ایک روپے تک خزانہ سے حاصل کر نہیں سکتے۔ پاکستان فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ طبقہ کے دہشت گردوں کی ملکیت اور ان مُجرموں کی حکومتی آماجگاہ بن چکا ہے۔





بلائے وقت **باب** 31 **پیرا** 35-36

مُسلم اُمہ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی زنجیروں اور جمہوریت ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کے کفر کی تخلیق ہے

۳۵۔امریکہ اور نیٹو ممالک نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے ساتھ اپنی غیر قانونی حکومت اور اقتدار کو بچانے کے لیے ملک دشمن خفیہ معاہدے کیے۔شمسی ایئر بیس امریکہ کے حوالے کیا۔جہاں امریکہ اور نیٹو فورسز کے اسلحہ کا ڈمپ بنایا گیا۔جتنے افغانستان پر حملے ہو رہے ہیں وہ آج بھی پاکستان کی سرزمین سے ہو رہے ہیں۔امریکی اور نیٹو کی فوجیں پاکستان کے راستہ ہی افغانستان پہنچتی ہیں۔تمام بمبار طیارے ڈیزی کٹر بم، نائیٹروجن بم اور جدید اسلحہ سے لیس ہو کر افغانستان کی سرزمین پر حملے کرتے رہے۔افغانستان کو کھنڈرات میں بدل کر رکھ دیا۔پندرہ لاکھ معصوم، بے گناہ، بے ضرر مخلوقِ خدا کے پیارے بچے بچیوں، جوانوں، بوڑھوں مردوں، عورتوں کو بغیر کسی جواز کے ابدی نیند سُلا دیا گیا۔لاکھوں انسانوں کے اعضا فضا میں بکھیر دیے گئے۔مرد و زن کی بے حُرمتی کی انتہا کر دی۔روس اور اس کی بارہ ریاستوں اور چین کی سرحد پر کنٹرول کرنے کا منصوبہ نا کام رہا۔افغانستان اسلامی نظریات کا قلعہ ہے۔وہاں یہ جمہوریت کے ذریعے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا نظام مسلط کرنا، مذہبی تہذیب ختم کرنا، مغربی مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کا کلچر پھیلانا چاہتا تھا۔افغانستان کے خلاف امریکہ اور اس کے نیٹو ممالک کے عالمی دہشت گرد یہ جنگ بری طرح ہار چکے ہیں۔اس کے علاوہ تمام مغربی ممالک معاشی، اقتصادی طور پر بھی بری طرح تباہ ہو چکے ہیں۔وہ افغانستان کی حدود کے باہر پاکستانی سرزمین میں اپنی اور اپنی افواج کی پناہ گاہ قائم کرنا چاہتا ہے۔شمالی علاقہ جات میں اپنا قبضہ اور کنٹرول رکھنا چاہتا ہے۔کبھی یہ پشاور کے پہاڑی علاقہ سے اُسامہ بن لادن برآمد کر لیتے ہیں۔کبھی پاکستان کے شمالی علاقہ جات سے افغانی طالبان کی تلاش کرتے رہتے ہیں۔کبھی ڈرون حملوں سے شمالی علاقہ جات کی عوام کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر ان کا قتال کرتے ہیں۔یہ سب کچھ ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی خفیہ پالیسیوں کا حصہ ہے۔ملک سے صرف فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف برطانیہ میں منتقل ہوا ہے۔اس نے اپنے ساتھی مسٹر کیانی کو امریکہ سے مزید تین سال کی ایکس ٹینشن لے دی۔اسی کے ساتھی کور کمانڈر، اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق اور خفیہ ڈیل کرنے والی پیپلز پارٹی کے صدر آصف علی زرداری مل کر امریکی پالیسیوں کو پایا تکمیل تک پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں امریکہ اپنی فوج کو بچانے کے لیے پاکستانی افواج کو اپنے ملک کے شمالی علاقہ جات کے بچے، جوانوں، بوڑھوں، مردوں، عورتوں کو قتال کا فریضہ سونپ دیا ہے۔ملک خانہ جنگی کی زد میں ہے۔

۳۶۔اے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے حکمرانوں بات کو غور سے سن لو! جو لوگ مساجد سے قرآنِ حکیم، حدیثِ مُبارکہ، سنتِ رسول ﷺ کے نظامِ حیات کی تعلیمات حاصل کرتے ہیں تم ان کو طالبان اور دہشت گرد کہتے ہو اور وہ اسلامی تہذیب کے فدائی ہیں۔دوسری طرف جمہوریت کے نظامِ حکومت کو چلانے کے لیے انگلش میڈیم کے طبقاتی اداروں ایچی سن کالج جیسے مخلوط تعلیمی اداروں سے مغربی تعلیم برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا اور جیوری پروڈینس کی تعلیمات حاصل کر کے حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے حکومتی سکالر تیار کرتے ہیں۔وہ ایک دوسرے کو ایک آنکھ نہیں بھاتے کیونکہ قرآنِ حکیم کا نظامِ حکومت اور جمہوریت کا نظامِ حکومت ایک دوسرے کے کُفر اور ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جو دو قومی نظریات کی روشنی میں معرض وجود میں آیا تھا۔حکومتی اداروں کے مبلغوں نے دہشت گرد حکومتی ٹولہ اور طبقہ کو معصوم اور ۱۸ کروڑ معصوم مسلم امہ کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر رکھ دیا ہے۔

۳۷۔ حکومتی ٹولہ اسلام کے نفاذ سے گریز کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مُسلم اُمہ چار فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے کس فرقہ کی حکومت بنائی جائے۔ مُسلم اُمہ قرآن حکیم حدیثِ مُبارکہ، سنتِ رسول ﷺ کو مانتے ہیں۔ کسی فرقہ کا کوئی فرد اس سے انکاری نہیں سوائے جمہوریت کے مجرم حکومتی ٹولہ کے۔ جمہوریت کی کم و بیش ۱۴ سیاسی جماعتیں ہیں۔ پندرویں فوجی ڈکٹیٹروں کی ملکی غدار جماعت ہے۔ ہر جماعت کا اپنا منشور ہے۔ اگر جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں کے چودہ فرقوں کے رہنما مل کر حکومت چلاتے آرہے ہیں تو دینِ محمدی ﷺ کے چار فرقے کیوں حکومت بنا اور چلا نہیں سکتے۔

۳۸۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے رہنماؤں کو ملک کو خانہ جنگی سے بچانے کے لیے ملکی طالبان کے رہنماؤں سے حقائق کی روشنی میں بات چیت کر کے مسئلہ کا حل تلاش کرنا ہوگا۔ اگر حکومتی ٹولہ کو مولوی عمر یا صوفی محمد کا اسلام قبول نہیں اور ان طالبان سے بات چیت نہیں کرنا چاہتا تو حکومت کے پاس لاتعداد افراد یونیورسٹیوں میں قرآن فہم عالم دین موجود ہیں۔ حکومتی ٹولہ ایک کونسل بنائے اور اسلام کا نفاذ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق ان کے ذریعے کردے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ جمہوریت کا حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کا نفاذ نہیں چاہتا تو اس کے نتائج کا ذمہ دار خود یہ قلیل سا حکومتی ٹولہ ہوگا۔ کیونکہ ملک کے عوام طالبان بن چکے ہیں۔ حکومتی ٹولہ ان کی زد میں ہے۔

۳۹۔ حکومتی ٹولہ کو صداقتوں کو جھوٹ اور جھوٹ کو صداقتوں میں بدلنے کا گمراہ کن پراپیگنڈہ ختم کرنا ہوگا۔ کب تک حکومتی میڈیا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو طالبان اور دہشت گرد بناتا رہے گا۔ قرآنِ حکیم کی سرکاری بالا دستی ملک پر مسلط کردیں طالبان خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ دراصل حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کا طبقہ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف جمہوریت کا طبقاتی مخلوط نظامِ حکومت، مخلوط طبقاتی نظام تعلیم، مخلوط طبقاتی تعلیمی نصاب، مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں، مخلوط طبقاتی سرکاری سکالروں کی حکومتی بالا دستی کا شکنجہ مغرب کی طرح ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ، ان کی نسلوں پر مسلط اور قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کا مغربی کلچر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت سے فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے نظام کو رائج رکھنا چاہتا ہے۔ افسر و ماتحت، آقا و غلام، برہمن و شودر کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے ملکی وسائل، خزانہ لوٹنا چاہتے ہیں وہ ترک کرنا نہیں چاہتے اور اپنی حکمرانی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ قرآنِ حکیم کے عدلیہ کے نظام مملکت کے خلاف مغربی جمہوریت کا برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کا استحصالی انتظامیہ اور عدلیہ کا نظام عدل پاکستانی عوام پر مسلط رکھنا چاہتے ہیں۔ ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت کے جمہوریت کے فوجی، سیاسی حکومتی مُجرموں کے جرائم کو حکومتی تحفظ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ملک فوجی ڈکٹیٹروں، نظریہ ضرورت کے مُجرموں کا نہیں۔ یہ مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ فرزندان کا ملک ہے۔ یاد رکھو یہ ملک لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے۔

۴۰۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ہو یا سیاسی حکومتی ٹولہ، قرآنِ حکیم، حدیثِ مُبارکہ اور سنتِ رسول ﷺ کے نظام مملکت کی راہ میں بری طرح حائل ہیں۔ پرویز مشرف نے اپنی غیر قانونی حکومت اور اقتدار کی اجارہ داری مسلط رکھنے کے لیے امریکہ، دوسرے نیٹو مغربی ممالک کے ساتھ ملک دشمن خفیہ معاہدے کیے۔ امریکہ کے کہنے پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے نواز شریف کا تختہ اُلٹا۔ ملک بدر کر دیا۔ اس کی وجوہات کیا تھیں؟

الف۔ نواز شریف نے ایٹمی دھماکہ امریکہ کی مرضی کے خلاف کیا جو اس کو سخت ناگوار تھا۔

ب۔ نواز شریف نے ملکی عوام کو موٹر وے کا منصوبہ کراچی سے کوئٹہ تک کا دیا اور اس پر عمل جاری کر دیا۔ جو امریکہ کو سخت ناگوار گزرا۔

پ۔ نواز شریف نے گوادر کی بندرگاہ کی تعمیر کا کام چین کے سپرد کیا۔ اپنی سیاست اور حکومت کا رُخ چین کی طرف موڑا جو امریکہ کو سخت ناگوار تھا۔ امریکہ کے کہنے پر، پرویز مشرف فوجی ڈکٹیٹر نے ایک منتخب حکومت کا تختہ اُلٹ دیا اور مارشل لا لگا دیا۔ یہ کس فکر اور عقیدے کا انسان ہے۔ تجزیہ نگاروں کو ان حقائق کو جاننا اور عوام کو آگاہ کرنا ہوگا۔ یہ کوئی غیر اسلامی عقیدے کا مجرم رکن ہے۔

ت۔ مُسلم لیگ ق کا ملک دشمن مُجرم حکومتی ٹولہ کس نے تیار کیا تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنی ایک سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق بنائی اور ایم کیو ایم کو ساتھ ملایا۔ جمہوریت کے فوج کی گن پوائنٹ پر الیکشن کروائے۔ مُسلم لیگ ق کو تمام صوبوں میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ کراچی میں ایم کیو ایم کا ڈنکا بجا۔ ایک ڈمی اپوزیشن بنائی۔ ہر جرم کو قانون بناتا گیا۔

ٹ۔ مخلوط حکومت کا نظام کس نے مسلط کیا۔ حقوق نسواں کے نام پر قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق کس نے مہیا کیے۔ سینٹرز، ایم این اے، ایم پی اے کا ۵۱ فیصد اسمبلیوں کا کوٹہ مقرر کس نے کیا۔ ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی مراعات یافتہ طبقہ کے عہدوں پر مسلط کس نے کیا۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کو قانونی تحفظ کس نے دیا۔ ۱۸ کروڑ عوام کا دین بھی لوٹ لیا، ملکی وسائل، مال و دولت اور خزانہ بھی لوٹ لیا۔ غریب لُٹ گئے، زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو گئے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو این آر او کے قانون کا غسل دے کر پاک کرا لیا۔

ث۔ لال مسجد کی تین ہزار طالبات کا قتال کس نے کیا۔ لال مسجد کے دینی مدرسہ حفصہ میں سات ہزار طلبا اور طالبات زیرِ تعلیم تھے۔ انھوں نے حقوق نسواں کے قانون کے خلاف احتجاج کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور مُسلم لیگ ق نے فوج کے ذریعے تین چار ہزار طالبات کا قتال کروا کر رکھ دیا۔ اس واقع کے بعد پاکستان اور خاص کر شمالی علاقہ جات کے عوام فوج کے مخالف ہو گئے۔ فوج اور عوام کا آمنا سامنا کس نے کروایا۔ فوجی بیرکوں سے لے کر جی ایچ کیو تک اور سرِ عام فوجی افسران کا قتال کس نے جاری کروایا۔ ملک میں خانہ جنگی کس نے شروع کرائی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو جان بچا کر بھاگنا کیوں پڑا۔ عوام کے ساتھ خانہ جنگی میں فوج عوام کا مقابلہ کس نے کروایا۔ فوج قتال کر سکتی ہے لیکن انکی جان بچا نہیں سکتی۔

ج۔ شمسی ایئربیس افغانستان کی عوام کے قتال کے لیے کس نے دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور مُسلم لیگ ق امریکہ کو پاکستانی عوام کی مرضی کے خلاف خفیہ ایگریمنٹ کے ذریعے افغانستان کی جنگ کے لیے شمسی ایئربیس کس نے مہیا کیا۔ جہاں سے امریکہ کے جنگی جہاز ڈیزی کٹر بم، نائٹروجن بم اور جدید اسلحہ سے لیس ہوتے، جہازوں کا ایندھن حاصل کرتے اور افغانستان کے معصوم مسلم عوام کا قتال کرتے آرہے ہیں۔ کیا پاکستانی عوام ایسا چاہتے ہیں۔

چ۔ امریکہ اور نیٹو کی فوجی ایجنسیوں سے ملکی عوام کا قتال کس نے جاری کروایا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور مُسلم لیگ ق نے بلیک واٹر کی خفیہ ایجنسی، امریکہ کی سی آئی اے، ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور تمام نیٹو ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کے فوجی دہشت گرد، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجازت سے خفیہ ایگریمنٹ کی بنا پر ملک کے اندر داخل ہوئے مذہبی فرقوں کے رہنماؤں اور عوام کا قتال جاری کر دیا۔ جدید ٹیکنالوجی اور ریموٹ کنٹرول سے ملک میں تباہی پھیر دی۔ اس دہشت گردی کے کارنامے ٹی وی پر طالبان کے نام منسوب ہوتے رہے۔ اصل دہشت گرد کون ہیں

ح۔ شمالی علاقہ جات میں قتال جاری کس نے کیا۔ طالبان کو ختم کرنے کے لیے اپنی افواج، امریکی افواج، تمام نیٹو ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کی افواج پاکستانی کی شمالی علاقہ جات کی عوام کا ریموٹ کنٹرول سے بم بلاسٹ کر کے بے تحاشہ قتال کرتے آرہے ہیں۔ امریکہ کے کہنے پر اپنی فوج بھی اہلِ وطن عوام کا قتال جاری کیے ہوئے ہے۔ یہ تمام تر اہم ملکی دینی درسگاہوں کے طلبا کے نام لگا کر ڈرون حملے شمالی علاقہ جات کی عوام پر کیے جا رہے ہیں دراصل یہ مسلمانوں اور ان کے دینی نظریات طالب علموں دینی درسگاہوں کو ختم کرنے، جمہوریت کا کلچر پھیلانے کے لیے کوشاں ہیں

خ۔ کراچی میں عوامی قتال کس نے جاری کیا۔ یہی ملک دشمن قوتیں، ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی حکومتی پارٹیاں ہیں۔ دونوں مل کر کراچی کی عوام کا قتال جاری کیے ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق طالبان کراچی بھی پہنچ گئے ہیں۔ یہ کوئی ملک وملت کو اور رنگ دکھانا چاہتے ہیں۔ صوبوں میں نئے سرے سے مجیب اور بھٹو پیدا ہو رہے ہیں۔ مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو ملک دشمن، ملکی غدار این آر او کے مجرموں کو دہشت گرد کہنا کوئی دہشت گردی تو نہیں۔

د۔ اکبر بگٹی کو قتل کس نے کروایا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے بلوچستان میں فوجی اپریشن جاری کیا۔ فوج کے ذریعے اکبر بگٹی کو قتل کروایا گیا۔ بلوچستان کے عوام فوج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس وقت سے وہاں کے حالات دن بدن بگڑتے جا رہے ہیں۔ یہ سب بویا بیجا کس کا ہے۔ یہ ملکی غدر کس نے مچایا۔ ان کے محرکات کیا ہیں۔ اس کے کون مجرم ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا جرنیل مسٹر کیانی، چند کور کمانڈریاں کا مُجرم سیاسی مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کا حکومتی ٹولہ۔

ڈ۔ بے نظیر کو قتل کس نے کیا اور کس نے کروایا۔ اس کے تمام قاتل بمع فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی فوجی کمپنی، اس کے خاوند آصف علی زرداری، مُسلم لیگ ق کے نامزد قاتلوں پر کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔ تمام مُجرم ٹولہ ملک کی حکومت اور اقتدار پر مسلط ہے۔ یہ قتل کس دہشت گرد کی نگرانی میں ہوا۔

ذ۔ ملالہ یوسف زئی پر حملہ حکومتی اور غیر ملکی ایجنسیوں یا ان کے تیار کیے ہوئے دہشت گردوں نے کیا ہے۔ طالبان کسی مستورات پر ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ اس کے ساتھ زخمی ہونے والی دوسری طالبات کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا۔ انھوں نے لال مسجد کی ہزاروں طالبات کا قتال وہ ان کو نظر نہیں آتا۔ یہ تمام حالات وواقعات مُجرم حکومتی ٹولہ اور امریکہ کے اگلے پروگرام کا حصہ ہے۔ وہ جمہوریت کی مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت قائم کر کے شمالی علاقہ جات میں بھی فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظام رائج کرنا اور شمالی علاقہ جات کے مذہب اور مذہب پرست عوام کا قتال کرنا چاہتے ہیں۔ ٹی وی کی خبروں کو سچ ماننا اپنے ساتھ دھوکہ اور ایک جرم ہے۔ میڈیا کے ذریعے سچے واضح حقائق سامنے نہیں آتے۔ آج تک کسی طالبان، دہشت گرد یا خودکش حملہ آور کو پکڑا گیا اور نہ کسی ایک مُجرم کا کھلے عام ٹرائل تک نہیں ہوا۔ کس کو پتہ نہیں کہ دہشت گرد حکومتی ٹولہ ہے۔

۴۱۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی جو ملکی وسائل، مال و دولت، تجارت، ملکی خزانہ پر قابض ہیں، ملک کو اپنی ملکیت بنا رکھا ہے۔ دوسری طرف ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں ہیں جو ملکی وسائل، مال و دولت، تجارت، ملکی خزانہ سے محروم کر دی گئی ہیں۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے طالبان اور دہشت گردوں اور عوامی قاتلوں نے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو طالبان، دہشت گرد بنا کر ان کا قتال جاری کر رکھا ہے۔ جمہوریت کا چھ ہزار مادہ پرست ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی دہشت گرد اپنی اجارہ داری مسلط رکھنا چاہتے ہیں۔۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں قرآنِ حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اعتدال و مساوات کا نظام مملکت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ جمہوریت کے تعلیمی نصاب سے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے استحصالی سکالر تیار کرنا نہیں چاہتے۔ وہ طبقاتی نظامِ حکومت ختم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کو قرآنِ حکیم کے نظریات کا غسل دینا چاہتے ہیں۔ وہ سکول و کالج کی بجائے مساجد کو بطور درسگاہ بنانا چاہتے ہیں۔ وہ تعلیمی نظام کو دورِ جدید کی روشنی میں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، معاشی اور معاشرتی اعتدال و مساوات کا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ امتیازی نظامِ حیات کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ حکومتی ایوانوں اور غریب کی کٹیا کی بنیادی ضروریاتِ حیات کے اخراجات کے معیار کو قرآنِ حکیم کی روشنی میں ایک جیسا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تعلیم کے ساتھ فزیکل ٹریننگ کا نظام رائج کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمندوں کی ٹرینڈ افواج کے ارکان تیار کر کے زندگی کے ہر شعبہ کی ضروریات کو پورا کرنے کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ملک کا تعلیمی نصاب ایک مقرر کرنا ملکی ترقی کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ جدید علوم کا ترجمہ اپنی زبان اردو میں کرنا اور اپنی نسلوں کے لیے زیادہ سے زیادہ علوم کی سہولتیں مہیا کرنا وہ ایک طیب ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ وہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں مرد و زن کو تعلیم کے زیور سے مالا مال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ حکومتی ٹولہ ان کے مراعات یافتہ طبقہ کی ملکیت نہیں بلکہ یتیموں، بیواؤں، معذوروں، بیروزگاروں، بوڑھوں، غریبوں کی ملکیت بنانا چاہتے ہیں۔ اس نظام کو روکنے والے دہشت گرد ہیں یا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک و ملت کا مجرم ہے۔ یا اللہ ہمیں پاکستان میں قرآن حکیم کی حاکمیت قائم کرنے کی توفیق عطا فرما۔ امین



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔حضرت داؤد علیہ السّلام کی الہامی کتاب زبور شریف، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی توریت شریف، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی انجیل شریف اور حضرت محمدؐ الرسول اللہ کی قرآن شریف جیسی آسمانی کتابوں پر مشتمل نظریات ان مادہ پرست فلسفیوں کے نظریات کے متضاد ہیں۔

۲۔دینِ ابراہیمی علیہ السلام اور اس کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران توحید پرستی کا سبق دیتے ہیں۔جبکہ مادہ پرست فلاسفرز اس کی نفی کرتے اور مادہ پرستی کی تعلیم دیتے اور اس پر چلنے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔

۳۔تمام پیغمبران کی اُمتوں نے الہامی تعلیمات کے مطابق ازدواجی زندگی کا طیب نظامِ حیات قائم کیا۔میاں بیوی، بیٹی بیٹا، بہن بھائی، دادا دادی، چچا چچی، پھوپھا پھوپھی، نانا نانی، ماموں ممانی، خالا خالو جیسے عظیم مقدس رشتوں کے ذریعے خاندان کی بنیاد رکھی۔قبیلے بڑھتے گئے اور معاشرہ پھیلتا گیا۔معاشرہ ان الہامی رشتوں کی اخوت ومحبت کی خوشبو سے معطر و مشفق ہوتا رہا۔

۴۔مرد حضرات کاروبار بناتے، کام کاج تلاش کرتے، روزی کماتے، ضروریاتِ حیات اپنے بیوی بچوں، ماں باپ اور خاندان کے افراد کو مہیا کرتے۔ مستورات گھر کی صفائی کرتیں، بچوں کو جنم دیتی، ان کی پرورش کرتی، خاندان کے افراد کے لیے کھانا تیار کرتی، کپڑے سیتی، دھوتی، بچے، بچیوں کی بنیادی تعلیم وتربیت کرتی۔امانت ودیانت کا سبق پڑھاتی، اچھائی وبرائی کی تمیز سکھاتی، نیک وصالح، صادق وامین کردار تیار کرتی، شرم وحیا، عصمت وعفت کا تحفظ قائم کرتی، انسانی نسلوں کو محنت ومزدوری کا خوگر بناتی، چادر وچار دیواری کے پاکیزہ نظام کی پاسداری کرتی۔

۵۔مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے مادی قوت، اقتدار اور حکومت کے حصول کے لیے دینِ ابراہیم علیہ السّلام کے چار اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت برطانیہ میں بڑے عروج پر تھی۔ ملک میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کے نظریات کیخلاف کوئی قانون جاری نہیں ہوسکتا تھا، جب تک مجلس بشپ کے ممبران یعنی (پادری) اس کو پاس نہ کریں۔مذہب کی سرپرستی حکومتی سطح پر قائم تھی۔

۶۔پیغمبرِ خدا کی اُمت کا کردار وتشخص انجیلِ مقدس کی تعلیمات کی روشنی سے منور تھا۔وہ خدا کے بندوں سے پیار کرتے، وہ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھتے۔وہ ادبِ جہاں اور خدمتِ جہاں میں گم رہتے۔مخلوق خدا کے دلوں میں اُترتے جاتے۔مخلوقِ خدا ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی اور ان کی رُوحیں ان کے احترام سے جھک جاتیں۔مادہ پرست ٹولہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام رُوح القدس اور ان کے مذہب اور ان کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کی سرکاری سرفرازی کو ختم کرنے کے لیے انھوں نے دو مذہبی فرقے کیتھولک پروٹیسٹنٹ ترتیب دیے۔ان کے درمیان نظریاتی اختلافات پیدا کیے۔ان کے درمیان نفرت ونفاق کی آگ لگائی، سلگائی اور پھر پورے ملک میں انارکی پھیلائی۔

۷۔ لاکھوں انسانوں کو اس فرقہ پرستی کی چِتا میں خاکستر کر کے رکھ دیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ دونوں فرقوں کے پادریوں کو جو اس فتنہ کے سبب بنے تھے۔ ان کو سزا دی جاتی، ان کو اس مجلس کے ممبران، پادری و بشپ کے عہدوں سے الگ کر دیا جاتا۔ ان مادہ پرستوں نے اس وقت کی ملکہ الزبتھ سے یہ منظور کروالیا، کہ مذہب کی سرکاری بالادستی کو **ملک** سے ختم کر دیا جائے۔ کیونکہ مذہب اور اس کے پادری و بشپ **ملک** میں فتنہ و فساد اور قتال کے ذمہ دار ہیں۔ ملکہ الزبتھ نے اس کی منظوری دے دی۔ مذہب اور سیاست الگ کر دیے گئے۔ مذہب کو گرجا و کلیسا کی حدود میں پابند سلاسل کر دیا گیا۔

۸۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس اور اس کے نظریات زوال پذیر ہونا شروع ہو گئے اور مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار اور ان کے مادہ پرستی کے نظریات حکومتی سرفرازی کی وجہ سے عروج کی منازل طے کرنا شروع ہو گئے۔

۹۔ اب پیغمبرِ خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کو سرکاری سطح پر منسوخ کر دیا گیا اور اس کی جگہ جمہوریت کے حکومت کے اسمبلی ممبران کے مادہ پرستی کے مذہب کش نظریات، اخلاقیات پر مشتمل قوانین پاس کرنا اور **ملک** پر مسلط کرنا شروع کر دیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت مادہ پرستی کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور نظامِ حیات میں کنورٹ ہونا شروع ہو گئی۔ اُمت عیسوی مادہ پرستی کے صحرا میں گم ہوتی گئی۔

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے فرزندان کا نام تو عیسائی ہے مگر عملی طور پر وہ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار سرکاری طور پر بن گئے۔ جمہوریت پسند دنیا کے تمام ممالک کے عوام الناس مادی اور سائنسی ترقی کے نام پر حکمرانوں کی نگرانی میں مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات، اور تعلیمات میں ڈھلتے گئے۔ دنیا کے تمام مذہب پرست ممالک جمہوریت کی زد میں آتے گئے اور عملی طور پر مادہ پرست فلاسفرز کے پیروکار بڑھتے گئے اور تمام اہل کتاب پیغمبران کی اُمتیں اپنے پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات سے اس خودکار جمہوری نظامِ حکومت کے کُفر میں ڈھلتے گئے اور پیغمبران کی اُمتیں اور نسلیں مادہ پرست فلاسفرز کے عملی پیروکار سرکاری طور پر تیار ہوتے گئے۔

۱۱۔ پیغمبران کی اُمتیں جمہوریت کے مادہ پرست استحصالی زہریلے نظامِ حکومت کے اثر سے اَز خود نظریاتی طور پر ختم ہوتے گئے۔ دنیا میں امن کی شمع روشن کرنے والے نایاب ہوتے گئے۔ مادہ پرست کلچر کے پیروکار انسانی حقوق چھیننے لگ پڑے۔ ان کے خلاف دنیائے عالم میں نفرت پھیلتی گئی۔ دلوں میں اترنے والے دلوں سے اترتے گئے۔ جونہی عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت مذہب اور مذہبی تعلیمات، اخلاقیات، اخوت و محبت کے درس سے دور ہوتی گئی۔ اپنی عزت و وقار کھوتی گئی۔





۱۲۔ ہندوستان کی سرزمین پر انگریز ۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک قابض رہا۔ انگریزوں نے ہندوستان کی حکومت سنبھالتے ہی مسلمانوں کی عربی اور فارسی زبان کی حکومتی سرفرازی کو ختم کیا۔ انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی کو ہندوستان پر مسلط کیا۔ جاگیردار اور سرمایہ دار نظامِ حکومت کو قائم کیا۔ ملک کے غداروں کا حلقہ اپنے گرد اکٹھا کیا۔ ان کی معاونت کے عوض ان کو جاگیروں اور سرمائے سے نوازا۔ ان کی ہمدردیاں حاصل کیں۔ جتنا کوئی جاگیردار سرمایہ دار اپنے ہم وطنوں کے خلاف ان کے ظلم اور عوامی قتال میں ان کا ساتھ دیتا۔ اتنا ہی وہ ان کے قریب ہوتا۔ ایسے غداروں کو اتنا ہی زیادہ سرمایہ اور جاگیریں ان کو عطا کی جاتیں۔ اس طرح انگریز نے ملک کے غداروں اور اپنے وفاداروں کو چن کر اپنے گرد اکٹھا کر لیا۔ آج وہی غدار ٹولہ مادی برتری کی بنا پر حکومتی ایوانوں پر مسلط ہے۔

۱۳۔ انگریزوں نے ان کی اولادوں کے لیے انگریزی زبان کو سیکھنے کے لیے ایچی سن جیسے انگریزی کالجوں کا جال پورے ہندوستان میں پھیلا دیا۔ یہ طبقاتی انگریزی تعلیمی ادارے، جاگیردار، سرمایہ دار غدار ٹولہ کی اولادوں کے لیے مختص کر دیے۔ ان کے شاہی اخراجات صرف وہی ٹولہ برداشت کر سکتا تھا۔ ان تعلیمی اداروں پر جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کی اجارہ داری قائم ہوگئی۔ ملک کے دانشوروں کی اہلیت انگریزی زبان کے گرد گھومنے لگی۔ ملک میں انگریزی دان طبقہ کے سکالروں کی فوقیت مسلط ہوتی گئی۔ اس طرح ملک کے ان طبقاتی تعلیمی اداروں نے افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی اور نوکر شاہی کے سکالر مہیا کرنے شروع کر دیے۔ جنھوں نے جمہوریت کے نظامِ حکومت کے نظریات پر مشتمل برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کی روشنی میں انتظامیہ، عدلیہ اور فوج شاہی کا نظامِ حکومت چلانا تھا۔ اس مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری ایوان، شاہی رہائشیں، اس کے علاوہ خدمت گزاروں کی فوج ان کے ساتھ منسلک کر دی۔ مشکوک افراد کی لسٹ ہر تھانے میں چسپاں ہوتی، کسی مشتبہ یا لب کشائی کرنے والے کے خلاف تھانوں میں جھوٹے کیس درج ہوتے۔ عدلیہ ان کے مطابق ان کو سخت سزائیں دیتی۔ جیلیں معصوم، بے گناہ افراد سے بھری جاتیں۔ بے شمار معصوم، بے گناہ افراد پھانسی کے پھندے پر لٹکائے جاتے۔ آج بھی انتظامیہ اور عدلیہ یہ جرائم اسی طرح جاری رکھے ہوئے ہے۔

۱۴۔ پاکستان فوجی جرنیلوں اور فوجی ڈکٹیٹروں کی زیرِ قیادت چلتا آ رہا ہے۔ تمام سیاسی حکومتیں ان کے یا امریکہ کے زیرِ اثر رہ کر نظامِ حکومت چلا سکتی ہیں۔ ورنہ ایسی غیر جمہوری فوجی حکومت بین الاقوامی رُولز کے مطابق چل نہیں سکتی۔ ملک کے ۱۸ کروڑ عوام انگریز کے دور سے بدترین حالات سے دوچار ہیں۔ ۱۸ کروڑ عوام فوج شاہی، حکومت شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی اور جمہوریت کے نظامِ حکومت کی چتا میں جل کر خاکستر ہوتے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے چار فوجی ڈکٹیٹروں نے پاکستان پر حکومت کی۔ ان میں سے پاکستان کے دو جرنیل اور ان کی دو سیاسی جماعتیں پیپلز پارٹی اور مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم ملک کی تباہی کا باعث بنی۔ اس کی اختصاری رپورٹ درج ذیل ہے





۱۵۔ پہلا فوجی ڈکٹیٹر صدر ایوب خان تھا۔ اس کی حکومت میں چاروں صوبوں کے جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے افراد اس کی حکومت میں شامل تھے۔ پنجاب سے نواب کالاباغ امیر محمد خاں، سرحد سے باچا خان خاندان، بلوچستان سے بگٹی خاندان، سندھ سے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نواب فیملی کے ارکان شامل حکومت تھے۔ مسٹر بھٹو صدر ایوب کا سیاسی تخم تھا اور اس کو ڈیڈی کہا کرتا تھا۔

۱۶۔ مسٹر بھٹو نے مشرقی پاکستان کو دوسرے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان سے مل کر اقتدار اور حکومت کی خاطر مغربی پاکستان سے الگ کر دیا۔ مجیب الرحمان کی عوامی لیگ کے ممبران کی تعداد زیادہ تھی۔ پاکستان کی حکومت بنانا اس کا حق بنتا تھا۔ جس سے اسے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور مسٹر بھٹو نے آپس میں گٹھ جوڑ کر کے اس کو اس کے جائز حق سے محروم کر دیا۔ جس کی وجہ سے مشرقی پاکستان کی عوام اٹھ کھڑی ہوئی۔ فوج نے مداخلت کی۔ خانہ جنگی جاری ہوگئی۔ اس خانہ جنگی کا ذمہ دار فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور مسٹر بھٹو تھے۔ جن مجرموں نے ملک دولخت کیا، ون یونٹ توڑا، چار نئے صوبے بناڈالے۔

۱۷۔ ہندوستان نے فوجی مداخلت کی۔ پاکستان ہندوستان کی فوجی مداخلت کے خلاف یو این او میں چلا گیا۔ تاشقند میں یو این او کا اجلاس بلایا گیا، پولینڈ نے ایک قرارداد ہندوستان کے خلاف یو این او کی اسمبلی میں پیش کی کہ ہندوستان مشرقی پاکستان کی سرزمین سے فوری طور پر اپنی افواج واپس بلالے۔ مسٹر بھٹو پاکستان کی نمائندگی کے لیے تاشقند میں یو این او کی اسمبلی میں پیش ہوا۔ اسمبلی ممبران کے روبرو اس نے قرارداد پھاڑ دی۔ دوبارہ اس وقت تک اسمبلی کے روبرو حاضر نہ ہوا جب تک پاکستانی افواج کے ۹۳ ہزار فوجیوں نے ہندوستان کی افواج کے سامنے ہتھیار ڈال نہ دیے۔ یہ وہ سیاسی، فوجی خودغرضی کا گٹھ جوڑ تھا جو اقتدار، حکومت اور ذاتی مفاد پر مشتمل تھا۔ مسٹر بھٹو کے یہ ایسے ہی تمام عوامل محرکات تھے جن کی بنا پر پاکستان دو ٹکڑے ہوا۔

۱۸۔ عوام تو ایک دوسرے صوبے کی عوام کو نفرت نہیں کرتے تھے۔ یہ اختلافات اور نفاق اقتدار پرست، مادہ پرست حکومتی ٹولہ کا تھا۔ جنھوں نے صدر پاکستان اور وزیراعظم کے حکومتی عہدوں کے حصول کی خاطر ملک کو دولخت کر دیا۔ ۹۳ ہزار پاکستانی سپاہ کو مشرقی پاکستان میں ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ پاکستانی سیاستدانوں کی اقتدار کی چپقلش اور ان کے ذاتی نفرت و نفاق نے مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں اور افواج پاکستان کی سپاہ کو ذلیل کر کے رکھ دیا۔ ان مُجرموں کو کیا سزا ہوئی، ۱۸ کروڑ عوام ابھی تک منتظر ہیں! مُسلم تاریخ کا یہ بدترین المیہ تھا، جس کا ذمہ دار مسٹر بھٹو اور فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان تھا جو ملک کو دولخت کرنے اور افواج پاکستان کی ذِلت کا سبب بنے۔

۱۹۔ تیسرا فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق پاکستان کی حکومت پر مسلط ہوا۔ وہ بھی اسلام کا داعی جمہوریت کے نظامِ حکومت کا شیدائی نکلا۔ اس نے بھی جمہوریت کے نظام کو چلانے کے لیے جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ کے مادی طاقت، مادی قوت کے حامل مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کو اکٹھا کیا۔ انگریزی زبان، انگریزی کلچر کے تعلیمی نصاب کے فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے سکالرز انگلش میڈیم اعلیٰ سرکاری اداروں سے تیار ہوتے اور ملک و ملت پر مسلط ہوتے رہے۔

۲۰۔ انگریز کا فوج، انتظامیہ، عدلیہ کا نظام یعنی سسٹم پہلے سے ہی ملک میں موجود تھا۔ جو اس نے مفتوحہ ملک کی عوام کو قیدی، غلام، محکوم بنانے، ان کے بنیادی حقوق چھیننے، ان کے خلاف جھوٹے مقدمات بنانے، سچے فیصلے تیار کروانے، جھوٹ کو صداقتوں اور صداقتوں کو جھوٹ بنانے، قرآنِ حکیم کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی سرکاری سرفرازی سے محروم رکھنے کے کالے قوانین جوں کے توں جاری رکھے جو ابھی تک ملک وملّت پر مسلط ہیں۔

۲۱۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے نہ تو جمہوریت کا باطل نظامِ حکومت تبدیل کیا، نہ اسلام کا نفاذ عمل میں لایا، نہ مشرقی پاکستان کو الگ کرنے اور ملک کو دولخت کرنے والے سیاسی، فوجی، انتظامیہ عدلیہ کے مُجرموں کے خلاف کوئی قانونی کاروائی کی، نہ ملک کو توڑنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچایا۔ نہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کے ناراض بھائیوں کو راضی کرنے کی کوشش کی۔ نہ ملک کو دوبارہ اکٹھا کرنے کا کوئی عملی قدم اٹھایا۔ وہ تو دینی دانش وبصیرت سے محروم عوام پر فوج کی گن پوائنٹ پر جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کی حکومت کرنا جانتا تھا۔

۲۲۔ نہ اس فوجی ڈکٹیٹر نے ملک کو مزید چار صوبوں کے جاگیرداروں، سرمایا داروں کے سیاسی، معاشی، معاشرتی حکومتی شکنجے کو توڑا، نہ حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی اضافی اخراجات کے پھیلاؤ کو روکا۔ نہ ان کی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے چاروں صوبوں کے اضافی اخراجات کو ختم کیا۔ نہ ون یونٹ کے نظامِ حکومت کو بحال کر کے ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں، سفید پوشوں، غربت سے تنگ آ کر خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والوں کا کوئی تدارک کیا۔

۲۳۔ نہ ہی ملک کی غریب عوام پر اس کے چاروں صوبوں کے شاہی ایوانوں کے اضافی اخراجات کو روکا۔ نہ چاروں صوبوں کے مشیروں، وزیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، سپیکروں، وزیر اعظم، صدرِ پاکستان کی شاہی تنخواہوں کو عام کسانوں۔ محنت کشوں کے برابر اسلامی مساوات کی روشنی میں نظامِ عدل قائم کیا اور نہ ان کی شاہی مراعات میں کمی کی۔ ملکی خزانہ، وسائل، مال ودولت پر وہی حکومتی ٹولہ ان کا مراعات یافتہ طبقہ مسلط رہا۔ ۱۸ کروڑ عوام اس معاشی افادیت سے محروم رہے۔

۲۴۔ نہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کی تنخواہوں میں اعتدال ومساوات کا نظام قائم کیا نہ ان کی شاہانہ مراعات میں کمی کی۔ نہ پورے ملک میں قرآنِ حکیم کے آئین کے مطابق اعتدال ومساوات کا نظام قائم کیا، نہ عدل وانصاف کا نظامِ حکومت رائج کیا۔

۲۵۔ نہ قرآنِ حکیم، احادیثِ مُبارکہ، سنتِ رسول ﷺ کی تعلیم کی سرکاری سرفرازی رائج کی اور نہ انگریز کا انگریزی کلچر، نہ اس کا طبقاتی تعلیمی نصاب، نہ اس کے ایچی سن کالج جیسے طبقاتی تعلیمی ادارے، نہ انگریزی زبان کے فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے طبقاتی نظامِ حکومت کے طبقاتی سکالر تیار کرنے بند کیے۔ نہ طبقاتی نظامِ حکومت ختم کیا اور نہ ہی طبقاتی نظامِ حیات کو قرآنِ حکیم کے نظریات کا غسل دیا۔ اس بدقسمت اسلام پسند فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے اپنے دورِ حکومت میں مغربی کلچر کو سرکاری سطح پر فروغ دیا۔

۲۶۔ نہ انگریزوں کی حکومتی سطح پر مسلط کی ہوئی انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی ختم کی نہ قومی زبان اردو کو ملکی سطح پر سرکاری زبان کا درجہ دیا۔ نہ **ملک** میں انگریز کا مفتوحہ **ملک** اور اس کی عوام پر مسلط کیا ہوا جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت ختم کیا، نہ اِسلامی مملکت میں ۱۹۷۳ء کا اِسلامی آئین اور نہ ہی شورائی جمہوری اِسلامی نظامِ مملکت رائج کیا۔ **ملک** سے صرف انگریز رخصت ہوا۔ اسکا معاشی، معاشرتی استحصالی مغربی جمہوریت کا نظام حکومت اسی طرح مسلط رہا۔ انگریز کی جگہ فوجی ڈکٹیٹروں نے لے لی۔ جنہوں نے انگریز سے بڑھ کر ظلم وجبر حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو پھیلایا۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں، انکے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی نوکر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی دیوان سپرد کر دئے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو ان حکومتی طالبان اور دہشت گردوں کا قیدی۔ غلام محکوم بنا دیا۔ ملکی وسائل، ملکی خزانہ، ملکی ملکیتیں چھ ہزار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے عوام سے گن پوائنٹ پر چھین لیں اور اپنی وراثت بنالی گئیں۔ عوام کو ان سے اور ضروریات حیات سے محروم کر دیا گیا۔ ان سے واپس لینا ۱۸ کروڑ عوام کا حق بنتا ہے۔

۲۷۔ نہ انگریز کا مسلط کیا ہوا برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس اور اس کا تھانے کچہریوں کا مفتوحہ **ملک** کی عوام کو غلامی کی زنجیریں پہنانے والا گھناؤنا کلچر ختم کیا اور نہ اسلامی جمہوریۂ پاکستان میں اِسلامی نظامِ حکومت، اس کا انتظامیہ عدلیہ کا نظامِ حکومت **ملک** میں رائج کیا۔

۲۸۔ نہ انگریز کی طرح تھانوں میں جھوٹے کیس، جھوٹی ایف آئی آر، معصوم بے گناہ اہلِ وطن کے خلاف درج کرنے کا نظام ختم کیا نہ منصفوں کو حقائق کی روشنی میں اصل مُجرموں کے خلاف انصاف کرنے کا راہ دکھایا۔ انگریز نے ہندوستان پر قبضہ کرنے کے فوری بعد سب سے پہلے مسلمان حکمرانوں کی عربی، فارسی زبان کی حکومتی بالادستی کو ختم کیا۔ ان کے تعلیمی اداروں کا سرکاری بجٹ ختم کیا۔ بلکہ اہلِ ثروت حضرات نے جو جاگیریں درسگاہوں کے نام وقف کر رکھی تھیں ان کو بھی ضبط کر لیا۔ انگریز نے انگریزی زبان اور انگریزی کلچر کو فروغ دیا اور مسلمانوں کی زبان اور اس سے تیار ہونے والے کلچر کو ختم کرنے کا عمل جاری کر دیا۔ اس فوجی ڈکٹیٹر نے اس کا بھی تدارک نہ کیا۔

۲۹۔ پاکستان بننے کے بعد انگریزی تعلیمی اداروں کی سرکاری سرفرازی کو ختم کیوں نہ کیا گیا۔ اس کی وجوہات اور محرکات بڑے واضح ہیں۔ پاکستان آزاد ہوتے ہی انگریز کے پروردہ جاگیردار، سرمایادار سیاسی غدار ٹولہ انگریز کی جگہ **ملک** کے اقتدار اور حکومت پر پوری طرح مسلط ہو گیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۳۰۔ اس ٹولہ کے پاس ان کی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کا شاہی طبقہ پہلے سے ہی موجود تھا۔ جو انگریز کا مسلط کیا ہوا جمہوریت کا نظامِ حکومت چلا رہا تھا۔ اس کے مفتوحہ ملک کی عوام کو قیدی، غلام، مجبور و بے بس، اپاہج بنانے کے تمام قوانین، ضوابط اور ان کا تھانے، کچہریوں کا غاصب نظام یعنی سسٹم، انگریز کا ماسٹر مائنڈ شاہی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ کے حکومتی معاشی اور معاشرتی دہشت گرد اس استحصالی نظام کو اسی طرح چلاتے چلے آ رہے ہیں۔

۳۱۔ ملک سے صرف انگریز گیا۔ اس کے پروردہ ملکی غدار جاگیردار سرمایا دار ٹولہ انگریز کے رخصت ہونے کے بعد ملک پر قابض ہو بیٹھا۔ آج تک وہ انگریز کی طرح اسی کے مسلط کیے ہوئے جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے ذریعے شاہی زندگی گزارتا، حکومتی ایوانوں پر قابض ہوتا، ملک کے خزانہ کو لوٹتا، ملکی وسائل کو اپنی ملکیتیں بناتا، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے لگاتا، ملکی تجارت پر کنٹرول کرتا، اندرون، بیرون ممالک سرے محل بناتا، ملک کی دولت لوٹ کر بیرون ممالک کے سوئس بنکوں میں اربوں ڈالر جمع کرواتا چلا آ رہا ہے۔ کسی بدنصیب کو ملک میں مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے کرپٹ عیاش مادہ پرست سرکاری سکالر تیار کرنے کے علاوہ تعلیمی، سائنسی، اقتصادی، ایٹمی ترقی کے سکالر تیار کرنے کے لیے تعلیمی اداروں، کالجوں، یونیورسٹیوں کی جدید تعلیم کے حصول کو نظر انداز کیا۔

۳۲۔ انگریز کے طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی نصاب طبقاتی تعلیمی نظام طبقاتی حکومتی ٹولہ، طبقاتی حکومتی مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کا سرکاری حکومتی دہشت گرد طبقہ کا نظامِ حکومت قرآنِ حکیم اور حضور نبی کریم ﷺ کے خلاف کھلی بغاوت کو جاری رکھا۔

۳۳۔ ان کے حسب مراتب شاہی حکومتی اختیارات، شاہی تنخواہیں، شاہی بیشمار مراعات، قیمتی گاڑیاں، شاہی رہائشی محل، شاہی حکومتی ایوان نظامِ مصطفیٰ اور مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے نظریاتی قتال کا ایک اذیّت ناک جرم ہے۔ حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی دہشت گردوں کا طبقہ پاکستان کے ۱۸ کروڑ عوام کا معاشی اور معاشرتی قتال، اپنی عیاشانہ زندگی کے لیے کیے جا رہا ہے۔

۳۴۔ ان کی وسکی کی چسکی لگانے کے لیے ملک میں پھیلی ہوئی کلبیں، فحاشی بے حیائی بدکاری زنا کاری پھیلانے کے لیے مخلوط تعلیم، معاشرہ، حکومت اور مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کا جمہوریت کا باطل، غاصب استحصالی غیر اسلامی نظریاتی نظامِ حکومت، جس کے ذریعے قرآنِ حکیم کے نظریات، آئین، منشور، تعلیمات، اخلاقیات، کو ختم کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ وہ بھی ایک ایسے ملک میں جو اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا۔ مُجرم اپنے جرائم کی سزا کو بھول چکے ہیں۔

۳۵۔ پاکستان کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا یہ دینی فریضہ ہے کہ وہ اس جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے حکومتی ٹولہ کے خلاف جہاد کریں۔ یہ ان کا فرض اولین بن چکا ہے۔ چھ ہزار جاگیردار، سرمایا دار سیاسی حکومتی ٹولہ، جن کے علاوہ ملک کا کوئی فرد جمہوریت کے الیکشنوں کے اخراجات برداشت کر نہیں سکتا اور نہ ہی ان کے پروردہ غنڈوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ کیسے ان جمہوریت کے غاصب الیکشنوں میں حصہ لے سکتا ہے۔ ان مُجرم سیاسی دہشت گردوں کے نظامِ حکومت کا خاتمہ ایک دینی فریضہ ہے۔

۳۶۔ اسی طرح ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے چند کور کمانڈر ملک کی نو لاکھ فوج کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر قیدی بنا لیتے ہیں۔ اپنے اقتدار اور حکومت کی خاطر ملک میں ان کے خلاف سر اٹھانے والوں کو کچلنا، ان کو اغوا کرنا، ان کا قتل کرنا فوجی سپاہ کے فرائض کا حصہ بنا دیا جاتا ہے۔

۳۷۔ افواج کا کام ملکی و دینی سرحدوں کا تحفظ کرنا ان کا فرض اولین ہے۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے چند کور کمانڈر اور جاگیر دار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ مل کر ملک کو انگریز کے مفتوحہ ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت کا قیدی بنا لے۔ ان کو قرآنِ حکیم، احادیثِ مُبارکہ اور سنت رسول ﷺ کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، ازدواجی زندگی کا نظام، چادر و چار دیواری کا نظامِ حیات غیر طبقاتی نظامِ حیات، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کو ختم کر کے مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے کُفر کے طبقاتی مخلوط نظامِ حکومت کی اطاعت پر مجبور کر کے ان کی ضروریاتِ حیات چھینتا جائے۔ قرآنِ حکیم کی سرکاری سرفرازی کو بحال کرنے کے لیے اس حکومتی ٹولہ کے خلاف جہاد کرنا، جمہوریت کے نظامِ حکومت کو ختم کرنا ایک طیب فریضہ بن چکا ہے۔

۳۸۔ ۹۰ دن کے اندر اندر الیکشن کروا کر حکومت جمہوریت کے منتخب حکومتی ٹولہ کے سپرد کرنے والا دھوکہ باز ڈکٹیٹر ضیاء الحق اور اس کے چند کور کمانڈر دس سال تک جمہوری کُفر کے نظامِ حکومت کے ڈنکے بجاتے رہے۔ ان دس سال میں اسلام کا نفاذ بڑی آسانی سے کیا جا سکتا تھا لیکن اس مذہبی فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق نے اسلام کے نفاذ کی بات تک نہ کی۔ آخر کار اس کے زندگی کے ایام ختم ہوئے اور اس کے جہاز کو اس کے مخالفین نے ایک سازش کے تحت فضا میں تباہ کر دیا۔ اس کی لاش اور جسم کے کچھ حصے اسلام آباد کی بڑی مسجد کے باہر دفن کر دیے گئے۔ نہ اس فوجی ڈکٹیٹر نے اسلام کا نفاذ کیا اور نہ پیپلز پارٹی کے باطل نظریات کو ختم کر سکا۔ بلکہ پیپلز پارٹی کو نئی زندگی دے گیا، اس کی جڑیں اور مضبوط کر گیا۔ ہر غاصب، دھوکہ باز، دہشت گرد، غدار کو شہید کہنا حکومتی ٹولہ کا وطیرہ بن چکا ہے۔

۳۹۔ کیا پاکستان میں شوارئی جمہوری نظام کا نفاذ مشکل ہے۔ ہر گز نہیں! جمہوریت کے ایم پی اے، ایم این اے کے الیکشن کی طرح وسیع و عریض حلقہ انتخاب کی بجائے یونین کونسل کے حلقہء انتخاب تک محدود کر دینا ضروری ہے۔ تا کہ حلقہ کا ہر فرد اپنے نمائندہ کے کردار و تشخص سے آگاہ ہو۔ اس کی سلیکشن دین کی روشنی میں کی جانی مقصود ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ا۔ بےنظیر جب **ملک** واپس لوٹی تو اس کو عوامی حمایت حاصل ہوئی۔ اس نے اپنے والد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی موت کا چیک کیش کروا لیا۔ جس نے مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھا۔ چار صوبے اور چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کا ادارہ مسلط کر کے اہلِ وطن کو جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کا صوبائی سطح تک غلام اور قیدی بنا کر رکھ گیا۔ عوام کا معاشی، معاشرتی قتال کر دیا۔ وفاق سے نکل کر حکومتی ٹولہ صوبوں اور سینٹ تک پھیلا گیا۔ تمام سیاسی جماعتوں کے جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کو گھی شکر سے تیار کر کے صوبوں کی حکومتیں پیش کر گیا۔ حکمران ٹولہ اقتدار کی دیوی کی پوجا کرنے لگا۔ غریب عوام معاشی، معاشرتی اذیتوں کا شکار ہوتا گیا۔ **ملک** میں رائج الوقت جمہوریت کے نظامِ حکومت کے الیکشن ہوئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا جاگیردار سرمایہ دار شاہی ٹولہ بےنظیر کی غریب پارٹی کو چمٹ گیا

۲۔ بےنظیر بھٹو کی پیپلز پاٹی کے تمام جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ اور ان کے علاوہ تمام نواب، سردار، خان اور دوسری سیاسی جماعتوں کے ابن الوقت جاگیردار بھی پیپلز پارٹی کے الیکشنوں کا خوشگوار موسم دیکھ کر اس پارٹی میں شامل ہو گئے۔ الیکشنوں میں کامیابی حاصل کر کے اسمبلی کے ایوانوں تک جا پہنچے۔ غریبوں کے نام پر وجود میں آئی ہوئی سیاسی جماعت کے پلیٹ فارم پر تمام صوبوں میں صوبائی سطح پر ایم پی اے کے الیکشنوں میں مسٹر بھٹو کے تیار کیے ہوئے جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ نے حصہ لیا۔ غریب عوام نے ووٹ ڈالے، غربت، تنگ دستی اور بدحالی کا منہ دیکھتے رہ گئے۔

۳۔ تمام نواب، سردار، جاگیردار، سرمایہ دار پیپلز پارٹی کا ٹکٹ حاصل کرنے کے بعد حکومتی ٹولہ کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز بن کر اسمبلیوں کے ایوانوں میں پہنچ گئے۔ کیونکہ اس سیاسی شاہی ٹولہ کے علاوہ **ملک** کا کوئی فرد ان جمہوریت کے الیکشنوں کے اخراجات برداشت کر نہیں سکتا۔ تمام نواب، سردار، جاگیردار، سرمایہ دار، **ملک** کے چاروں صوبوں میں مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز اور اسمبلیوں کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز بن کر پورے **ملک** پر قابض ہو بیٹھے۔ تمام صوبوں میں صوبائی حکومتیں قائم کر دی گئیں۔

۴۔ غریبوں، بیواؤں، یتیموں، بیروزگاروں، تنگ دستوں، طبقاتی معذوروں، طبقاتی بے بسوں، ۷۰ فیصد عظیم کسانوں، ۲۹ فیصد ایماندار مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں، ضروریاتِ حیات سے محروم، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والی مجبور و بے بس نچلے درجے کی ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے شودروں کو صوبوں کے نوابوں، سرداروں، جاگیرداروں سرمایہ داروں، معاشی اور معاشرتی دہشتگردوں کی آہنی گرفت میں دے دیا گیا۔ تھانے کچہری ان کے سپرد اور عوام ان کے مُجرم بنا دیے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۵۔ اتنی بڑی عوام کو جمہوریت کے نظامِ حکومت کی نکیل ڈال کر اس کی رسی چاروں صوبوں کے ایم پی اے، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ اور گورنرز کے ہاتھ میں دے دی۔ وہ معاشی معاشرتی کینسر بن کر عوام الناس کو چمٹ گئے۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کا قانونی ڈاکہ عوامی لیڈر مسٹر بھٹو نے معاشی طور پر مفلوج محکوم عوام کے خزانہ پر ڈالا۔ اس کے بعد صوبائی حکومتوں کے ذریعے بینظیر بھٹو نے سرمایا دار اور جاگیردار ٹولہ کی ملکی سطح پر اجارہ داری مزید مضبوط کر دی۔ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کی زندگی عبرتناک، اذیت ناک اس استحصالی نظامِ حکومت کا ایندھن بنا کر رکھ دی۔

۶۔ اس سے قبل جمہوریت کی وفاقی حکومت میں چند ایم این اے اور ان پر مشتمل چند مشیروں، وزیروں، گورنر، وزیر اعظم، صدر مملکت کی بجائے وفاقی حکومت کے ایم این اے، وزیروں، مشیروں کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا گیا۔

۷۔ چار صوبائی حکومتوں اور ان کے ایم پی اے کے حکومتی ٹولہ کا بے پناہ اضافہ کر دیا۔ اس کے علاوہ سینٹ کے ممبران اور اس کے چیئرمین سینٹ کے اعلیٰ ادارے کا اضافہ کر کے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے عوام دوستی کے روپ میں ایک خونخوار بھیڑیے کا رول ادا کیا۔ اس شاطر سیاسی دہشت گرد نے عوام دشمنی کا ایک گھناؤنا کردار ادا کیا۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر ایک مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار مسٹر بھٹو نے اسلامی مساوات کے نام پر فوجی ڈکٹیٹر کے ساتھ مل کر ملک کو دولخت کیا۔ مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش اور مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا۔ بےنظیر بھٹو نے اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، ملک میں کرپشن کے نظام کو ملک کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کے ذریعے انتہا کو پہنچایا۔ اپنے خاوند آصف علی زرداری کو مسٹر ۱۰ پرسینٹ کا ایک آنرری ٹائیٹل ڈلوایا۔

۸۔ بےنظیر نے پاکستان کی وفاقی حکومت کے ایم این اے کی تعداد میں حسبِ خواہش اضافہ کر دیا اور ایسے اضافے کرنے کا ہمیشہ کے لیے دروازہ کھول دیا۔ اس کے علاوہ مزید چار صوبائی حکومتوں کا استحصالی نظامِ حکومت اس عوامی پارٹی کے ہیرو مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جو غریب عوام پر مسلط کیا تھا بےنظیر نے اپنے دورِ حکومت میں اس کو مزید پھیلایا۔ جس میں چاروں صوبوں کے نواب، سردار، جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کی معاشی، معاشرتی طاقت چھیننے کی قانونی گرفت اہلِ پاکستان کی غریب، بے بس، مجبور، معذور، اپاہج، لنگڑی لولی اور سادہ لوح ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مزید مضبوط کر دی۔ ایم پی اے کی اضافی تعداد سے کرپشن بڑھ گئی تھانے، پٹوارخانے بکنے لگے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۹۔مسٹر بھٹو قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف جمہوریت کا انسانی تخلیق کردہ معاشی، معاشرتی، استحصالی، غاصب نظامِ حکومت جاری رکھا۔صوبائی حکومتوں کے ذریعے مُسلم اُمہ کا معاشی معاشرتی قتال کر کے رکھ دیا۔اس قابلِ رحم سسکتی بلکتی، تنگدستی، غربت کی زندگی میں میں جلتی، بلکتی، سلگتی مسکین مُسلم اُمہ کے شیر خوار بچوں سے لے کر بوڑھے انسانوں پر مشتمل ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں آسمان کی طرف حسرت بھری آنکھیں اٹھا کر اپنی معذوری، بے بسی کی سسکیاں پیش کرتے چلے آرہے ہیں، جو رات کے آخری پہر میں سنی جاسکتی ہیں۔ان کی نداؤں اور صداؤں کا رقعت آمیز منظر قبولیت کا شرف حاصل کر چکا تو خالق کی مخلوق کے ساتھ دھوکہ کرنے والا مسٹر بھٹو! خالق کون ومکاں کی چال کی زد میں آگیا مخلوقِ خدا اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی، پھانسی کا پھندہ اس کا نصیب بنا۔

۱۰۔نام نہاد اسلامی نظریاتی سیاسی جماعتوں اور اپوزیشن سیاسی جماعتوں نے وقت سے فائدہ اٹھایا۔انھوں نے فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق کے ساتھ ساز باز کی۔مسٹر بھٹو کے خلاف احتجاج اور انارکی کی آگ پھیلتی گئی۔اس کا ملک توڑنے کا جرم عوام کی زبان بن گیا۔آخر کار فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق نے ان سیاسی جماعتوں کے اشارے پر ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔خالق کی چال کے سامنے مسٹر بھٹو بے بس، بے یار و مددگار ہوگیا۔فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق نے مسٹر بھٹو کو قید کرلیا۔

۱۱۔مسٹر بھٹو نے ایک سال تک سیاسی مارشل لا ملک پر نافذ العمل رکھا۔کئی سیاسی قتال کروائے۔ولی خان صوبہ سرحد سے ایک کثیر تعداد میں نیشنل عوامی پارٹی کے کارکنوں اور اسمبلی ممبران کے ساتھ اس کی حکومت کے خلاف ایک جلسہ عام لیاقت باغ راولپنڈی میں منعقد کیا۔اس جلسہ عام پر مسٹر بھٹو نے گولی چلادی سینکڑوں انسان لقمۂ اجل بنے۔

۱۲۔جماعت اسلامی کے ڈاکٹر نذیر کا قتل کروایا۔احمد رضا قصوری کو مشرقی پاکستان جانے کی سزا دی اور اس کے باپ کا سیاسی قتل کروایا۔اس کے علاوہ بیشمار بے گناہ انسان اپنی حکومت کو مضبوط بنانے کے لیے کھلے عام قتل کروائے۔عوام الناس کی آواز اور احتجاج ختم کرنے کے لیے ہر ظلم اور قتال کی الگ الگ داستاں رقم کی۔

۱۳۔جیلوں میں سیاسی رہنماؤں کے ساتھ تشدد اور بدفعلی تک کروادی۔کھر کے جلسہ عام میں زندہ سانپ پھینک کر جلسہ کو ناکام بنانے کے لیے بھگدڑ رچادی۔ملک میں انارکی اور فساد پھیلا کر رکھ دیا۔چاروں صوبوں کے پیپلز پارٹی کے ایم پی اے، وفاق کے ایم این اے، سینٹ کے تمام ممبران مسٹر بھٹو زندہ باد کے نعرے اور اس کی ذہانت اور ایول جینئس ہونے کے گیت گانے پر یہ حکومتی ٹولہ مختص ہوگیا۔ان معاشی دہشت گردوں کی لاٹری نکل آئی اور غریبوں کا معاشی قتال جاری ہوگیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

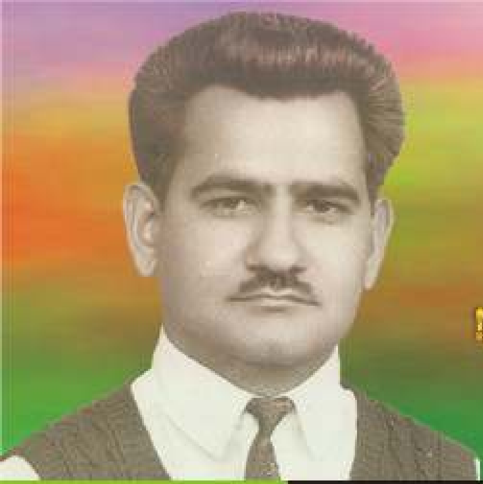
۱۴۔ان کے شاہی سرکاری حکومتی ایوان، ان کی شاہی سرکاری رہائشیں، ان کی شاہی تنخواہیں، انمول سرکاری گاڑیاں، اپنے اپنے حلقہ انتخاب کی حدود میں تمام سرکاری محکمہ جات کی پوسٹنگ ٹرانسفر کے اختیارات، پٹواریوں کے خرید وفروخت کے جاری کردہ فرد کی زمین کی ملکیت کے لحاظ سے رشوت کی فیس کا تعین کرنا۔ بجلی، گیس کے میٹروں کے اجرا کی رشوت کی فیس مقرر کرنا، تھانوں میں ان کی مرضی کے خلاف پرچہ درج نہ کرنے کی پالیسی نافذ العمل کرنا، اس ٹولہ کا شیوہ بن گیا۔

۱۵۔ ہر کیس کو روکنے اور پرچہ دینے کی فیس پولیس والوں کو ٹیلیفون پر بتانا اور سائل کی پھر تھانوں میں سفارش کرنا اور پھر سائل کو بتا دینا کہ پولیس والے بڑے حرامی ہوتے ہیں ان کو خوش کر دینا۔ بے گناہ لوگوں کے خلاف پرچے درج کروانا ان کے اقتدار کا حصہ بن چکا ہے۔ چاروں صوبوں، وفاق اور سینٹ کے ممبران کے رشوت، کرپشن کے ریٹ کام کی نوعیت کے مطابق مقرر ہوتے آ رہے ہیں۔ ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر کی افواج کی سرکاری بالادستی عوام پر مسلط ہوگئی۔

۱۶۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر انگریز کی پالیسی کی طرح مفتوحہ ملک کی عوام کے خلاف جھوٹے پرچے، جھوٹی ایف آئی آر درج ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی، ذرائع ابلاغ کے تمام وسائل سرکاری طور پر حکومتی ٹولہ کی دسترس میں ہوتے ہیں۔ چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کے ممبران عوام کو ذہنی طور پر الجھانے کے لیے آپس میں سیاسی اختلافات پیدا کیے رکھتے ہیں۔

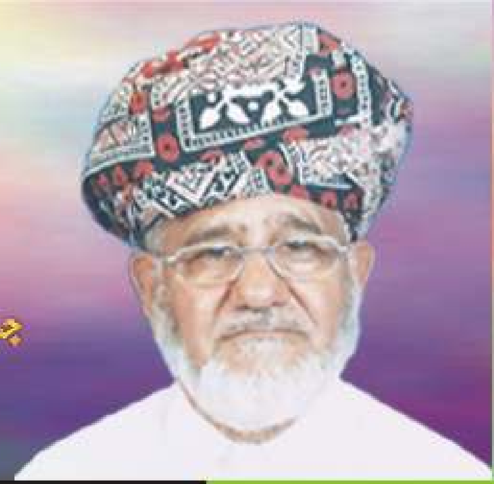
۱۷۔ ایک دوسرے کے خلاف سچے، جھوٹے الزامات لگاتے رہتے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر ہو یا سیاسی حکومتی ٹولہ اپنے دورِ حکومت میں ہر قسم کے جرائم کرتا رہتا ہے۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کو کچلنا جمہوریت کے نظامِ حکومت کا قانونی حق بن چکا ہے۔ طبقاتی حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کا طبقاتی نظامِ حکومت ان کی طبقاتی معاشی اور معاشرتی امتیازی طرزِ حیات نے ملک کو جرائم کدہ میں بدل کر رکھ دیا ہے۔

۱۸۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے حکومتی ٹولہ کے ایم پی اے ایم این اے سینیٹرز، وزیر مشیر، سپیکر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدرِ مملکت جتنے جرائم بڑھاتے جائیں گے اس کا ایصالِ ثواب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی روح کو ہمیشہ ملتا رہے گا۔ بےنظیر بھٹو کے اپنے ہی صدر لغاری نے بےنظیر بھٹو کی کرپٹ حکومت کو توڑا۔ بےنظیر بھٹو بھی اپنا حکومتی چیک کیش کروا کر ملک بدر ہوگئی۔ ان کا ایک ہی علاج ہے کہ حکومتی ٹولہ کو بھی ایک عام شہری کی طرح ضروریاتِ حیات مہیا کی جائیں۔



بابا جی عنایت اللہ

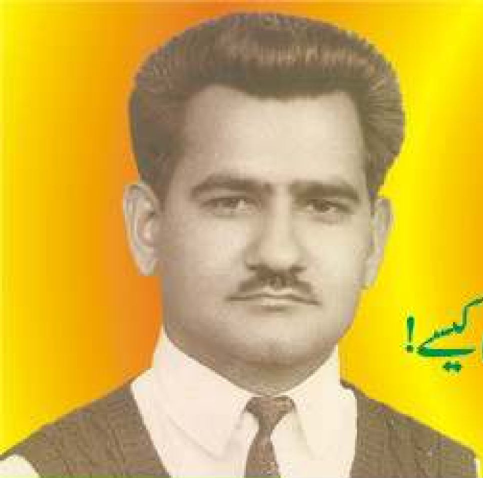
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۱۹۔ بے نظیر بھٹو اسی مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی بیٹی تھی۔ جب **ملک** کا اقتدار اس کے ہاتھ آیا۔ اعتزاز احسن اس کا وزیر داخلہ تھا۔ اس نے ہندوستان میں سکھوں کی تنظیم برائے آزادی کے لیڈران اور ان کے ساتھ منسلک سکھوں کی لسٹ حاصل کی اور ہندوستان کا خیر سگالی کا سرکاری دورہ کیا۔ سکھوں کی لسٹ راجیو گاندھی کو مہیا کی۔ انھوں نے تمام سکھوں کو جو اس آزادی کی تنظیم کے ساتھ منسلک تھے۔ ان کو بذریعہ فوج اکٹھا کیا اور ان کو ملکی غدار کہ کر ان کا قتال کروادیا۔

۲۰۔ ہندوستان کے وزیراعظم راجیو گاندھی نے سکھ تحریک کے تمام رہنما اور کارندے موت کے گھاٹ اتارے اور ان کی تنظیم دم توڑ گئی۔ اعتزاز احسن اور بے نظیر اس انسانی قتال اور **ملک** دشمن کردار ادا کرنے کے مُجرم ہیں۔ انھوں نے خفیہ ملکی دستاویزات، دشمن **ملک** کے وزیراعظم کو مہیا کر کے **ملک** سے ساتھ غداری کی۔ یہ جرم عوام کی زبان پر ورد بن چکا ہے۔ تم مغربی کلچر کے اتنے بڑے سکالر اور ہیرو ہو کہ انہوں نے تجھے دنیا بھر کے بہت بڑے اعزاز سے نوازا۔ اسی طرح مسلمان اتنے بڑے ہو کہ کل شریف تجھے یاد نہ تھی۔ اعتزاز تیرے گھناؤنے جرائم کی سزا تمھاری منتظر ہے۔

۲۱۔ کیا ایسی مغربی جمہوریت جو قرآنِ حکیم جیسی الہامی کتاب کو پس پشت چھوڑ کر انسانوں کے تخلیق کردہ نظامِ حکومت کی اطاعت اور پیروی مُسلم اُمہ سے کروائے، کیا اس کے بعد مُسلم اُمہ مسلمان کہلا سکتی ہے۔ چار مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں سے اس کے متعلق فتویٰ حاصل کر لینا مناسب ہوگا۔ کیا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ اور مذہبی جماعتوں کے رہنما اس کے بعد بھی مسلمان کہلوانے کے حق دار ہیں۔ باز آجاؤ قرآنِ حکیم کے مُنکرو، منافقو، کافرو، جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کو ختم کرو، وقت بدل چکا ہے۔ خانہ جنگی کی چِتا جلا چکے ہو۔ **ملک** میں اعتدال و مساوات قائم کردو، بچ جاؤ گے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ قرآنِ حکیم کے آئین کا الہامی اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا نظامِ مملکت پاکستان میں رائج کرنے کی بجائے، جمہوریت کا انسانی تخلیق شدہ استحصالی نظامِ حکومت نافذ العمل کر رکھا ہے۔ فوجی سیاسی ڈکٹیٹروں کا غاصب حکومتی ٹولہ ملکی اقتدار پر قابض ہوتا چلا آ رہا ہے۔ جب فوجی ڈکٹیٹر نہیں ہوتے تب بھی فوجی جرنیلوں کا سیاسی حکومتی ایوانوں پر بالا دستی کا نظام قائم رہتا ہے۔ فوج ہو یا سیاسی حکومتی ٹولہ جمہوریت کا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا طبقہ ملک کا انتظامی و عدالتی نظام چلاتا ہے۔ جمہوری حکومتی ٹولہ فوج کی گن پوائنٹ پر انتظامیہ عدلیہ فوج کی زیرِ نگرانی ملک میں معاشی معاشرتی جرائم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ طبقاتی، تفاوتی نظامِ مملکت کے ذریعے چند ظالم غاصب، حاکم اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر مشتمل معاشی، معاشرتی مظلوم و مقتول عوام قیدیوں، غلاموں، محکوموں کی زندگی سے دو چار ہیں۔ جاگیردار، سرمایا دار سیاسی حکومتی ٹولہ نے انگریز کی بجائے فوجی جرنیلوں کو ان کا نعمُ البدل بنا رکھا ہے ہر قانونی جرم ان کی گن پوائنٹ پر عوام پر مسلط کیا جاتا ہے۔ ملک کے قیمتی سرکاری حکومتی ایوان، سرکاری شاہی رہائشیں، انگنت سرکاری مراعات، انمول گاڑیاں، رشوت، کرپشن، کمیشن ان کے مُجرمانہ نظامِ حکومت کا قانونی حق بن چکا ہے۔ ملکی خزانہ خالی اور ان حکومتی دہشت گردوں، مجرموں کے ۹۷ ارب ڈالر سوئس بنکوں میں محفوظ پڑے ہیں۔ ملکی وسائل، ملکی خزانہ انکی ملکیت اور ۱۸ کروڑ عوام اس سے محروم۔ دہشت گرد کون ہیں۔ حکومتی مبلغ بتائیں!۔

۲۔ ۷۰ فیصد کسان، ۲۹ فیصد مزدور، محنت کش، ہنر مند، سفید پوش، ضروریاتِ حیات سے محروم ملکی عوام، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے دکھی عوام، ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے چند کور کمانڈرز، چھ ہزار پر مشتمل جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی نوکر شاہی کا استحصالی طبقہ کے بدترین قیدی، بے بس غلام بن چکے ہیں۔ ملک سے صرف انگریز گیا ہے مگر اسکا استحصالی نظامِ حکومت اسکا دہشت گرد ٹولہ اسی طرح مسلط ہیں۔

۳۔ ملک اور ملکی خزانہ، ملکی دولت، ملکی وسائل، ملکی ذرائع آمدن، ملکی تجارت کو ایک فوجی ڈکٹیٹر، چھ ہزار پر مشتمل سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل انکا انگنت مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ کے اخراجات کا بجٹ انکی ملکیت بن چکا ہے۔ ان کو واپس لینا اور اس استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے چھ ہزار سیاسی حکومتی ٹولہ اور فوج کی پشت پناہی کو ختم کرنا مُسلم اُمہ، انکی نسلوں کا طیب فریضہ ہے۔ انکے خلاف ذرائع ابلاغ کا جہاد کرنا اور قرآنِ حکیم کی حاکمیت قائم کرنا ایک دینی فریضہ ہے۔





۴۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں نولاکھ سپاہ کو اپنے دل کی گہرائیوں سے ادب دیتے اور محبت کرتے ہیں۔ کون بدنصیب اہلِ وطن ہو سکتا ہے جو اپنی افواج کے حسین جوانوں، ہمت و شجاعت کے نامور سپوتوں، ملک و مِلت پر جان نچھاور کرنے والے جانبازوں، اپنی پیاری اولادوں، اپنے انمول جان نثاروں، ملک کی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی حفاظت کرنے والوں، ملکی سرحدوں کے محافظوں، کو نفرت کر سکتا ہے۔ نفرت ہے تو ان چار فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے چند کور کمانڈروں سے جو نولاکھ افواج پاکستان کی سپاہ کو اپنے اقتدار اور حکومت کے حصول اور اس پر قابض رہنے کیلئے عوام کا قتال کرواتے آرہے ہیں۔ کیا یہ فوجی ڈکٹیٹر، انکے جرنیل اور کور کمانڈر اسلام کا نفاذ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن یہ تو جمہوریت کے کُفر کے نظریات اور کلچر کے پرستار ہیں۔ ان کا قرآنِ حکیم، اس کے آئین، منشور، اخلاقیات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور قرآنی تعلیمات سے کیا تعلق ہے!

۵۔ ایسے فوجی ڈکٹیٹر اور فوجی جرنیل جو ملک دُشمن پالیسیاں اپنے اقتدار اور حکومت کی خاطر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کیخلاف خفیہ دستاویزات پر دستخط کیے جائیں۔ امریکہ کے خلاف عوام کے احتجاج پر ان کا کھلے عام قتال کرواتے جائیں۔ ایک غاصب فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور سیاسی رہنما مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مل کر ملک کو دولخت نہیں کیا۔ ۹۳ ہزار فوجی سپاہ ہندوستان کی قیدی بنوائی نہیں تھی۔ مسٹر بھٹو دو صوبے تو اکٹھے رکھ نہ سکا۔ مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھا۔ اس کے مزید چار صوبے بنا ڈالے۔ چار وزیر اعلیٰ ہاؤس، چار گورنر ہاؤس، چار سپیکر ہاؤس، چار اسمبلی ہال، چار کنونشن ہال، تعمیر کرنے کے اخراجات کس نے ادا کرنے تھے۔ چاروں صوبوں کے ایم پی اے کے ذریعے چار صوبوں کے عوام کو جمہوریت کی غلامی کا طوق کس نے پہنایا تھا۔ ملک کا خزانہ وسائل لوٹنے، حکومت مہیا کرنے کا جرم کس نے کیا تھا۔ افواج پاکستان کی سپاہ کو بدنام اور رسوائے زمانہ کن نے کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم نے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا نظام مُسلم اُمہ پر قرآنِ حکیم کے آئین کے خلاف نافذ کیا۔ ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو حکومتی عہدے مہیا کیے، ملک کا ڈبل سے بھی زیادہ بجٹ بڑھا دیا۔ امریکہ کو شمسی ائیر بیس دیا جس سے افغانستان کے خلاف فوجی چھاؤنی کا کام لیا اور پندرہ لاکھ انسانی قتال کیا۔ لال مسجد کی تین ہزار طالبات کا قتال کر دیا۔ امریکہ سے مل کر شمالی علاقہ جات میں انسانی قتال جاری کر دیا۔ فوج اور عوام میں نفرت کا بیج بو گیا۔ اب وقت آگیا ہے کہ افواج پاکستان کی نولاکھ سپاہ اور اس کے صاحب کردار جرنیل اور کور کمانڈر اور ۱۸ کروڑ عوام مل کر فوجی ڈکٹیٹر، اسکے مُجرم کور کمانڈروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ قرآنِ حکیم احادیثِ مُبارکہ، سنت رسول ﷺ کا آئین، منشور اخلاقیات، تعلیمات کو سرکاری سرفرازی سے محروم کیے جا رہے ہیں۔ ایسی چند گندی مچھلیوں کو کیفر کردار تک پہنچانا نولاکھ افواج پاکستان اور ۱۸ کروڑ عوام کا طیب فریضہ اور مقبول ترین عبادت ہے۔ فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کو ہوش کے ناخن لینے چاہیں۔ ورنہ ملک خانہ جنگی کی حالت سے تو دوچار ہے۔ یاد رکھو! ۱۸ کروڑ عوام اور نولاکھ سپاہ ان غاصبوں کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ کب تک سرکاری ذرائع ابلاغ کے جھوٹے مبلغوں کا جھوٹا پراپیگنڈہ ان کی حفاظت کر سکے گا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۔ فوجی ڈکٹیٹر اور ان کے چند کور کمانڈر اور ملک کا جاگیردار، سرمایادار سیاسی حکومتی ٹولہ کا گٹھ جوڑ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کی تباہی کا باعث ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق کی موت کے بعد بے نظیر بھٹو نے ذوالفقار علی بھٹو کی موت کا چیک کیش کروایا اور الیکشن جیت کر حکومت پر مسلط ہوئی۔ اس کے حکومتی ٹولہ نے کرپشن کی انتہا کر دی۔ اس کے خاوند مسٹر زرداری کا نام ٹن پرسنٹ مشہور رہا۔ اُس کے خاوند مسٹر آصف علی زرداری نے ملک میں رشوت، کرپشن کی انتہا کر دی۔ انھی دنوں مسٹر زرداری نے برطانیہ میں سرے محل خریدا۔ سوئس بنکوں میں رشوت، کرپشن سے اکٹھی کی ہوئی دولت کے کروڑوں ڈالر برطانیہ میں جمع کروائے۔ یہ غریب عوام کی پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کا حال ہے۔ عوام کب تک ان غاصبوں، دہشت گردوں کے دھوکہ کا شکار اور ذہنی، جسمانی، رُوحانی اذیتوں کا شکار ہوتے رہیں گے۔

۷۔ پیپلز پارٹی کے حکومتی ٹولہ نے ملکی خزانہ کو لوٹا اور رشوت، کرپشن سے خوب ہاتھ رنگے۔ عوام بلبلا اٹھے۔ فحاشی بے حیائی کو خوب پھیلایا۔ پیپلز پارٹی کے حکومتی ٹولہ کے اپنے ہی صدر لغاری نے پیپلز پارٹی کی حکومت کو اسی کرپشن کی بنا پر اَز خود توڑ دیا۔ پیپلز پارٹی کا جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ غریب عوام کا نعرہ لگاتا ہے۔ تمام جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے رہزن، لٹیرے، معاشی معاشرتی دہشت گرد سادہ لوح غریب عوام سے ووٹ لے کر حکومت پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ عوام کو ان حقائق کو پرکھنا، ان دغابازوں کو پہچاننا اور دھوکہ بازوں کے خلاف جہاد کرنا اور ان مُجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔ کیا اس حکومتی ٹولہ یا حکومتی جیالوں کے پاس کوئی جواب یا جواز ہے کہ ۷۰ فیصد کسانوں ۲۹ فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہُنرمندوں میں سے اس غریب عوامی پیپلز پارٹی کا کوئی ایک غریب رکن حکومتی ٹولہ میں شامل نہ ہے۔ عوام کی آنکھیں کھل جانی چاہییں۔ یہ کون دہشت گرد ہیں؟ یہ کون ۱۸ کروڑ غریب عوام کے معاشی اور معاشرتی قاتل ہیں جو سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیے جا رہے ہیں؟

۸۔ جمہوریت کے جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ کا الیکشنوں کا اکھاڑا ایک دفعہ پھر سجایا گیا۔ تمام سیاسی جماعتوں نے ان الیکشنوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ہر جماعت نے اپنا اپنا منشور پیش کیا۔ اپنی خوبیوں، اعلیٰ ذاتی صفات اور اعلیٰ کردار اور لاجواب لیڈر شپ کی عمدہ صلاحیتوں کے خوب گیت الاپے۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی دوسری سیاسی جماعتوں سے مل کر شورائی نظامِ مملکت کے سلیکشن کے طریقہ کار کی بجائے قرآنِ حکیم، احادیثِ مُبارکہ اور سنتِ رسول ﷺ کے نظریات اور تعلیمات کے خلاف و متضاد جمہوری کُفر کے نظریات کے نظامِ حکومت میں ایک بار پھر اپنی جماعتوں کے الحاق قائم کیے اور الیکشنوں میں ایک بار پھر حصہ لیا۔



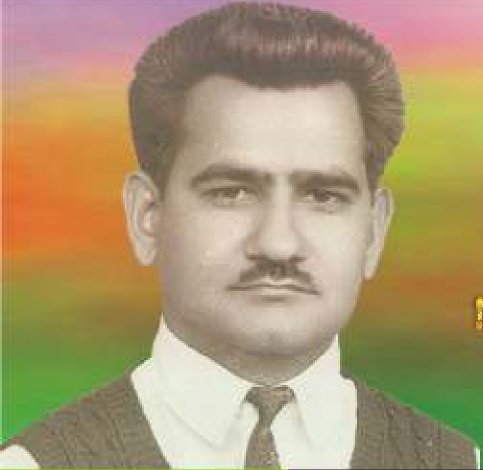
بابا جی عنایت اللہ



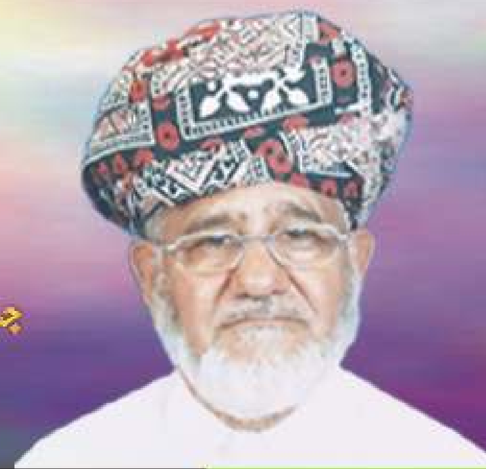
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۹۔جس ملک کی اسلامی جماعتیں اسلامی جمہوری نظامِ مملکت کی بجائے جمہوریت کے متضاد اور کُفر کے نظامِ حکومت میں دوسری سیاسی جماعتوں سے الحاق کر کے الیکشنوں میں حصہ لیں۔ان سے پوچھ لینا چاہیے کہ اس کے بعد ان کا نظریاتی مذہب جمہوریت ہے یا قرآنِ حکیم کے اسلامی نظریاتی مذہب اسلام سے ان کا کوئی واسطہ ہے۔ان سے مزید وضاحت پوچھ لینا ضروری ہے کہ اسلامی مملکت کیا سلامی جمہوری سلیکشن کے نظام کے تحت یونین کونسل کے لیول پر شورائی ممبران کا سلیکشن کا نظام قائم کرنا کوئی مشکل کام ہے یا یہ اسلامی نظریاتی نظامِ مملکت اپنی افادیت کھو بیٹھا ہے۔حقیقت میں یہ دینی رہزن ملک کو لوٹنے،۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ،ان کی نسلوں کا استحصال کرنے سے باز آنہیں سکتے۔جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ کسی سے چھپا نہیں!انھوں نے ملک کُفر نگری بنا کر رکھ دیا ہے۔

۱۰۔کیا جمہوریت کے مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کے الیکشنوں میں حصہ لینے اور الیکشنوں کی سیکورٹی جمع کرانے کا طریقہ کار،دو معزز سرمایا دار معاشی دہشت گردوں پر مشتمل افراد کے نامزد امیدوار برائے الیکشن کی گارنٹی اور ضمانت کا نظام۔پھر الیکشنوں کے جیتنے کے لیے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لیے مادی قوت،افرادی طاقت کی بنیادی ضرورت۔ووٹوں کے حصول کے لیے روٹی کپڑا،مکان مہیا کرنے کے دھوکہ دینے والے منشوروں کی بھرمار۔کروڑوں روپے الیکشنوں میں اخراجات کر کے الیکشنوں میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ کار۔پھر اپنے اپنے حلقہ انتخاب کے بہترین معاشی،معاشرتی دہشت گرد اور انسانی حقوق غصب کرنے والوں کے سروں پر جمہوریت کے ممبران کا استحصالی تاج۔صوبائی،وفاقی اور سینٹ کی اسمبلیوں میں ملک کے تمام جاگیردار،سرمایا دار ٹولہ کے معاشی معاشرتی قاتلوں،ملک کے تمام وحشی دہشت گردوں کا اجتماع پھر ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے جمہوریت کے نظام کے تحت مشیر،وزیر،سفیر وزیر اعلیٰ،گورنر،وزیر اعظم،صدرِ مملکت کا چناؤ۔اے مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤ بتاؤ کہ یہ اسلامی مملکت کا نظام ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۱۱۔ کیا اسلامی جمہوری نظام مملکت کے ممبران کا چناؤ مادی طاقت اور افرادی قوت کے ذریعے عمل میں لایا جاتا یا اسلامی ممبران کا چناؤ تقویٰ اور اعلیٰ اہلیت کی بنیاد پر عمل میں لایا جاتا ہے۔ کیا اسلامی ممبران کا حلقہ انتخاب یونین کونسل کی سطح پر قائم کرنا مناسب نہیں تا کہ ہر فرد ایک دوسرے کے کردار سے آگاہ ہو۔ اس میں ایسے افراد جو امانت و دیانت، ایثار و نثار، اعتدال و مساوات، ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے حامل، انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا شرف رکھتے ہوں، اخوت و محبت کے پیکر ہوں، عدل و انصاف کے کردار کے مالک ہوں جن کی عملی زندگی نبی کریم ﷺ کے قریب ترین ہو۔ جن کے پاس اس ذمہ داری کو نبھانے کی اہلیت بھی ہو ایسے افراد کا چناؤ عمل میں لایا جانا شورائی نظام انتخاب کا طریقہ کار ہے۔ ان کے لیے کوئی صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، وزیر اعلیٰ ہاؤس، گورنر ہاؤس، وزیر ہاؤس، مشیر ہاؤس کے فرعونی محل نہیں ہوتے اور نہ ہی ملکی خزانہ، ملکی مال و دولت، ذرائع آمدن، ملکی تجارت، ملکی وسائل ان کی ملکیت ہوتے ہیں۔ اسلامی ممبران کے اخراجات ایک عام شہری سے بھی کم ہوتے ہیں۔ وہ تمام سرکاری فرائض مسجد شریف میں بیٹھ کر ادا کرتے ہیں۔ مسجد عبادت گاہ بھی ہے، درس و تدریس کا ذریعہ بھی ہے۔ انتظامیہ کے فرائض بھی مسجد شریف میں بیٹھ کر ادا ہوتے ہیں اور عدلیہ کے منصف بھی اپنا فریضہ یہاں ہی ادا کرتے ہیں اسلامی ممبران مشاورت بھی یہاں پر ہی کرتے ہیں۔ ان کا ایک ہی آئین اور ایک ہی منشور ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرتے ہیں۔ دین کی روشنی میں سادہ و سلیس زندگی گزارتے ہیں۔

۱۲۔ مغربی جمہوریت پسند نظریات کی سرکاری سرفرازی سے قرآنِ حکیم، احادیثِ مبارکہ، سنتِ رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کا شعور مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے اذہان سے مفقود ہوتا جا نہیں رہا؟ اِسلامی تعلیمات، اخلاقیات، اس کی تعلیم و تربیت کو سرکاری سطح پر ختم کرنے سے اس کا کردار اور تشخص بتدریج زوال پذیر ہوتا جا رہا؟

۱۳۔ کیا جمہوریت کا طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی نظامِ حکومت، طبقاتی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کا طبقاتی نظامِ حکومت **ملک** پر رائج نہیں۔ کیا یہ طبقاتی نظامِ تعلیم، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی حکومت، طبقاتی نظامِ حیات، براہمن اور شودر پیدا کرتا نہیں جا رہا؟ کیا جمہوریت کا نظامِ حکومت قرآنِ حکیم کے خلاف کھلی بغاوت اور جنگ نہیں؟

۱۴۔ کیا جمہوریت کا مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومتی نظام فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے نظامِ حیات پر مشتمل مغربی جمہوریت کا معاشرتی نظریاتی کلچر تیار نہیں ہو رہا؟ مذہبی چار سیاسی جماعتیں اور دوسری جمہوریت پسند کم و بیش دس ملکی سیاسی جماعتیں مل کر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کو جواب دیں۔ کیا ان سب مُجرموں اور قرآنِ حکیم کے باغیوں نے **ملک** کو کُفر نگری بنا نہیں رکھا؟



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۵۔ کیا یہ جمہوریت کے نظریات اور کلچر، قرآنِ حکیم کے چادر و چار دیواری کے نظریات، نظامِ حیات اور تہذیب سے مماثلت رکھتا ہے؟ کیا یہ نظامِ حکومت اِسلامی ہے یا کُفر سے تعلق رکھتا ہے؟ کیا پاکستانی عوام جمہوریت کے کُفر کے نظامِ حیات کی زندگی گزارنے کے بعد مسلمان کہلا سکتے ہیں یا مُنکرِ اِسلام، منافق یا کافر ہیں؟ کیا حکومتی ٹولہ ان کو کُفر کے کردار کا لباس پہنا نہیں رہا؟

۱۶۔ کیا جمہوریت کے چھ ہزار جاگیردار، سرمایادار، نوابوں، سرداروں، خانوں پر مشتمل انگریز کے پروردہ غدار حکومتی ٹولہ کے لیے پاکستان حاصل کیا تھا یا مُسلم اُمہ کا قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات اور تعلیمات کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے حاصل کیا تھا؟

۱۷۔ کیا جمہوریت کا جاگیردار، سرمایادار، نوابوں، سرداروں، خانوں پر مشتمل انگریز کے پروردہ غدار حکومتی ٹولہ یا مغربی کلچر کے پروردہ فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے لیے پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا جو جمہوریت کے الیکشن کے شاہی اخراجات برداشت کر سکتے ہیں یا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے قرآنی نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، پر مشتمل اسلامی جمہوری نظامِ مملکت کے ذریعے اِسلامی تہذیب تیار کرنے کے لیے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا؟ کیا اِسلامی سیاسی جماعتوں کے رہنما اور دوسری سیاسی جماعتوں کے لیڈران مل کر مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو جواب دیں گے؟ یہ کون لوگ ہیں، اس کی وضاحت کریں؟ کیا یہ قرآنِ حکیم کے مُنکر، منافق یا مسلمان ہیں جو مغربی جمہوریت کے کُفر کے منشور، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، طبقاتی نظامِ حیات، مخلوط حکومتی نظام، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے کلچر کے پرستار ہیں؟

۱۸۔ یہ حقیقت ہے کہ یونین کونسل کا حلقہ انتخاب کا علاقہ اتنا مختصر ہوتا ہے کہ اس میں ہر فرد ایک دوسرے کو جانتا اور پہچانتا ہے۔ وہ اپنی رائے اور سیلکشن کا حق سوچ سمجھ کر استعمال کرتا ہے۔ جبکہ جمہوریت کے ایم پی اے، ایم این اے کا حلقہ انتخاب اتنا وسیع ہوتا ہے جس کی وجہ سے جمہوریت کی سیاسی جماعتوں کے نام سے عوام آگاہ ہوتے ہیں لیکن اس حلقہ کی شخصیت کے کردار و تشخص سے آشنا نہیں ہوتے وہ نہیں جانتے کہ وہ کس ایم پی اے، ایم این اے کو ووٹ ڈال رہے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | **باب** 34 **پیرا** 21-19

چار فوجی ڈکٹیٹروں نے نولاکھ سپاہ اور سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کو جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا قیدی اور محکوم بنا رکھا ہے

۱۹۔عوام چودہ جمہوری سیاسی جماعتوں کے کم وبیش چودہ سیاسی لیڈروں، رہنماؤں، ان سیاسی جماعتوں کے ناموں کو صرف جانتے اور پہچانتے ہیں۔ جو میڈیا کے ذریعے اپنے کردار و تشخص اور اپنی سیاسی جماعت کے منشور اور عوام الناس کی خدمت بجالانے کی شہرت پھیلاتے، ذرائع ابلاغ کے ذریعے شاہی اخراجات کرکے شہرت حاصل کرتے اور حکومتی ایوانوں میں پہنچ جانے کے راستے ہموار کرتے رہتے ہیں۔ وہ چلا چلا کر تقریریں کرتے، جمہوری استحصالی نظامِ حکومت کو فروغ دینے کا وعدہ کرتے، فوجی ڈکٹیٹروں کا ملک اور عوام کو یرغمال بنانے کا راستہ ہمیشہ کے لیے بند کردینے، عوام کو ملکی غداروں سے نجات دلانے، ان کا لوٹا ہوا ملکی خزانہ، ملکی وسائل ان سے واپس لینے، ان کی اکٹھی کی ہوئی ناجائز دولت اور ملکیتیں ضبط کرنے، ان کو سخت سزائیں دینے کے سنہری خواب دکھاتے چلے آرہے ہیں۔ اسی حکومتی ٹولہ کے بدکردار، اقتدار پرست رہنما انگریز کے جاگیرداری، سرمایہ داری سسٹم ختم کرنے کے جھوٹے وعدے ۱۹۴۷ء سے لے کر آج کرتے چلے آرہے ہیں۔

۲۰۔غربت کو دور کرنے، جمہوریت کی مغربی مخلوط تعلیم، فحاشی، بے حیائی بدکاری، زنا کاری کو پھیلانے، اعتدال و مساوات قائم کرنے، عدل وانصاف کا نظامِ حکومت رائج کرنے اور عوامی شعور کو بیدار کرنے کے عزم کا اظہار کرنا الیکشن کے دنوں میں ہر سیاستدان کا وطیرہ بن جاتا ہے۔

۲۱۔پیپلز پارٹی اور دوسری سیاسی جماعتوں، دینی سیاسی جماعتوں کے ورکر مل کر ان دھوکہ بازوں، دغابازوں کو جمہوریت کے استحصالی حکومتی ٹولہ کے الیکشنوں کو روکیں۔ قرآنِ حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوری نظام مملکت یونین کونسل کے مطابق ترتیب دیں، جس کے ذریعے ان مُجرموں کا حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرنے کا راستہ بند کرسکیں۔ اسلامی نظام مملکت کے ذریعے غریب عوام ان تمام سیاسی جماعتوں کے رہزن رہنماؤں سے ان کے اپنے ہی جیالے ان سے ملک کی ملکیتیں مال ودولت وسائل، سرکاری ایوان، سرکاری شاہی رہائشیں، انمول سرکاری گاڑیاں، سرکاری حکومتی عہدے، شاہی تنخواہیں، تمام سرکاری مراعات واپس لے لیں گے۔ ان کے طبقاتی شاہی انگلش میڈیم تعلیمی ادارے بند کرکے آقا و غلام، حاکم ومحکوم، افسر و ماتحت کی غلامی کے استحصالی نظامِ تعلیم اور حکومت کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ آئین کے مطابق اردو زبان کو سرکاری سرفرازی دے کر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کی بینائی، سماعت، شعور، احساس بحال کردیں گے۔ ایک جیسے تعلیمی ادارے ہر کس وناقص کے لیے بحال ہوں گے۔ مغربی جمہوریت کے امتیازی فرقے افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کا ہندوازم کا کلچر برہمن، شودر کا طبقاتی معاشرہ اور طبقاتی نظام حکومت کا خاتمہ ہوگا۔ ایچی سن کالج جیسے انگریزی اداروں کے دہشت گرد سرکاری سکالروں کی برتری کا خاتمہ ہوگا۔ شاہی سرکاری ایوان شاہی رہائشی محل، شاہی تنخواہیں، شاہی مراعات، شاہی انمول گاڑیوں کے کلچر کو ختم کرکے ان کو ایک کسان، ایک محنت کش، ایک ہنرمند، فوجی سپاہ، معلم، ایک معذور تنگ دست، بیروزگار کے مطابق ضروریات حیات مہیا کرنا اسلامی مملکت کا فریضہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۔نواز شریف مُسلم لیگ ن کے سربراہ نے بے نظیر بھٹو کی پیپلز پارٹی کی حکومت کے ختم ہونے پر عوام کے ساتھ کھل کر وعدے کیے کہ وہ ملک کے سیاسی حکومتی ٹولہ کے کرپشن، رشوت، لوٹ مار اور غبن کے کیسوں کے مطابق مُجرموں کے خلاف سخت قانونی کاروائی کریں گے۔مسٹر زرداری کا سرے محل اور سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے کروڑوں ڈالر کو ضبط کر کے ملکی خزانہ میں جمع کروائیں گے۔ان کے ساتھ دوسرے تمام مُجرمان کا سخت احتساب کریں گے۔ ملک وملّت کی ایک ایک پائی ملکی خزانہ میں واپس لائیں گے۔ ملک میں فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے کلچر کو ختم کریں گے۔دینِ محمدی ﷺ کی روشنی میں اعتدال ومساوات قائم کریں گے۔ قرآنِ حکیم، احادیثِ مُبارکہ، سنتِ رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے، ملک میں عدل وانصاف کی روشنی میں اسلامی نظامِ مملکت کے قوانین نافذُ العمل کرنے کا وعدہ اہلِ وطن کے ساتھ بڑے زور شور سے کیا۔

۲۔اہلِ وطن پاکستان کی مُسلم اُمہ نے اس دفعہ بھی اِسلام کے ساتھ محبت وعقیدت کے نام پر نواز شریف کی سیاسی پارٹی کو الیکشنوں میں بہت بڑی کامیابی سے ہمکنار کیا۔اہلِ وطن نے اِسلام کے نفاذ کے نام پر ایک دفعہ مزید دھوکہ کھایا۔عوام نے اس پر بھر پور اعتماد کیا۔ یہ ٹھیک ہوگا کہ وہ ملک کا وفادار رہوگا۔اپنی حکومت قائم رکھنے کی خاطر اس کو ایٹمی دھماکہ کرنا اشد ضروری تھا۔ورنہ ملک میں اس کے خلاف زبردست احتجاج شروع ہو جانے کا قوی امکان تھا۔ہندوستان کا ایٹمی دھماکہ کرنے کے بعد عوام ایک آزاد قوم کی حیثیت سے زندہ رہنے کے لیے یک زبان اس بات پر متفق تھے بلکہ مضطرب تھے کہ ایٹمی دھماکہ کرنا ان کی بقا کے لیے اشد ضروری تھا۔اگر ایٹمی دھماکہ نہ کیا جاتا تو ڈاکٹر قدیر صاحب اور دوسرے سائنس دانوں نے متفقہ طور پر استعفےٰ دینے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔نواز شریف حکومت کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہ تھا کہ وہ ایٹمی دھماکہ کرتا۔اس کے علاوہ اس نے موٹروے کا سلسلہ جاری کیا جو ملک وملّت کے لیے ضروری اور اہم تھا۔اس موٹروے کا منصوبہ ملک کی اکانومی اور کاروبار کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔ جو اس نے اپنے دور میں شروع کروا دیا تھا۔

۳۔لیکن نواز شریف نے مُسلم اُمہ کے ۱۸ کروڑ افراد کے ساتھ قرانِ حکیم، احادیثِ مُبارکہ، سنتِ رسول ﷺ کے نفاذ کا جو وعدہ کیا تھا۔وہ اس وعدہ کو پورا کرنے کی بجائے مخلوقِ خدا کے ساتھ عہد شکنی کرتا رہا۔نہ اس نے قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات کی سرکاری بالادستی قائم کی۔نہ اسلامی تعلیمات، اور اخلاقیات، نہ چادر و چار دیواری اور عصمت عفت، نہ اسوۂ حسنہ اور حسنِ خلق، نہ اعتدال ومساوات اور نہ ہی عدل وانصاف کے نظام کو سرکاری طور پر نافذُ العمل کیا اور نہ دینِ ابراہیم علیہ السّلام کی سرفرازی ملک وملّت پر نافذُ العمل کی۔اس نے انگریزی زبان اور انگریز کا تیار کیا ہوا وہی فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی پر مشتمل انتظامیہ، عدلیہ کا فاسق فاجر نظام جو انگریز نے ہندوستان کی مفتوحہ ملک کی عوام پر نافذُ العمل کیا تھا مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر اسی طرح پاکستان میں جاری ساری اور مسلط رکھا۔اس نے قرآنِ حکیم کا آئین کا نفاذ نہ کیا۔اللہ نے اس کی حکمرانی ختم کر دی۔جب تک وہ اس جھوٹے وعدہ کا کفارہ ادا نہیں کرتا، وہ ذلیل وخوار ہوتا رہے گا۔





نواز شریف کا اِسلامی نظام مملکت قائم کرنے سے انحراف اس کی تباہی کا باعث بنا

۴۔ انگریز نے ۱۸۵۷ء کو ہندوستان فتح کرنے کے فوری بعد مسلمانوں کی سرکاری زبان فارسی اور عربی کو ختم کر کے انگریزی زبان کو سرکاری زبان اور جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے فاجر فاسق انگریزی زبان کے دانشور سکالر انگلش میڈیم سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں سے تیار کر کے حکومتی نظام چلانے کے لیے انتظامیہ، عدلیہ کے سرکاری اداروں پر مسلط کر دیے جو آج تک مسلط ہیں۔

۵۔ نواز شریف نے نہ تھانہ کلچر بدلہ اور نہ ہی منصف شاہی کا نظام عدل تبدیل کیا۔ نہ انگریزی زبان کی سرکاری سرفرازی کو ختم کیا اور نہ ہی انگریزی کلچر کو ختم کیا۔ اردو کو سرکاری زبان کا درجہ تک نہ دیا اور نہ اس قومی زبان کی سرکاری بالادستی ملک پر نافذ العمل کی۔ اس نے انگریز کا مسلط کیا ہوا مُجرمانہ جمہوریت کا نظامِ حکومت، اس کے فاسق، فاجر انگریزی سکالر اور مغربی کلچر اسی طرح مسلط رکھا۔

۶۔ نہ مسٹر آصف علی زرداری کے سرے محل واپس لیے اور نہ ہی سوئس بینکوں سے اس کے اربوں ڈالروں کو ملکی خزانہ میں واپس لایا۔ نہ کسی اور مُجرم کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں لائی گئی۔ بلکہ احتساب کمیشن کے اربوں کے شاہی اخراجات کا بوجھ پاکستانی عوام کو برداشت کرنا پڑا۔ جس کا یہ ذمہ دار اور ملکی ملی مُجرم ہے۔

۷۔ نہ اس نے حسب وعدہ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کو روکا نہ اس کا کوئی تدارک کیا۔ ہاں اس نے جس کسی کی بیٹی کی عصمت وعفت لوٹی جاتی وہاں جا کر اس نے فوٹو ضرور بنوائے اور اپنی بے بسی کا اظہار کیا۔ یہ کیسا گندا، بدنصیب حکمران تھا جو اپنے وعدے پورے نہ کر سکا؟

۸۔ نواز شریف کو مُسلم اُمہ نے اسلام کے نفاذ کے لیے اتنا بڑا مینڈیٹ دیا کہ تاریخ میں نمایاں رہے گا۔ ظالم، غاصب، قرآنِ حکیم کے منافق کو فطرت نے ایک بدترین فوجی ڈکٹیٹر کی شکل میں پرویز مشرف کو ملک وملت پر مسلط کر دیا۔ نواز شریف کے کُفر کے گناہ کا کفارہ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلیں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے روپ میں ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ نواز شریف! تم کیسے منافق مسلمان ہو جس نے اسلام کے نفاذ کا نام لینا ہی چھوڑ دیا ہے۔ کس منہ سے تم اتنا بڑا دھوکہ بازی کا بوجھ اُٹھا کر اس دنیا سے نامعلوم منزل کی طرف واپس چلے جاؤ گے؟ زندگی میں کشکول اٹھا کر ننگے پاؤں سڑکوں پر مُسلم اُمہ سے اس گناہِ کبیرہ کی معافی مانگ لو۔ شاید اللہ تعالیٰ تمھارے لیے رحم کا دروازہ کھول دے۔ تمھارے دونوں جہان ہرے ہو جائیں۔ فوجی جرنیل اور سیاسی حکومتی ٹولہ پھر اقتدار کی جنگ میں پھنس چکا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ فوج اور عوام مل کر قرآنِ حکیم کے آئین کا نفاذ کریں۔

۹۔ جمہوریت، چار فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک جمہوریت کی آڑ میں اپنا گھناؤنا رول ادا کرتا چلا آ رہا ہے۔ چھ ہزار جاگیردار، سرمایادار، نواب، سردار اور خانوں پر مشتمل سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو انگریز کے مسلط کیے ہوئے جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا قیدی، غلام اور محکوم بنا چکے ہیں۔ ان زنجیروں کو توڑنا اور جمہوریت کے باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت کا خاتمہ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

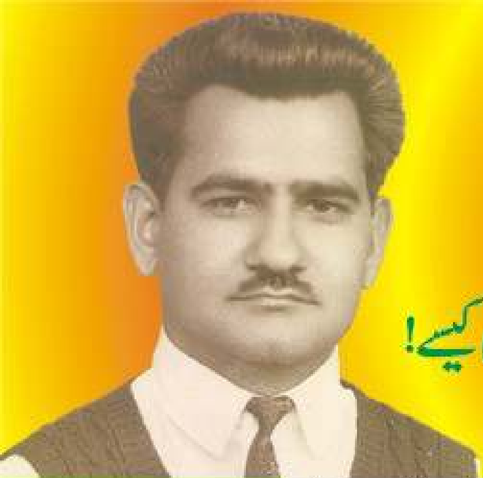


جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۰۔ چار فوجی ڈکٹیٹر، ان کے چار فوجی جرنیل اور چند کور کمانڈر عہدے کی برتری سے ۹ لاکھ سپاہ اور افواج پاکستان کے جری بہادر سپوتوں کو غلام، بے بس، مجبور، قیدی، محکوم بناتے آرہے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر اپنے مقاصد کے حصول اور اقتدار پر فائز رہنے کے لیے افواج پاکستان کے ذریعے اپنی عوام کے خلاف ان کو استعمال کر کے ان کا معاشی، معاشرتی اور فزیکل قتال کرواتے آرہے ہیں۔ اقتدار ان کے منہ لگ چکا ہے۔ وہ اس سرائے فانی کے نظامِ حیات اور موت کو بھول چکے ہیں۔

۱۱۔ مشرقی پاکستان میں تو ۹۳ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنا چکے ہیں۔ ان کا تمام جدید اسلحہ ہندوستان کی فوج کو جمع کروانے کا منظر یاد کر کے مُسلم اُمہ کا سر آج بھی شرمندگی سے جھک جاتا ہے۔ اس واقعہ کے فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور اس کا ساتھی سیاسی رہنما مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور ان سے منسلک تمام مُجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا پاکستانی سپاہ اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کا فرض ہے۔ آج بھی حالات اپنی تاریخ دُہرا رہے ہیں۔ سینٹ، وفاق اور چار صوبائی حکومتوں پر جاگیردار سرمایادار ٹولہ مسلط ہو چکا ہے۔ آج بھی ملکی وسائل، ملکی خزانہ، ملکی اقتدار، ملکی ملکیتیں ان کی وراثت میں بدلی جا رہی ہیں۔ آج بھی ملک ان کی ملکیت اور قومی خزانہ ان کی پاکٹ منی بنا ہوا ہے۔ آج بھی ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ قرآنِ حکیم کی حاکمیت کے حصول کی خاطر مغربی جمہوریت پسند حکومتی ٹولہ کا نشانہ عبرت بنی بیٹھی ہے۔ آج بھی یہ عوام ملکی وسائل اور ملکی خزانہ سے محروم ہوتی اور بے بسی، تنگ دستی، غربت و بیروزگاری سے دوچار، ضروریاتِ حیات سے محروم خودکشیاں، خودسوزیاں کرتی چلی آرہی ہے۔ آج بھی تھانوں میں جھوٹے کیس ایم پی اے، ایم این اے کی اجازت سے درج ہوتے ہیں۔ پاکستان کی عوام پر ایم پی اے، مشیر، وزیر، گورنر، وزیر اعلیٰ کے اشاروں پر کیس درج ہوتے ہیں۔ ملک میں حکومتی ٹولہ اور جرائم پھیلتے اور ملک مُجرم کدہ بن چکا ہے۔

۱۲۔ قرآنِ حکیم کا آئین، پاکستان میں نفاذ کرنے سے حکومتی ٹولہ کیوں گھبراتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اِسلامی آئین طبقاتی معاشی معاشرتی تقسیم اور نظامِ حیات کو ختم کرتا ہے۔ اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو رائج کرتا ہے۔ آج ہی پاکستان میں حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کو ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عام شہری کے مطابق سرکاری خزانہ سے ضروریاتِ حیات مہیّا کردی جائیں۔ ان کا فرعونی نظامِ حکومت، شاہی رہائش گاہیں، سرکاری شاہی ایوان، پروٹوکول کے اخراجات، انمول سرکاری گاڑیاں، شاہی اخراجات اور طبقاتی نظام تعلیم جن سے انگریزی دہشت گرد سکالر تیار ہوتے ہیں، اس طبقاتی استحصالی مُجرمانہ نظام و سسٹم کو ختم کرکے عوامی زندگی گزارنے کا راستہ دکھا دیا جائے تو ملک میں تمام معاشی معاشرتی جرائم ختم ہو جاتے ہیں۔ ملک کی بڑی بڑی گاڑیاں جو اِن کی پہچان بن چکی ہیں، ان کو ختم کرکے پبلک ٹرانسپورٹ کا راستہ دکھا دیا جائے تو ملک کا کثیر زرِ مبادلہ بچ جاتا ہے۔ گیس، پٹرول، ڈیزل کے کثیر ذخائر اور ملکی دولت خاکستر ہونے سے بچ جاتی ہے۔ ان کی فیکٹریوں کارخانوں، تجارتی اداروں اور کاروباروں میں ہُنر مند سکالروں، مزدوروں، محنت کشوں، کو حصہ دار بنا دیا جائے تو ملک میں سرمایا داری نظام اپنی موت خود مر جاتا ہے۔ اسی طرح اِجتماعی زراعت، زرعی سکالروں ۷۰ فیصد کسانوں، محنت کشوں کے سپرد کر دی جائے تو زراعت کو بتدریج ترقی یافتہ ممالک کی لسٹ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان کے ۱۸ کروڑ عوام، ان کی نسلیں جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ کی عدم مساوات کا شکار ہیں۔ قومی زبان اردو کو رائج کرکے ۱۸ کروڑ عوام کی سماعت، بینائی، شعور اور احساسات بحال کرکے عوامی قوت کا فقدان ختم کیا جاسکتا ہے۔ پاکستانی عوام انقلاب کی مانگ اور تلاش میں ہے۔ خاموش انقلاب کا یہ بھی ایک بہتر راستہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے افواج پاکستان کی سپاہ سے لال مسجد کی دینی درسگاہ حفصہ کی طالبات، طلبا کا قتال کروا کر رکھ دیا۔تمام ملک میں اس کے خلاف احتجاج شروع ہوا جو شمالی علاقہ جات تک پھیل گیا۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے کمانڈر مسٹر کیانی اور چند کور کمانڈروں نے فوج اور عوام کو مشرقی پاکستان کی طرح آمنے سامنے لاکھڑا کیا۔مذہبی مدرسوں کی طالبات، طلبا کو دہشت گردوں کا نام دے کر ان کا قتال جاری کر دیا۔اس نے امریکی پالیسی کے مطابق شمالی علاقہ جات کی کٹر مُسلم عوام کو طالبان کا نام دے کر ان کا کھلے عام قتال جاری کروا دیا۔امریکہ اور نیٹو ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیاں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے خفیہ معاہدے کے تحت ملک میں داخل ہو گئیں۔جدید اسلحہ سے لیس ایجنسیوں کے دہشت گردوں کے ذریعے ملکی دینی درسگاہوں، دینی مدارس، ہسپتالوں، پولیس لائنوں، ہوٹلوں، بیرون ممالک کے کھلاڑیوں اور پاکستان کی سپاہ سے لے کر آفیسرز تک کا قتال جاری کروا دیا۔اس طرح ملکی دشمن ایجنسیوں نے عوام الناس اور پاکستانی فوجی سپاہ کو آمنے سامنے کر دیا۔ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک امریکہ، نیٹو اور ان کی فوجی ایجنسیوں کے خفیہ دہشت گردوں کو ملک بدر نہیں کیا جاتا۔

۲۔جتنے مجاہدین افغانستان کی جنگ لڑ رہے تھے، انھوں نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی ملک دشمن پالیسی کے خلاف عوام کے ساتھ مل کر فوج کے خلاف لڑنا شروع کر دیا۔فوجی ہسپتالوں، فوجی بیرکوں، فوجی برگیڈوں اور جی ایچ کیو تک کوئی جگہ اور کوئی فوجی علاقہ محفوظ نہ رہا۔فوجی ڈکٹیٹر پر کئی حملے ہوئے۔آخر کار اس نے ملک بدر سیاسی مُجرموں کے ساتھ اپنی جان بخشی کے معاملات طے کیے۔ان مجرموں کو حکومت کا چارج حوالے کرنے کے لیے (این آر او) کا ایک نیا مجرمانہ قانون، حقوق نسواں اور دوسرے مُجرمانہ قوانین کی طرح نافذ العمل کر دیا۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے آئین کو توڑا۔مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کا حکومتی ٹولہ اور ڈمی اپوزیشن کا تخلیق شدہ قانون ملک پر نافذ العمل کر دیا۔

۳۔این آر او کے قانون کی روشنی میں تمام ملکی سیاسی ٹولہ کے مُجرمان کے تمام غبن، خزانہ لوٹنے، رشوت کرپشن اور انسانی، معاشی معاشرتی قتال جیسے گھناؤنے جرائم ملکی آئین کے خلاف تمام مُجرم سیاستدانوں کے معاف کیے۔اس طرح تاریخ پاکستان اور تاریخ عالم کے جرائم کے ابواب میں ایک تاریک مُجرمانہ باب کا اضافہ کر دیا۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ ملکی خزانہ، زر، زن، زمین، ملکی مال و متاع، ذرائع آمدن، تجارت اور ملک کے وسائل صرف چار فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے چار جرنیلوں اور چند کور کمانڈروں، چھ ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ کی ملکیت ہیں۔۱۸ کروڑ عوام کا ملکی خزانہ، وسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ملک حکومتی ٹولہ کی ملکیت، عوام ان کے غلام قیدی اور محکوم بنا دیئے گئے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

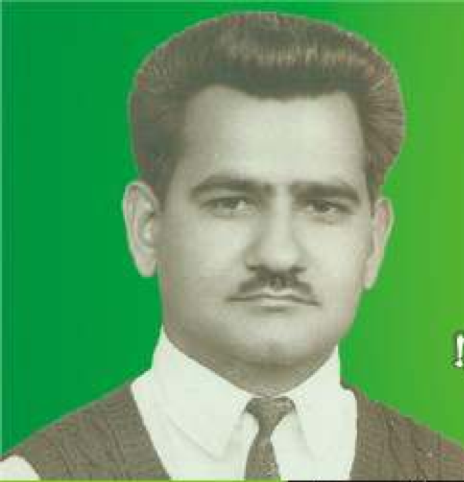


جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا **ملک**، ملکی خزانہ، ملکی وسائل پر مزدوروں، محنت کشوں، ہُنر مندوں کا کوئی حق نہیں۔ فوج اور سیاسی حکومتی ٹولہ نے فوج کی گن پوائنٹ پر **ملک** پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ان کے شاہی محل شاہی ایوان شاہی تنخواہیں، انمول قیمتی گاڑیوں، شاہی پروٹوکول اور ہر قسم کی سرکاری سہولتوں اور مراعات کو ختم کرنا عوام کا حق ہے۔ ان کو سرکاری خزانہ سے ایک مزدور، محنت کش، ہُنر مند اور عام شہری کی ضروریات کے مطابق ضروریاتِ حیات مہیا کرنا عوام کا فرض ہے۔

۵۔ عوام کے پاس نہ کوئی سرکاری کٹیا، نہ کوئی سرکاری سائیکل، نہ کوئی سرکاری وردی، نہ کوئی درجہ چہارم کی تنخواہ، نہ کوئی سرکاری ڈسپنسری نہ کوئی دوا، نہ کوئی ان کے لیے پورے **ملک** میں باڈی گارڈ اور نہ کوئی حفاظتی اقدام، نہ کوئی سرکاری خوراک نہ کوئی سرکاری لباس، نہ کوئی سیر گاہ نہ کوئی کلب، نہ وہ **ملک** کے غدار نہ وہ دہشت گرد، نہ ان کے پاس کوئی امریکی گن، نہ کوئی ان کے پاس اسرائیلی میزائل، نہ اسلحہ نہ بارود، نہ وہ **ملک** کے معاشی قاتل اور نہ ہی انسانی قاتل، نہ ان کے پاس ایچی سن کالج کے شاہی اخراجات، نہ ان کی اولادیں مراعات یافتہ طبقہ کی فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی نوکر شاہی کے معاشی معاشرتی دہشت گرد۔ نہ وہ انسانیت کے قاتل، نہ ہی انسانیت پر ظلم و جبر کرنے کے متحمل۔ نہ وہ ایم پی اے، نہ وہ ایم این اے، اور نہ ہی سینٹ کے ممبر، نہ مشیر، نہ وزیر، نہ وزیر اعلیٰ نہ گورنر، نہ سفیر، نہ وہ وزیر اعظم، نہ وہ صدر پاکستان۔ نہ وہ رہزن، نہ وہ قاتل نہ وہ غدار! ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار، کن بنیادوں، کن الزامات، کن وجوہات پر ۱۸ کروڑ مسلم امہ کو طالبان اور دہشت گرد قرار دیتے ہیں اور فوجی سیاسی حکومتی طالبان، ملکی دشمن، ملکی آئین توڑنے والے غداروں، ملکی معاشی معاشرتی قاتلوں اور امریکی دہشت گردوں کی حکومتی رٹ پاکستان کی مسلم امہ پر مسلط رکھنا چاہتے ہیں۔

۶۔ نہ وہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کی مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کی طرح شمسی ایئر بیس امریکہ کے حوالے کرنے کے ملکی غدار اور نہ کہوٹہ پلانٹ کا ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ امریکہ کو دینے کے ملکی ملی مُجرم۔ نہ وہ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو کی طرح **ملک** کو دولخت کرنے کے مُجرم اور نہ وہ مغربی پاکستان کا نام بدل کر پاکستان کا نام رکھنے کے مُجرم۔ نہ وہ **ملک** میں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی خفیہ فوجی ایجنسیوں سی آئی اے، موساد، بلیک واٹر، را جیسی غیر ملکی دشمن ایجنسیوں کی خفیہ سپاہ کو **ملک** کا کنٹرول دینے کے مُجرم۔ نہ وہ **ملک** کے اندر ان ایجنسیوں کے زیرِ سایا اہلِ وطن کا قتال کروانے کے مُجرم۔ نہ وہ غریبوں کو روٹی کپڑا مکان دینے کے جھوٹے وعدے کرنے کے ملی مُجرم۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔الف۔ نہ وہ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو کی طرح پاکستان کی وفاقی حکومت کے ایم این اے کی تعداد بڑھانے اور ان کا عوامی خزانہ پر ڈاکہ ڈالنے کے معاشی قاتل۔ نہ وہ ون یونٹ توڑ کر چار صوبے بنانے اور نہ چار صوبوں کے بے شمار صوبائی اسمبلیوں کے ایم پی اے۔ چار وزرائے اعلیٰ، چار سپیکرز، چار گورنرز، چار اسمبلیاں کے ایم پی اے کو ملک پر مسلط کرنے کے مُجرم۔ نہ سینٹ کے ممبران اور چیر مین سینٹ کو ملک پر مسلط کرنے کے مُجرم، نہ وہ اس جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ کے ساتھ اپنی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج کا اضافہ کرنے کے مُجرم۔ نہ ان کے شاہی اخراجات کا عوامی خزانہ پر ڈاکہ ڈالنے کے جرائم کی داستان لکھنے سے کوئی تعلق۔

ب۔ اس طرح فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے ملک دشمن غدار حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن نے ۵۱ فیصد مستورات کو حقوقِ نسواں کے نام پر قرآن حکیم اور ملکی آئین کے خلاف کالا قانون پاس کیا۔ ۴۹ فیصد مردوں کے حکومتی ٹولہ نے اپنے ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو پاکستان کے حکومتی ٹولہ میں شامل کر لیا۔ ملکی غدار مرد وزن کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا حکومتی طبقہ جو ملکی خزانہ پر ہمیشہ کے لیے قانونی ڈاکہ مارنے کے جرائم کی داستانیں رقم کرنے پر معمور ہے۔ ملکی غدار جاگیردار، سرمایا دار انگریز کے پروردہ حکومتی ٹولہ کے شاہانہ اخراجات کا شاہی بجٹ ۱۸ کروڑ عوام برداشت کرنے کے قابل نہ تھے۔ اب ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو حکومتی ٹولہ کی مستورات کی خاطر ۵۱ حقوقِ نسواں کے قانون کے ذریعے معاشی شاہی اخراجات کا اضافی بوجھ بھی عوام پر ڈال دیا گیا۔ ان اخراجات کا بوجھ بھی مظلوم عوام ہی نے برداشت کرنا ہے۔ مسلم اُمہ انکی نسلوں کو مہنگائی، بلوں اور ٹیکسوں کے جان لیوا عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ ٹی وی اینکرز اور تجزیہ نگار طالبان اور دہشت گردوں کی نشاندہی حقائق کی روشنی میں تو کر دیں۔

۸۔ یہ ملکی ملی معاشی معاشرتی دہشت گرد، انسانی قاتل، قرآنِ حکیم کے باغی، دین اسلام کے مُنکر، مُسلم اُمہ کے ساتھ منافقت کا کھیل کھیلنے والے چار فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے ساتھی چار فوجی جرنیلوں مُجرم کور کمانڈروں اور ان کی تیار کی ہوئی سیاسی جماعتوں پیپلز پارٹی مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم مسلم لیگ ن اور تمام مذہبی سیاسی جماعتیں جیسے مُجرموں کا راستہ روکنا، ان کا، ان کی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے خلاف جہاد کرنا، ان کے طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی، افسر شاہی منصف شاہی کے طبقاتی شاہی اخراجات کو روکنا، اسی طرح مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کی ۵۱ فیصد مستورات کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ کے شاہی اخراجات کو ختم کرنا قرآنِ حکیم اور ملکی آئین کے خلاف فحاشی بے حیائی بدکاری زناکاری کے نظامِ حیات کی سرکاری سرفرازی کو ختم کرنا اور قرآنِ حکیم اور ملکی آئین کو بحال کرنے میں ملک وملت کی فلاح مضمر ہے۔ ان غاصبوں اور ان کے جمہوریت کے استحصالی کلچر کے نظامِ حکومت کا خاتمہ کرنا قرآن حکیم کے آئین نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو بحال کرنا مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کی دینی ذمہ داری ہے۔ ان کی شاہی تنخواہیں اور سرکاری شاہی مراعات ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہُنر مند، بیروزگار اور ایک عام شہری کے مطابق سرکاری خزانہ سے مہیا کرنا اہلِ وطن کا فرض ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۹۔ اس طرح تمام انسانی قتال، معاشی قتال، معاشرتی قتال کے نامور مجرم جمہوریت کے باطل نظامِ حکومت کے حکمران بن گئے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق اور ایم کیو ایم اور دوسرے خفیہ مجرموں نے ساتھ مل کر بے نظیر کو قتل کرا دیا۔ بے نظیر کے نامزد مُجرموں کے خلاف کوئی کاروائی نہ کی۔ قتال اور جرائم کے بادشاہ مسٹر آصف علی زرداری کا حکومتی راستہ صاف کیا۔ اس کے تمام قتال سرے محل، سوئس بنکوں کے انٹرنیشنل فورم کے کیس ختم کردیے۔ اس کی خاطر ایم این اے کی بنیادی تعلیم بی اے سے کم کر کے میٹرک کردی۔ ملکی غدار، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے چند کور کمانڈر جو ملک پر فوج کی گن پوائنٹ پر امریکی اشارہ پر قابض ہوئے۔ کیونکہ امریکی حکومتی ٹولہ، نواز شریف کو اس کے ایٹمی دھماکہ کرنے، موٹروے بنانے، گوادر کی بندرگاہ چین کے حوالے کرنے کی سزا دینا چاہتا تھا۔ این آر او کا مجرم حکومتی ٹولہ دہشت گرد ہے یا ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں ہیں۔

۱۰۔ نواز شریف کا جھکاؤ امریکہ کی بجائے چین کی طرف تھا جو امریکہ کو سخت ناگوار تھا۔ گوادر کی بندرگاہ کے منصوبہ میں نواز شریف نے چین کو شامل کرلیا جو ملک کیلئے منفعت بخش تھا۔ اسکے علاوہ موٹروے کا منصوبہ جاری تھا۔ یہ ملکی ترقی کے اقدام امریکہ، انڈیا، اسرائیل کو ایک آنکھ بھاتے نہ تھے۔

۱۱۔ یہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا چیف کمانڈر مسٹر کیانی اور اس کے چند کور کمانڈر اقتدار کے بھوکے، امریکی ایجنٹ تھے۔ امریکہ نے اس اقتدار اور حکومت کے عوض ان ملکی غداروں سے پاکستان اور پاکستانی مُسلم اُمہ کی مرضی کے خلاف افغانستان کی جنگ میں بہت بڑا کام لیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈروں اور سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن نے ملک کا شمسی ایئر بیس امریکہ کے حوالے کردیا۔ جس پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا مکمل کنٹرول تھا اور ہے۔ امریکی اور اتحادی فوج شمسی ایئر بیس سے ڈیزی کٹر اور نائٹروجن بموں سے لیس جنگی جہاز اڑاتے اور افغانستان جیسے کمزور اور غیر ترقی یافتہ برادر مُسلم ملک کی عوام پر تابڑ توڑ حملے کرتے، مساجد، درسگاہوں، ہسپتالوں، خوراک کے ذخائر کو تباہ و برباد کرتے، شہری آبادیوں کو ویران کرتے اور نائٹروجن بموں سے خاکستر کرتے۔ اس تمام قتال اور تباہی کی ذمہ داری فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، جرنیل مسٹر کیانی، اس کے چند اقتدار پرست کور کمانڈر اور اس کی مُسلم لیگ ق اور ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کے سیاسی حکومتی ٹولہ کے کھاتے میں درج ہوچکی ہے۔ یہ ملک میں خانہ جنگی کے مُجرم ہیں، ملک میں امریکہ اور نیٹو ممالک کی افواج، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر، اسرائیل کی موساد، انڈیا کی را اور نیٹو ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کو داخل کر کے دہشت گردی پھیلانے کے مُجرم ہیں۔ پاکستان، افغانستان میں معصوم، بے گناہ عوام النّاس اور ہماری اولادوں پر مشتمل فوجی سپاہ کے قتال کے مُجرم ہیں۔ امریکی افواج اور خفیہ ایجنسیوں کو ملک سے نکال دو، امن بحال ہوجائے گا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۱۲۔ آج بھی امریکہ کی ہدایات کے مطابق فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے ماتحت ہمنوا، ہم پیالہ فوجی جرنیل مسٹر کیانی، چند کور کمانڈروں اور مُسلم لیگ ق اور حکومتی ٹولہ کی رہنمائی بیرون ملک سے جاری رکھی ہوئی ہے۔ یہ راز کسی سے چھپا نہیں کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے فوجی جرنیل مسٹر کیانی کو دوسرے جرنیلوں کی حق تلفی کر کے تین سال کی ایکس ٹینشن امریکہ کو کہہ کر دلوائی، جرنل کیانی اور اس کے چند کور کمانڈروں کے تعاون سے مُسلم لیگ ق کے لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کی طالبات، طلبا اور شمالی علاقہ جات کے سفاقانہ قتال کے مُجرموں کو بھی زرداری حکومت کا حصہ بنا دیا۔ پیپلز پارٹی کا نعرہ قاتل لیگ، کنجر لیگ، کافر لیگ اب پیپلز پارٹی کی دوست لیگ بن گئی۔ ذوالفقار علی بھٹو، چوہدری ظہور الٰہی اور بے نظیر کے قاتل اقتدار کی دیوی کے پاؤں چوم کر حکومتی ایوانوں میں اکٹھے ہو کر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اس کی نسلوں پر جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ایوانوں پر قابض ہو بیٹھے۔

۱۳۔ جنرل کیانی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا ہم خیال، ہم مشرب، اور اس کے تمام جرائم کا ساتھی تھا۔ اس کو پاکستان کی افواج کی کمانڈ مہیا تھی۔ چند پسندیدہ کور کمانڈروں کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ ملک وملّت کا کتنا بڑا المیہ ہے کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے حاضر سروس جرنیل مسٹر کیانی اور چند کور کمانڈروں، اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق کے مُجرم حکومتی ٹولہ نے کہوٹہ پلانٹ کا اینٹی ری پراسسنگ پلانٹ خفیہ معاہدے کے تحت امریکہ کے حوالے کر دیا۔ جو ملک کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور محبِ وطن سائنس دانوں کی مرضی کے خلاف تھا۔ ایسا خفیہ معاہدہ ملک وملّت اور سائنسی ترقی کی تباہی کا پیش خیمہ بن چکا ہے۔ فوجی، سیاسی حکومتی مُجرم ٹولہ سوائے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے آج بھی حکمران ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے جرنیل مسٹر کیانی اور ان سے منسلک کور کمانڈروں کی ملک دشمن پالیسیوں کا قصور وار نوالاکھ سپاہ کو کوئی اہلِ وطن ٹھہرا نہیں سکتا۔ اس سے قبل فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان، یحیٰی خان، ضیاالحق نے بھی ملک پر شب خون مارا۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور اس کا ہمنوا۔ ہم مشرب، ہم پیالہ مسٹر بھٹو نے ملک توڑا، ۹۳ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنایا۔ ان کے بعد فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم نے مل کر امریکہ کے ساتھ خفیہ معاہدے کیے۔ ملک کے امریکہ کے حوالے کر دیا۔ پاکستانی عوام کو طالبان بنا کر قتال جاری کر دیا۔

۱۴۔ نامعلوم اس غاصب حکومتی ٹولہ نے کون کون سے خفیہ ملک دشمن معاہدوں پر دستخط کیے ہیں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے ماتحت جنرل کیانی اور صدر زرداری کو امریکہ کے خفیہ معاہدوں کو چھپانے کی بنا پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی سفارش پر اس کو تین سال کی ایکس ٹینشن دی۔ جس نے ان تمام تلخ حقائق کو چھپانے کے لیے لب بندی اور خاموشی تان رکھی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی امریکی پالیسیوں کو خاموشی کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہے۔ وہ ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف پاکستان کی کمانڈ برطانیہ میں بیٹھا کر رہا ہے۔ ان تلخ حقائق کو یہ جھٹلا نہیں سکتے۔

۱۵۔ کتنا بڑا المیہ ہے کہ فوجی جرنیل کی وجہ سے عدلیہ کا کوئی فیصلہ مسٹر آصف علی زرداری اور اس کا حکومتی ٹولہ ماننے کے لیے تیار نہیں۔ اس حقیقت کو کوئی فرد جھٹلا نہیں سکتا کہ موجودہ فوجی اور حکومتی ٹولہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی باقیات اور یادگار ہے۔ امریکہ کے ڈرون حملے پاکستانی سرزمین سے اسی طرح ملکی عوام پر جاری ہیں۔ آج بھی پاکستان کے جرنیل شمالی علاقہ جات کے عوام کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر امریکی پالیسی کے تحت قتال جاری کیے ہوئے ہیں۔ امریکہ کی سی آئی اے، اسرائیل کی موساد، ہندوستان کی را، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر اور نیٹو ممالک کی تمام خفیہ ایجنسیاں پاکستان میں دہشت گردی، بم بلاسٹ اور قتال کرتی اور اجرتی دہشت گردوں سے کرواتی ہیں۔ پاکستان کے دینی درسگاہوں کے طلبا کو ختم کرنے کے لیے طالبان کا نام منسوب کرتی ہیں۔ یہی خفیہ ایجنسیاں پاکستان کے چاروں صوبوں میں قتال کرتی اور عوام النّاس میں نفرت و نفاق کی جنگ جاری کرواتی چلی آ رہی ہیں۔ ان کے دور کی تیار کردہ تمام سیاسی جماعتیں اور ان کے رہنماؤں کے کردار و اعمال کو چیک کر کے مُجرموں کو ان کے جرائم کے مطابق کیفر کردار تک پہنچانا، فوجی سپاہ اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کا فرض ہے۔ قرآنِ حکیم کے آئین کے نفاذ میں یہی غدار اور اِسلام دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ حائل رہا ہے وہ اپنی حکومتی اجارہ داری چھوڑنا نہیں چاہتا۔ حکومتی ٹی وی اینکرز اس غاصب، باطل استحصالی حکومتی ٹولہ کی حکومتی رٹ قائم کرنے کیلئے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کو دہشت گرد بنا رہے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۶۔ بدقسمتی سے ہمارا مُجرم حکومتی ٹولہ، اس کے اتحادی جماعتوں مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کے ہمنوا حقائق کو چھپانے اور امریکی پالیسی، امریکی خفیہ معاہدوں کو عوام سے چھپائے بیٹھے ہیں۔ ذرائع ابلاغ پر کنٹرول کی وجہ سے یہ عوام کو اصل حقائق سے آگاہ ہونے نہیں دیتے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی پاکستان کے شمسی ائیر بیس سے ڈیزی کٹر بموں اور جدید اسلحہ سے لیس ہو کر افغانستان کی عوام پر آگ برساتے چلے آ رہے ہیں۔ امریکہ اور اس سے منسلک نیٹو ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیاں اِسلام آباد اور تمام پاکستان میں دندناتی پھر رہی ہیں۔ ڈرون حملے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے دور میں بھی جاری تھے اور آج بھی جاری ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ملکی غدار اور امریکی ایجنٹ نے لال مسجد اِسلام آباد کے دینی مدرسہ جامع حفصہ کے کم و بیش تین ہزار طالبات اور طلبا جنھوں نے اس کے حقوق نسواں کے پاس کردہ قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف قانون کی مخالفت کی۔ مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ، مخلوط تعلیم کے خلاف آواز اُٹھائی۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے نظریات کے خلاف حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومت میں شامل کر لیا۔ قرآنِ حکیم کی حُرمت بھی لوٹ لی اور ملکی خزانہ وسائل، مال و دولت، تجارت اور ذرائع آمدن پر قبضہ بھی کر لیا۔ ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مُسلم لیگ ق اور ایم کیو ایم کے حکومتی ٹولہ نے ان کی آواز کو دبانے کے لیے کئی دن تک اس مسجد کا فوج کے ذریعے محاصرہ کیے رکھا۔ اس فوجی، سیاسی مُجرم حکومتی ٹولہ اور خاص کر ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے ملکی عوام کے سامنے ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس مسجد کو افغانستان کے دہشت گردوں کا قلعہ بنا کر پیش کیا۔ حکومتی ٹولہ کا امریکہ اور اس کے نیٹو ممالک کے دہشت گردوں، جنھوں نے سمندر پار سے آ کر افغانستان کے کمزور، غیر ترقی یافتہ اِسلامی نظریاتی ملک پر اُسامہ بن لادن کا بہانہ بنا کر حملہ کر رکھا تھا۔ ملکی ملی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے خود ساختہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے حکومتی ٹولہ نے اپنے اقتدار اور حکومت کو طول دینے اور قائم رکھنے کے لیے امریکہ کی ہر بات کو تسلیم کیا۔ کئی ملک دُشمن خفیہ معاہدے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کی باہمی مشاورت سے کیے گئے۔ فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ نے اس جنگ میں امریکہ کا ساتھ دیا۔ افغانستان کے مذہب پرست عوام کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دیا۔ افغانستان کے کم و بیش پندرہ لاکھ مرد و زن، بچے بچیوں جوانوں بوڑھوں کا قتال کر دیا۔ چار پانچ لاکھ انسانوں کے اعضا فضا میں بکھیر دیے اور معذور بنا دیا۔ اس وقت سے اس ملک دُشمن حکومتی ٹولہ نے اپنے ممالک کے دینی مدارس کو اور ان کے طلبا، طالبات کو امریکی پالیسی کے مطابق اور ملکی عوام کو طالبان اور خاص کر شمالی علاقہ جات کے عوام الناس کو جو کٹر مسلمان ہیں، ان کو طالبان، دہشت گرد بنا دیا۔ ان کا فوج اور ڈرون حملوں کے ذریعے قتال جاری ہے۔ امریکہ اور نیٹو ممالک کی افواج اور فوجی خفیہ ایجنسیاں پاکستان سے نکل جائیں تو نہ کوئی یہاں طالبان ہیں اور نہ ہی دہشت گرد۔ عوامی اور فوجی قتال فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے امریکی معاہدوں کی جلائی ہوئی چِتا ہے۔ این آر او کے تمام مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، پیپلز پارٹی اور دوسرا فوجی اور سیاسی حکومتی ٹولہ حالات اور حقائق کی روشنی میں ملک کا غدار اور مُجرم بن چکا ہے۔

۱۷۔الف۔ مسٹر کیانی کیا تم فوجی ڈکٹیٹر کی اسلام دشمن پالیسیوں کو مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی معاونت سے مخلوط تعلیمی نظام مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا نظام جاری رکھنا چاہتے ہو!

ب۔ مسٹر کیانی کیا تم پاکستان میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعے **ملک** کے پانچ چھ ہزار جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کی مستورات کو حکومت اور مراعات یافتہ طبقہ کا حصہ بنانا اور مخلوط نظامِ حکومت کو جاری رکھنا چاہتے ہو! ذرا سوچو تو کہ ۱۸ کروڑ عوام کی کتنی بیٹیاں شاہی ایوانوں میں پہنچی ہیں

پ۔ مسٹر کیانی کیا تم مخلوط نظامِ حکومت کے ذریعے **ملک** کا خزانہ، ملکی وسائل، ملکی تجارت، ملکی ذرائع آمدن اور ملکی وراثتیں حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات کی ملکیت بنانا چاہتے ہو!

ت۔ مسٹر کیانی کیا تم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے خلاف مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط نظامِ حکومت جاری رکھ کر فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے نظامِ حیات کو جاری رکھنا، **ملک** کو ریڈ لائیٹ ایریا اور مغربی کلچر کو جاری رکھنا چاہتے ہو۔

ٹ۔ مسٹر کیانی کیا تم ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے چھ ہزار مرد و زن کے مُجرموں کا قیدی، غلام، نوکر، خادم، محکوم بنا کر، **ملک** کے خزانہ سے محروم، وسائل، مال و دولت، تجارت، ذرائع آمدن، ذرائع ابلاغ پر ان کی اجارہ داری مسلط رکھنا چاہتے ہو۔

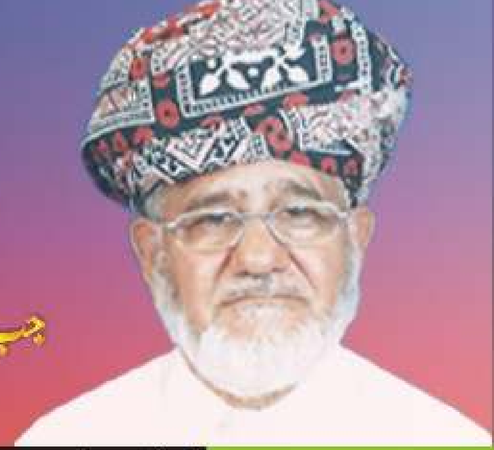
ث۔ مسٹر کیانی کیا تم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی طرح **ملک** دشمن امریکی پالیسیاں، انسانی قتال، بیرونی مداخلت جاری رکھنا چاہتے ہو۔ کیوں اپنی نسل پر اسلام دشمن، ملکی غداری کا دھبہ لگانا چاہتے ہو

ج۔ مسٹر کیانی کیا تم ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون، فرانسس بیکن کے مادہ پرست فلاسفرز کے چھ ہزار مادی پرستاروں کو چاروں اہلِ کتاب پیغمبران خاص کر آخری نبی الزمان ﷺ کی الہامی کتاب قرآنِ حکیم کے آئین، نظریات، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں اور دینِ ابراہیم علیہ السلام کی تہذیب کو ختم کرنا چاہتے ہو۔ کیا تم مخلوقِ خدا کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت ختم کرنا چاہتے ہو۔ کیا تم پاکستان میں قرآن حکیم کی حاکمیت کو ختم کر سکتے ہو!۔

چ۔ کیا مسٹر کیانی تم یا پیپلز پارٹی کے صدر زرداری، مُسلم لیگ ق کے چوہدری برادران اور ایم کیو ایم کے الطاف حسین جیسے حکومتی مُجرم دینِ ابراہیم علیہ السلام کے چار اہلِ کتاب پیغمبران کی تعلیمات اور آخری نبی الزماں ﷺ کی الہامی کتاب قرآنِ حکیم کی تعلیمات، جس نے مستورات کو ماں، بہن، بیٹی، بیوی کے رشتوں کا عظیم رتبہ دے کر، ان کی عزت و ناموس، حرمت و عزت، پاکیزگی و طہارت، عصمت عفت کا طیب تاج پہنا کر ان کی شان کو اس جہانِ فانی میں دوام بخشا اور لازوال بنا دیا ہے اس کو ختم کرنا چاہتے ہو!۔ کیا تم اپنی بہن بیوی، بیٹیوں، ماؤں کی عصمت و عفت کو لٹانا چاہتے ہو۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ح۔ مسٹر کیانی کیا تم اس حقیقت کو جھٹلا سکتے ہو کہ مغربی جمہوریت کے مادہ پرستوں نے مستورات کو چادر و چار دیواری سے نکال کر پیغمبر خدا کی مذہبی تہذیب کو ختم کر کے جمہوریت کے انسانی تخلیق کردہ مخلوط کلچر فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کی زینت بنانا اور جاری رکھنا چاہتے ہو!

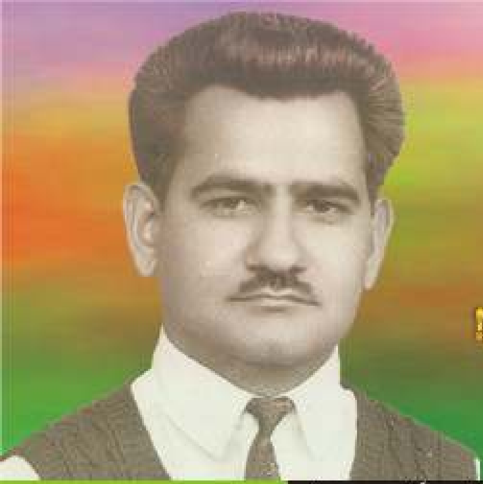
خ۔ مسٹر کیانی کیا یہ جھوٹ ہے کہ مغرب میں جب تک مستورات جوان رہتی ہیں، جنسی بھوکے اور خواہشات کے درندے ان کے جسموں کو چومتے چاٹتے اور جنسی طور پر لطف اندوز ہوتے اور ان کے جسم کو نوچتے رہتے ہیں۔ جب بڑھاپے کے آثار ذرا سے نمایاں ہوتے ہیں، جب ان کی جنسی کشش ماند پڑ جاتی ہے۔ وہ انسانوں کے ہجوم میں تن تنہا ہو کر رہ جاتی ہیں۔ جنسی ضرورت سے محروم اور فطرتی جنسی حقوق ان سے چھین لیے جاتے ہیں۔

د۔ اے مسٹر کیانی اپنے فوجی کور کمانڈروں اور سیاسی مجرموں سے مشورہ کر کے پاکستان کی مُسلم اُمہ کو بتا دو ماں، بہن، بیٹی، بیوی کے الہامی رشتوں کی مالا جب مخلوط معاشرے کے حکومتی نظام سے ٹوٹ چکی ہو تو مستورات کا بڑھاپا اولڈ ہاؤسز میں کیسے گزرتا ہے۔

ڈ۔ مسٹر کیانی اپنے کور کمانڈروں سیاسی حکومتی ٹولہ سے یہ بھی پوچھ لو کہ دینِ ابراہیم علیہ السلام کے الہامی رشتوں سے پکارنے والا جب کوئی انسانی شکل میں دیوتا میسر نہیں ہوتا جوان کو پیاری ماں، پیاری بہن، پیاری بیٹی، پیاری بیوی کے نام سے پکارتا ہو، اس وقت مستورات کو ان الہامی، رُوحانی رشتوں کی آسمانی خوشبوئیں کیسے مہیا کی جا سکتی ہیں۔ اپنے قلب و ذہن کو قرآنی اقتدار سے سینچو اور اپنے عہدے کو بروئے کار لا کر ملک کا آئین بحال کر دو۔ تاریخ میں اپنا الگ باب درج کر جاؤ۔

ڈ۔ مسٹر کیانی کیا تم اور تمہارے کور کمانڈر اور حکومتی سیاسی ٹولہ عارضی اقتدار کی خاطر نبی کریم ﷺ کی اُمت کو جمہوریت کے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا ایندھن بنا کر مغربی تہذیب کا حصہ اور مغربی کلچر تیار کرنا چاہتے ہو۔ ۱۸ کروڑ عوام اسکے خلاف آواز اٹھائیں تو انکا قتال کرنا جائز ہے

ذ۔ مسٹر کیانی تم اور تمہارا فوجی اور سیاسی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، کا شاہی طبقہ کیسا چہرہ لے کر دنیا سے واپس جانا چاہتے ہو۔ مسلمان کا حسین و جمیل چہرہ، ربِ جلیل کا طیب و مطہر چہرہ، یا مادہ پرست فلاسفرز کے قرآنِ حکیم کے استحصالی نظام کا دین کش چہرہ یا مخلوط نظامِ حکومت کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے پرستاروں کا چہرہ لے کر اس دارُالفناہ سے رخصت ہونا چاہتے ہو۔ ملّت کی مظلوم بیٹیاں تم سے سوال کر رہی ہیں اس کو بھی غور سے سنو!





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اقتدار کی خاطر امریکہ سے ملک دشمن خفیہ معاہدے کیے چوہدری ظہور الٰہی، بے نظیر کے قاتل، این آر او کے مجرم ملکی اقتدار پر قابض ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ سیاسی فوجی گٹھ جوڑ کے مجرمانہ المیہ سے گزر رہے ہیں

۱۸۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے پاکستان پیپلز پارٹی کا بدنام زمانہ رہنما مسٹر آصف علی زرداری ساتھ ملایا۔ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کا الطاف حسین اور فوجی جرنیل مسٹر کیانی۔ یہ اس کے پہلے ہی حکومتی پارٹنر تھے جو امریکی پالیسیوں، اس کے تمام جرائم میں برابر کے شریک تھے۔ مُسلم لیگ ق کا سیاسی حکومتی ٹولہ تو اس نے خود تراشا تھا۔ لیکن ایم کیو ایم کی لسانی جماعت اور الطاف حسین نے فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق کے دور میں جنم لیا۔ مہاجر موومنٹ کو چلایا۔ کراچی میں مہاجرین کی تعداد زیادہ تھی کراچی پر لسانی جماعت کے ذریعے قبضہ کر لیا۔ کراچی میں سندھی، پنجابی، بلوچی، پٹھانوں کا جینا دشوار کر دیا۔ مہاجرین کی اجارہ داری مسلط کرنے کے لیے الیکشنوں میں ایم کیو ایم کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔ غیر مہاجروں کو جوان کو الیکشن میں ووٹ نہ ڈالتے، ان کی لسٹیں تیار کیں۔ ان کو عبرت ناک سزائیں دیں۔ ان کو اپنے علاقوں میں چن چن کر ختم کیا۔ سٹریٹ جرائم کو جنم دیا، عقوبت خانے بنائے سب سے پہلے ایم کیو ایم نے الیکشن جیتے، دہشت گردی کا پاکستان میں آغاز کیا۔ حکومت کے متوازی اپنی حکومت قائم کی۔ ملٹری ونگ قائم کیے۔ معصوم بے گناہ سندھیوں، پنجابیوں، بلوچیوں پٹھانوں کا قتال جاری کیا۔ جان بچانے کی خاطر وہ ان کے شہری علاقوں سے نکل کر گرد و نواح کے علاقوں میں جا بسے۔ اپنے مخالفین کا قتال اور خاتمہ کرنے کا عمل جاری رکھا۔ اس ایم کیو ایم کا بانی الطاف حسین جس کی نگرانی میں سندھیوں، پنجابیوں، پٹھانوں، بلوچیوں کو نشانہ عبرت بنایا اور کراچی میں اپنی بالا دستی مسلط کر لی۔ اس کے خلاف کئی قتال اور جرائم کے کیس پاکستان میں موجود ہیں۔ وہ جان بچا کر ملک سے بھاگ گیا۔ ایسا ملکی، ملی مُجرم برطانیہ میں سیاسی پناہ لیے ہوئے ہے۔ اگر اُسامہ پاکستان میں چھپا بیٹھا ہو تو عوام اور حکومت مجرم اگر برطانیہ میں ایم کیو ایم کا رہنما الطاف حسین اور اسکی ٹیم ملک دشمن بیانات جاری کرتی رہے تو وہ برطانوی حکومت کا حق سمجھا جاتا ہے۔

۱۹۔اے الطاف حسین ایم کیو ایم کے رہنما اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے ساتھی اور نظریۂ ضرورت کے قانونی جرائم کی پیداوار، اے ملکی ملی مُجرم تو نے کراچی میں لسانی زبان کے ذریعے اپنی سیاست کا آغاز کیا۔ سندھیوں، پنجابیوں، پٹھانوں، بلوچیوں کا قتال کر کے ان کو زیر کیا۔ لال مسجد کے اہل حدیث مسلک کے مدرسہ حفصہ کی طالبات کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے افغانستان کے طالبان کا مرکز ثابت کر کے ان کا قتال کرواتا رہا، اہل حدیث مسلک سے منسلک شمالی علاقہ جات کے عوام کو طالبان اور دہشت گرد کا لیبل لگا کر ان کا اجتماعی قتال جاری کروایا۔ ملکی معصوم عوام کا ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ اور امریکہ کے دہشت گردوں کی معاونت کرتا اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے ان کی شہرت خراب کرتا اور قتال کرواتا رہا۔ علما، طلبا اور ان کے دینی اداروں کو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے ذریعے ان کا قتال جاری رکھا۔ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلیں تمھیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ مُسلم اُمہ جانتی ہے کہ تم امریکہ کے اشاروں پر ملکی عوام کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر ان کا قتال کرواتے جا رہے ہو۔ تم فوجی ڈکٹیٹر کی مُجرم حکومت کا حصہ بنے رہے۔ امریکہ اور ملک دشمن طاقتوں سے پورا عوضانہ لیتے چلے آ رہے ہو۔ تم بیرون ملک بیٹھ کر ملک دشمن طاقتوں کا آلہ کار بنے بیٹھے ہو۔ حکومتی غنڈہ گردی تمہارا حق بن چکا ہے۔ بھتہ خوری، زمین مافیہ، اغوا برائے تاوان تمہارے ذرائع آمدن ہیں۔ اربوں ڈالر تمہارے جمع ہیں۔ انکے علاوہ تمہاری کونسی فیکٹریاں چلتی ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۰۔ مسٹر الطاف حسین تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ایم کیو ایم نے تمھاری زیرِ قیادت قبضہ گروپ تشکیل دیا۔ زمین مافیہ کا کلچر متعارف کروایا۔ ڈرگ مافیہ جنم دیا، اغوا برائے تاوان مافیہ کا اجرا کیا اور کنٹینر مافیہ، کو کراچی میں رائج کیا۔ یہ تمام ذرائع تمھارے اور تمھارے الطاف بھائی کی کمپنی کے انڈر گراؤنڈ ذریعہ آمدن بن چکے ہیں۔ ایم کیو ایم کا فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ میں شامل ہونے کے بعد ان تمام مافیہ کے مُجرموں کے ٹولہ نے کراچی میں اپنی اجارہ داری مسلط کر رکھی ہے۔ کوئی چھابڑی فروش، کوئی ریڑھی والا، کوئی چھوٹا بڑا دوکاندار، کوئی کاروباری فرد، کوئی مل مالک، کوئی فیکٹری والا اُن کے علاقہ میں بغیر بھتہ ادا کیے چل نہیں سکتا۔ اپنی اور اپنے چیلوں کی مالی آسودگی کو چار چاند لگائے۔ عوام اچھی طرح جانتی ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے بے شمار بیرونی فنڈ تیری اور تیرے ایم کیو ایم کے سیاستدانوں کی ڈسپوزل پر ہیں۔ ان ملی ملکی دہشت گردوں نے اپنے مخالفین کا کھلے عام قتال جاری کر رکھا ہے۔ گواہی دینے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ کراچی کو انھوں نے پاکستان کا اسرائیل بنا رکھا ہے۔ بابر ولی کیس میں تمام گواہوں کو ایک ایک کر کے ان کا قتال کر دیا ہے۔ کون ان کے جرائم کو روک سکتا ہے۔ ان کی اپنی فوج، اپنے کمانڈو، اپنی سپاہ، اپنی جیلیں کراچی میں موجود ہیں۔ لال مسجد، شمالی علاقہ جات اور ملک کے تمام دینی تعلیمی ادارے طالبان یا دہشت گرد نہیں۔ ایم کیو ایم کا الطاف حسین اور اس کے دوسرے مُجرم ساتھی طالبان اور دہشت گردوں کی اصل مُجرمی کردار ہیں۔ پولیس رینجرز یا کوئی دوسرا فرد ان کے علاقوں میں داخل ہونے کی جرات نہیں کرتا۔

۲۱۔ الطاف حسین کی سیاسی پارٹی ایم کیو ایم کا کراچی میں کون ثانی ہے۔ وہ کوئی فیلڈ خالی نہیں چھوڑتا۔ وہ اپنے آپ کو اہلِ تشیع کہہ کر پنج تن پاک جیسی طیب، مطہرہ، پاک ہستیوں کا پرستار بننے کی کوشش کرتا، ملک کے اہلِ تشیع مسلک کے عوام کا فرقہ پرست رہنما بننا چاہتا ہے پاکستان میں مسجد حفصہ کی طالبات کا قتال ہو، شمالی علاقہ جات میں طالبان کے نام پر وہاں کے مسلمانوں کا کھلے عام قتال کا واقع ہو، وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ یہ وہ فرقہ پرست حکومتی دہشت گرد ہے جو فرقہ پرستی کی آگ جلاتا، پھیلاتا اور اس پر مٹی کا تیل ڈالتا جا رہا ہے۔ کراچی مہاجروں کا شہر ہے۔ یہ مہاجر موومنٹ کے رہنما کے طور پر متعارف ہوا۔ سندھی، پنجابی، پٹھانوں، بلوچیوں کے قتال کے کیسوں میں ملوث تھا۔ ملک سے بھاگا، برطانیہ میں سیاسی پناہ لی۔ ہندوستان اور مغربی ممالک سے رابطے بحال کیے۔ ہندوستان اور مغربی ممالک کے ایجنڈے کی تکمیل کا یہ ایک ایسا رکن ہے جو اپنے آپ کو پنج تنی پاکؑ کا پرستار بنا کر پیش کرتا ہے۔ اس کے تمام کام فرعونی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی عاقبت کا وارث بنا پڑا ہے وہ پاکستان اور اہلِ کراچی کی تباہی کا مُجرم ہے۔ وہ پاکستان میں مُسلم اُمہ میں نفرت و نفاق پھیلانے اور عوامی قتال کا مُجرم ہے۔ اپنا اہم رول ادا کرتا جا رہا ہے۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان اور خاص کر سندھ حکومت کو اس مہاجر پرستی فرقہ پرستی کے ایم کیو ایم کے مذموم کردار کو چیک کرنا اور روکنا ضروری ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اقتدار کی خاطر امریکہ سے ملک دشمن خفیہ معاہدے کیے چوہدری ظہور الٰہی، بے نظیر کے قاتل، این آر او کے مجرم ملکی اقتدار پر قابض ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ سیاسی فوجی گٹھ جوڑ کے مجرمانہ المیہ سے گزر رہے ہیں

الف۔ پاکستان اور خاص کر کراچی کو اخوت و محبت کا مرکز بنانے، اعتدال و مساوات قائم کرنے، لسانی اور مسلکی کدورت دور کرنے، عدل و انصاف کے رُوح کو بحال کرنے، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے، اخوت و محبت کا درس جاری کرنے کے اصولوں کی روشنی میں سب سے پہلے کراچی کے قبضہ گروپ، زمین مافیہ، ڈرگ مافیہ، اغوا برائے تاوان مافیہ، کنٹینر مافیہ اور ٹارگٹ کلنگ مافیہ چاہے کسی سیاسی جماعت سے وابستہ ہو ان کو ختم کرنا، پاکستان کی بقا کے لیے ضروری ہیں۔ خاص کر ایم کیو ایم اور دوسری سیاسی جماعتوں کے مُجرموں کا مافیا کا نظام و سسٹم ان کے انڈر گراؤنڈ ذریعہ آمدن بن چکے ہیں۔ ان تمام مافیہ کے مُجرموں کے ٹولہ نے کراچی میں اپنی اپنی اجارہ داری مسلط کر رکھی ہے۔

ب۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا سیاسی حکومتی غدار ٹولہ مُسلم لیگ ق اور الطاف حسین مہاجر مومنٹ کے لسانی ہیرو اور ایم کیو ایم کے رہنما اور ان کے دوسرے ساتھی اور ڈمی اپوزیشن کا ٹولہ، ان غداروں اور مُجرموں کو بلیک لسٹ کرنے، ان کے خلاف بغاوت اور غداری کا کیس چلانے، لال مسجد کی تین ہزار طالبات اور طلبا کا قتال کا کیس دائر کرنے، شمالی علاقہ جات کے مذہب پرست عوام اور ان کی دینی درسگاہوں کے طلبا کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دینے اور وہاں کی آبادی کا فوج کے ذریعے اجتماعی قتال کرنے، امریکہ اور تمام نیٹو کے اتحادی ممالک کی افواج اور خفیہ فوجی تنظیموں کو پاکستان میں داخل کرنے اور ملکی عوام کا قتال کروانے کے مُجرم، شمالی علاقہ جات کے کم و بیش تیس لاکھ بچوں، بوڑھوں، جوانوں، مستورات کو اپنا گھر، کھیت کھلیان چھوڑنے، بھوک ننگ بیروزگاری، تنگ دستی کی اذیتوں میں مبتلا کرنے، ان کو ہجرت کی اذیتوں میں گزارنے، فوج اور عوام کے درمیان نفرت و نفاق کی آگ جلانے کے مُجرموں کو این آر او، یعنی نظریہ ضرورت کے تحت تمام سیاسی حکومتی اور ملک بدر حکومتی مُجرموں کو معاف کرنا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کی خود ساختہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، دوسری سیاسی جماعتیں یا ڈمی اپوزیشن، یا فوجی جرنیل مسٹر کیانی، اس کے کور کمانڈروں اور ملک کی غلام عدلیہ یا ملک کی آزاد عدلیہ بتائے کہ ان کے پاس ملکی آئین میں کوئی ایسا ضابطہ درج ہے۔ جس کی بنا پر ان ملکی ملی غدار مُجرموں کو عام معافی دی جاسکتی ہے۔

پ۔ کیا پاکستانی ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ ان کو معاف کرنا چاہتی ہے یا ان کے خلاف غداری، ملک دشمن پالیسیاں مرتب کرنے، عوام اور فوج میں نفرت و نفاق پیدا کرنے، عوام اور فوج کا قتال کروانے، ملکی معیشت لوٹنے، امریکہ کے ساتھ خفیہ ملک دشمن معاہدے کرنے، ملک کا شمسی ائیر بیس امریکہ اور اس کے نیٹو ممالک کے اتحادیوں کے سپرد کرنے، اور اُن کی چھاؤنی بنانے، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، فوجی جرنیل مسٹر کیانی، چند کور کمانڈر، مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، دوسری سیاسی جماعتیں اور ڈمی اپوزیشن کی باہمی مشاورت سے کہوٹہ پلانٹ کاری پراسسنگ پلانٹ جو ملک کا قیمتی اثاثہ تھا، اس کو امریکہ کے حوالے کرنے کے بارے میں پاکستان کے ۱۸ کروڑ عوام سے ریفرنڈم کے ذریعے پوچھ لیا جائے کہ وہ ان کو معاف کرتے ہیں یا ان کے خلاف ملک دشمنی اور غداری کا کیس دائر کرنا چاہتے ہیں۔

ت۔ چھ ہزار مادہ پرست جاگیردار، سرمایا دار غدار حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تنخواہ ایک مزدور، ایک محنت کش، ایک ہُنر مند، ایک کسان کے برابر مہیّا کرنا، ان کو عام مزدور، محنت کش، ہُنر مند، کسان جیسی رہائش مہیا کرنا، ان سے سرکاری قیمتی گاڑیاں اور تمام سرکاری سہولتیں واپس لینا، ان کو ایک عام شہری کی طرح تمام سہولتیں مہیّا کرنا، عوام کی طرح پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے سفر کرنا، ایک تعلیمی نظام، ایک تعلیمی نصاب، مسجد شریف کو تعلیمی ادارے بنانا، دورِ حاضر کے مطابق جدید علوم رائج کرنا، سرکاری زبان اردو کو قومی زبان بنانا، عوام کی بینائی، سماعت، گویائی، شعور کو بحال کرنا، قرآنِ حکیم کے آئین اور ۱۹۷۳ء کا ملکی آئین کی سرکاری سرفرازی پاکستان میں قائم کرنا، یہ بھی ریفرنڈم کے ذریعے پوچھ لینا ہوگا۔ کہ عوام ملک میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو نافذ العمل کرنا چاہتے ہیں یا امتیازی، طبقاتی مخلوط نظامِ حیات جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

ث۔ عمرؓ لا مغرب نے رائج کیا اور ملک کے تمام، بچوں، بوڑھوں، بیروزگاروں، اپاہجوں مرد و زن کو ایک عام آدمی کی ضروریات کے مطابق گزارا الاؤنس جاری کر رکھا ہے۔ حضرت عمرؓ ایک رات عوام کے حالات اور ان کی مشکلات کو دیکھنے کے لیے حسبِ دستور گھر سے نکلے، ایک گھر کے پاس سے گزرے تو ایک بچے کے رونے کی آواز آئی۔ جب وہ واپس آئے تو اس وقت بھی بچے کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ آپؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے ایک عورت کی آواز آئی۔ جب حضرت عمرؓ نے اس عورت سے بچے کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ یہ بچہ کیوں روتا ہے، اس کی وجہ حضرت عمرؓ سے جا کر پوچھو جنھوں نے شیر خوار بچوں کا وظیفہ نہیں لگایا۔ یہ بچہ بھوک کی وجہ سے رو رہا ہے۔ اسی وقت جا کر سرکاری فرمان کے ذریعے تمام شیر خوار بچوں کا وظیفہ جاری کر دیا۔ کیا خلیفۂ وقت اور عام عوام کی ضروریاتِ حیات میں فرق تھا۔ آج یہ قانون تمام مغرب میں نافذ العمل ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۲۔ مسٹر الطاف حسین مہاجر موومنٹ کے لسانی ہیرو یعنی ایم کیو ایم کے رہنما، تو نے اہلِ تشیع اور پنج تن پاک جیسی پاکیزہ ہستیوں کا پرستار ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ یہ تمھاری زندگی کا اہم موڑ ہے۔ درج بالا پنج تن پاکؓ حضرت عمرؓ جیسے ایک غلام کی داستاں اوپر درج ہے۔ اگر تیرے قافلے میں کوئی پنج تن پاک کے ماننے والا موجود ہے تو اس برگزیدہ طیّب ہستی سے درج ذیل سوالات پوچھ لینا اور صاحبِ بصیرت ہستی کے جوابات اسی طرح عوام کو مطلع کر دینا۔ یہ تم پر حسینیؓ قرض اور فرض ہے۔ اس کا جواب دو یا اس مجرمانہ زندگی کو چھوڑ کر اہلِ تشیع اور پنج تن پاکؓ کے غلاموں کے قافلے کا حصہ بن جاؤ اور دورِ حاضر کا (حر) بن کر سامنے آ جاؤ۔

الف۔ کیا قرآنِ حکیم کا آئین حضرت امام حسینؓ کی وراثت ہے یا مغربی جمہوریت اور اس کی سیاسی جماعتوں کے منشور یا تمہاری سیاسی جماعت ایم کیو ایم کا منشور اُن کی وراثت ہے؟

ب۔ کیا قرآنِ حکیم کی الہامی نظام حضور امام حسینؓ کی وراثت ہے یا مغربی جمہوریت کے انسانی تخلیق کردہ برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، اور جیوری پروڈینس کا استحصالی نظام جو تمھاری اور تمھارے حکومتی ٹولہ کی مسلط کی ہوئی قرآنِ حکیم کی بے حرمتی کی گھناؤنی داستاں ہے۔

پ۔ کیا قرآنِ حکیم کا آئین اور حضور نبی کریم ﷺ کا حسنِ خلق اور اسوۂ حسنہ جیسی الہامی، رُوحانی روشنیاں پنج تن پاک کے دلوں کا نور ہیں یا جمہوریت کے استحصالی فلاسفرز کے مذہب کش اخلاقیات کے کالے قوانین سے یہ نور حاصل کرتے ہیں!

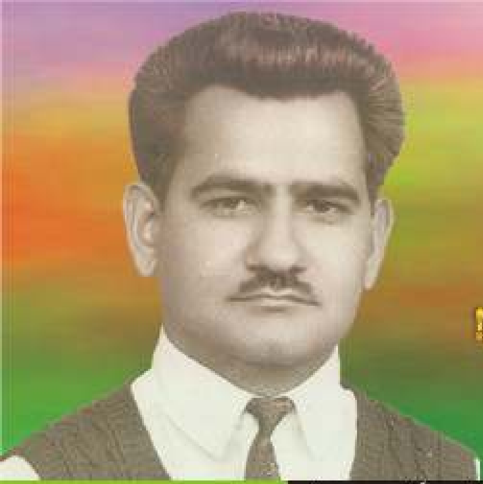
ت۔ کیا پنج تن پاکؓ قرآنِ حکیم کی الہامی کتاب کی سچائی اور صداقتوں کے مظہر ہیں یا جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ جھوٹ، فریب، دھوکہ کے قوانین وضوابط کے پرستار ہیں۔

ٹ۔ کیا پنج تن پاکؓ قرآنِ حکیم کے شرم وحیا والے نظامِ حیات کے رہنما ہیں یا مغربی جمہوریت کے مخلوط تعلیم ومعاشرہ مخلوط حکومت کے فحاشی بے حیائی زنا کاری کے نظام کے پرستار ہیں

ث۔ کیا پنج تن پاکؓ قرآنِ حکیم کے الہامی نظامِ حیات اعتدال ومساوات کے نظام کی پیروی کا درس دیتے ہیں یا جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ طبقاتی نظامِ حیات، آقا وغلام، افسر وماتحت کے طبقاتی امتیازی، استحصالی نظامِ حیات کی پیروی کا راستہ دکھاتے ہیں۔

ج۔ کیا پنج تن پاکؓ قرآنِ حکیم کے الہامی نظامِ حیات عدل وانصاف کے نظام کی پیروی کرتے رہے یا جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ عدل کش، باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت کی پیروی کرنے کا راہ دکھاتے ہیں۔

چ۔ کیا ہم، پنج تن پاکؓ اور قرآنِ حکیم کے الہامی نظامِ عدل کے تحت خلیفۂ وقت اور اس کے نظامِ مملکت چلانے کے پرستار ہیں؟ کیا خلیفۂ وقت اور اُن کے نظامِ مملکت چلانے والے مجلسِ شوریٰ کے ممبران کی ضروریاتِ حیات ایک عام کسان، مزدور، ہنر مند اور عام شہری کے مطابق تھیں یا جمہوریت کے رائج کردہ استحصالی نظامِ حکومت کی طرح ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کو ملکی خزانہ، وسائل، مال ودولت، تجارت، ذرائع آمدن، ان کی شب وروز کی محنت سے کمائے ہوئے زرمبادلہ، ملکی خزانہ اور ملکی وراثتوں سے محروم کر کے جمہوریت کے غاصب حکومتی ٹولہ کے جاگیردار، سرمایہ دار اور ان کی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے کارسرکار چلانے والے معاشی، معاشرتی جمہوریت کے بھیڑیوں کی ملکیت تھیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۲۳۔ **ملک** دشمن قوتیں جانتی ہیں کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم موجود ہے۔کوئی دشمن اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی سکت نہیں رکھتا۔ان کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں کہ **ملک** میں انارکی پھیلائیں، نفاق ونفرت کی آگ بھڑکائیں، قتال کا عمل جاری رکھوائیں، ترقی کا راستہ رکوائیں، پاکستان کے بزدل، نا اہل، ہوس پرست، اقتدار پرست اور غدار سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ کے ذریعے پاکستان کی سالمیت کو تباہ برباد کرنے کا عمل جاری رکھیں۔ دہشت گردی کے روپ میں اسرائیل کی موساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر، انڈیا کی را اور نیٹو ممالک کی تمام خفیہ بدنام زمانہ فوجی تنظیموں کو پاکستان میں داخلے کی اجازت دے کر پاکستانی مُسلم اُمہ کے فرزندان کے قتال کی کھلی چھٹی دے دی۔تا کہ وہ **ملک** کے کونے کونے میں دہشت گردی، بم بلاسٹ، ریموٹ کنٹرول کا کھلے عام استعمال کریں۔حکومتی ٹولہ حقائق چھپانے اور عوام کو دھوکہ دینے کے لیے ذرائع ابلاغ کے ذریعے ان بم بلاسٹوں کو ۱۸ کروڑ ملکی طالبان، دہشت گرد اہل وطن فرزندان کو خودکش حملہ آور کا نام دے کر یہ جھوٹا راگ الاپتے اور ان کا قتال کرتے پھریں۔کراچی۔ بلوچستان اور شمالی علاقہ جات میں فوجی ڈکٹیٹر اور اس کی فوجی ٹیم کی باقیات اور اس کی **ملک** دشمن سیاسی جماعتوں مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے حکومتی دہشت گردوں نے ان غیر ملکی ایجنسیوں کی فوجی تنظیموں سے مل کر **ملک** کو خانہ جنگی کی آگ میں بھسم کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ان **ملک** دشمن عناصر کے پاس پاکستان کی تباہی کا ایک ہی راستہ ہے وہ یہی راستہ ہے کہ پاکستان کو خانہ جنگی کی آگ میں جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا جائے۔اس کی بچت کا بھی ایک ہی راستہ ہے کہ ملکی غدار حکومتی اور فوجی ٹولہ کا خاتمہ کیا جائے۔ **ملک** سے امریکہ، نیٹو ممالک کی افواج اور ان کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کے مُجرمان کو **ملک** بدر کیا جائے۔ **ملک** بھی بچ جائے گا اور **ملک** میں امن بھی بحال ہو جائے گا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت — علامہ اقبالؒ نے باطل نظریات کے پاؤں اپنے خطبوں کے ذریعے اکھیڑ کر رکھ دیے — باب 37 پیرا 1-3

ا۔علامہ محمد اقبالؒ نے قرآنِ حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات، نظامِ حیات، ضابطۂ حیات کی الہامی، رُوحانی روشنیوں کو اپنی شاعری، اپنے خطبوں، لیکچروں، تقریروں کے ذریعے دنیائے عالم میں پھیلایا اور دنیا بھر میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔قرآنی منشور، آئین، نظریات سے اسلامی ممالک اور دنیائے عالم کا رخ قرآن فہمی کی طرف مبذول کروا دیا اور قرآنِ حکیم کے الہامی افکار سے دنیائے عالم اور خاص کر دنیائے اسلام کے ممالک کی توجہ دینِ محمدی ﷺ کی طرف مبذول کروائی۔

۲۔دنیا بھر میں مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں اور دوسرے بین الاقوامی نظریات کے پاؤں اکھیڑ کر رکھ دیے۔قرآنی تعلیمات سے دنیائے عالم اور خاص کر عالمِ اسلام کو دینِ ابراہیم علیہ السلام کی عظمت سے روشناس کروایا۔عالمِ اسلام کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا۔جس سے مسلمان ممالک میں طوقِ غلامی کی زنجیریں ٹوٹنی شروع ہو گئیں اور آزادی کے پرچم تمام اسلامی ممالک میں لہرانے لگے۔ان کے سخن جہالت کے گھپ اندھیروں میں روشنیاں پھیلانے لگے۔ان کا کلام دینِ ابراہیم علیہ السلام کے چراغ کا نور، وہ اسرار و رموز کی شمع کا روشن الاؤ، وہ بھٹکی ہوئی مخلوقِ خدا کی رہنمائی کرنے والا ہدی خواں، وہ اخوت و محبت کا پیامی، وہ صداقتوں کی شمع کا مسالچی، وہ نورِ بصیرت کو عام کرنے والا، وہ دنیا کی بے ثباتی کے راز کھولنے والا، وہ مونس خلق کے بجھے چراغ جلانے والا، وہ توحید و رسالت کے نغموں سے فضائیں معطر کرنے والا، وہ مخلوقِ خدا کے دلوں میں اترنے والا، وہ ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے والا مخلوقِ خدا کے لیے رشد و ہدایت کے چراغ جلاتا رہا۔دلوں میں نورِ بصیرت کی شمع روشن کرتا رہا۔

۳۔۱۹۳۰ء کو الہ آباد کے مقام پر مُسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبہ میں ہندوستانی مسلمانوں کے لیے ایک آزاد مُسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔ملی جذبہ بیدار کیا۔مصورِ پاکستان کا خطاب پایا۔اِسلام اور اس کی تعلیمات کے موضوعات پر اپنے افکار و نظریات پیش کیے اور ان کا پرچار زندگی بھر جاری رکھا۔اِسلامی معاشرے کی بنیاد توحید و رسالت پر قائم ہے۔توحید و رسالت سے مراد کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، خدا کے بعد رسالت مآب ﷺ کا مقام ہے۔اِسلامی معاشرے کی بنیاد تقویٰ و توکل، اخوت و محبت، ایثار و نثار، سادگی و شرافت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، امانت و دیانت، پاکیزگی و طہارت، جیسی عالمگیر خوبیوں اور اعلیٰ اخلاقی اقدار پر مشتمل ہے۔اِسلام نے بت پرستی کا طلسم توڑ کر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کی۔ اِسلام نے ذات پات، براہمن و شودر، افسر و ماتحت، حسب و نسب اور رنگ و نسل کے طبقاتی تمام امتیاز ختم کیے۔تقویٰ کو عزت کا معیار تسلیم کیا۔اِسلام نے امیر غریب، کالے گورے، عربی عجمی، حسب و نسب کا فرق مٹا کے رکھ دیا۔خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے شعور کو پھر سے تازہ کیا۔انسانی رتبہ کو جلا بخشی۔دنیا کی بے ثباتی کا بھولا ہوا سبق ایک بار پھر یاد کروایا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۴۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات نے اہلِ اسلام کو دنیا کی تہذیب کا شاہکار بنا کر رکھ دیا۔ جذبۂ اخوت و محبت، ایثار و نثار نے بنی نوع انسان کو ایک خاندان کی شکل میں بدل کر رکھ دیا۔

۵۔ اسلام، سلامتی اور اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا دین ہے۔ قانون کی نظر میں سب شہری برابر ہیں۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور عطا کیا۔ قرآنِ حکیم، احادیثِ مبارکہ، سنتِ رسول ﷺ دینی تعلیمات کے ماخذ ہیں۔

۶۔ ان کی تعلیمات کی روشنی میں ملّت اسلامیہ اپنے آفاقی اور ہمہ گیر اصولوں کی وجہ سے ایک عالمگیر تہذیب کی خالق بنتی ہے۔ عدل و انصاف اور مساوات اس ملّت کی پہچان بن جاتی ہے۔ حاکم و محکوم، آقا و غلام، براہمن و شودر کے طبقات ختم کرتی ہے۔ سب قانون کی نظر میں ایک ہو جاتے ہیں۔ خلیفۂ وقت بھی اپنے اعمال کا عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ اسلام کا اخلاقی ضابطۂ حیات معاشرے کو اخلاقی اقدار کا گہوارا بنا دیتا ہے۔

۷۔ ہر فرد تقوٰی توکل، سادگی، شرافت، امانت و دیانت، سچائی و صداقت، اخوت و محبت، پیار و شفقت، عفو و درگزر اور دیگر اعلیٰ اخلاق اور اسوہ حسنہ کا پیکر بن کر ابھرتا ہے۔ ہندوؤں کے نظریات، توحید پرستی اور بت پرستی، اخلاقیات، ثقافت، ازدواجی زندگی اور نظام ستی کا سسٹم، گائے مسلمان ذبح کر کے کھاتے ہیں اور وہ اس کی پوجا کرتے ہیں، کی وجہ سے ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ مُسلم اُمہ کے لیے ایک الگ ملک کی ضرورت ہے تاکہ مُسلم اُمہ ان کی نسلیں قرآنِ حکیم، احادیثِ مبارکہ، سنتِ رسول ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے کردار و تشخص کی نشوونما کر سکیں۔ جس سے شرفِ انسانی سے متعلق، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، امانت و دیانت، ایثار و نثار، عدل و انصاف، عفو و درگزر کے درس جاری ہو سکیں۔ آقا و غلام، امیر و غریب، برہمن و شودر کا طبقاتی نظامِ حیات ختم کر کے ایک عالمگیر کردار و تشخص پر مشتمل معاشرہ تیار کرنا ہوگا، جو اخوت و محبت کی معطر خوشبوؤں کو دنیائے عالم میں پھیلا سکے۔

۸۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے خطبات میں انگریزوں، ہندوؤں اور اقوامِ عالم کو آگاہ کیا کہ ہندو اور مُسلم اُمہ کے نظریاتی اختلافات اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ دونوں اقوام الگ الگ نظامِ حیات، عقائد نظریات سے تعلق رکھتی ہیں۔ جس کی بنا پر اہلِ ہند کے مسلمانوں کو ایک الگ ریاست کی ضرورت ہے۔ بنیادی اختلافات کے اختصاری نقاط درج ذیل ہیں:

۹۔ ہندو بتوں کو پُوجتے ہیں اور مسلمان بت شکن ہیں اور توحید پرست ہیں۔

۱۰۔ ہندوازم میں چار طبقات پر مشتمل براہمن اور شودر کا نظامِ حیات موجود ہے۔ جبکہ اسلام طبقات کُش نظامِ حیات کا داعی ہے۔ کسی کو کسی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے بہترین دینی اوصاف عمدہ اعمال کے۔ مالی وسائل، مال و دولت، مادی طاقت کی برتری امتیازی مقامِ حُرمت دے نہیں سکتی

۱۱۔ ان کی عبادات مندر و مسجد میں ادا کی جاتی ہیں۔ یعنی عبادت گاہیں بھی مختلف ہیں۔ ہندو گائے کو گائے ماتا پکارتے اور اس کی پوجا کرتے ہیں اور مسلمان گائے کو ذبح کر کے کھاتے ہیں۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



۱۲۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کا ازدواجی نظامِ زندگی بھی ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ہندو عورتیں رسمِ ستی کی پابند ہے جبکہ مسلمان مستورات کو دوسری شادی کی اجازت ہے۔

۱۳۔ ہندو مُردے کو جلاتے ہیں اور مسلمان مردے کو دفن کرتے ہیں۔

۱۴۔ یہ وہ اصل حقائق اور وجوہات تھیں جن کی بنیاد پر ان دو اقوام کے لیے الگ الگ **ملک** کا ہونا ضروری تھا کہ وہ اپنے نظریات کی روشنی میں اپنی اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کریں اور اپنے نظریاتی ضابطۂ حیات کے مطابق اپنا معاشرہ اور حکومت تشکیل دے سکیں۔

۱۵۔ ان بنیادی نظریات کے تضاد کی بنیاد پر پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا۔

۱۶۔ کیا پاکستان جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات، طبقاتی تعلیمات، ہارس ٹریڈنگ کے سیاسی مُجرمانہ نظامِ حکومت، سیاسی نظریہ ضرورت کے کالے قوانین تیار کرنے کے لیے بنایا گیا تھا؟ کیا ایسے قوانین بنانے والا سیاسی اور فوجی ملکی، دینی غدار ٹولہ واجبُ القتل نہیں؟

۱۷۔ کیا پاکستان مارشل لا کے باطل نظامِ حکومت کے غاصب، ملکی ملی غدار، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے فوجی کمانڈر اور چند کور کمانڈروں نے نواز شریف کی منتخب حکومت کو گن پوائنٹ پر ختم نہیں کیا تھا؟ کیا وہ اس منتخب حکومت کو ختم کرنے کے مُجرم اور واجبُ القتل نہیں؟

۱۸۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے ساتھی کور کمانڈر **ملک** کے غدار تھے یا نہیں، جنھوں نے **ملک** وملّت پر بلا جواز مارشل لا لگایا تھا؟ امریکہ کے ساتھ **ملک** دشمن معاہدے کیے جن کی سزا کم از کم سزائے موت تھی۔ کیا ان کو ۱۸ کروڑ عوام نے معاف کیا یا فوجی مُجرموں کو سیاسی مُجرموں نے معاف کیا ہے؟

۱۹۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈروں کے غدار ٹولہ نے خود ساختہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق کو تیار کیا اور ایک ڈمی اپوزیشن بنا کر مُجرمانہ حکومت کرنا شروع کر دی۔ کیا غدار فوجی اور سیاسی حکومتی ٹولہ کے تمام خفیہ امریکی معاہدے کالعدم قرار دینے نہیں چاہیئے؟ کیا مُسلم لیگ ق کا سیاسی حکومتی ٹولہ اور اس کی ڈمی اپوزیشن کے ممبران فوجی ڈکٹیٹر کے ساتھ مل کر **ملک** کے ساتھ غداری کے جرم میں برابر کے شریک نہ بنے؟ کیا یہ تمام غدار فوجی اور سیاسی مُجرم ٹولہ کی سزا موت نہیں ہے؟ کیا ان فوجی اور سیاسی مُجرم ٹولہ کے خلاف کسی سیاسی جماعت یا سیاسی رہنما یا کسی فوجی جرنیل نے ان کے خلاف غداری اور پاکستان کی عوام کی منظوری کے بغیر امریکہ کے ساتھ **ملک** دشمن معاہدے ختم کرنے کا کوئی کیس دائر کیا ہے؟ اب یہ کیس عوامی عدالت میں پہنچ چکا ہے۔

۲۰۔ کیا ملکی خزانہ لوٹنے کے لیے حقوقِ نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومت میں شامل کرنے کا بل اسی فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مُجرم سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق اور ڈمی اپوزیشن نے مل کر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے خلاف فوج کی گن پوائنٹ پر پاس نہیں کیا تھا؟



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۱۔ کیا اس ملکی خزانہ اور قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف استحصالی قانون کو فوری طور پر کالعدم قرار دینا حکومتی ٹولہ، اپوزیشن لیڈران اور اہلِ وطن مُسلم اُمہ کا دینی فریضہ نہیں؟

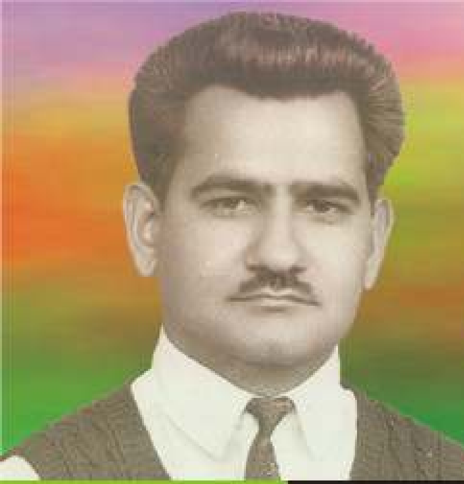
۲۲۔ کیا ایسا قانون بنانے والے قرآنِ حکیم کے باغی اور ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا خزانہ، وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن لوٹنے کے مُجرم اور واجب القتل نہیں؟

۲۳۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کا فوجی کمانڈر، اس کے چند کور کمانڈرز اور ان کی تخلیق کردہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن کے ممبران نے فوج کی گن پوائنٹ پر مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ کا قرآنِ حکیم کی تعلیمات، نظریات، منشور، آئین اور ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مُسلم اُمہ کی مرضی کے خلاف دینی اور دنیاوی استحصالی قانون فوج کی گن پوائنٹ پر پاس کر کے قرآنِ حکیم کی بےحُرمتی اور مُسلم اُمہ کو بےدین بنانے کے جرم کا ارتکاب نہیں کیا؟ کیا وہ واجب القتل نہیں! کیا ان کو معاف کیا جا سکتا ہے؟ کیا جمہوریت کے مخلوط تعلیمی نظام کے ذریعے طالبات کو فحاشی بےحیائی بدکاری، زنا کاری کے نظام کا حصہ بنانا مُسلم اُمہ کو جائز ہے۔ کیا ایسا تعلیمی نظام مسلمانوں کے نظام کا حصہ ہے۔ کیا چند بےدین مستورات کو ٹی وی کے ذریعے فحاشی، بےحیائی، پھیلانے کی اجازت ہونی چاہیے۔ کیا یہ اسلامی تہذیب کا حصہ ہے۔

۲۴۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے چند کور کمانڈرز اور ان کی تیار کردہ سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق اور ڈمی اپوزیشن کے ممبران نے مخلوط تعلیم مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ کے ذریعے فحاشی بےحیائی، بدکاری، زنا کاری کے نظام کو عام نہیں کیا۔ کیا مُجرموں کو قانونی تحفظ فراہم نہیں کیا؟

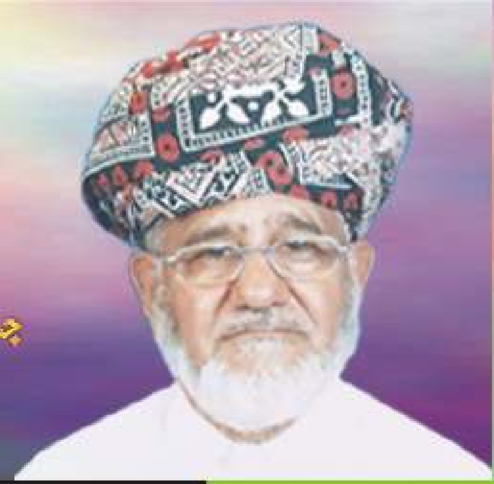
۲۵۔ کیا کوئی فوجی ڈکٹیٹر یا اس کے کور کمانڈرز قرآنِ حکیم کے نظریات یا نظامِ حیات کو بدل کر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر ایسا دینی استحصالی قانون مسلط کر سکتا ہے۔ کیا یہ فوجی اور سیاسی حکومت ٹولہ ملک و ملّت کے مُجرم نہیں اور واجب القتل نہیں؟

۲۶۔ کیا اس قانون کو فوری طور پر منسوخ کرنا حکومت کا فرض نہیں؟ اگر یہ ایسا نہیں کرتے تو ان کے اور حکومتی ٹولہ کے خلاف ۱۸ کروڑ اہلِ وطن مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر احتجاج، جہاد اور دینی نظامِ حیات بحال کروانا واجب و فرض نہیں! کیا ملالہ اور دوسری طالبات پر دہشت گرد حملہ حکومتی ٹولہ نے جمہوریت کے فحاشی، بےحیائی، بدکاری، زنا کاری کے مغربی کلچر کو پھیلانے اور اس کو تحفظ دینے کے لیے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت نہیں کروایا۔ اصل بات یہ ہے کہ پاکستان کا شمالی علاقہ جات کے لوگ مذہب سے زیادہ قریب ہیں۔ امریکہ اور نیٹو کا مادہ پرست جمہوریت کا پروردہ ٹولہ اپنے خفیہ معاہدے کی تکمیل کر رہا ہے۔ دینِ ابراہیم کے پیغمبران کی تعلیمات اخلاقیات والی تہذیب کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ مستورات کی تعلیمات پر کون اعتراض کرتا ہے۔ اعتراض تو مخلوط تعلیمی نظام پر ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

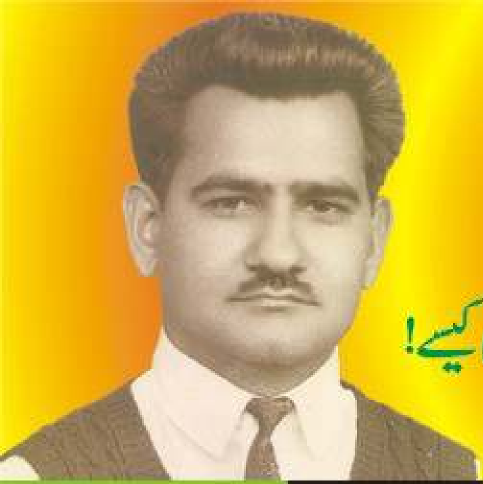
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۲۷۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا فوجی کمانڈر اس کے چند کور کمانڈرز اور اس کا تیار کردہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور اپوزیشن کے ممبران نے ۴۹ فیصد مردوں اور ۵۱ فیصد مستورات کی آبادی کے کوٹہ کے مطابق حکومتی ٹولہ کے مرد و زن، ملکی حکومت پر مسلط ہو نہیں چکے۔ کیا ان کے ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد مستورات نے مل کر ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت، زر، زن، زمین پر قبضہ کر نہیں لیا۔ فوج کی گن پوائنٹ پر ان حکومتی ٹولہ کے مرد و زن نے ۱۸ اکروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو قیدی، غلام، محکوم بنا نہیں لیا؟ کیا اس مرد و زن کے مجرم حکومتی ٹولہ نے ۱۸ اکروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کے ملکی وسائل اور خزانہ پر ڈاکہ ڈال نہیں لیا! ۔ کیا ملک کی تمام سیاسی جماعتیں اس استحصالی قانون کو پاکستان میں نافذ کر کے مالی استفادہ کر نہیں رہیں۔ کیا ۱۸ اکروڑ غریب کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عوام الناس انکے اخراجات برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ کیا حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن لیڈران قرآنِ حکیم کے آئین، تعلیمات، نظریات، اخلاقیات کے خلاف مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی جنگ میں شامل ہو نہیں چکے؟ کیا اس ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے استحصالی قانون کے تحت ملکی خزانہ اور ملکی ملکیتیں حکومتی ٹولہ کی مستورات اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کی وراثت بن نہیں چکی؟ کیا اس مخلوط حکومتی ٹولہ نے اہل اسلام کا دین اور دنیا لوٹ نہیں لی۔ کیا حکومتی ٹولہ دہشت گرد ہے یا ۱۸ اکروڑ مسلم امہ کے فرزندان دہشت گرد ہیں۔ اس کا تدارک کون کرے گا۔ ۱۸ اکروڑ عوام یا یہ غاصب قرآن حکیم کے آئین کا باغی استحصالی حکومتی ٹولہ؟

۲۸۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ ملک و مِلت کو قیدی بنانے، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے ذریعے ملکی خزانہ اور ملکی وسائل لوٹنے کا مُجرم نہیں؟ کیا فوجی اور سیاسی حکومتی ٹولہ قرآنِ حکیم کے نظریات اور نظامِ حیات کے خلاف اس جرم کی وجہ سے واجب القتل نہیں؟

۲۹۔ کیا اس حقوق نسواں کا قانون جو قرآنِ حکیم کے نظریات کے خلاف اور فوجی غدار حکومتی ٹولہ کی گن پوائنٹ پر مسلط کیا گیا تھا اس کو منسوخ کرنا موجودہ حکومت کا فرض نہیں؟ اگر یہ ایسا نہیں کرتے تو ان کے خلاف جہاد کرنا ۱۸ اکروڑ اہلِ وطن مُسلم اُمہ پر واجب نہیں؟ تا کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں قرآنِ حکیم کی حُرمت بحال کی جا سکے اور ملکی خزانہ کو ان معاشی، معاشرتی مرد و زن حکومتی دہشت گردوں اور رہزنوں سے محفوظ کیا جا سکے۔ انسانوں کا بنایا ہوا قانون قرآن کے قانون پر نافذ العمل کرنا اور فوج اور حکومتی ٹولہ کی گن پوائنٹ پر مُسلم اُمہ پر نافذ العمل کرنا۔ ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ کے ذریعے ملکی خزانہ لوٹنا، عوام کو بھوک ننگ میں مبتلا کرنا، مُسلم اُمہ کا ایک بہت بڑا المیہ نہیں ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | **علامہ اقبالؒ نے باطل نظریات کے پاؤں اپنے خطبوں کے ذریعے اکھیڑ کر رکھ دیئے** | **باب 37 پیرا 35-30**

۳۰۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا کمانڈر اور اسکے چند کور کمانڈرز نے بے نظیر کو قتل کرا دیا بے نظیر نے اپنے قاتلوں کی نشاندہی قتل ہونے سے قبل ہی کر دی تھی۔ مسٹر آصف علی زرداری کے اپنی بیوی کے ساتھ خانگی حالات درست نہ تھے۔ وہ بھی مشکوک کردار ہے۔ ورنہ اس کے دورِ حکومت میں مجرموں کے خلاف باضابطہ کاروائی نہ ہوتی یہ کیسے ممکن ہے؟

۳۱۔ مسٹر آصف علی زرداری جو کرپشن کے لحاظ سے بدنام زمانہ اور ملک لوٹنے والا مجرم اور مسٹر ٹن پرسینٹ کے نام سے مشہور تھا۔ اس کے ساتھ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے معاملات طے کرنے کے بعد اس کے تمام قتال کے کیس، سرے محل کا کیس، سوئس بنکوں کے کیس ختم کر ڈالے۔

۳۲۔ مسٹر زرداری کی خاطر ایم این اے اور ایم پی اے کی بی اے کی ڈگری کی پابندی کو ختم کر کے میٹرک کر دی۔ تمام ملک بدر سیاستدانوں کو بھی اجتماعی معافی نامہ جاری کر دیا۔ اس وجہ سے کوئی سیاسی جماعت اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے نظریہ ضرورت کے مُجرمانہ قانون کے خلاف آواز نہ اٹھا سکی۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس چوہدری افتخار نے نظریہ ضرورت کے کالے قانون کے خلاف کیس کی سماعت جاری کر رکھی ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں کے مُجرم ایک طرف ہیں۔ فوج ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔ جن کے پاس ملک کی حکومت موجود ہے۔ عدلیہ ان کے سامنے بے بس ہو چکی ہے اور عدلیہ کا مذاق اُڑاتے آ رہے ہیں۔ جمہوریت کے رہزن، لٹیرے، قاتل ملک بدر سیاستدانوں سے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ملکی غدار نے اپنی جان بچانے کی خاطر ان ملکی مُجرموں سے سودا بازی کی۔ نظریہ ضرورت کے کالے قانون کے تحت تمام مجرموں کے لوٹ کھسوٹ اور قتال کے کیس معاف کیے۔ ملک کے سب سے بڑے مُجرم کے حوالے ملک کی حکومت کی اور اپنی جان بخشوا کر برطانیہ چلا گیا۔

۳۳۔ مسٹر آصف علی زرداری کو الیکشن میں کامیاب کروایا گیا۔ تمام مُجرم اور ملک بدر اپوزیشن کے سیاسی ارکان کو ساتھ ملایا۔ وفاق میں پیپلز پارٹی کی حکومت بنا دی۔ مسٹر کیانی فوجی جرنیل جو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا ساتھی تھا، فوج کی سربراہی اس کے اور اس کے کور کمانڈرز کے سپرد ہی رہی۔ اس کے چند ملکی غدار کور کمانڈروں کو تحفظ فراہم کر دیا جو اس کے جرائم میں برابر کے شریک تھے۔

۳۴۔ پنجاب میں مُسلم لیگ ن، سرحد میں اسفندیار ولی، سندھ میں الطاف حسین اور ان کی سیاسی جماعت ایم کیو ایم کو ساتھ ملایا، بلوچستان میں بگٹی خاندان کے مخالفین کو حکومت میں شامل کر لیا۔ جمہوریت کے باطل، غاصب، آمرانہ نظام حکومت کا سیاسی فوجی حکومتی غدار ٹولہ، اقتدار کا بھوکا، ہوسِ زر کا پیاسا، زندگی کے انجام کو بھولا ہوا، ایک دفعہ پھر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا۔ ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو حکومت میں شامل کر کے ملکی خزانہ لوٹ لیا۔

۳۵۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے قریبی ساتھی جنرل کیانی، اس کے چند کور کمانڈرز کا فوجی ٹولہ اس نورا کشتی کے ذریعے فوج اور ملک کی حکومت پر ویسے ہی مسلط رہا۔ امریکی پالیسیاں اسی طرح جاری رہیں ملک ایک خوفناک المیہ سے گزر رہا ہے۔ اس مُجرم فوجی، سیاسی ٹولہ کے خلاف آواز اٹھانا، حقائق کو سامنے لانا میڈیا کا فرضِ اوّلین ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۶۔ پرویز مشرف کا ہمنوا، ہم پیالہ فوجی جرنیل مسٹر کیانی، اس کے چند کور کمانڈر، آصف علی زرداری، سرحد سے اسفند یار ولی، سندھ سے ایم کیو ایم کے الطاف حسین، پنجاب سے شہباز شریف، بلوچستان سے بگٹی خاندان کے خلاف سیاستدانوں پر مشتمل مُجرم حکومتی ٹولہ ملک پر مسلط کر دیا گیا۔

۳۷۔ پرویز مشرف سابقہ فوجی ڈکٹیٹر ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے طالبان سے اپنی جان بچا کر برطانیہ پہنچ گیا اور اب برطانیہ میں بیٹھ کر اپنی، امریکہ اور مغربی ممالک کے نیٹو فورسز کے تمام معاملات جو پاکستان سے وابستہ ہیں۔ ان کی دیکھ بال اور ان کا تحفظ جنرل کیانی کے ذریعے کرتا آ رہا ہے۔

۳۸۔ اس کے علاوہ وہ ملک اور ملک کی سیاست پر اپنے سابقہ ماتحت فوجی جرنیل اور اپنے کور کمانڈروں اور آصف علی زرداری بدنام زمانہ مُجرم کی خود ساختہ پیپلز پارٹی مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کے ذریعے کنٹرول کیے بیٹھا ہے۔ امریکی پالیسیاں، ڈرون حملے، امریکہ اور نیٹو کی فورسز اور ان کی خفیہ ایجنسیوں کے ٹرینڈ فوجی، حملے تو خود کرتے ہیں اور طالبان کے نام منسوب کر دیتے ہیں۔

۳۹۔ اسی پرویز مشرف ملکی غدار نے امریکی پالیسی جاری رکھنے کے لیے فوجی جرنیل مسٹر کیانی کی تین سال کی بہترین کارکردگی کی بنا پر نوکری کی میعاد بڑھائی ہے۔ اُسی کا کارنامہ ہے کہ اس نے اپنی ذاتی سیاسی پارٹی مُسلم لیگ (جو کافر لیگ، کیونکہ اس جماعت نے قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف حقوق نسواں کا قانون پاس کر کے اپنے ہی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو مخلوط حکومت کا حصہ بنا دیا۔ کنجر لیگ کیونکہ اس سیاسی حکومتی جماعت نے مخلوط تعلیم مخلوط حکومت مخلوط معاشرہ کا قانون مسلط کر کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظام ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں پر مسلط کر کے تمام ملک کو ریڈ لائیٹ ایریا میں بدل دیا۔ قاتل لیگ۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے سیاسی رہنما ہمیشہ اس سیاسی جماعت کو قاتل لیگ کے نام سے پکارتے چلے آ رہے ہیں۔ کیونکہ وہ اس جماعت کو مسٹر بھٹو کا قاتل سمجھتے ہیں) کے نام سے شہرت یافتہ تھی اور جو ملکی ملی مُجرم تھی، جس کو بلیک لسٹ کرنا تھا اس کو دوبارہ حکومت کا حصہ بنا دیا ہے۔ امریکہ کی تمام پالیسیاں اسی طرح جاری و ساری ہیں۔

۴۰۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا ساتھی فوجی کمانڈر اس کے چند کور کمانڈر اور اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق جو لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کے معصوم و بے گناہ طلبا، طالبات کے اجتماعی قتال کے مُجرم تھے۔ نظریہ ضرورت کے مُجرمانہ قانون کے مطابق وہ اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان کی عدالت میں وہ مُجرم ہیں اور واجب القتل ہیں۔

۴۱۔ اس کے بعد شمالی علاقہ جات میں پولیس، رینجر، افواج کے ذریعے بے گناہ، معصوم، بے ضرر لاتعداد انسانوں کا قتال کرنے والے مُجرم نظریہ ضرورت کے کالے قوانین کے تحت جانیں بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ مُجرم ہی مُجرموں کو معاف کرتے رہے ہیں۔ ان ملکی، ملی جرائم کا تدارک ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ نے کرنا ہے۔ اہلِ بصیرت افراد پر ملّت کی رہنمائی کرنا فرض ہے۔

۴۲۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے چند کور کمانڈر اور سیاسی حکومتی مُجرم ٹولہ (مُسلم لیگ ق) جنھوں نے اس خانہ جنگی میں اہلِ وطن بچوں، بوڑھوں، جوانوں، مائی بہنوں اور انمول فوجی جوانوں کا قتال کروایا۔اس خانہ جنگی کے سانحہ کے ملکی ملی غدار مُجرموں نے اپنی جان بچانے کے لیے ملک کے اندر اور ملک بدر مُجرموں نے آپس میں سودا بازی طے کی۔ملک وملّت کے غدار مُجرموں نے ملک بدر تمام سیاسی جماعتوں کے چھوٹے، بڑے ملی مُجرموں کے ساتھ سودا طے کرنے کے بعد ملک میں نظریہ ضرورت کا کالا قانون نافذ العمل کردیا۔تمام قتال وجرائم کے کیس ان مجرموں کے معاف ہو گئے۔

۴۳۔اس کی روشنی میں پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے ملک بدر مُجرموں کو عام معافی دے دی۔جس میں آصف علی زرداری سرفہرست تھا اس کے رشوت، کمیشن، قومی خزانہ لوٹنے بھرے محلوں، سوئس بنکوں کے کروڑوں ڈالروں کے کیسوں اور تمام قتال کے کیسوں کی کھلے عام معافی دے دی گئی۔اس کے علاوہ اس ملکی ملی مُجرموں کو اقتدار اور حکومتیں بھی مہیا کر دی گئی۔

۴۴۔اسی نظریہ ضرورت کے تحت نواز شریف جس کی منتخب حکومت پر اس فوجی ڈکٹیٹر نے شب خون مار کر جلا وطن کیا تھا، وہ بھی ملک واپس آ گیا۔چاہیے تو یہ تھا کہ حکومت اس کو واپس کی جاتی لیکن امریکہ اور فوجی ڈکٹیٹر نے تو بےنظیر کو قتل کروانا تھا، کروا دیا، آصف علی زرداری کو حکومت میں لانا تھا لے آئے۔ملک کو جرائم کدہ اور جیل خانہ بنانا تھا بنا دیا ہے۔حقوق نسواں کے نام پر خزانہ پر ڈاکہ ڈالنا تھا ڈال لیا۔اور ۱۸ کروڑ مسلم، ان کی نسلیں کو حکومتی ٹولہ کے مرد و زن کا محکوم بنانا تھا بنا دیا۔ان کے خلاف احتجاج وجہاد کرو، حکومتی ٹولہ کے مُجرموں کا حساب بے باک کردو ملک وملّت بچ جائیں گے۔

۴۵۔اس طرح ان ملکی ملی مُجرموں نے اس حکومت کے عوض اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے فوی کمانڈر اور چند کور کمانڈروں اور اس کی سیاسی جماعت مُسلم لیگ ق کے ملک ملی غدار ٹولہ کے تمام جرائم کو معاف کر دیا۔یاد رکھو۔اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا فوجی کمانڈر، اس کے چند کور کمانڈرز، مُسلم لیگ (ق) اور اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتیں جو ملکی غدار کی حکومت کا حصہ رہیں، وہ سب ملکی ملی مُجرم اور اس خانہ جنگی کی ذمہ دار ہیں اور وہ اس عوامی قتال اور فوجی جوانوں کے قتال کے بھی مُجرم ہیں۔عوام بیدار ہو چکے ہیں یہ تمام غدار واجب القتل ثابت ہو چکے ہیں۔

۴۶۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، فوجی کمانڈر اس کے چند کور کمانڈرز، مُسلم لیگ (ق) اور اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتیں جو فوجی غدار کی حکومت کا حصہ رہیں فوج اور عوام کے درمیان خانہ جنگی کی آگ بھڑکانے والوں، ملکی زمین، شمسی ایئر بیس، ہر قسم کی فوجی سہولتیں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو مہیا کرنے والوں، اپنے افغانی مُسلم بھائیوں کو ڈیزی کٹر بموں، نائٹروجن بموں اور مہلک ہتھیاروں سے قتال کروانے والوں کو پاکستان کی ۱۸ کروڑ عوام کی مرضی اور خواہش کے خلاف کون معاف کر سکتا ہے۔یہ تمام مجرم عوام کی نظر میں تو واجب القتل ہیں۔ان پر کیس کون چلائے گا۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۷۔ پاکستان میں غیر ممالک کی بلیک واٹر جیسی خفیہ ایجنسیوں کی سپاہ کو اپنے ملک میں داخل ہونے اور عوام کا قتال کرنے کی اجازت دینے والوں کو کون معاف کر سکتا ہے۔ اپنے ہی فوجی جوانوں اور عوام کا اس خانہ جنگی کے ذریعے ایک دوسرے کا قتال کروانے والوں اور آپس میں نفرت کی آگ لگانے والوں کو کون معاف کر سکتا ہے۔ یہ تو واجب القتل ہیں۔ عوامی عدالت اس کا فیصلہ کرے گی۔

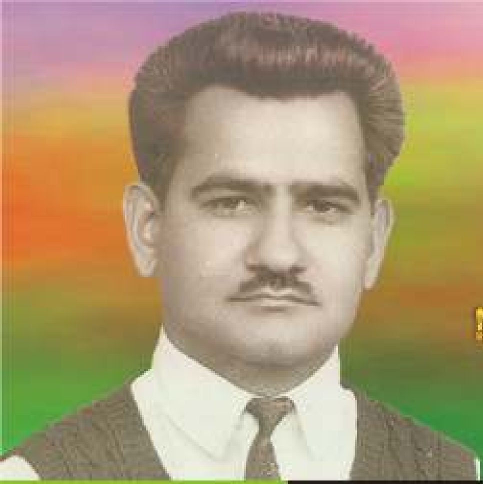
۴۸۔ امریکہ، اس کے اتحادی ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کی سپاہ، ان کے جدید اسلحہ سے اپنے عوام کو طالبان کا نام اور دہشت گرد کا لیبل لگا کر قتال کروانے والوں کو کون معاف کر سکتا ہے۔

نمبر ۴۰۔ عوام اور فوج کے درمیان جنگ چھیڑنے، فوج کی بیرکوں، ان کے ٹریننگ سنٹروں، ان کے جی ایچ کیو کے اندر جا کر ان کا قتال کروانے والوں، فوج اور عوام کے درمیان نفرت پیدا کرنے والوں کو کون معاف کر سکتا ہے۔ یہ سبھی واجب القتل ہیں۔ کیا فوج اور عوام کے درمیان یہ خانہ جنگی ختم ہوئی ہے یا جاری ہوئی ہے۔ عوامی عدالت اس کا فیصلہ کرے گی سپریم کورٹ ایسا نہیں کر سکتی۔

۴۹۔ مسٹر آصف علی زرداری، ایک بدنام زمانہ کمیشن خور، ملکی خزانہ لوٹنے والا، مسٹر ٹن پرسنٹ کی شہرت پانے والا، سرے محل جیسے انمول قیمتی اثاثے خریدنے والا، سوئس بنکوں میں اربوں ڈالرز کی رقمیں جمع کرنے والا، انسانی قتال جیسے جرائم کرنے والا، مرتضیٰ بھٹو کا قاتل، بے نظیر بھٹو کے قاتلوں سے معاونت کرنے والا مجرم، معاشی معاشرتی قتال میں ملوث دہشت گرد کو، ایک دوسرا ملکی غدار، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا فوجی کمانڈر اور چند کور کمانڈرز، اس کی مُسلم لیگ (ق) اور اس کا اپوزیشن کا حکومتی ٹولہ ایسے ملکی سیاسی مجرموں کو نظریہ ضرورت کے کالے قانون کے تحت کیسے معاف کر سکتا ہے۔ یہ تمام سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے مجرم ہیں اور واجب القتل ہیں۔

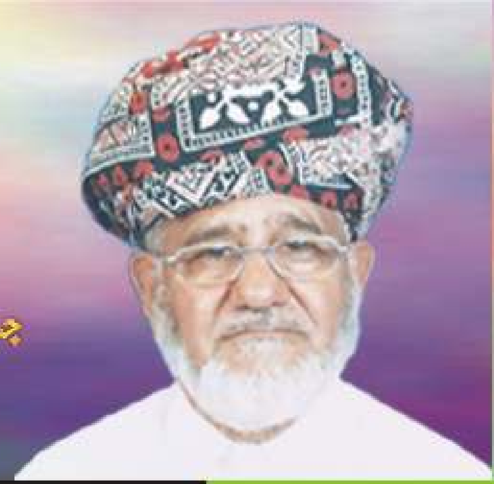
۵۰۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈرز، مُسلم لیگ (ق) اس کی اپوزیشن کی غدار ٹیم کون ہوتی ہے۔ جو آصف علی زرداری کی خاطر ایک ایم این اے یا صدرِ مملکت کی بنیادی تعلیم بی اے سے کم کر کے میٹرک کر دے۔ میٹرک پاس اردلی، میٹرک پاس سپاہی، میٹرک پاس گن مین، میٹرک پاس کلرک، میٹرک پاس صدرِ مملکت کا تعلیمی معیار کون مقرر کر سکتا ہے؟

۵۱۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈرز، مُسلم لیگ (ق) اس کے اپوزیشن ممبران جو جمہوریت کی سیاست کے روپ میں اقتدار پرست، ملکی غدار، ملّی مُجرموں کا ٹولہ تھا انھوں نے مل کر نظریہ ضرورت کا کالا قانون نافذ العمل کیا۔ آصف علی زرداری جیسے ملک دشمن رہزن، لٹیرے، انسانی، معاشی، معاشرتی قاتل کو کون معاف کر سکتا ہے اور کون صدرِ مملکت بنا سکتا ہے؟



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



۵۲۔ اسی استحصالی قانون کی روشنی میں ملک کے دوسرے تمام سیاسی جماعتوں کے ممبران اور رہنماؤں کے بھی تمام جرائم کے کیس ختم کر دیے تا کہ کوئی سیاستدان اس کالے قانون کے فیصلوں کے خلاف آواز نہ اٹھا سکے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا منتخب حکومت پر شب خون اور اس کی فوج کی گن پوائنٹ پر مسلط کی ہوئی جمہوریت کی سیاہ آندھی اس کا نظریۂ ضرورت کا کالا قانون جس کی روشنی میں آصف علی زرداری جیسے رہزن لٹیرے، بدقماش، قتال کے کیسوں میں ملوث، معاشی اور معاشرتی دہشت گرد اور قومی مجرم کو فوج کی گن پوائنٹ پر صدرِ مملکت پاکستان بنانے والے کون ہوتے ہیں۔ مجرم، مجرموں کو حکومت حوالے کر کے جان بخشوانے میں کامیاب ہو گئے۔

۵۳۔ اس کے عوض فوج کی گن پوائنٹ پر مسلط کیا ہوا قومی مجرم صدرِ پاکستان ملکی، غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مسٹر کیانی، چند کور کمانڈرز، مُسلم لیگ (ق) اس کی اپوزیشن کے ملکی ملی مُجرموں کی ٹیم کو معاف کرنے والا اور ان کو حکومت کا حصہ بنانے والا وہ مُجرم فوجی ڈکٹیٹر یا صدر کون ہوتا ہے۔ فوج نے عدلیہ کو صدر آصف علی زرداری کے کیس میں اُلجھا رکھا ہے۔ تا کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے جرنیل آصف علی کیانی اور چند کور کمانڈروں اور دوسرے حکومتی مُجرموں کو سزا سے بچایا جا سکے۔

۵۴۔ فوج ایک جرنیل اور اس کے ساتھ ملک دشمن چند کور کمانڈروں کا غدار اور باغی ٹولہ کا نام افواج پاکستان نہیں۔ افواج پاکستان نو لاکھ فوج کی سپاہ کا نام ہے۔ جو ملک کی حفاظت کے وارث ہیں۔ عوام فوج کی دشمن نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔ کیا وہ ملک دشمن ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس کے اقتدار پرست، ناصب، غدار، ملک کے باغی اور دشمن فوجی جرنیل اور چند کور کمانڈروں کی ہے۔

۵۵۔ ان مُجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا فوج کا اپنا فرض ہے۔ اگر فوج ان چند فوجی اور سیاسی حکومتی ٹولہ کے غداروں کو کیفرِ کردار تک پہنچا نہیں سکتی تو اس قلیل سے فوجی ٹولہ اور ملک دشمن سیاستدانوں کو یہ بات مان لینا اور یقین کر لینا چاہیے کہ تمام ملک ان کے لیے طالبان بن چکا ہے۔

۵۶۔ ان ملک دشمن باغیوں اور غیر ممالک کے ایجنٹوں کا ہاتھ روکنا ہر اہلِ وطن کا فرض بن چکا ہے۔ ان کی حکومت ایک دن میں ختم کرنا کوئی ناممکن نہیں اور نہ ہی اس جمہوریت کے غاصب نظامِ حکومت اور اس کے استحصالی چھ ہزار جاگیردار، سرمایہ دار سیاستدانوں کا خاتمہ کرنا کوئی مشکل کام ہے۔ اگر انگریز ان کو غداری کی بنا پر جاگیریں دے سکتا ہے تو اہلِ وطن ان سے ان کی جاگیریں، اقتدار ضبط کرنے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔ زبانی جہاد ٹی وی اینکرز اور تجزیہ نگار، قلمی جہاد کالم نویس صاحب بصیرت قلم کار، تجزیہ نگار جاری رکھیں۔ یہی جہاد ان حکومتی دہشت گردوں کی تباہی کا باعث ملک وملت کی بقا کا ضامن ہے۔ ملکی تمام امانتیں ان سے واپس لینا ملک وملت کا حق ہے۔

۵۷۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے چند کور کمانڈرز، مُسلم لیگ (ق) ایم کیو ایم اور اپوزیشن ممبران کے حکومتی ٹولہ کے دورِ حکومت میں بےنظیر کا قتل ہوا۔ بےنظیر اپنے قاتلوں کے نام اپنی حیات میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور مُسلم لیگ ق کے ارکان کے بتا چکی تھیں۔ ان کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ چار سال سے زائد عرصہ سے اس کا خاوند آصف علی زرداری اور اس کی دو نمبر پیپلز پارٹی اور مُسلم لیگ ق جو فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف امریکی ایجنٹ اور اس کے کور کمانڈروں کی ہم نوالہ و ہم پیالہ تھی اور ہے وہ تو ملک پر حکومت کر رہی ہے۔ وہ کیسے مُجرموں کے خلاف کاروائی عمل میں لا سکتی ہیں۔ وہ تو خود بےنظیر کے قاتل ہیں۔ ملکی دہشت گرد ملکی مجرم حکمران بن جائیں تو بےنظیر کا قتل کیسے اور کیوں تلاش کیا جائے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۸۔ بےنظیر کے سیکرٹری چوہدری محمد اسلم نے بھی اس کے مجرموں کے خلاف سپریم کورٹ میں کیس دائر کیا، چونکہ ملزم حکومت میں شامل ہیں اور ان کے ساتھ دوسرے فوجی اور امریکی خفیہ ہاتھ بھی شامل ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر کی بی ٹیم مُسلم لیگ ق اور پیپلز پارٹی نمبر۲ کیسے بےنظیر کے قاتلوں کے خلاف کاروائی عمل میں لانے کی اجازت دے سکتی ہے۔ حکومتی ٹولہ انتظامیہ کے ذریعے ہر قسم کے کیس کے ثبوت ختم کرنے اور ان کے نشانات ختم کر کے ہر جرم کو ختم کرنے کے اختیارات رکھتا ہے۔ عدلیہ ان کے سامنے بےبس ہو چکی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا فوجی جرنیل اور اس کے کور کمانڈر، انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی پشت پناہی کرتا ہے اسلئے یہ کیس بھی عدلیہ نے خارج کر دیا۔

۵۹۔ جمہوریت کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا فوجی جرنیل اور چند کور کمانڈرز اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور تمام اپوزیشن سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں نے دین کش، باطل، غاصب قوانین کے ذریعے مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو مادہ پرستی، اقتدار پرستی، حکومت پرستی، جنس پرستی، فحاشی، بےحیائی، بدکاری، زناکاری کے صحرا میں دھکیل دیا ہے۔

۶۰۔ پاکستان کے ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور ان کی نسلیں مادہ پرستی کے مادہ پرست فلسفیوں کے بےدین استحصالی نظریات کے مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کا حصہ بن چکی ہیں۔ اہلِ وطن ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو انگریز کے مسلط کیے ہوئے مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے شکنجے میں اس طرح جکڑ رکھا ہے۔ عوام اس کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کا سامنا کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔ میڈیا کے کچھ اینکر دبی زبان میں انکے جرائم کی نشاندہی کرتا ہے۔

۶۱۔ چاروں صوبائی و وفاقی اسمبلی، سینٹ کے عظیم ادارے پر حقوق نسواں کے نام پر ان کی ۵۱ فیصد مستورات نے قبضہ کر لیا۔ ان کی بیویوں، بیٹیوں، بہنوں نے مراعات یافتہ طبقہ کے انتظامیہ عدلیہ، فوج کے لاکھوں سرکاری عہدوں پر قبضہ جمانے کا قانون پاس کر لیا ہے۔ ملکی، ملی خزانہ پر انھوں نے شبِ خون مارا اور قرآنِ حکیم کی حُرمت کو لوٹا۔ وہ ملکی ملی مُجرم ہیں اور واجب القتل ہیں۔ اپوزیشن ان کی محافظ ہے۔ کیونکہ وہ بھی اس حقوق نسواں کے قانون کی وجہ سے برابر افادیت حاصل کر رہے ہیں۔

۶۲۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ کے فرزندان جمہوریت کے نظامِ حکومت کے غلام، قیدی اور ملک ان کے لیے جیل خانہ بن چکا ہے۔ انکی، انکی نسلوں کی زبان مغربی جمہوریت کے چند اسمبلی ممبران اور فوج نے کاٹ کر رکھ دی ہوئی ہے۔ ان کو ضروریاتِ حیات کے حصول سے دوچار کر کے ان کی قوت احتجاج ختم کر رکھی ہے۔ ان کو ذہنی طور پر مفلوج بنا رکھا ہے۔ اس فوجی ڈکٹیٹر اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق اور اس کی ڈمی اپوزیشن نے قرآنِ حکیم کے نظریات نظامِ حیات تعلیمات، اخلاقیات کو حقوق نسواں کے نام پر جمہوریت کے مخلوط نظامِ حکومت کی چتا میں جھونک کر رکھ دیا ہے۔ کیا یہ طیب جنگ ٹی وی کے کمنٹیٹروں اور ملک کے اہلِ بصیرت افراد کی نہیں۔ وہ اپنا طیب فریضہ ادا کریں۔ اپنے کردار کی خوشبو سے مخلوقِ خدا کو بیدار و مسحور کریں۔ اس جہانِ فانی سے آخرت کا توشہ تلاش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ یا اللہ ان کا ہر لفظ دلوں کا مضراب بنا دے اور آسانیاں عطا فرما۔ آمین



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۳۔ ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر وفاقی حکومت، چار صوبائی حکومتوں اور سینٹ کے ممبران کے حکومتی ایوانوں میں حکومت کا حصہ بنالیا ہے۔ ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ جمہوریت کے مخلوط نظامِ حکومت کے ذریعے ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت کا قانونی ڈاکہ ڈالتے اپنی آنکھوں کے سامنے بے بس ہو کر دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ عوام الناس تنگ دستی، غربت، بیروزگاری، بنیادی ضروریاتِ حیات کی نایابی کی وجہ سے خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے پر مجبور بنادی گئی ہے۔ حکومتی ٹولہ کی تمام جائیدادیں، ملکیتیں، وراثتیں ان سے چھین لینا، ان کی تعیش کی زندگی ختم کر دینا ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ، اس کی بھوکی ننگی، ضروریاتِ حیات سے محروم خودکشیاں کرنے والی نسلوں کا حق بنتا ہے۔

۶۴۔ ان کی مستورات کے حکومتی شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کی خاطر غربت، تنگ دستی، فاقہ کشی اور خودکشیوں سے بڑی حد تک غریب عوام کو مزید دو چار ہونا پڑ رہا ہے۔ اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ کمال یہ ہے کہ حکومتی ٹولہ نے قرآنِ حکیم اور اس کے نظامِ حیات کی حُرمت بھی لُوٹ لی اور ۱۸ کروڑ غریب تنگ دست، بے روزگار، ضروریاتِ حیات سے محروم عوام کا خزانہ بھی۔ ان کو کون معاف کرسکتا ہے۔ وہ مخلوق خدا، خدا اور رسول ﷺ کے بھی مُجرم اور گنہگار ہیں۔ ان کی عدلیہ نہیں! عوام الناس کی چنی ہوئی عدلیہ ان کے خلاف سماعت کرے تو ان کی سزا سزائے موت ہے۔

۶۵۔ ان سے قبل ۴۹ فیصد حکومتی ٹولہ کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیروں، مشیروں، سفیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے شاہی اخراجات کا بجٹ۔ اس کے علاوہ ان سے منسلک مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے چیف سیکرٹریوں، ایڈیشنل، جائنٹ، ڈپٹی سیکرٹریوں کی لاتعداد شاہی افواج، انتظامیہ، عدلیہ، فوج شاہی کی شاہی سہولتوں، شاہی تنخواہوں، قیمتی انمول سرکاری گاڑیوں، شاہی سرکاری رہائشوں کے شاہی اخراجات کو کون برداشت کرتا ہے۔ وہی بنیادی ضروریاتِ حیات سے محروم، غریب و بے بس، بیروزگار، کمزور و کمتر عوام۔ مغربی جمہوریت اور جمہوریت کے استحصالی معاشی مُجرموں کو کون معاف کرسکتا ہے۔

۶۶۔ یہی مظلوم ۷۰ فیصد، بھوکے ننگے، پیاسے، سیلاب سے نڈھال ہوئے کسان اور ۲۹ فیصد خستہ حال، بیروزگار اور مہنگائی کے ہاتھوں تنگ آ کر خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے والے محنت کش، مزدور، ہُنر مند بیروزگار افراد۔ نہ ان کے پاس سر چھپانے کے لیے چھت، نہ سائیکل، نہ موٹر سائیکل، نہ سادہ گاڑی نہ کوئی انمول گاڑی، نہ ہی پبلک ٹرانسپورٹ کے لیے کوئی پیسہ۔ نہ کوئی تنخواہ، نہ کوئی رشوت کی کمائی، نہ ان کے پاس بچوں کے سکولز، کالجز، یونیورسٹیوں کی فیسیں ادا کرنے کی صلاحیت اور نہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متحمل۔ نہ ۱۸ کروڑ عوام میں سے ایک فرد بھی پورے ملک میں حکومتی ٹولہ کا ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، سپیکر، وزیر اعظم، صدر پاکستان بن سکا ہے اور نہ ہی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا ممبر بن سکا ہے۔ ملک ان چند حکومتی دہشت گردوں اور ان کے سرکاری مراعات یافتہ طالبان اور حکومتی دہشت گردوں، معاشی، معاشرتی قاتلوں کی وراثت بن چکا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے مل کر ون یونٹ توڑا، وفاقی حکومت کے علاوہ چار صوبائی حکومتوں کے ایم پی اے اور وفاق کے سینٹروں کی افواج کا اضافہ کر کے حکومتی خزانہ انکی پاکٹ منی اور ملکی وسائل، ذرائع آمدن انکی ملکیت بنا دیا ہے۔ پاکستان ۱۸ کروڑ عوام کا ایک بیگار کیمپ بن چکا ہے۔ عوام گدھوں کی طرح ہانکے جاتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۷۔ جمہوریت کا یہ استحصالی طریقہ کار مادہ پرست غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرموں کا ہے جو ملک کا نظامِ حکومت چلاتا ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا حق بنتا ہے کہ وہ قرآنِ حکیم کے آئین کے مطابق اسلامی جمہوری نظام مملکت قائم کریں۔ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے خلاف جہاد اور ان مجرموں کا حکومتی ٹولہ کو ختم اور انکو نیست و نابود کریں۔ جو انگریز نے ہندوستان کے مفتوحہ ملک کی عوام کو قیدی بنانے مغربی جمہوریت اور اس کے حکومتی ٹولہ و مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو اس نظامِ حکومت کو چلانے کے لیے مسلط کیا تھا۔

۶۸۔ ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن کے مادہ پرست نظریات، ان کا ارتقائی فکر، ان کی نیچرل فلاسفی اور قدرت کے وسائل پر انسانی تسلط، مادی خوشحالی کے لیے مادی وسائل پر قبضہ کرنا، عظیم، ذہین، دھوکہ باز، شاطر، ظالم، غاصب انسانوں، طاقتور مادہ پرست افراد کا حق بنتا ہے۔ ان مادہ پرستوں نے جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت اپنی حکومتی برتری کے حصول کیلیے ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں پر نافذ العمل کر رکھا ہے۔

۶۹۔ جمہوریت کے اس استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے وہ کمزور، کمتر، تعلیم سے محروم، غیر ترقی یافتہ عوام الناس کا معاشی معاشرتی قتال کر سکتے ہیں۔ وہ مذہبی نظریات کے کوڈ آف اخلاقیات کی پابندی سے آزاد ہوتے ہیں۔ اس غاصب ٹولہ نے مذہبی اخلاقیات کو مادی بہبود اور مادی خوشحالی کے تحت کر رکھا ہے۔ کیا ہمارے حکمران ان اوصاف کے مالک اور انکے نظریات کے پرستار نہیں ہیں۔

۷۰۔ اس برعکس الہامی ادیان نے نیچرل فلاسفی کو اخلاقیات کے ماتحت کیا ہے۔ مادی ترقی ان مادی پرستاروں کی وجہ سے انسانی ذہن پر بتدریج کنٹرول اور قبضہ کرتی جا رہی ہے۔ مادی بہبود، مادی خوشحالی کے لیے عظیم مادہ پرستوں کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ وہ کمزور افراد سے مادی وسائل چھین لیں اور معاشرتی قتال کرنا بھی ان کا حق بنتا ہے۔ وہ اس پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ وہ تعیش کی زندگی گزاریں۔ فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری اور ہر قسم کی عیاشی کو مادہ پرست فلاسفرز کے اخلاقیات کا حصہ بناتے جائیں۔ کیا پاکستان کا حکومتی ٹولہ انھی نظریات کے زیر سایہ تعیش کی زندگی گزار نہیں رہا؟

۷۱۔ یہ مادہ پرست حکومت ٹولہ مذہب اور اس کی تعلیمات، اخلاقیات نظریات اور تعلیمی اداروں کو ختم اور بتدریج زوال کے صحرا کی طرف دھکیلتے جا رہے ہیں۔ دنیا میں پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا۔ اس مادہ پرستی کے نظام کے خلاف جہاد کرنا اور مادی پرستاروں کا خاتمہ کرنا اہلِ وطن مسلم امہ، اس کی نسلوں اور بنی نوع انسان کے لیے ازحد ضروری ہے۔ تاکہ دینِ ابراہیم علیہ السلام کے اہلِ کتاب پیغمبران کی تعلیمات، اخلاقیات نظریات کو بحال کیا جا سکے۔

۷۲۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت اور مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے پرستاروں کے تیار کردہ قوانین، ان کے نظریات کا تعلیمی نصاب۔ اس کے مذہب کش اخلاقیات، ان کی تعلیمات، اس کے طبقاتی تعلیمی ادارے سکول، کالجز، یونیورسٹیاں، اس کا مخلوط تعلیمی نظام، معاشرہ، حکومت کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اسی مادہ پرست استحصالی نظریات کی پیداوار ہیں۔ جو دینِ محمدی ﷺ کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، دینی تعلیمی نصاب، مساجد پر مشتمل دینی تعلیمی اداروں کا بتدریج قتال کیے جا رہے ہیں۔ کیا اس استحصالی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مادہ پرست دہشت گردوں، ان کے نظامِ حکومت کا خاتمہ اہلِ وطن کا حق نہیں بنتا؟



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۳۔ اسی طرح جمہوریت کا طبقاتی نظامِ حکومت، نظامِ تعلیم، معاشرہ اور طبقاتی معاشی تقسیم اسی مادہ پرست نظریات کے پیدا کردہ جرائم نہیں ہیں؟ یہ مادہ پرست فلاسفرز کے چند حکومتی ٹولہ کے پرستاروں نے دینِ ابراہیم علیہ السلام کے تمام مذاہب کے نظریات اور اخلاقیات کی تہذیب کا قتال جاری کر رکھا ہے۔ ان کے خلاف جہاد، ان کے نظامِ حکومت کا خاتمہ کرنا ضروری ہے۔

۷۴۔ یہی حال اقوامِ عالم کا ہے۔ مغربی اقوام اور ممالک مادی ترقی، جنگی ہتھیاروں کی ترقی، سائنسی ترقی، ایٹمی توانائی کی ترقی، اقتصادی ترقی کی طاقت کی بنا پر امریکہ اور اس کے حواری خدائی کے دعویٰ دار بنے بیٹھے ہیں۔ امریکہ، برطانیہ اور تمام غاصب جمہوریت پسند ممالک اور ان جمہوریت پسند استحصالی حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ دہشت گرد طبقہ کو جہاں جمہوریت آمریت بادشاہت کا نظامِ حکومت ہے۔ ان کو یہودی عیسائی یا مسلمان کہنا، نا مناسب ہی نہیں بلکہ جرم اور ایک گناہِ عظیم ہے۔ وہ تو دینِ ابراہیم کے منکر، منافق کافر بن چکے ہیں۔

۷۵۔ کیونکہ وہ تو مادہ پرست فلاسفرز ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے مذہب کش نظریات اور مذہب کش اخلاقیات کے پیروکار ہیں۔ وہ تمام یہودی، عیسائی، مسلمان ممالک کا جمہوریت، آمریت، بادشاہت کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ پیغمبرانِ خدا حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ رُوح اللہ قدس علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے الہامی نظریات، نظامِ حیات، اخلاقیات کے گستاخ، منکر، منافق اور قاتل ہیں۔

۷۶۔ وہ تمام مذاہب کے ازدواجی زندگی، خانگی زندگی کے نظامِ حیات، اخلاقیات، توحید پرستی کے نظریات اور تہذیب کو ختم کرنے کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔ وہ جمہوریت، آمریت کے مادہ پرست فلاسفرز کے جاگیردار، سرمایادار، پانچ چھ ہزار پرستاروں کے قلیل سے حکومتی ٹولہ کے ذریعے مادہ پرستی جنس پرستی، ہوس پرستی، زر پرستی، زن پرستی، زمین پرستی کے نظامِ حیات کو حکومتی سرفرازی دے چکے ہیں۔ مادہ پرستی کی عیش و عشرت کی زندگی کو چند مادی فلاسفرز کے پرستار فروغ اور مذاہب کے نظامِ حیات کو سرکاری بالادستی سے محروم کر کے زوال کے صحرا میں گم کیے جا رہے ہیں۔ ان کا تدارک اہلِ کتاب اُمتوں کا فرض اور وقت کی ضرورت ہے۔

۷۷۔ وہ پیغمبران کی اُمتوں کو مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات اور اخلاقیات میں کنورٹ کر کے مادہ پرستی کے نظریات کا ایندھن بنائے جا رہے ہیں۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو پہلے ان تمام حقائق کو غور و فکر کے ساتھ سمجھنا ہو گا۔ حقائق سے آگاہی حاصل کرنا تمام اُمتوں کے فرزندان کا حق بنتا ہے۔ پھر ان سے نجات حاصل کرنا ان کا فرض بنتا ہے۔ دنیائے عالم میں تمام پیغمبران کی اُمتوں پر مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے پیغمبران کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات اور نظامِ حیات کے دروازے ملکی، حکومتی اور بین الاقوامی سطح پر بند کر رکھے ہیں۔

۷۸۔ پیغمبران کے نظریات کے ازدواجی زندگی، خانگی زندگی کے نظامِ حیات کو ختم کرنے کے لیے مخلوط تعلیم مخلوط حکومت مخلوط معاشرہ کے ذریعے مرد و زن کا کھلے عام ملاپ کا نظامِ حیات قائم کر دیا ہے۔ جس سے جنسی آزادی کو فروغ ملا ہے۔ جس سے معاشرے میں فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظامِ حیات جاری ہو چکا ہے۔ اب عصمت و عفت کی تحفظ کرنے والی بیٹیاں، بہنیں، بیویاں، مائیں پاکستان کے اسلامی ملک سے بھی نایاب ہوتی جا رہی ہیں۔

۷۹۔ اس طرح معاشرہ ماں باپ کے رشتہ کی عظمت، بیٹی بیٹے کے رشتہ کا تقدس، بہن بھائی کے رشتہ کی حُرمت، ان کی عصمت و عفت کے تحفظ کا نظام، ان کے نان نفقہ کی ذمہ داری کا احساس، چادر و چار دیواری کا نظام۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے نظامِ حیات کو ختم، آسمانی رشتوں کی عزت و توقیر اہل کتاب پیغمبران کا پاکیزہ نظامِ حیات مفلوج، گھریلو زندگی کے تقدس کا نظام بتدریج زوال پذیر ہونا شروع ہو چکا ہے۔ جس کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔

۸۰۔ پیغمبران خدا کی الہامی تعلیمات کے مطابق دنیا میں سب سے بڑا تحفہ جو آسمان والے نے زمین پر نازل فرمایا ہے، اس کو محبت کا نام دیا گیا ہے۔ ماں کے پاس خدائی اوصاف موجود ہیں۔ اس کا دل وہ وجود اولاد کے لیے محبت کا چشمہ ہے اور باپ شفقتوں کا تاج ہے۔ گھر ایک ایسی درس گاہ ہے جہاں پیار و شفقت، ادب و خدمت، اخوت و محبت، سادگی و شرافت، امانت و دیانت، عفو و درگزر، ایثار و نثار، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے قرآنی تعلیمی جذبوں کی تربیت ہوتی ہے اور یہ الہامی جذبے پروان چڑھتے ہیں۔ گھر ایک خوبصورت گلستان ہے جہاں ماں باپ، بیٹی بیٹا، بہن بھائی، دادی دادا، نانی نانا، پھوپھو، خالہ کے ازلی رشتوں کے خوبصورت کلیاں اور پھول کھلتے رہتے ہیں۔ کنبہ کے ازلی رشتوں کے پودوں کی دھیمی دھیمی دلکش الہامی روحانی خوشبوؤں سے گھر کا چمن مہکتا رہتا ہے۔ گھر کا ماحول پاکیزگی و طہارت کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔

۸۱۔ گھر کی چار دیواری میں بچے جنم لیتے، معصوم اور پیاری پیاری کلیاں ماں باپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو راحت و سکون عطا کرتے ہیں۔ ماں باپ اور اولاد کے درمیان محبت کے الہامی روحانی جذبے بیدار کرتے ہیں۔ دلوں میں پیار و شفقت کے فطرتی چشمے پھوٹتے ہیں۔ ماں کی ممتا اولاد کی طرف آنکھ جھپکنے کی غفلت بھی برداشت نہ کر پاتی ہے۔ باپ کی شفقت کا سایہ اولاد سے پل بھر کی جدائی بھی برداشت کرنہ پاتا ہے۔ بیٹی بیٹا بیمار پڑ جائیں تو ماں باپ کو دعا کا سلیقہ سمجھانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔

۸۲۔ انسانی چہروں کے خونی رشتوں کا مخصوص حسن و کشش اُلفت و محبت پیدا کرتا ہے اور حسنِ خلق کی راہ دکھاتا ہے۔ ایک دوسرے کو آداب زندگی کا گیان سکھاتا ہے۔ اخوت و محبت کی سُریں دلوں کے ساز پر الاپتا ہے۔ کردار سازی کے بہترین گُر سمجھاتا ہے۔ خیر اور شر کا راستہ دکھاتا ہے۔ پاکیزگی و طہارت کی عبادات سمجھاتا ہے۔ قربت خداوندی کا راستہ بتاتا ہے۔ ادب کی عبادات کی فضیلت سے آگاہ کرتا ہے۔ انسان کو مخلوق خدا کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش بنانے کا الہامی سبق یاد کراتا ہے۔ توحید پرستی کا ذکر جاری کرتا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتا ہے۔ اس حقیقت سے آگاہی بخشتا ہے کہ انسان اس دنیا میں خالی ہاتھ آتا ہے اور خالی ہاتھ واپس چلا جاتا ہے۔ ایثار و نثار کے جذبوں کی تربیت کرتا ہے۔ خدمتِ خلق کی تعلیمات کی روشنیاں پھیلاتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ ننھے منھے بچوں کو کردار کے حسین لباس سے مزین کرتا ہے۔ شرم و حیا اور چادر و چار دیواری کی پاکیزہ زندگی کی اطاعت سکھاتا ہے۔ عصمت و عفت کی حفاظت کا درس پھیلاتا ہے۔ زر، زن، زمین کی مادہ پرستی کی ہوس سے نجات دلاتا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کا گیان سمجھاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اہل کتاب پیغمبران کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی روشنی میں آداب زندگی سنوارتا ہے۔ ضروریاتِ حیات محروم انسانوں تک پہنچانے کا عمل جاری کرتا ہے۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور عطا کرتا ہے۔





۸۳۔ پیغمبران خدا کے نظریات، اخلاقیات پر مشتمل تعلیمات اور اس کی روشنی میں مستورات کے حقوق و فرائض، عزت و حرمت، عفت و عصمت، نان نفقہ، چادر و چار دیواری، اسوۂ حسنہ، حُسنِ خلق کی تعلیم و تربیت سے سینچے اور سنوارے ہوئے کرداروں سے ایک امتیازی حسین معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ اس طرح ایک دلکش مذہبی تشخص معرضِ وجود میں آتا ہے۔

۸۴۔ دینِ ابراہیم علیہ السّلام کے اہلِ کتاب پیغمبران کی الہامی کتابوں کی تعلیمات کی روشنی میں مرد و زن کے ساتھ رشتوں کے مختلف روپ کی گرہ کھلتی ہے۔ جن سے ماں کا رشتہ، بہن کا رشتہ، بیوی کا رشتہ، بیٹی کا رشتہ، دادی کا رشتہ اور نانی کے رشتہ کی مالا تیار ہوتی ہے۔ ہر بیٹی اور بہن نے ازدواجی زندگی کے نظامِ حیات کے تحت بیوی اور پھر ماں کے رشتہ سے منسلک ہونا ہوتا ہے۔ پیغمبران کی اُمتوں میں سے کون ایسا شخص ہے جو بیٹی اور بہن کی عزت و احترام اور ان کی عظمت سے آشنا نہیں۔ ماں کی حُرمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ حقوقِ نسواں دینِ ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ کون دے سکتا ہے۔ اسلام سے بہتر مستورات کی عزت و حُرمت کو کون تحفظ فراہم کر سکتا ہے؟

۸۵۔ دینِ ابراہیم علیہ السّلام کے پیغمبران نے اولادِ آدم کو یہ درس دیا ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ مذہب بنی نوع انسان کو مستورات کا جہاں ادب و احترام، عزت و حُرمت کا درس دیتا ہے وہاں ان کے معاشی اور معاشرتی حقوق بھی ادا کرنے کا فریضہ سونپتا ہے۔ مستورات کے نان نفقہ کی ذمہ داری کا بوجھ مرد اٹھانے کے پابند ہوتے ہیں۔ اسی طرح جائیداد میں مستورات کو والدین کی طرف سے مردوں کی نسبت نصف حصہ ملتا ہے اور خاوند کی طرف سے آٹھویں حصہ کی مالک ہوتی ہے۔ اسلام نے مستورات کو عزت و حُرمت بھی عطا کی ہے اور اس کا معاشی حق بھی ادا کیا ہے۔

۸۶۔ جمہوریت کے مادہ پرست ٹولہ نے مستورات کو مادی ترقی، سائنسی ترقی، اقتصادی ترقی کے نام پر سب سے پہلے برطانیہ میں چادر و چار دیواری اور اس کے مذہبی نظامِ حیات کو چھین لیا۔ مادی خوشحالی اور عیش و عشرت کی زندگی کے حصول کی خاطر مستورات کو چادر اور چار دیواری سے نکال کر مردوں کے شانہ بشانہ کارخانوں، فیکٹریوں ملوں، تجارتی اداروں، سرکاری، نیم سرکاری اداروں، مختلف دفاتروں پرائیویٹ سیکریٹریوں میں لا کھڑا کیا۔

۸۷۔ اس طرح مرد و زن کے کھلے عام ملاپ سے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا دروازہ کھل گیا۔ قانونی آزادی سے مرد و زن کو جنسی ہوس بجھانے کے مواقع مہیا ہو گئے۔ جنسی بے راہ روی کا زہر معاشرے کے جسد میں بتدریج پھیلتا گیا۔

۸۸۔ مذہب کا ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات ختم ہوتا گیا۔ مرد و زن میں فرینڈ شپ کے ذریعے جنسی تعلق بحال ہوتے گئے۔ معاشرے میں بچے بچیاں بغیر شادی یا ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات اختیار کیے پیدا ہوتے رہے۔ جمہوریت کے باطل نظامِ حیات کی تہذیب پھیلتی گئی۔ ان کی پرورش کے لیے سرکاری ادارے قائم ہوتے گئے۔ انسان کو حیوان ناطق بنا کر رکھ دیا گیا۔ ایسے بچوں کو نہ ماں کی پہچان اور نہ باپ کا پتہ۔ بچے ماں کی مامتا سے محروم اور باپ کی شفقت سے محروم ہوتے گئے۔ خانگی زندگی کا نظامِ حیات دم توڑتا گیا۔ آسمانی رشتوں کے اخوت و محبت کے چراغ بجھتے گئے۔ پیار و شفقت کی الہامی دنیا ویران ہوتی گئی۔ شرم و حیا کا شعور ختم ہوتا گیا۔ عفت و عصمت کی پاکیزہ زندگی نایاب ہوتی گئی۔ مذہب کے رُوحانی رشتوں بیٹا بیٹی، بہن بھائی، میاں بیوی، دادا دادی، نانا نانی، کی مالا بتدریج ٹوٹتی اور بکھرتی چلی گئی۔ گھریلو زندگی کی رُوحانی شمع گل ہوتی گئی۔

۸۹۔ جب تک مستورات کے پاس جوانی اور ظاہری حسن رہتا ہے اس وقت تک اس کے جسم کو نوچنے والے مادہ پرست معاشی درندے جنسی خواہش پوری کرتے رہتے ہیں۔ جب جوانی کے ایام ختم ہو جاتے تو ان بوڑھی مستورات کو ماں، بہن، بیٹی، دادی، نانی کے معظم و محترم الہامی نام اور ادب و محبت سے پکارنے والا کوئی محبوب فرد میسر نہیں ہوتا۔ انسانوں کے جنگل میں مستورات کو تنہائی کا زہر پینے کا اذیت ناک دور شروع ہو جاتا ہے۔ حیوانوں کی طرح بوڑھے انسانوں کو بے حسی، بے رحمی کی اذیتوں سے دوچار رہ کر اس فانی دنیا کو الوداع کہنا پڑتا ہے۔

۹۰۔ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے پاکستان جیسے اسلامی ملک میں جمہوریت کے نظامِ حکومت کے تحت انسانی عقل و خرد کی روشنی میں ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں ادا کرنے کا بل پاس کیا۔ جس کے ذریعے مستورات کو گھر کی چادر اور چاردیواری سے باہر نکال لائے۔ اس کو مادر پدر آزاد کر دیا۔ اس سے حقوق نسواں کے قانون کے تحت اس کی انمول چادر و چاردیواری اور عصمت و عفت کی دولت چھین لی۔ برطانیہ کا قلیل سا مادہ پرست حکومتی ٹولہ مذہبی ضابطۂ حیات نظریات، اخلاقیات، نظامِ حیات، تعلیمات کو سرکاری سطح پر منسوخ اور ختم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جس کی بنا پر مذہب اور مذہبی تہذیب زوال پذیر ہونا شروع ہو گئی۔ یہی حال اب پاکستان کی ۱۸ کروڑ مُسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کا ہو چکا ہے۔ اب یہ نظریاتی جنگ مادہ پرست مما لک پاکستان میں لڑ رہے ہیں۔

۹۱۔ مسیحائی کے ہدی خواں اپنے الہامی و رُوحانی نظامِ حیات کو ترک کر کے دنیا کے مال و دولت کے خزانوں کو بھرنے میں مصروف ہو چکے ہیں۔ ان کے دل جہالت اور غفلت سے بھرتے جا رہے ہیں۔ مسیحائی کی وارث ملت، مذہب کی تعلیمات سے دور اور اس کی افادیت سے محروم ہوتی گئی۔ اس کا ملی مسیحائی کا تشخص گرتا اور مادیت کے حصول کے ظلمات میں گم ہوتا گیا۔ یہی حال اب پاکستان میں مُسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کا ہونا شروع ہو چکا ہے۔ پاکستانی مُسلم اُمہ دین ابراہیم کی ایک فیصلہ کن جنگ جمہوریت کے پانچ، چھ ہزار مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے خلاف لڑ رہی ہے۔

۹۲۔ وہ مذہب جو بنی نوع انسان کو کنبہ خدا کی آگاہی بخشنے کا علمبردار تھا۔ وہ مذہب جو اس دنیا، اس جہان، اس کائنات، اس فانی بستی کو ایک صحرائے فانی کے نام سے منسوب کرتا تھا۔ مخلوق خدا کو فناہ کی بستی کا درس دیتا تھا۔ بنی نوع انسان کے بنیادی حقوق کو ادا کرنے کی تعلیمات دیتا تھا۔ ایسے اعمال کو ایک اعلیٰ عبادت کا درجہ اور قربت خداوندی کا وسیلہ سمجھتا تھا۔

۹۳۔ وہ ملت جو بنی نوع انسان کے لیے مذہب کی آفاقیت کا مظہر اور اس کی مسیحائی کی افادیت کی درسگاہ بنی ہوئی تھی۔ جس سے پوری انسانیت افادیت حاصل کرتی تھی۔ اس کی جمعیت، اس کی افادیت، اس کی آفاقیت سے بنی نوع انسان محروم ہوتے گئے۔ وہ ملت بین الاقوامی سطح پر الہامی، رُوحانی روشنیوں کو پھیلانے سے محروم اور زوال پذیر ہوتی گئی۔

۹۴۔ مذہب کو جغرافیائی حدود و قیود کا پابند بنا دیا گیا۔ مذہب پرست معاشرہ ذاتی اور ملکی خوشحالی کے بندھن میں مقید ہوتا گیا۔ ملتِ مسیحا، انجیل مقدس کی تعلیمات اور خدائی نظامِ حیات سے دُوری کی منزل کی طرف رواں ہوتی گئی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — علامہ اقبالؒ نے باطل نظریات کے پاؤں اپنے خطبوں کے ذریعے اکھیڑ کر رکھ دیئے — باب 37 پیرا 95-97

۹۵۔ اب پیغمبر خدا کی تعلیمات اور نظامِ حیات کی جگہ باطل مغربی جمہوریت کے استحصالی اسمبلی ممبران کا تیار کیا ہوا نظامِ حیات نے لے لیا۔ جھوٹ، دھوکہ و فریب، ظلم و زیادتی، حق تلفی، جھوٹ کو صداقتوں اور صداقتوں کو جھوٹ میں بدلنے کا نظامِ حکومت اور نظامِ حیات نے لے لیا۔ مغربی جمہوریت کے غاصبانہ، استحصالی باطل اخلاقیات کی روشنی میں معاشرہ تیار ہونا شروع ہو گیا۔

۹۶۔ مسیحائی کی علمبردار ملت، خدمت خلق اور ایثار و نثار کے جذبوں سے محروم ہوتی گئی۔ وہ تو اب انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے ضابطۂ حیات کا سبق بھول گئی۔ وہ اخوت و محبت کی پیکر، وہ حسنِ خلق کی پیامی، وہ حقوق انسانی کو ادا کرنے کی فرض شناس ملت۔ وہ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے اور اولاد کو ماں کی نگاہ سے دیکھنے کی آشنا ملت۔ وہ ملت تو انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کی مظہر تھی۔ وہ ملت تو بیماروں کے لیے دوا اور شفا کے مسیحائی کا فریضہ ادا کرتی تھی۔ وہ ملت تو بھولے بھٹکوں کی رہنما تھی۔ وہ ملت تو دکھوں کی خریدار اور دکھیاروں کو سکھوں کی دولت سے مالا مال کرتی تھی۔ وہ ملت تو دنیا کی بے ثباتی کی عارف اور اس صحرائے فانی سے گزرنے کے آداب کی عارف تھی۔ وہ ملت تو شرم حیا کی پیکر تھی۔ وہ تو عصمت و عفت کے نظامِ حیات کی میر کارواں تھی۔ وہ روح کے ظلمت کدہ کو ذکرِ الٰہی سے روشن اور اس جہانِ رنگ و بو میں خیر اور بھلائی کے مذہبی نور کی روشنیاں پھیلاتی تھی۔ وہ ملت تو خالق کی مخلوق کا ادب و احترام اور عزت و تکریم کا بھولا ہوا سبق یاد کرواتی تھی۔ وہ ملت تو خدمت خلق کی خدمت بجا لانے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی تھی۔ اس ملت کے پیروکار تو دہائی دیتے تھے کہ ان کا نام ان لوگوں کی لسٹ میں لکھ دو، جو خدا کے بندوں کو پیار کرتے ہیں۔ اب یہ نسل انسانی جمہوریت کے خودغرضی، نفس پرستی، مادہ پرستی، انسانی حقوق چھیننے، عوام الناس کا استحصال کرنے، انکا بے دریغ قتال کرنے کے کلچر کا حصہ بن چکی ہے۔

۹۷۔ حضرتِ مسیحا کی ملت اور انسانی قافلہ ایک بہت بڑے سانحہ سے دوچار ہو چکا ہے۔ ان پر ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے مادہ پرست فلاسفرز کے مادہ پرست قلیل سے ٹولہ کے پانچ چھ ہزار مادی پرستار انسانی قافلہ پر جمہوریت کے آمروں کی شکل میں تمام ممالک پر مسلط ہو چکا ہے۔ ان کے نظریات، ضابطۂ حیات، نظامِ حیات اور تعلیمات کا ابلیسی نظامِ حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے کروڑہا پیروکاروں پر نافذ العمل ہو چکا ہے۔ ان کو یہ غاصب ٹولہ مغربی جمہوریت کے باطل نظامِ حکومت میں مقید کر چکا ہے۔ اس ملت کے اربوں انسانوں کو مجبور و بے بس اور بے کس بنا کر رکھ دیا ہے۔ درج بالا حقائق کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت اور اس کے صاحبِ بصیرت افراد کا غور کرنا لازم ہو چکا ہے، ان حقائق کی چھان پھٹک کریں، ان کو پرکھیں اور مذہب کی روشنی میں فیصلہ اپنے ضمیر سے لیں۔ حکومتی سطح پر اس کا تدارک کریں۔ ملکی سطح پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلیمی نصاب کی بالادستی کو قائم کریں تا کہ بنی نوع انسان جمہوریت کے اس غاصب تعلیمی نظام اور اس کے باطل سیاسی سسٹم، اس کے مادہ پرست سیاسی رہنماؤں مادہ پرست فلاسفرز کے باطل نظریات، دین کش اخلاقیات، باطل، غاصب۔ استحصالی نظامِ تعلیم کی تعلیمات سے نجات پا سکیں۔ آمین!



بابا جی عنایت اللہ

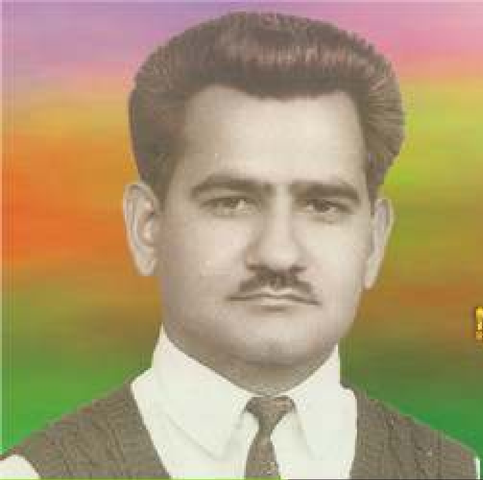


جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۹۸۔ مسیحا کی مِلّت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نظریات اور جمہوریت کے نظریات کے تضاد کے صحرا میں گم کر دیا ہے۔ کروڑوں انسان مانتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنی رُوح القدس کو ہیں، ان کی مِلّت کہلاتے ہیں، اطاعت کرتے مغربی جمہوریت کے اسمبلیوں کے ممبران یعنی انسانی تخلیق کے تیار کیے ہوئے باطل غاصب، استحصالی اصول وضوابط کی ہیں۔ پیغمبران کی بجائے انسانی تخلیق کے نظامِ حیات کا تیار کیا ہوا مذہب کے متضاد اور متصادم نظریات کا کُفر مسلط کر رکھا ہے۔ جس سے مغربی جمہوریت کے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کا نظریہ پھیلتا جا رہا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نظریات، اخلاقیات کی سرفرازی کو ختم کرنے کا باعث بن چکا ہے۔

۹۹۔ جمہوریت کے مادر پدر آزاد نظامِ حکومت سے قبل برطانیہ جیسا عظیم ملک جو دنیائے عالم میں مذہبی تہذیب کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا۔ جہاں پر کوئی قانون انجیلِ مقدس کے نظریات، تعلیمات کے خلاف مرتب اور نافذ العمل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ گرجا و کلیسا کے الہامی و رُوحانی مذہبی پیشوا یعنی پادری و بشپ، انجیلِ مقدس کی تعلیمات کے خلاف کوئی قانون پاس نہ کرتے۔ مذہب کے رُوحانی پیشوا پادری و بشپ پہلے قانون کا مکمل جائزہ لیتے۔ اس کو انجیلِ مقدس کے تعلیمی نصاب کے مطابق پرکھتے۔ اگر کوئی کمی بیشی ہوتی تو اس کو ختم کر دیتے۔ ان کی منظوری کے بعد اس کو ملک کے قوانین کا حصہ بنایا جاتا۔ اب مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کا قلیل سا ٹولہ اس نظامِ حیات کو نگل چکا ہے۔

۱۰۰۔ گرجا و کلیسا کی الہامی رُوحانی مذہبی درسگاہوں اور عبادت گاہوں کے زیر اثر عیسائیت کی مذہبی تہذیب پروان چڑھتی رہتی اور ایسے رُوحانی پیشوا تیار ہوتے جن کی زندگی قابلِ تقلید ہوتی۔ وہ پوری انسانیت کے لیے باعثِ رحمت ہوتے۔ وہ عبادت و ریاضت کی بھٹی سے گزر کر کُندن بنتے اور دنیا کی بے ثباتی کے عارف ہوتے۔ وہ اس حقیقت سے آشنا ہوتے کہ انسان ایک نا معلوم عالم ارواح کی دنیا سے اس جہانِ رنگ و بُو میں ایک مخصوص لمحات کے لیے خالی ہاتھ آتا اور خالی ہاتھ واپس چلا جاتا ہے۔ وہ اس بے ثباتی کے ورد کو اپنی زندگی کا حصہ بناتے۔ ترکِ دنیا اور رہبانیت کی عبادت کی خوشبو سے معطر معاشرہ تیار ہوتا۔ پاکیزہ و طیب زندگی کے وارث تیار ہوتے۔ ان کا دامن مادیت اور نفس پرستی کی گندگی اور آلودگی سے پاک ہوتا۔ وہ جنسی تقدس کی شمع روشن کرتے۔ وہ جسمانی، رُوحانی آلودگی کو انجیلِ مقدس کی تعلیمات کا غسل دیتے۔ امانت و دیانت کے کردار کے امین تیار ہوتے۔ وہ عفو و درگزر کی دولت سے مالا مال ہوتے۔ وہ عجز و انکساری کے نُور سے پرنُور ہوتے۔ وہ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے عارف ہوتے۔ وہ عالمِ انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہوتے۔ وہ بیماروں کے لیے دوا اور شفا بن کر زندگی کی شمع روشن کرتے۔ وہ محتاجوں اور معذوروں کے سہارا بن کر ابھرتے۔ وہ بھوکے ننگوں کی حاجت روائی کرتے۔ ان کے کردار باعث رحمت اور باعث تقلید ہوتے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۱۰۱۔ گرجا و کلیسا جیسی عبادت گاہوں اور درسگاہوں سے انفرادی، اجتماعی اور ملی طور پر انسانی پیکر کے روپ میں ابنِ مریم یعنی حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السلام کے تعلیمی نصاب کے انمول کردار تیار کرتے۔ وہ دنیائے عالم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلیمی نصاب اور ان کے سچ، سچائی اور صداقت کی شمع کو لیے اس جہانِ رنگ و بُو کے گہوارے میں گھومتے۔ وہ دنیا کے ظلمت کدہ میں نور کا مظہر بن کر منور رہوتے، وہ جہاں سے گزرتے اندھیروں کو روشنیوں میں بدلتے جاتے۔ وہ انسانیت کے قافلے کے حدی خواں کہاں گئے۔ وہ عظیم ملت۔ وہ گرجا و کلیسا کے تیار کیے ہوئے پرکشش کردار و تشخص جمہوریت کے کون سے صحرا اور ویرانے میں گم ہوگئے؟ کہاں سے انھیں ڈھونڈ لاؤں؟

۱۰۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں دو فرقے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ معرضِ وجود میں لائے گئے اور اُمت دو فرقوں میں تقسیم ہوگئی۔ فرانسس بیکن اور دوسرے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات کے مادہ پرست ترقی پسند دانشوروں نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔ جاگیردار، سرمایادار ٹولہ نے دونوں فرقوں کے درمیان فرقہ پرستی کی آگ سلگا دی۔ ان کے درمیان نفرت و نفاق کو فروغ دیا مذہبی فرقہ پرستوں کو ایک دوسرے کے ساتھ نفرت و نفاق اور قتال میں اُلجھا دیا گیا۔ بیکنی نظریہ کے مُجرموں نے لاکھوں انسان اس فرقہ پرستی کی انہونی چِتا میں خاکستر کروا دیا۔ جاگیردار، سرمایادار بیکنی نظریاتی کا حکومتی ٹولہ پہلے ہی مذہبی معاشی اور معاشرتی، اخلاقی، رُوحانی پابندیوں کو برداشت کرنے سے گریزاں تھا۔ بیکنی نظریات کے قلیل سے فرعونی ٹولہ نے برطانیہ کی ملکۂ وقت کو اپنے مادہ پرستی، مادی ترقی کے نظریاتی حصار میں مقید کیا۔ پھر اس بات پر رضامند کیا کہ مذہبی فرقہ پرست ملک کے امن اور معاشی ترقی کی راہ میں بری طرح حائل ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ انھوں نے چند پادریوں کی مُجرمانہ فرقہ پرستی کو روکنے کی بجائے نفرت و نفاق کو ختم کرنے کی بجائے، اس مذہبی ناسور کے تدارک کی بجائے انھوں نے انجیل مقدس کی حکومتی سرفرازی کو ہی ختم کر کے رکھ دیا۔ انھوں نے جمہوریت پسند کے ممبران کا تخلیق کردہ نظامِ حکومت عیسائی ملّت پر مسلط کر دیا۔ جو پیغمبرِ خدا کی اِلہامی کتاب کے نظامِ حیات کو ختم کرنے کا سبب بنا۔ عیسائی ملّت جمہوریت کے کُفر کے نظریات کا ایندھن بن گئی۔ مذہب زوال پذیر اور ملّت نظریاتی طور پر اسمبلی ممبران کے مادی نظریاتی قوانین کی حکومتی سطح پر پابند بنا دی گئی۔ اب وہ ملّت مانتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہے اور اطاعت جمہوریت کے اسمبلی ممبران کی کرتی ہے۔ عیسائی ملّت کو مذہب کا مُنکر، منافق، کافر بنا کر رکھ دیا۔ خاص کر عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت اور تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کا اس نظریاتی تضاد کے بارے غور کرنا اور اس کا تدارک کرنا سب کا فرض بنتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | برطانیہ میں بیکنی نظریات کے حکومتی ٹولہ نے انجیلِ مقدّس کی سرفرازی کو ختم کر دیا | باب 38 پیرا 4-1

۱۔اس دور کے بیکنی نظریات کے حکومتی پیروکاروں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس، اس کی آفاقی تعلیمات، اس کے اخلاقی اصول وضوابط اور طرزِ حیات کی سرکاری سرفرازی کو ملکۂ برطانیہ سے ختم کروا دیا۔ بیکنی نظریات کی سرکاری بالادستی برطانیہ پر مسلط کر دی گئی۔ انجیلِ مقدس کے اخلاقی تعلیمی نصاب کی بجائے بیکنی نظریات پر مشتمل اخلاقی تعلیمی نصاب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت پر نافذ العمل کر دیا گیا۔ اب خداوند قدوس اور اس کے مقبول و محبوب پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت، ان کی نسلوں کو بیکنی نظریات، مذہب کش اخلاقیات پر مشتمل جمہوریت کے کُفر میں کنورٹ کیے جانے لگا۔

۲۔حکومتی اقتدار پر مسلط ہونے کے بعد بیکنی نظریات کے مادہ پرستوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عیسوی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، عقائد کو کچلنا اور ختم کرنا شروع کر دیا۔ مذہبی فرقہ پرست پادریوں کی اصلاح احوال کرنے کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس، اس کے نظریات، عقائد، اخلاقیات اس کی تعلیمات، اس کی مذہبی درسگاہوں گرجا و کلیسا اور ان سے تیار ہونے والی تہذیب کو سرکاری سطح پر یک مشت ختم کرنے کا عمل جاری کر دیا۔

۳۔مغربی بیکنی نظریات کے حکومتی دانشوروں نے مذہب کو ختم کرنے کے لیے مغربی جمہوریت کے نظریات کا منشور برطانیہ میں نافذ العمل کر دیا۔ انھوں نے اقتدار پر قبضہ مسلط رکھنے کے لیے ملک میں اپنے من پسند کے قوانین وضوابط مرتب اور مسلط کر لیے۔ جن سے بیکنی نظریات کا مادہ پرست سرمایا دار حکومتی ٹولہ اپنی من مرضی کرنے پر مکمل قدرت رکھنے لگا۔ انھوں نے مغربی جمہوریت کا ایسا حکومتی ادارہ ترتیب دیا۔ جس سے ملک کے تمام بیکنی نظریات کے مادہ پرست، مادی قوت کے حامل افراد الیکشنوں میں کھڑے ہوتے اور عیسائی ووٹروں سے ووٹ لے کر ممبر اسمبلی بن جاتے۔ اسطرح ملک کے تمام مادہ پرست دہشت گرد ممبر اسمبلی بن کر اسمبلیوں تک رسائی حاصل کر لیتے۔ جمہوریت کے لبادہ میں مادی بہبود کا سرمایا داری نظام اور اپنی منفعت کیلئے انسانی عقل و شعور کے تیار کیے ہوئے قوانین مرتب کرتے۔ مادہ پرستی، خود غرضی، نفس پرستی، جنس پرستی، حق تلفی، معاشی لوٹ مار، معاشرتی نا انصافی عدل کُشی کے ضابطے انجیلِ مقدس کے نظریات، تعلیمات اور اخلاقیات کے خلاف اور متضاد قوانین وضوابط، نظام و سسٹم کو مسلط کرتے آ رہے ہیں۔ وقت کی ضرورت کے مطابق اپنی منفعت کیلئے مادہ پرستی کے استحصالی قوانین کو تعلیمی نصاب کا حصہ بناتے آ رہے ہیں۔ جس سے مذہب کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کا الہامی، رُوحانی انمول سرمایا نایاب ہوتا جا رہا ہے۔

۴۔جمہوریت کے روپ میں اسمبلی ممبران، بیکنی نظریہ کی روشنی میں جو کلچر تیار کرتے ہیں۔ اس کلچر کی بنیاد ہوس پرستی، زر پرستی، زن پرستی، جنس پرستی، مادر پدر آزاد، فحاشی، بے حیائی، بدکاری کی تعیش کی زندگی اور اقتدار پرستی پر انحصار کرتا ہے۔ اس نظریہ کی تمام اقتصادی، سیاسی، اخلاقی، سماجی فکر مکمل طور پر مادیت پر مشتمل ہے۔ وہ مادی طاقت، مادی قوت کے حصول میں گم ہو چکے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

برطانیہ میں بیکنی نظریات کے حکومتی ٹولہ نے انجیلِ مقدّس کی سرفرازی کو ختم کر دیا

۵۔وہ پیغمبران، ان کی اُلہامی کتابوں کی تعلیمات، انکے اخلاقیات، انکے عدل و انصاف، ان کے امانت و دیانت، انکے اخوت و محبت، انکے ادبِ انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے فلسفۂ حیات، انکے بے ثباتی کے درس، انکے مخلوقِ خدا کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کے آداب، انکے خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے اَسباق، انکے عبادت و ریاضت کے طریقہ کار، انکی رُوحانیت اور آخرت کے نظامِ حیات کے پیدا کردہ شعور سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں رہا۔وہ نمرود، فرعون، شدّاد، ہامان کی طرح بیکنی نظریہ، اسکا کلچر مادیت کی برتری سے خدائی دعویٰ دار بن کر ابھرا ہے۔

۶۔بیکنی فلسفہ نے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور اقتصادی ترقی کے نظریہ کو جنم دیا۔سرمایا دار مادہ پرست، اقتدار پرست ٹولہ کی ذاتی مادی خوشحالی اور حکومتی اقتدار کے حصول کے لیے پیغمبرِ خدا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی مقدس اُلہامی کتاب کے تعلیمی نصاب اخلاقیات، تعلیمات، اقدار کو ان کی اُمت اور بنی نوعِ انسان کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹانے کا مادہ پرست فلاسفرز اور بیکنی نظریہ اور طریقہ کار پیش کیا۔ جو انھوں نے ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں مادی اور اقتصادی ترقی کے نام سے جاری کر دیا۔ جبکہ مذہب سائنس اور اقتصادی ترقی کے راستے میں کہیں حائل نہیں ہوتا سوائے مخلوقِ خدا اور اس جہانِ رنگ و بو کو نیست و نابود اور خاکستر کرنے والے ایٹم بموں اور ایٹمی پلانٹوں کے تباہ کن اثرات سے۔انھو ں نے مذہب کو رسوائے زمانہ کر کے رکھ دیا۔

۷۔یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مذہب میں اگر کوئی فرقہ اختلاف یا فتنہ پیدا کرے تو اس فتنہ اور اس کے متعلقہ فتنہ پرستوں کو ختم کرنے کی بجائے پیغمبرِ خدا، اس کے مذہب اور اس کی اُلہامی تعلیمات، اخلاقیات کو ملکی سطح پر ختم کر دیا جائے۔ جبکہ مغربی جمہوریت میں کئی جماعتیں کئی فرقے معرضِ وجود میں آ جائیں اور وہ اس میں اختلاف، فتنہ اور فساد پیدا کرتے جائیں تو وہ سب جائز۔ مادہ پرست حکومتی ٹولہ نے تمام پیغمبران کی اُمتوں کا، ان کی کتابوں زبور شریف، توریت شریف، انجیل شریف اور قرآن شریف کے اُلہامی نظریات۔ اخلاقیات، تعلیمات اور ان کے تعلیمی اداروں کی سرکاری سرفرازی ختم کر کے، ان کے کردار و تشخص کا قتال کر کے رکھ دیا ہے۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی مذہبی تہذیب بتدریج زوال اور مادہ پرستی کی سرکاری سرپرستی کی وجہ سے مادہ پرستی کا کلچر فروغ پاتا چلا جا رہا ہے۔حکومتی ٹولہ کے مادہ پرستی یعنی مغربی جمہوریت کے نظریات، مذہب کش اخلاقیات کے زیرِ سایہ، نفس پرستی زر پرستی، زن پرستی فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری، لوٹ کھسوٹ، انسانی قتال اور تعیش کا نظامِ حیات پھیلتا جا رہا ہے۔ان چند مادی پرستاروں کی وجہ سے مغربی جمہوریت کی تاریکی دنیا پر چھائے جا رہی ہے۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



بلائے وقت | برطانیہ میں بیکنی نظریات کے حکومتی ٹولہ نے انجیلِ مقدّس کی سرفرازی کو ختم کردیا | باب 38 پیرا 8-12

۸۔ بیکنی فلسفہ کے سائنس دانوں نے عالمی سطح پر مکمل برتری حاصل کرنے کے لیے ذرہ کا دل چیرا۔ ایٹم بم تیار کیا۔ جو اس جہانِ رنگ و بُو کی مکمل تباہی کا غضب ناک، عبرت ناک پیغام ہے۔ ایٹم بم سے صرف انسان ہی نہیں بلکہ اس کائنات کی تمام مخلوق خاکستر ہو کر رہ جائے گی۔ اس دنیا اور اس میں بسنے والی مخلوق کا کوئی نام و نشان تک نہ ہوگا۔ سائنسدانوں کے پاس اس ایٹم بم کے پیدا کردہ جہنم کو روکنے کا کوئی طریقہ یا تدارک نہیں۔ کیا اس کا نام عالمی ترقی ہے۔ یہ ترقی اس جہان رنگ و بو کی تباہی کا گھناؤنا اور عبرت ناک بنی نوع انسان کے لیے پیغامِ عبرت ہے۔

۹۔ اسی طرح ایٹمی تابکاری کی تباہی سے بچنے کا بھی سائنس دانوں کے پاس کوئی علاج یا تدارک نہیں ہے۔ یہ جہانِ رنگ و بُو ایٹم بموں اور ایٹمی تابکاری کی زد میں ہے۔ بیکنی فلسفہ کے ترقی پسند مادہ پرست سیاستدانوں، اقتدار پرست وحشیوں اور بے حس انسانیت دشمن مادیت کے پرستاروں نے مل کر بنی نوع انسان کو صنعتی اور سائنسی ترقی کے نام پر ایٹم بم اور ایٹمی تابکاری کا جہنم مخلوقِ خدا کے لیے سلگا کر رکھ دیا ہے۔

۱۰۔ اس ترقی کی دلکش خوبصورت تتلی کو پکڑنے کے لیے مذہبی اقدار اور مذہبی اخلاقیات اور مذہبی تعلیمات کو پہلے پس پشت ڈالا اور پھر مادیت کے تابع کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک طرف تو انھوں نے اس دنیا اور اس کی پیاری مخلوقِ خدا حیوانات، درند، چرند پرند اور حسین و جمیل فطرت کے عجوبوں پہاڑوں، صحراؤں، میدانوں، سمندروں اور مالک قونین کے شاہکار انسانوں کو ایک اذیّت ناک ایٹمی جہنم کے روبرو لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ دوسری طرف مادہ پرستی، ہوس پرستی، زر پرستی، زن پرستی، نفس پرستی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری کی خواہشات کی خوف ناک دہکتی، سُلگتی آگ کے جہنم میں دھکیل دیا ہے۔ بنی نوع انسان کو حیوان ناطق اور جنسی درندہ بنا کر رکھ دیا ہے۔

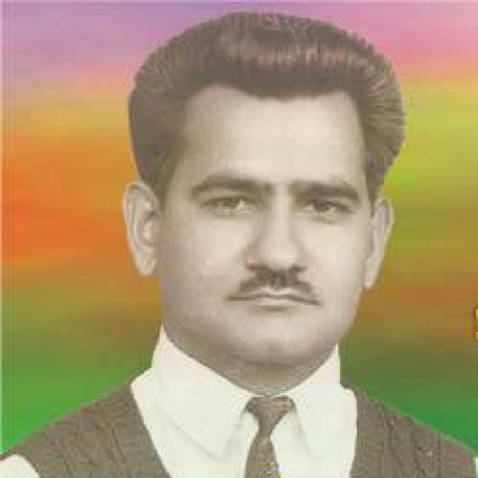
۱۱۔ غاصب جمہوریت، باطل آمریت کے طرزِ حکومت کے ذریعے مذہبی الہامی آسمانی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور اس کے تعلیمی اداروں کو ختم کر کے اس سے تیار ہونے والے انسانیت دوست کردار و تشخص کو ناپید اور ان کی افادیت سے انسانیت کو محروم کر دیا ہے۔

۱۲۔ مذہبی نظامِ حیات کی بنیادی کڑی ازدواجی زندگی کے نظام کو غلط العام بنا کر رکھ دیا ہے۔ صنعتی، مادی ترقی کے حصول کے لیے مستورات کو مردوں کے شانہ بشانہ فیکٹریوں، کارخانوں اور سرکاری ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے کے لیے مذہبی تعلیمات اور تہذیب کے خلاف گھر کی چاردیواری سے باہر کھینچ لائے۔ مستورات کی عصمت و عفت اور عزت و حرمت کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔

۱۳۔ مادی بہبود کے نام پر مخلوط معاشرہ، مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت کا نظام ترتیب دیا۔ ماں، بہن، بیوی، بیٹی کی عصمت و عفت کے پاکیزہ و طیب مذہبی نظامِ حیات کو بتدریج ختم کرتے آ رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت سے اَلہامی، رُوحانی مذہبی سرفرازی کو ملکی سطح پر سرکاری طور پر ختم کر دیا گیا۔ انجیلِ مقدس کی الٰہیات، اخلاقیات اور اَلہامی، رُوحانی تعلیمات کو اِجتماعی زندگی سے نکال کر اِنفرادی زندگی کا حصہ بنا دیا گیا۔ سرکاری سرفرازی سے محروم کر دیا گیا ہے۔

۱۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام یعنی رُوح القُدس کی پیاری اُمت کے مرد و زن جو اَلہامی، رُوحانی روشنیاں حاصل کرنے کے لیے ترکِ دنیا اور رہبانیت کی عبادات کے عمل سے گزرتے۔ وہ اَلہامی درسگاہوں گرجا و کلیسا جیسی مذہبی تربیت گاہوں اور وہاں کے رُوحانی پیشواؤں سے انجیلِ مقدس کی اَلہامی تعلیمات سے دلوں کو منوّر کرتے۔ ان کا ہر عمل رُوحانیت کی روشنیوں سے منوّر رہتا۔ وہ رُوح سے کشید کی ہوئی اخوت و محبت کی مے بنی نوع انسان کو خوب پلاتے۔ وہ بنی نوع انسان کو دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتے۔ وہ انسانیت کو بتاتے کہ انسان اس دارُالفناہ میں خالی ہاتھ آتا ہے اور خالی ہاتھ واپس چلا جاتا ہے۔ وہ مخلوقِ خدا کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہوتے۔ وہ خوفِ خدا کی دولت سے مالا مال ہوتے۔ وہ زر پرستی، زن پرستی، مادہ پرستی، ہوسِ دنیا، فحاشی، بے حیائی بدکاری، زناکاری کی آلودگیوں سے مبرا اور پاک ہوتے۔ ان کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا اپنے رُوحانی پیشوا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام رُوح القُدس کی خوشنودی کے لیے ہوتا۔

۱۵۔ ان کا علم، عمل، کردار اور تشخص انجیلِ مقدس کی تعلیمات کا ایک حسین اِمتزاج ہوتا اور وہ عظیم مبلغ کا فریضہ ادا کرتے۔ ان کا ظاہر و باطن رُوح القُدس کی رُوحانی روشنیوں کے منوّر چراغ ہوتے۔ ان کے پاکیزہ و طیب نورانی چہرے، میٹھی و شیریں زبان، مذہبی بصیرت کی شمع سے روشن کیے ہوئے ضمیر اور وہ گرجا و کلیسا کی درسگاہ کے فیض جاری کرتے۔ ان کی زندگی خلقِ خدا کی خدمت اور ادبِ انسانیت کی عبادت سے سرشار ہوتی۔ وہ خدمت و ادب، اُلفت و محبت اور عفو و درگزر کی مے بنی نوعِ انسان کو پلاتے رہتے۔ وہ انسانی دلوں اور جسدوں میں حضرت عیسیٰ رُوح القُدس علیہ السّلام کے کرداری معجزوں کی خوشبو بن کر اُترتے جاتے۔ ان کے مشنری کردار گھر گھر، قریہ قریہ، بستی بستی، شہر شہر، ملک ملک رُوحانیت کی قندیلیں روشن کرتے، دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتے اور مادہ پرستی، نفس پرستی، جنس پرستی کے اندھیروں سے نجات دلاتے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۱۶۔ لیکن بدقسمتی سے برطانیہ میں اُٹھنے والے فرقہ پرستی کے فتنہ کو مادہ پرست فلسفیوں کے چند مادہ پرست پیروکاروں نے اس کو طول دیا اور اس سے اپنے اقتدار کا راستہ کھولا اور بھرپور استفادہ کیا۔ پروٹسٹنٹ اور کیتھولک فرقوں کے درمیان نفرت و نفاق کی آگ لگائی، اس کو سلگاتے رہے۔ یہی مادہ پرست دونوں فرقوں کو مادی وسائل اور ہتھیار مہیا کرتے رہے۔ ان کا قتال جاری کروا دیا۔ لاکھوں جانیں اس فتنہ کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ ان کے درمیان نہ ختم ہونے والی نفرتیں پیدا کر دیں۔ اس وقت کی ملکۂ برطانیہ کو مادہ پرست کے حواریوں نے مذہب کی ایسی گھناؤنی صورت پیش کی اور بتایا کہ فرقہ پرستوں نے ملک کی شہرت اور مادی بہبود کو تباہ اور ختم کر دیا ہے۔ ان کے قتال کو بند کرنا اور اس فرقہ پرستی کے فتنہ کے تدارک کے لیے گرجا و کلیسا کی سرکاری بالادستی کو ختم کرنا اَزحد ضروری ہے۔

۱۷۔ چاہیے تو یہ تھا کہ فرقہ پرستوں کی اصلاح و فلاح کا کوئی راستہ ڈھونڈا جاتا۔ فتنہ پیدا کرنے والوں کو سزائیں دی جاتیں۔ لیکن انھوں نے تو مذہب اس کی تعلیمات، اس کے اخلاقیات کی سرکاری بالادستی ہی ختم کروا کر رکھ دی۔ گرجا و کلیسا اور ان کے مذہبی اداروں کو بحال رکھا۔ جہاں وہ انفرادی طور پر عبادات اور رُوحانی فیوض انجیلِ مقدس کی تعلیمات کی روشنی میں حاصل کرتے رہیں۔ حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السّلام ان کے مذہب، ان کے انجیلِ مقدس کا تعلیمی نصاب، اخلاقیات، تعلیمات اور گرجا و کلیسا کی حیثیت ملکی اور حکومتی سطح پر ثانوی کر دی۔

۱۸۔ جمہوریت کا استحصالی حکومتی نظام مسلط کر دیا گیا۔ ملک کا نظم و نسق منتخب کردہ عوامی نمائندگان کے سپرد کر دیا۔ مذہب کی سرکاری سرفرازی ختم کر دی گئی۔ عیسوی ملّت مذہبی نظریات اور جمہوری نظریات کے تضاد کا شکار ہوتی گئی۔ مذہب سرکاری تحفظ اور سرکاری سرفرازی سے محروم ہونے کی وجہ سے زوال پذیر ہوتا گیا اور مادہ پرست اور ان کے نظریات، ان کے مذہب کش اخلاقیات، ان کے انسانیت سوز استحصالی قوانین و ضوابط کی تعلیمات کا تیار کردہ جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا منشور عیسوی ملّت کا نصیب بنا دیا گیا۔ مادہ پرستوں کا ٹولہ و طبقہ مراعات یافتہ طبقہ مادی بہبود کا وارث بن گیا۔ عوام النّاس مادی محرومی کا شکار ہوتے گئے۔ مادہ پرست پھیلتے گئے اور مذہب پرست زوال پذیر ہوتے گئے۔ اس مادہ پرست حکومتی ٹولہ کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔

۱۹۔ پیغمبران کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، ازدواجی زندگی کے خانگی قوانین، مستورات کا چادر اور چاردیواری کا ضابطۂ حیات، مستورات کے شرم حیا، عصمت و عفت کے تحفظ کا نظام، شادی و نکاح کا طریقہ کار، ایک خاندان کے بسانے کے بنیادی اصول و ضوابط، پیغمبران کے اِلہامی منشور کا حصہ ہیں۔ پیغمبران کے مذاہب کا حقوق نسواں کے تحفظ کا نظام، مستورات کا معاشرے میں مقام اولیٰ کے اصول، میاں بیوی کا آسمانی رشتہ، جنسی تعلق اور جنسی خواہشات کی تسلی و تسکین کا اِلہامی، رُوحانی راستہ، آفرینش نسل کا اِلہامی نظامِ حیات، پیغمبران کی اِلہامی تعلیمات کا حصہ ہیں جس سے کوئی اُمت انکار نہیں کر سکتی۔



باباجی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | برطانیہ میں بیکنی نظریات کے حکومتی ٹولہ نے انجیلِ مقدس کی سرفرازی کو ختم کر دیا | باب 38 پیرا 22-20

۲۰۔ اہلِ کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ السّلام کی زبور شریف، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی توریت شریف، حضرت عیسیٰ رُوح القدس علیہ السّلام کی انجیل شریف، حضرت محمدُ الرسول اللہ ﷺ کے قرآنِ حکیم کی روشنی میں رشتوں کے تقدس کا نظام، میاں بیوی، بیٹا بیٹی، بہن بھائی، چچا چچی، پھوپھا پھوپھی، دادی دادا، نانا نانی کے آسمانی خونی رشتوں کی کشید کی ہوئی الٰہامی محبت کی خوبصورت، حسین وجمیل دل کش، دلرُبا مالا تیار ہوتی ہے۔ خاندان تشکیل پاتا ہے۔ جس سے معاشرہ کی اخلاقی قدریں تکمیل کی منازل طے کرتی رہتی ہیں۔ ان الٰہامی رشتوں کے تقدس سے تیار کی ہوئی مسحور کن جنسی تسکین کی مے پیغمبران کی اُمتوں کے مرد و زن کو میسر آتی ہے۔ پیغمبران کی تعلیمات کی روشنی میں اولاد، ماں باپ کے رشتوں کے عزت و احترام اور ان کے ادب سے آشنائی کا علم اہلِ پیغمبران کی اُمتوں کو فلاح کا راستہ دکھاتا ہے۔ ماں باپ سے اولاد اور اولاد سے خاندان اور خاندان سے معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ پیغمبران کی الٰہامی تعلیمات عزت و احترام، ادب و خدمت سے سینچا ہوا معاشرہ بنی نوعِ انسان اور مخلوقِ خدا کے لیے منفعت بخش اور راحت کا سبب بنتا ہے۔ جو اس جہانِ رنگ و بُو کے چمن کو بہترین اخلاقیات کی خوشبو سے معطر اور اس دارُالفناہ کو امن کا گہوارا بنا دیتا ہے۔

۲۱۔ دوسری طرف مادہ پرست فلاسفرز اور مفکر ارسطو، تھامس کارلائل، بینجمن فرینکلن، ڈارون، فرانسس بیکن مادی بہبود، اقتصادی ترقی، سائنسی ترقی کے لیے پیغمبران کے الٰہامی، آسمانی کتابوں پر مشتمل مذہبی نظریات، تعلیمی نصاب، اخلاقیات، تعلیمی اداروں، ازدواجی نظامِ حیات کو یک قلم مسترد کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مادی بہبود، اقتصادی ترقی، سائنسی ترقی اس وقت تک اس کا حصول ممکن نہیں جب تک پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمی ادارے ختم کر کے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات کی سرکاری بالادستی مسلط نہیں کی جاتی۔ مذہب کا نظامِ مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ عبادات اور اس سے رُوحانی ارتقا کا حصول ہر فرد کا ذاتی عمل اور کردار ہے۔ اس کے لیے مذہبی درسگاہیں کھلی رہنی چاہیں۔

۲۲۔ مغربی مادہ پرست ٹولہ نے مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات کو مسلط کرنے کے لیے مغربی جمہوریت کا استحصالی نظامِ مملکت تیار کیا۔ ایسے قوانین و ضوابط مرتب کیے جن سے اسی شاہی ٹولہ کے پانچ چھ ہزار پر مشتمل چند افراد حصہ لے سکتے تھے۔ ان کے علاوہ ملک کے کروڑوں انسان ان کی غلامی کا طوق پہننے کے لیے ووٹر کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

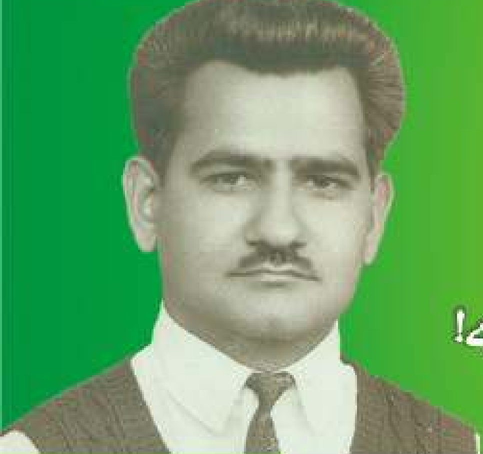
۲۳۔ اس مادہ پرست شاہی ٹولہ کے لوگ الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ جو سب سے زیادہ مادی قوت اور ذہنی طور پر طاقتور یعنی عیار، مکار، دھوکہ باز ہوتا ہے۔ عوام الناس کو جھوٹ، فریب دھوکہ، روٹی کپڑا، مکان مہیا کرنے اور اسی طرح مادی خوشحالی کا جھانسہ دے کر وہ عوام الناس کو سبز باغ دِکھا کر اسمبلی کے پنڈال تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔ اس کے علاوہ، مین پاور، ذرائع ابلاغ، غنڈوں قاتلوں کی جتنی کسی مادہ پرست کے پاس بہتات ہوگی اتنا ہی وہ مادی، ذہنی اور جسمانی طور پر طاقتور اور کامیاب مادہ پرست دہشت گرد ہوگا۔ اس طرح حلقۂ انتخاب کا بہترین معاشی، معاشرتی دہشت گرد ممبر منتخب ہو کر اسمبلی میں پہنچ جاتا ہے۔

۲۴۔ اس طرح پورے ملک کے معاشی اور معاشرتی، غنڈے انسانی، قاتل حکومت تک رسائی حاصل کرلیتے ہیں۔ فلاسفر ابراہیم لنکن کے فلسفہ کے مطابق گورنمنٹ آف دی پیپلز، بائی دی پیپلز، فار دی پیپلز کے مادہ پرستی کے جمہوریت کے نظامِ حکومت کے حکومتی مادہ پرست انسانیت کے معاشی اور معاشرتی قاتل ارکان تیار ہوتے ہیں۔ اسمبلی میں بیٹھ کر مذہبی نظریات، اخلاقیات کو روندتے اور مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات کی پیروی کرتے ہوئے کروڑوں انسانوں کا ملکی سطح پر معاشی اور معاشرتی قتال کرنے کا عمل جاری کرلیتے ہیں۔ اس طرح حکومتی ٹولہ کے چند افراد ملک کے کروڑوں انسانوں کو قیدی، غلام، بے بس اور محکوم بنا لیتے ہیں

۲۵۔ مادہ پرست فلاسفرز کے مطابق ایسے مادی طاقتور اسمبلیوں کے ارکان، ممبران اور حکومتی ٹولہ کے مشیران، سفیران، وزرا، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیر اعظم، صدر کا حق بنتا ہے کہ وہ کمزور، کم تر کروڑوں عوام الناس، اقوام اور ملک سے ان کے مادی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن چھین سکتے ہیں۔ اسی مادی طاقت کے ذریعے حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرلیتے ہیں۔

۲۶۔ اپنی بقا اور بالادستی کی خاطر، وہ کمزور انسانوں، کمزور عوام الناس، کمزور، کم تر، غریب عوام الناس کا جتنا چاہیں، جس قدر چاہیں معاشی، معاشرتی قتال کرسکتے ہیں۔ اس طاقت کے حصول کے لیے مادی بہبود کا حصول، اقتصادی ترقی، سائنسی ترقی اور مُہلک ترین ہتھیار بنانے کا عمل جاری ہے۔ مادہ پرست فلاسفرز کے جمہوریت کے نظامِ حکومت کی روشنی میں سائنسی ترقی مادی ترقی کا عمل سرکاری سطح پر بتدریج اور مسلسل جاری ہے۔ مادی ترقی انسانی ذہن پر بتدریج قبضہ کرتی جارہی ہے۔ حکومتی سطح پر مادہ پرست معاشرہ اور کلچر تیار ہوتا اور مذہبی اقدار اور مذہبی تہذیب سے دور ہوتا جارہا ہے۔

۲۷۔ مادہ پرستی کے ترقی کے بتدریج عروج کے مقابلے میں مذہب کے اخلاقیات، الہامی رُوحانی نظامِ حیات اور تہذیب نایاب ہوتی جارہی ہے۔ سرکاری سطح پر مذہبی اقدار کو پس پشت اور ختم کرکے مذہب سے دوری اور مذہب پرستوں کو زوال کے صحرا میں گم کیا جارہا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — برطانیہ میں بیکنی نظریات کے حکومتی ٹولہ نے انجیلِ مقدس کی سرفرازی کو ختم کردیا — باب 38 پیرا 34-28

۲۸۔ مذہب کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات سے دوری جمہوریت کے مادہ پرستوں کے پرستاروں کا مادی ترقی اور سائنسی ترقی کا حکومتی زہر کھلایا جا رہا ہے۔ زہر کھانے والوں کی لاعلمی زہر کے اثرات کو اثر کرنے سے روک تو نہیں سکتی۔

۲۹۔ اس حقیقت کو واضح طور پر جانتے ہوئے کہ ایٹم بم اور ایٹمی توانائی کی ہلاکتوں سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ اس کے باوجود ایٹمی توانائی کے حصول کا جاری رکھنا مادہ پرست حکومتی ٹولہ کی کامیابی اور بے بس عوام کی مجبوری بن چکی ہے۔ ورنہ ترقی کا پہیہ جام ہو جاتا ہے۔

۳۰۔ تمام بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک نے ایٹم بموں کے انبار اور ایٹمی توانائی کے ایٹمی پلانٹ جیسے مہلک دشمن اپنے گھروں میں پال رکھے ہیں۔ یہ ترقی یافتہ تہذیب اور پوری کائنات ایٹمی تابکاری کی زد میں ہے۔ یہ بلا امتیاز سب کو نیست و نابود اور خاکستر کر دے گی۔

۳۱۔ عوام الناس کی ایسی تمام توقعات جو ایٹمی سائنس سے وابستہ اور سائنس دانوں کی وہ امیدیں جو ایٹمی سائنس کے مستقبل سے وابستہ ہیں وہ ایٹمی بموں کے جہنم کے تند خو شعلوں اور اس جہانِ رنگ و بو کو ایٹمی تابکاری کی شعاؤں میں بھسم کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

۳۲۔ کتنی انسانی نسلیں ایٹم بموں کے شعلوں اور ایٹمی تابکاری کی شعاؤں سے بچ سکتی ہیں اور کتنی مدت انسانی نسلیں اس اذیت ناک خیال کی اذیت سے دو چار رہتی چلی جائیں گی، آخر کار یہ قرض کسی نہ کسی انسانی نسل نے ہی ادا کرنا ہے۔

۳۳۔ یہ ترقی پسند مادہ پرست فلاسفرز کا تیار کیا ہوا معاشرہ اور ان کا کلچر توانائی کے بحران کا بہت جلدی شکار ہو جائے گا یا ایٹمی تابکاری کے شعلوں میں خاکستر ہو جائے گا۔ اب ایٹمی توانائی جاری نہ رکھی جائے تو اس کے متبادل بے ضرر توانائی کے ذخائر اور وسائل صنعتی اداروں اور صنعتی ترقی کے لیے موجود نہیں۔ جو مادہ پرستوں کی ترقی کے زوال کا سبب ہے۔

۳۴۔ اس وقت بنی نوع انسان کا مسئلہ مادی ترقی یا مادی ترقی کی رکاوٹ کا نہیں! ضرورت اس بات کے سمجھنے کی ہے کہ ایٹم بموں اور ایٹمی توانائی مہیا کرنے والے ایٹمی پلانٹوں کے تباہ کن اثرات اور اس جہانِ رنگ و بو کی مکمل تباہی کو بچانے کے لیے اس کے تدارک کی تلاش بنی نوع انسان ہی نے کرنی ہے اور یہ پوری انسانیت کا بنیادی مسئلہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

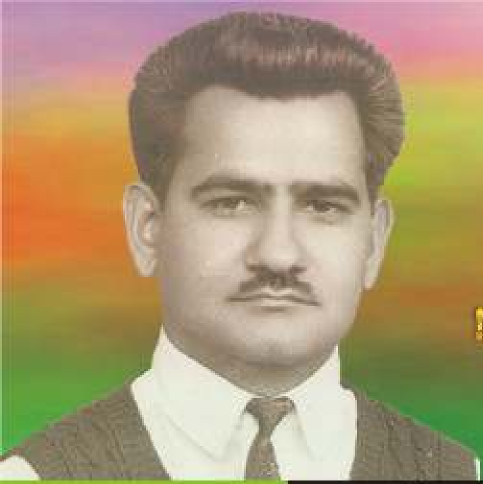
۳۵۔ امریکہ، روس جیسی اور دوسری بین الاقوامی ایٹمی قوتیں، مادہ پرستی کی قوت کو انسانی قتال کے عوض مادیت کا حصول کرنے والی ظالم اقوام وممالک، مظلوم کمزور، کمتر، غیر ترقی یافتہ اقوام وممالک جن کو انھوں نے جدید اسلحہ سے نشانۂ عبرت بنایا اور اب بنائے جا رہے ہیں۔ قصہ مختصر یہ انسانیت کا ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ ان ممالک کے کروڑوں عوام کو ان کا ظلم والا ہاتھ روکنا ہوگا۔

۳۶۔ اگر کوئی خودکش حملہ آور یا کوئی عالمی دہشت گرد یا کوئی طالبان جن کے ممالک میں ان بڑی عالمی ایٹمی قوتوں نے قتال جاری کر رکھا ہے یا جن پر جنگیں مسلط کر رکھی ہیں یا جن کے ممالک ایٹم بموں اور جدید اسلحہ سے تباہ کر چکے ہیں۔ ان پر کیا بیتی اور وہ کس انداز سے ان غاصبوں سے انتقام لینے کی سوچ رکھتے ہیں۔

۳۷۔ امریکی عوام سے ایک دردناک سوال ہے! ذرا سوچو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کے منکر، منافق، چند مادہ پرست دوسرے کمزور، کم تر ممالک کی عوام کا قتال کر کے اپنی عوام کو امن کی نیند کیسے مہیا کر سکتے ہیں۔ امریکہ کے عالمی حکومتی دہشت گردو! جتنے زیادہ تم دشمن پیدا کرو گے اتنی زیادہ تمھاری تباہی کے نتائج اتنی جلدی تمھارے سامنے آئیں گے۔ مکافاتِ عمل رُک نہیں سکتا۔ اس دورِ جدید میں تو صرف ایٹمی شعائیں ہی زمین میں زلزلے اور پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر سکتی ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ فطرت کے پاس ان کے علاوہ کوئی زلزلہ، سمندری طوفان اور دوسرے عوامل موجود نہیں جو ان کی تباہی کا باعث بن سکیں۔ کیا تمھارے بے شمار ایٹم بم اور ان گنت ایٹمی پلانٹ جو تم نے بہت بڑے دشمن اپنے اپنے ممالک میں پال رکھے ہیں ان شعاؤں، زلزلوں اور سمندری طوفانوں سے وہ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ کیا تمھارے ممالک کے معصوم، بے ضرر، خدمتِ خلق کے پجاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے عوام اس ایٹمی تباہی سے بچ سکتے ہیں؟

۳۸۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے جاپان پر ایٹم بم گرا کر تین چار لاکھ معصوم، بے گناہ، بے ضرر انسانوں اور ہر قسم کی مخلوقِ خدا کو نیست ونابود اور خاکستر کر دیا۔ ذرا سوچو تو اس مظلوم عوام نے کسی بھی ملک کے کسی حکمران کو کیا نقصان پہنچایا یا تکلیف دی تھی؟ ایسے بے ضرر انسانوں کے قتال کی وجہ کیا تھی؟ ان کے ساتھ دوسرے چرند، پرند، حشرات الارض کو خاکستر کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ کیا ایسا کرنے والے انسان تھے، درندے یا وحشی تھے؟ کیا ان کو موت نے نگل نہیں لیا؟ ملکوں پر مسلط حکومتی ٹولے آپس میں الجھے، جنگیں ایک دوسرے ممالک پر اپنی برتری قائم کرنے کی خاطر مسلط کرتے چلے آ رہے ہیں۔ انسان جیسی افضل ترین مخلوق، فطرت کی شاہکار مخلوق، جن کا جنگ کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا، نہ وہ کسی کے دشمن تھے۔ ان کا قتال کیا گیا۔ کیا یہ انسانیت کی فتح تھی یا شکست!

۳۹۔ جرمن کو فتح کرنے کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی افواج جرمن میں داخل ہوئیں۔ ان کی مستورات کی آنکھوں کے سامنے ان کے ۸ سال کے بچے سے لے کر ۸۰ سال کے بوڑھے انسانوں کا قتال کیا گیا۔ جرمن عورتوں کی عصمت وعفت کو گن پوائنٹ پر لوٹا گیا۔ ان کی چھاتیاں کاٹ دی گئیں۔ ان کی پیشاب گاہیں چیر دی گئیں۔ یہ دونوں اقوام، یہ دونوں ممالک، ان دونوں اقوام اور ممالک کی نسلیں آج بھی، یہ گھناؤنے زخم، اذیتوں سے بھرے زخم، اندوہناک جسمانی اور رُوحانی تکلیفیں، آنسوؤں، آہوں، سسکیوں کی شکل میں اپنے پیارے آباؤ اجداد اور اپنے محبوب بزرگان کو بطور نذرانہ پیش کرتے آ رہے ہیں۔ کیا ان ممالک کے عوام ان کو بخش دیں گے؟

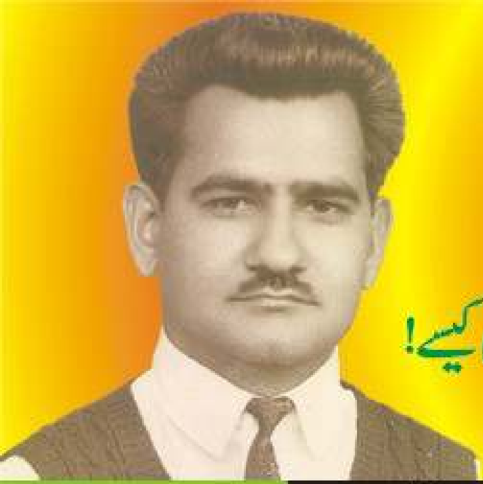


بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۴۰۔ برطانیہ، امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے جمہوریت کے پرستاروں، عالمی دہشت گردوں، مادی قوت کے وارثوں اور انسانیت کے قاتلوں سے پوچھنا مناسب ہوگا۔ کہ تم نے عراق کے معصوم، بے گناہ عوام کو بنیادی حقوق، خوراک، ادویات اور دوسری اشیا پر عالمی پابندی لگا کر کیوں محروم کیا؟ اس ملک کے حکمرانوں پر یو این او کے ذریعے الزام لگایا کہ وہاں کا حکومتی ٹولہ ایٹم بم بنا رہا ہے۔ عراقی حکومت نے یو این او کو بتایا کہ وہ ایٹم بم نہیں بنا رہے۔ اس کے باوجود اپنی تسلی تشفی کے لیے ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ یا اور کوئی اس قسم کا ایٹمی ثبوت حاصل کرنے کے لیے یو این او نے اپنی انسپکشن ٹیم کے انسپکٹر عراق بھیجے۔ ایک سال سے زیادہ اس ٹیم نے عراق کی چھان بین کی جس سے پتہ چل سکے کہ وہ ایٹم بم بنا رہا ہے یا نہیں۔ جب ان کو کوئی ثبوت نہ ملا اور ان کی رپورٹ کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے عراق پر حملہ کر دیا۔ تمام عالمی دہشت گردوں نے کم و بیش دس بارہ لاکھ معصوم، بے ضرر انسانوں کا قتال کر کے رکھ دیا۔ اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اس کو خاکستر کر دیا۔ اس کے تیل کے کنوؤں پر قبضہ کر لیا۔ امریکہ، برطانیہ کے عوام کو سوال کرتا ہوں کیا ایسا انسانی قتال کرنا عیسائیت کے مذہب کا حصہ ہے۔ کیا وہاں کی عوام نے آپ کو کوئی گزند پہنچائی یا آپ کا کوئی نقصان کیا تھا۔ کیا افغانستان کے عوام نے پیغمبرِ خدا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی توہین کی تھی۔ برطانیہ، امریکہ اور نیٹو ممالک کے عوام سے سوال کرتا ہوں کہ افغانستان کی کمزور، کمتر، غیر ترقی یافتہ عوام نے امریکہ یا برطانیہ کے کسی ایک فرد کا قتل کیا تھا۔ تم نے ان کے دس پندرہ لاکھ بچے، بوڑھوں، جوانوں کا قتال کر کے رکھ دیا۔ بے شمار انسانوں کے اعضا فضا میں بکھیر دیے۔ امریکہ، برطانیہ، نیٹو فورسز نے ظلم کی انتہا کر دی، عوام کو نکیلیں ڈالیں، پنجروں میں بند کیا۔ بھوکا رکھا۔ ان کو سسک سسک کر موت کی زندگی سے گزارا۔ وہ تو تمہارے دعا گو تھے کہ تم نے روس کے حملہ میں ان کی مدد کی تھی۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات، اخلاقیات کا یہ حصہ نہیں کہ وہ معصوم، بیگناہ، کمزور، کم تر مخلوقِ خدا کا قتال بغیر کسی وجہ اور جواز کے کرتے رہیں۔ کیا آپ اپنے ممالک کو دنیا کا ایٹمی جنگ کا جہنم بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کے تمام ایٹمی پلانٹ دنیا بھر کے مظلوموں کی زد میں ہیں۔ جاپان ناگاساکی اور ہیروشیما کے تین چار لاکھ اپنے عزیز و اقارب کا قتال وہ کبھی بھول نہیں سکتے۔ آنے والی نسلوں کا معذور پیدا ہونا ان کے بزرگوں کے قتال کی یاداشت تازہ کر دیتے ہیں۔ میرا سوال ختم ہے اس کا جواب برطانیہ، امریکہ اور نیٹو ممالک کے عوام آپنے حکومتی ٹولہ سے پوچھ کر دنیا بھر کے مظلوم عوام کو دیں!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — مغربی ممالک نے پیغمبران کی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کا استحصالی کلچر تیار کیا — باب 39 پیرا 1-4

۱۔امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے فرانسس بیکن کے فلسفہ کے تحت پیغمبران خدا کے اخلاقیات، نظریات، تعلیمات کو روند کر رکھ دیا۔مادہ پرستی اور مادیت کے حصول کو پیغمبران خدا کے اخلاقیات، تعلیمات، نظریات کو تابع مادیت بنا کر رکھ دیا۔مادی قوت، مادی طاقت کے کمزور، کم تر انسان، اقوام، ممالک پر اپنی بالادستی قائم کرنے، ان کی ملکیتیں چھیننے، ان کے حقوق غصب کرنے ان کو غلام بنانے، ان کو قیدی بنانے، ان کا قتال کرنے، ان کو محکوم بنانے اور عراق جیسے اتحادی ملک پر اپنی حکومت قائم کرنے کا عمل پورا کرلیا۔کیا یہ جنگ ختم ہو چکی ہے ہرگز نہیں!

۲۔اسی طرح امریکہ جیسے عظیم، طاقتور ملک پر 9/11 کا واقعہ پیش آیا۔اس کے اصل مُجرم کون تھے وہ جانتے تھے۔کم و بیش تین ہزار افراد لقمۂ اجل بنے۔امریکہ نے اس کا ملزم اُسامہ بن لادن کو قرار دیا جو افغانستان میں مقیم تھا۔افغانستان کے حکمرانوں سے امریکہ نے اُسامہ بن لادن کو بطور مُجرم مانگا۔انھوں نے بڑے تحمل کا مظاہرہ کیا۔غور و فکر سے کام لیا۔امریکہ کو مناسب جواب دیا۔

۳۔افغانستان کی حکومت نے امریکہ سے اس کے ملوث ہونے کا ثبوت مانگا اور بتایا کہ وہ ہمارا مہمان ہے اور اس نے روس کے خلاف جنگ میں ان کی امداد کی ہے۔ان کے انکار پر امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے امریکہ کا ساتھ دیا۔کئی خفیہ ملک دشمن معاہدے اس نے اپنی حکومت اور اقتدار بچانے کیلئے امریکہ کے ساتھ اپنے فوجی جرنیل مسٹر کیانی، چند کور کمانڈروں اور مُسلم لیگ ق کی باہمی مشاورت سے کیے۔جو ملک دشمنی کا واضح ثبوت ہیں۔مارشل لا کا غدار حکومتی ٹولہ ملک و ملت کا مُجرم اور انسانیت کا قاتل ہے۔

۴۔اسی حکومتی ٹولہ نے شمسی ایئر بیس امریکہ کے حوالے کر دیا۔اس ایئر بیس سے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے جنگی جہاز ڈیزی کٹر بموں، نائٹروجن بموں، جدید اسلحہ سے لیس ہو کر افغانستان پر تابڑ توڑ حملے کرتے۔ان کی سڑکوں، ان کی بستیوں، ان کے ہسپتالوں، ان کی درسگاہوں، ان کے خوراک اور پانی کے ذخیروں کو تباہ کر کے رکھ دیا۔دس پندرہ لاکھ بچے، بوڑھے، مرد و زن کا قتال کر کے رکھ دیا۔اس کا بوجھ، اس کی ذمہ داری پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، فوجی جرنیل مسٹر کیانی، اسکے چند کور کمانڈروں اور سیاسی حکومتی ٹولہ مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور اس کی ڈمی اپوزیشن کی ہے۔جو ملک دشمن اور انسانیت کے دشمن ہیں اور رو بہ گرفت ہیں۔ان کا یہ جہان ان کے لیے جہنم کا سلگتا دوزخ بن چکا ہے۔یہ ممکن نہیں کہ لاکھوں معصوم، بے گناہ بچے بچیوں، مستورات، بے ضرر جوانوں بوڑھوں انسانوں کے قاتل مکافات عمل سے بچ سکیں گے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۔ پاکستان کا ایٹمی پراسسنگ پلانٹ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور فوجی جرنیل مسٹر کیانی، چند کور کمانڈروں اور مُسلم لیگ ق، ایم کیو ایم کی باہمی رضامندی سے امریکہ بھجوا دیا، جس کا انکشاف ڈاکٹر قدیر ایٹمی بم کے خالق نے پریس کانفرنس کے ذریعے کیا اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو ملک کا غدار اور واجب القتل قرار دیا۔ فوجی جرنیل مسٹر کیانی، اس کے کور کمانڈر امریکی معاہدوں اور ڈرون حملوں کو اسی طرح جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسی سابقہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے برطانیہ میں بیٹھ کر مسٹر کیانی کی اسی اچھی کارگزاری کی وجہ سے تین سال کی ملازمت کا اضافہ کروا دیا۔ اسی نے مُسلم لیگ ق کے سیاسی ملکی غدار ٹولہ کو پیپلز پارٹی کے عالمی شہرت یافتہ بدنام زمانہ آصف علی زرداری کی مُجرم حکومت کا حصہ بنا دیا۔ اس وقت تمام ملکی ملی مجرم ملک کی حکومت پر قابض ہیں۔ اس مختصر حکومتی ٹولہ کے خلاف جہاد کرنا اور ان کو ختم کرنا، ان سے حکومت چھین لینا اہلِ وطن کے عوام اور فوجی سپاہ کا دینی فریضہ بن چکا ہے۔ ان واقعات کی نفی یا تصدیق کرنا اور اپنی صفائی ملک وملّت کے روبرو پیش کرنا فوجی جرنیل مسٹر کیانی کی ذمہ داری ہے۔ ان سب کو ایک لمحہ کے لیے سوچنا ہوگا کہ کیا انھوں نے زندگی کو موت کے حوالے کرنا نہیں! وہ کب تک ظلم کی نگری کے وارث بنے رہیں گے۔ ماٹی کب تک ماٹی سے جدا رہے گی۔ کیا انھوں نے مجیب الرحمان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، ضیا الحق اور بے نظیر کا حشر نہیں دیکھا۔ کب تک یہ مارشل لا کا استحصالی نظامِ حکومت، عوامی قتال اور اپنی حاکمیت قائم رکھنے میں کامیاب رہے گا۔ کب تک یہ مارشل لا کا حکومتی دہشت گرد ٹولہ گن پوائنٹ اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنی حکومتی رٹ مسلط رکھ سکے گا۔ کب تک مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کی پابند فوج، رینجر، پولیس فورسز شمالی علاقہ جات کے عوام کا قتال کرتی رہینگی۔ کب تک مارشل لا کا دہشت گرد حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ عوام کو انکے وسائل، خزانہ سے محروم کرتا رہے گا۔ کب تک مارشل لا کا دہشت گرد حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے طالبان کا قتال جاری رکھے گا۔ کب تک مارشل لا کے این آر او کا دہشت گرد حکومتی ٹولہ جمہوریت کے الیکشن پر اجارہ داری مسلط رکھ سکے گا۔

الف۔ کب تک ملک دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو جیسے پیپلز پارٹی کے شرابی، زانی، رہزن رہنما پاکستان کو لخت لخت کرتے رہیں گے۔ کب تک ملک دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو جیسے ملکی، ملی طالبان ملک کا ون یونٹ توڑ کر ملکی جمعیت کو چار صوبائی حکومتوں میں بدلتے رہیں گے۔ کب تک ملک دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو جیسا مجرم حکومتی دہشت گرد ٹولہ سینیٹرز کا جاگیردار، سرمایہ دار انگریز کے پروردہ مجرموں کو سینٹ کا شاہی ایوان مہیا کرتا رہے گا۔ کب تک ملک دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو جیسے پیپلز پارٹی کے رہزن رہنما وفاقی حکومت کے علاوہ چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کا شاہی ادارہ کا مزید حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ غریب، تنگ دست، بیروزگار، مفلوک الحال، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والی معاشی مقتول عوام کو انکے شاہی حکومتی اخراجات برداشت کرنے کا پابند بناتے رہیں گے۔ کب تک ملک دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو جیسے پیپلز پارٹی کے زانی، شرابی حکومتی ٹولہ نے چاروں صوبوں کے جاگیردار، سرمایہ دار انگریز کے پروردہ غداروں، ملک دشمن مجرموں کو ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے حکومتی ایوانوں پر مسلط کرتے رہیں گے۔ ہر صوبہ کے ایم پی اے، مشیروں، وزیروں، گورنرز اور وزرائے اعلیٰ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی ایوانوں کا بجٹ وفاقی حکومت کے بجٹ سے کہیں زیادہ بڑھاتے رہیں گے۔۔ یہ معاشی ظلم وقتال غریب عوام کے رہنما مسٹر بھٹو نے روٹی کپڑا، مکان، عدل وانصاف اور، اعتدال ومساوات کو پاکستان کی عوام کیلئے رائج کرنے کا جھانسہ دے کر کیا تھا۔ یہ غاصبانہ استحصالی نظام حکومت چاروں صوبوں کے عوام کو حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا قیدی، غلام محکوم بنا گیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ب۔ ایک اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے ہمجولی، ساتھی جنرل اشفاق کیانی اور اسکے چند کور کمانڈروں نے مل کر نواز شریف کی منتخب جمہوری حکومت کا خاتمہ فوج کی گن پوائنٹ پر کیا۔ ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر، اسکے ساتھیوں نے ملکی آئین توڑا، ملک کے ساتھ غداری اور دہشت گردی کا ارتکاب کیا۔ نواز شریف کو ملک بدر کیا۔ ایک نئی فوجی سیاسی طالبان، دہشتگردوں کی حکومت مارشل لا کے تحت مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن تیار کی اور پاکستانی عوام پر مسلط کر دی۔ ملک کی نو لاکھ سپاہ، رینجرز، پولیس، تمام ملک کی انتظامیہ اور عدلیہ اپنے تابع فرمان کر لی۔ آٹھ نو سال تک مارشل کی گن پوائنٹ پر ایک غیر آئینی، خود ساختہ فوجی سیاسی حکومت پاکستانی عوام پر مسلط رکھی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو سینٹ کا شاہی ایوان، وفاقی حکومت کا ملکی ایوان، چاروں صوبوں کے حکومتی ایوان، اسکے علاوہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اولادوں پر مشتمل ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی، کے اداروں پر سرکاری جلاد بنا کر بٹھا دیا۔ اسکے علاوہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے امریکہ اور نیٹو ممالک کے ساتھ فوجی خفیہ معاہدے افغانستان کے خلاف پاکستانی عوام کی مرضی اور خواہش کے منافی کیے۔ شمسی ائیر بیس امریکہ اور نیٹو ممالک کی افواج کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے اسکو فوجی چھاؤنی بنا لیا۔ افغانستان کی عوام کا قتال جاری کر دیا۔ جب عوام اسکے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، اس پر کئی خودکش حملے ہوئے اس نے اپنی جان بچانے کیلئے مارشل لا کے زیر سایہ ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک کے تمام مجرم ملکی اور ملک بدر سیاستدانوں کو اکٹھا کیا اور باہمی مشاورت سے متفقہ فیصلہ کے مطابق (این آر او) کا قانون پاس کیا تمام ملکی خزانہ کو لوٹنے، ملکی غیر ملکی قرضے، آئی ایم ایف کے تین سو ارب قرضوں کی کثیر رقم لوٹنے کے کیس انکے غبن، رشوت کمیشن کرپشن سے تیار کیے ہوئے تمام ملکی، غیر ملکی صنعتی ادارے، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تمام تجارتی ادارے، تمام جرائم اور قتال کے کیس، چار فوجی ڈکٹیٹروں کا مارشل لا لگانے کے غداری کے کیس سب مجرموں کے معاف کر دیئے



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پ۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ پر اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت قائم کرنے کی بجائے مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے قرآن حکیم کے آئین کے خلاف باطل، غاصب، متضاد، متصادم قوانین مسلط کرنے اور اسی استحصالی مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو جاری رکھنے کا کیس، ملکی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یحیٰی خان، مسٹر بھٹو کا ملک کو دو لخت کرنے کا کیس، ۹۳ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنانے کا کیس، مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دینے اور چار صوبائی حکومتوں اور ایک سینٹ کا سپریم سیاسی حکومتی اضافی ادارہ مسلط کرنے کا کیس، ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے ذریعے ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو قیدی، غلام محکوم بنانے، انکے وسائل اور خزانہ لوٹنے، انکے مال و دولت، وسائل اور خزانہ سے انکو محروم کرنے، روٹی کپڑا، مکان اور اسلامی مساوات کا نفاذ کا وعدہ کرنے والے مسٹر بھٹو نے تمام جاگیردار، سرمایادار ٹولہ اور انکی اولادوں کو ملک پر مسلط کرنے کا کیس۔ مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے کفر میں بدلنے اور اس مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کو جاری رکھنے کا کیس۔ پاکستان ملک کے چھ ہزار جاگیردار، سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مرد و زن کی ملکیت اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کی وراثت بنانے کا کیس۔ ۱۸ کروڑ عوام کو غربت، تنگدستی، بیروزگاری، ضروریات حیات سے محرومی، بھوک، ننگ، فاقہ کشی کے صحرا میں دھکیلنے کا کیس۔ انکا بھوک سے سسکتے، بلکتے، تڑپتے، دم توڑتے، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے کا کیس، انکی سانس کی آری انکے حیات کے درخت کو کاٹتی چلی جاتی ہے۔ وہ بجلی کے بل، وہ گیس کے بل، وہ ویگنوں کے کرائے، وہ مہنگائی کے طوفانوں سے دوچار کرنے کا کیس، پاکستان کے حکومتی ٹولہ کے ٹارچر سیل کے ان کند آلات کے ذریعے ۱۸ کروڑ معصوم مسلم امہ کو اذیتیں دینے اور قتال کرنے کا کیس، جن سے ۱۸ کروڑ کسانوں، محنت کشوں، ہنرمندوں، تنگ دستوں، بیروزگاروں، معذور، مفلوج، محکوم بنایا جاتا ہے۔ پاکستان کی حکومت این آر او کے مجرم سیاستدانوں کے سپرد بار بار کرنا ایک ملکی عوام کے ساتھ عالمی دہشت گردی کی واحد مثال ہے۔

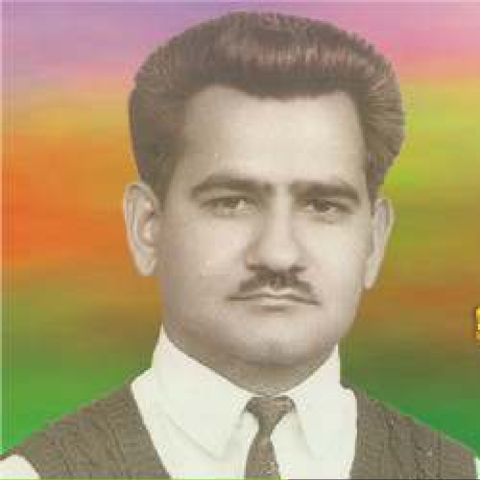


بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ت۔ کب تک چھ ہزار مارشل لا کا ملکی غدار، **ملک** دشمن، دہشت گرد این آر او کا مجرم حکومتی ٹولہ کے مرد و زن ۱۸ کروڑ عوام کے وسائل کو اپنی ملوں فیکٹریوں کارخانوں تجارتی اداروں، شاہی ایوانوں، شاہی محلوں انمول گاڑیوں اور حکومتی اداروں پر قابض رہے گا۔ کب تک مارشل لا کا ایک **ملک** دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مسٹر کیانی اور اسکے چند کور کمانڈر، اسکا این آر او کا مجرم سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم اور ڈمی اپوزیشن نو لاکھ سپاہ، رینجرز، پولیس فورسز کے ذریعے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کا ملکی خزانہ، ملکی، غیر ملکی قرضے اور آئی ایم ایف کے تین سو ارب روپے کے قرضے سوئس بنکوں میں جمع کرواتے رہیں گے۔ کب تک مارشل لا کا این آر او کا مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ پاکستانی ۱۸ کروڑ عوام کا ۹۷ ارب ڈالر سوئس بنکوں میں رشوت، کمیشن، کرپشن کے ذریعے اکٹھا کر کے اپنی ملکیت بناتا رہے گا۔ کب تک **ملک** دشمن، ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر یحیٰ خان اور مسٹر بھٹو جیسے پیپلز پارٹی کے فاسق، فاجر رہنما پاکستان کو دولخت کرتے رہیں گے۔ کب تک **ملک** کی ون یونٹ توڑ کر ملکی جمعیت کو چار صوبائی حکومتوں ایک وفاقی حکومت، ایک سینٹ کے شاہی اداروں اور سیاسی جماعتوں میں بکھیرتے رہیں گے۔ کب تک قرآن حکیم کے خلاف ۵۱ فیصد فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں، انکی اولادوں پر مشتمل مستورات کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، نوکر شاہی کے معاشی معاشرتی دہشت گردوں کو ملکی وسائل، ملکی خزانہ لوٹنے میں شامل کر کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کرتے جائیں گے۔ انکے، انکے مغربی جمہوریت کے مخلوط باطل نظا حکومت کے خلاف آواز اٹھانے والے اور قرآن حکیم کے آئین کے نفاذ کی بات کرنے اور اللہ تعلیٰ کی حاکمیت کے نظام مملکت کا نفاذ کا نام لینے والے، ۱۸ کروڑ عوام کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر پولیس، رینجرز، اور افواج پاکستان کے ذریعے قتال کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔ ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار، قلم کار، کالم نویس مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی دانشور، حکومتی ٹولہ کے مبلغ بتائیں کہ طالبان اور دہشت گرد کون ہیں۔ مسٹر نواز شریف تجھے یاد ہے کہ پہلے بھی تو ۱۸ کروڑ ملت اسلامیہ سے وعدہ کر چکا تھا کہ تم قرآن حکیم کے آئین کا نفاذ کرو گے اور مجرموں کا احتساب اور کیفر کردار تک پہنچاؤ گے۔ تم وعدہ بھول گئے۔ فطرت نے تجھ پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف لا بٹھایا۔ اب تم پھر اپنا خدا کے ساتھ کیا ہوا وعدہ بھولتے جا رہے ہو۔ مادہ پرستی کے تعفن میں ڈوبتے نہ جاؤ۔ وقت ہے سنبھل جاؤ۔ ورنہ۔۔۔۔۔۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

۶۔مغرب پرست پاکستانی حکومتی ٹولہ کی معاونت سے امریکہ اور اسکے نیٹو کے اتحادی ممالک نے اس جنگ میں افغانستان کے کتنے لاکھ انسان موت سے دوچار کیے؟ کتنے انسان اعضا سے محروم ہوئے؟ کتنے انسان معذور ہوئے؟ امریکہ نے کتنے معصوم بچے بچیاں معذور بنائے؟ کتنی بستیاں ویران ہوئیں؟ کتنے دل اجڑے؟ کتنے گھر ماتم کدہ بنے۔کتنے لوگ قیدی بنائے گئے؟ کتنے لوگوں کو نکیلیں ڈالی گئیں؟ کتنے لوگوں کو پنجروں میں بند کیا گیا؟ کتنے افغانیوں کو دنیا کی بدترین جیلوں میں بھیج کر تشدد کا نشانہ بنایا گیا؟ کتنے لوگ بھوک اور پیاس سے دوچار ہوئے؟ کتنے ہزار ڈیزی کٹر بم، نائٹروجن بم اور جدید اسلحہ افغانستان کے خلاف استعمال کیا گیا؟ یہ سب کچھ ان پاکستانی مجرم فوجی سیاسی حکومتی مُجرموں کو کون پوچھے گا؟ امریکی احکام تو یہ ظلم کرتے آرہے ہیں، کیا امریکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح القدس پر ایمان رکھنے والے کرسچن یا انکے مذہبی پیشوا پادری و بشپ بھی مخلوق خدا کے اس ظلم وقتال میں شامل ہیں۔کیا یہ حضرت عیسیٰ روح القدس کی تعلیمات کا حصہ ہے۔کیا امریکی عوام انکے مذہبی پیشوا افغانستان کی معصوم، بیگناہ، غیر ترقی یافتہ بے ضرر مخلوق خدا کو بغیر کسی جواز کے قتال کیے جارہے ہیں۔کیا یہ مادہ پرست نظریات کا حکومتی ٹولہ دنیا میں پیغمبران کے الہامی نظریات، تعلیمات، اخلاقیات سے تیار ہونے والے تہذیب وتمدن کو ختم کر کے مغربی جمہوریت کے انسانی تخلیق کردہ باطل نظریات غاصب اخلاقیات، مذہب کش استحصالی تعلیمات اور ترقی کے نام پر ایٹمی ہتھیاروں کی ایجادات کی طاقت کو خدا مان چکا ہے۔کرسچن نظریات کو خود ساختہ جمہوریت کے انجیل مقدس کے متضاد اور متصادم نظریات میں کنورٹ کر کے پوری انسانیت کو حیوان ناطق بنانا چاہتے ہیں

۷۔اس تمام ظلم وقتال کے باوجود امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی افواج افغانستان پر قابض نہ ہوسکی۔ان اتحادی ممالک کی فوجی معاشی طاقت تباہ ہوگئی۔ افغانستان ان اتحادی افواج اور ان کی معاشیات کا قبرستان بن کر رہ گیا۔کتنے امریکی اتحادی افواج کے مجبور و بے بس سپاہ مارے گئے۔اگر افغانی ہزاروں میں مارے گئے تو امریکی کم از کم ہزاروں میں مارے گئے۔کتنے مفلوج ہوئے، انکا کیا قصور تھا۔جیت کس کی ہوئی شکست کس کی ہوئی؟ کس نے کیا کھویا کیا پایا؟ کس نے کیا سبق سیکھا؟ امریکہ اور برطانیہ کے عوام اس جنگ کی وجہ سے ہزاروں میں مارے اور بقایا بھوک ننگ سے دوچار ہوگئے۔کتنے فوجیوں کا قتال کروایا۔شکست خوردہ امریکی حکومتی ٹولہ اور اس کے اتحادی ممالک بری طرح معاشی بحران کا شکار ہوگئے۔ان انسانیت کے قاتلوں نے ایک اور **ملک** کو امریکہ کے عوام کا دشمن بنالیا اور رسوائے زمانہ ہوئے۔ان کو امن کا راستہ کس نے بتانا ہے۔امریکی عوام یا انکے مذہبی پیشوا، پادری و بشپ اسکا جواب دیں۔مصر ہو یا شام، لیبیا ہو یا عراق، عربی ہوں یا ایرانی، جاپانی ہو یا جرمنی، افغانی ہو یا پاکستانی یا دنیا کے اور مظلوم ممالک کا کوئی فرد امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کا دوست نہیں ہوسکتا۔ان ممالک کا کوئی ایک فرد اپنی نسلوں کے قتال کا حساب چکانے پر اتر آیا تو وہ ان ممالک کے کسی ایک ایٹمی پلانٹ یا ایٹمی بموں کے ذخائر تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔تو اس ظالم حکومتی ٹولہ سے پوچھ لیں کہ انکی ایجادات انکی دوست ہونگی یا بدترین دشمن کا رول ادا کریں گی۔





۸۔مادہ پرست فلاسفرز کے پانچ چھ ہزار پرستار انکے تخلیق کردہ مغربی جمہوریت کو ذریعہ اقتدار بنا کر اپنے اپنے ممالک پر قابض ہو جاتے ہیں۔تمام حکومتی عہدے ان کے، تمام مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ شاہی طبقہ کے سرکاری عہدے ان کے۔ملک کی عدلیہ ان کی، ملک کی انتظامیہ ان کی، یو این او ان کی اسمبلی کے ذریعے دنیا پر حکومت ان کی، امریکہ ہو برطانیہ ہو یا پاکستان یا دنیا کا کوئی اور ملک ہو۔تیل کمپنیاں ان کی، انشورنس کمپنیاں ان کی، دنیا کے تمام تجارتی ادارے ان کے، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، جاگیریں، سرمایا، تمام ملکی، غیر ملکی بنک، ورلڈ بنک ان کے، تمام تجارت پر کنٹرول انکا، تمام ممالک پر حکمرانی، خزانے ان کے، ملکی ملکیتیں ان کی، شاہی سرکاری، رہائشیں ان کی، سرکاری شاہی گاڑیاں ان کی، ذاتی محل ان کے، عیش وعشرت کی زندگی ان کی، حکومتیں ان کی، اقتدار ان کا، تعلیمی ادارے ان کے، ملکوں پر کنٹرول ان کا۔کروڑوں عوام غلام ان کے۔اربوں عوام قیدی ان کے۔جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے پانچ چھ ہزار معاشی دہشت گرد، مادی قوت، مادی طاقت کی برتری کی بنا پر اپنے اپنے ممالک میں حاکم بن چکے ہیں۔ممبران ان کے، اسمبلیاں ان کی، قانون سازی پر کنٹرول ان کا۔اسمبلیوں کے ذریعے پیغمبران کی الہامی کتابوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو ختم کیا۔ان کی اُمتوں پر مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات، مادی حصول کی تعلیمات کی بالادستی مسلط ان کی۔جمہوریت اور اسکے الیکشنوں پر اجارہ داری انکی، جمہوریت ایک باطل، غاصب، استحصالی نظامِ حکومت ہے۔جس پر تمام ممالک کے پانچ، چھ ہزار مادہ پرست فلاسفرز کا پرستار حکومتی ٹولہ ایک طرف اقتدار اور حکومت پر جمہوریت کے الیکشنوں کے ذریعے قابض ہوتا ہے۔دوسری طرف ملک کے کروڑوں انسانوں کو ان کا ووٹر بنا دیا جاتا ہے۔ان ممالک کے کروڑوں عوام اس حکومتی ٹولہ کے غلام، قیدی اور محکوم بنا دیے جاتے ہیں۔ملک ایک جیل کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج، انتظامیہ اور عدلیہ کے ادارے ان کو گن پوائنٹ پر مقید رکھتے ہیں۔جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت بنی نوع انسان کے لیے ایک بہت بڑا المیہ بن چکا ہے۔تمام مذاہب پرست امتوں کے فرزندان مانتے تو پیغمبران، انکی الہامی کتابوں کو ہیں اور اطاعت کرتے ہیں مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ قوانین وضوابط کی۔تمام پیغمبران کی امتیں اس المیہ کا شکار ہو چکی ہیں۔پیغمبران کی الہامی کتابوں کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے متضاد و متصادم مغربی جمہوریت کے ممبران کے تخلیق کردہ نظریات، تعلیمات اور اخلاقیات کی ہیں۔اہل کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ اسلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ کی امتوں کے فرزندان مادہ پرست فلاسفرز ارسطو، کارلائل بینجمن ڈارون فرانسس بیکن کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے غیر مذہبی پرستاروں کے مغربی جمہوریت کے مادہ پرست، مادی قوت کے حامل چھ ہزار مادہ پرستوں کے اسمبلی ممبران کے قوانین وضوابط کی ہیں۔تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتیں، انکی الہامی کتب کو دل وجان سے تسلیم کرتی اور مانتی ہیں۔لیکن عملی طور پر مادہ پرست مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ قوانین وضوابط اور نظام و سسٹم کی اطاعت کرتی ہیں۔مادہ پرست ٹولہ کی رائج الوقت جمہوریت کے نظام حکومت کا زہر پیغمبران کی امتیں کھائے جا رہی ہیں، لیکن زہر کھانے والے کی لاعلمی زہر کے اثرات کو روک تو نہیں سکتی۔صاحب بصیرت مذاہب پرست امتوں کے فرزندان کو خدائے بزرگ و برتر کی شان عظیم اور پیغمبران خدا کی عظمت وحرمت کو بحال کرنا انکی امتوں کی ذمہ داری ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۹۔ پیغمبران کی اَلہامی کتابوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی نصاب کی حکومتی بالادستی کی محرومی کی وجہ سے مذاہب کی تہذیب زوال پذیر ہوتی جارہی ہے۔ پیغمبران اور ان کی اَلہامی کتابوں، ان سے تیار ہونے والی تہذیب کو تمام ممالک کے حکمرانوں نے **ملک** بدر کر رکھا ہے۔ پیغمبران کی اُمتوں کا بہت بڑا المیہ ہے۔ وہ مانتے تو خدا اور اسکے پیغمبران کو ہیں۔ قربتِ خداوندی کے حصول کے لیے عبادات تو پیغمبران کی تعلیمات کے مطابق کرتے ہیں۔ خلق عظیم کا سبق تو انجیلِ مقدس سے لیتے ہیں۔ خدمتِ خلق کا درس تو گرجا و کلیسا سے حاصل کرتے ہیں۔ مخلوقِ خدا کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا گیان تو اپنے پیغمبر سے لیتے ہیں۔ دنیا کی بے ثباتی کا نظام اور خوف خدا کی عبادت سے اپنی نسلوں کا کردار سنوارتے تو پیغمبران کے نظامِ حیات سے ہیں۔ توحید پرستی کے نظام کی پیروی کرتے ہیں۔ مانتے تو خداوند قدوس اور اس کے پیغمبران کو ہیں اور پیروی مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں اور جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ قوانین اور نظامِ حکومت کی کرتے ہیں۔ بدقسمتی کی انتہا تو یہ ہے کہ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کا حکومتی ٹولہ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ذریعے پیغمبران کی اُمتوں کو مادہ پرستی کے نئے مذہب جمہوریت میں کنورٹ کرتا جارہا ہے۔ مادہ پرستی کے نظریات سرکاری بالادستی کی وجہ سے بتدریج پیغمبران کی اُمتوں پر اثر انداز ہوتے جارہے ہیں۔۔ پیغمبران کی اُمتیں جمہوریت کے نظریات اور مذہب کے نظریات کے تضاد کا شکار ہو چکی ہیں۔ جو پیغمبران کی اُمتوں کا ایک بہت بڑا المیہ ہے۔

۱۰۔ دوسری طرف مادہ پرست فلاسفرز ارسطو، کارلائل، بینجمن، ڈارون، فرانسس بیکن کے باطل، غاصب، مادی قوت، مادی طاقت کے حصول کی خاطر استحصالی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات جس کی قانون سازی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے مادہ پرست اسمبلی ممبران، اسمبلیوں میں بیٹھ کر پیغمبران خدا اور انکی الہامی کتب کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے خلاف کثرت رائے سے اپنی مادی ترقی، بہتری اور بہبود کی خاطر تیار کرتے ہیں۔ تمام پیغمبران کی اُمتوں کے جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا حکومتی ٹولہ اور انکے اسمبلیوں کے ممبران مادہ پرستی کے نظام کفر کے پیغمبر بن چکے ہیں۔ جن کے تیار کیے ہوئے باطل، غاصب، استحصالی قوانین ضوابط کی اطاعت کرنا اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان کو سرکاری طور پر پابند بنا رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے پیغمبران خدا اور انکی الہامی کتابوں کے پرستار جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے مادہ پرستی کے استحصالی نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے کفر میں کنورٹ ہوتے جارہے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — باب 39 پیرا 11-14 — مغربی ممالک نے پیغمبران کی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کا استحصالی کلچر تیار کیا

۱۱۔ تمام پیغمبران کی اُمتیں مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں کے تخلیق کردہ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت جس پر انکی اجارہ داری مسلط ہے، اسکے تابع فرمان بن چکی ہیں۔ تمام پیغمبران کی اُمتیں مادہ پرست فلاسفرز کے جمہوریت کے نظریاتی کلچر میں تبدیل ہوتی جا رہی ہیں۔ تمام اُمتوں کے دیدہ وروں، شب بیداروں اور صاحبِ بصیرت افراد سے ملتجی ہوں کہ اصل حقائق کو جاننے کے لیے تمام حالات و واقعات کو پرکھیں۔ تمام پیغمبران کی اُمتوں کی رہنمائی فرماویں۔ انکی کتب کی الہامی تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں سے مذہبی تعلیمات، مذہبی تہذیب کو بحال کریں۔ مذہب کب مادی ترقی، اقتصادی ترقی، سائنسی ترقی یا علمی ترقی میں حائل ہوتا ہے۔ وہ تو ادب انسانیت اور خدمت انسانیت کا درس دیتا ہے۔ وہ تو انسانیت کا قاتل اور استحصال کو ختم کرتا ہے۔ وہ تو پوری انسانیت کے بنیادی حقوق مہیا کرنے کا درس دیتا ہے۔ جبکہ مادہ پرست فلاسفرز کے نظریات اسکے بالکل برعکس ہیں۔ یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ ہماری پہچان تو اہل کتاب پیغمبران کی نسبت سے ہے اور ہمارا انفرادی، اجتماعی کردار مادہ پرست فلاسفرز کے قلیل سے ٹولہ کے پرستاروں کی باطل تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں سے تیار ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارا کردار و تشخص مادہ پرستی کے تعفن سے بھرا پڑا ہے۔ ہم مانتے تو پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں کو ہیں اور اطاعت پیغمبران کے منکروں، منافقوں، کافروں کے مسلط کردہ مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور انکے چند اسمبلیوں کے ممبران کے تخلیق کردہ باطل، غاصب قوانین و ضوابط اور انکے نظام و سسٹم کی کرتے ہیں۔ تمام ممالک کے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے مادہ پرست حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے جمہوریت کے نظام حکومت اور انکے اسمبلی ممبران کے ذریعے بغیر کسی جنگ لڑے تمام پیغمبران کی اُمتوں کے فرزندان کو عملی طور پر الہامی کتابوں کا مُنکر، منافق اور کافر بنا دیا ہے۔ مادہ پرستی، استحصالی نظام، باطل غاصب سسٹم، کمزور، کم تر، غیر ترقی یافتہ ممالک کے عوام کا نماشی معاشرتی قاتل مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے بنیادی ارکان ہیں۔

۱۲۔ ایٹم بم اور ایٹمی توانائی کے ایٹمی پلانٹوں کے وارث، کمزور ممالک کے عوام کے قاتل، دورِ حاضر کے مادہ پرست ترقی یافتہ ممالک سب سے زیادہ تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ ترقی یافتہ امریکہ، برطانیہ جیسے ممالک کے معصوم و بے گناہ اور بے ضرر عوام الناس اس مادہ پرست حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ کی مہلک ایجادات ایٹم بم، ایٹمی پلانٹوں کی زد میں ہیں۔ آخر اس ترقی پسند سائنسی ایجادات کے دہشت گردوں کا قرض کسی انسانی نسل ہی نے ادا کرنا ہے۔

۱۳۔ اے امریکہ، برطانیہ اور اس کے اتحادیو! جاپان کے دو شہروں ہیروشیما، ناگاساکی پر تم نے دو ایٹم بم گرا کر تین چار لاکھ جاپانیوں کو ابدی نیند سُلا دیا تھا۔ جن کی نسلیں آج تک معذور پیدا ہوتی آ رہی ہیں، جن کے شہر کھنڈرات میں بدل دیے گئے ہوں وہ کب ان ممالک کو معاف کریں گے؟ جب بھی ان کو موقع میسر ہوا انھیں کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے۔

۱۴۔ اے امریکہ، برطانیہ اور ان کے اتحادیو! جرمن کو فتح کرنے کے بعد جب تم نے ان کی مستورات کے آنکھوں کے سامنے ۸ سال کے بچے سے لے کر ۸۰ سال کے بوڑھوں تک کا قتال کر کے ان کی نسل کشی کی تھی وہ قوم اور اس قوم کی مائیں، وہ ملک کے عوام کب انھیں معاف کریں گے؟



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



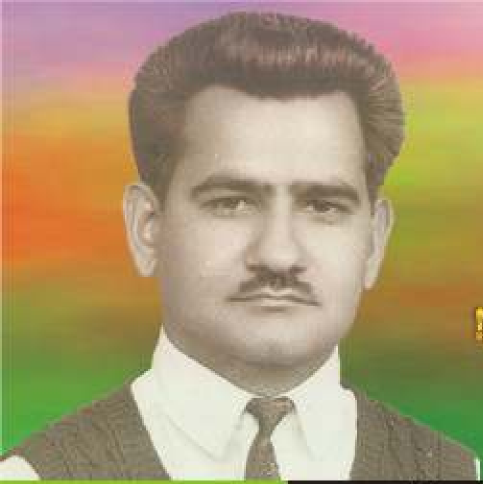
۱۵۔ اے امریکہ، برطانیہ اور ان کے اتحادیو! جرمن کو فتح کرنے کے بعد جب تم نے ان کی مستورات کی گن پوائنٹ پر عصمت و عزت لوٹی تھی، پھر ان کی چھاتیاں کاٹی گئی تھیں، پھر ان کی پیشاب گاہیں چیری گئی تھیں، اے انسانی روپ میں وحشی بھیانک درندو! وہ عبرتناک، اذیتناک، گھناؤنے لمحات ان کے عوام کب بھول سکتے ہیں؟ اس کا علاج پیغمبران کی امتوں یا فتح مکہ کے مسلم امہ کے پرستاروں کے پاس ہے۔ جمہوریت کے مجرم مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے پاس نہیں۔

۱۶۔ اے امریکہ، برطانیہ اور ان کے اتحادیو! عراق کے حکومتی ٹولہ نے تو تمہیں کوئی نقصان پہنچایا ہوگا۔ تم نے کس خوشی میں دس، پندرہ لاکھ عراقی عوام کا قتال کر کے رکھ دیا۔ کتنوں کے اعضا فضا میں اُڑے، کتنے انسان معذور بنا دیے! وہ اس واقعہ کو کب بھول پائیں گے؟ ان کے ملک پر قبضہ، ان کے تیل کے کنوؤں پر قبضہ، ان کے قدرتی وسائل پر قبضہ، تم کب تک اپنا قبضہ عراق اور عراقی عوام پر مسلط رکھو گے؟ انھوں نے بھی انتقام کی سلگتی آگ کو ٹھنڈا کرنا ہے۔ کیا تمہارے ایٹمی ایندھن تک رسائی حاصل کرنا کوئی مشکل کام ہے۔

۱۷۔ اے امریکہ، برطانیہ اور ان کے مادہ پرست اتحادیو! تم نے بغیر کسی جواز کے افغانستان کی نہتی عوام اور غیر ترقی یافتہ ملک کی عوام پر ڈیزی کٹر بموں، نائٹروجن بموں اور جدید مہلک اسلحہ کی بارش کر دی۔ ان کے دس پندرہ لاکھ بچے، بوڑھے جوان، مرد وزن کا قتال کر کے رکھ دیا۔ ان کے معصوم عوام کو نکیلیں ڈالیں، ان کو پنجروں میں بند کیا۔ ان کے اعضا کاٹے، ان کو دنیا کی بدترین جیلوں میں بھیجا، ان پر طرح طرح کا تشدد کیا، ان کا کیا قصور تھا، اس کا حساب کون دے گا؟

۱۸۔ کیا امریکہ، برطانیہ اور اس کے اتحادی ممالک کا کوئی اور قانونِ فطرت ہے جو ان کو بچا سکتا ہے؟ اگر کوئی دہشت گرد، کوئی طالبان، کوئی خودکش حملہ آور تمھارے ایٹم بموں، تمھارے ایٹمی پلانٹوں تک رسائی حاصل کر گیا۔ یہ تو بتاؤ! تمھاری تاریخ لکھنے والا کون ہوگا؟ برطانیہ کے عوام ہوں یا امریکی عوام ہوں یا کسی اتحادی ممالک کے عوام ہوں۔ قصور تو ان جاہل کینہ پرور، مادہ پرست ظالم، غاصب، استحصالی مغربی جمہوریت کے قلیل سے حکومتی ٹولہ کے رہنماؤں کا ہے۔ جو مادہ پرستی کے حصول کی خاطر دوسرے کمزور، کمتر اور غیر ترقی یافتہ اقوام، ممالک کے لاکھوں انسانوں کا قتال کرتے چلے آرہے ہیں۔ ملکی دشمن بناتے اور پھر خود بھی اس جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے اور ابدی نیند سو جاتے ہیں۔

۱۹۔ امریکہ، برطانیہ اور ان کے اتحادی ممالک کے عوام سے بڑے ادب سے ملتجی ہوں کہ آؤ خداوند قدوس کے اس خوبصورت جہانِ رنگ و بُو، اس حسین و جمیل کائنات، اس دلِ ربا دنیائے عالم اور اس میں بسنے والی پیاری مخلوقِ خدا کو خوفناک، عبرتناک، اذیت ناک تباہی سے بچانے کے لیے ان قلیل سے مادہ پرست فلاسفرز کے حکومتی پرستاروں سے حکومتی اقتدار واپس لیں۔ طبقاتی نظامِ حیات ختم کریں۔ مادہ پرستی کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات سے بنی نوع انسان کو نجات دلائیں۔ مادی طاقت میں کمزور، مادی قوت میں کم تر انسانوں کے بنیادی حقوق چھیننے کی بجائے ان کے حقوق ادا کریں۔ کروڑوں انسانوں کا قتال کرنے کی بجائے ان کو تحفظ فراہم کریں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

بلائے وقت — مغربی ممالک نے پیغمبران کی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کا استحصالی کلچر تیار کیا — باب 39 پیرا 22-20

۲۰۔ دنیائے عالم میں اخوت و محبت کے دیپ جلائیں۔ پیار و شفقت کی روشنیاں پھیلائیں۔ ادب و خدمت کے گیت گائیں، اعتدال و مساوات کا نظام قائم کریں، عدل و انصاف کو رائج کریں۔ عبادت و ریاضت کی روشنیاں پھیلائیں، توحید پرستی کے گیت گائیں، دنیا کی بے ثباتی کا درس جاری کریں، سادگی و شرافت کو عام کریں، انسانیت کو معاشی معاشرتی تحفظ فراہم کریں۔ دینِ ابراہیم علیہ السلام کے اہلِ کتاب پیغمبران کی الہامی کتابوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، ان کے تعلیمی اداروں گرجا و کلیسا، مسجد و مساجد، ان کا تعلیمی نصاب کی سرکاری بالادستی کو قائم کریں۔ مذاہب کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور مذہبی تہذیب کو بحال کریں۔ اس جہانِ رنگ و بو کو پیغمبران کے اعلیٰ اخلاقیات کی خوشبو سے معطر کریں۔

۲۱۔ ایٹم بم اور ایٹمی توانائی کی تباہی سے مخلوقِ خدا اور اس کائنات کو خاکستر ہونے سے بچانے کے لیے بین الاقوامی سائنس دانوں کو اس کے تدارک کا ایک پاکیزہ فریضہ سونپا جائے۔ آؤ مل کر دنیا کو امن و آشتی کی آماجگاہ بنائیں۔ امریکہ ہو یا برطانیہ، جاپان ہو یا جرمن، عراق ہو یا افغانستان یہاں کے باشندے تو خالق کی ہی مخلوق ہیں۔ مادہ پرست فلاسفرز اور ان کے پرستاروں کی تو نہیں۔ کسی ملک کے عوام کسی دوسرے ملک کی عوام سے نہ نفرت کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی دشمنی یا رنجش ہے۔ حکومتی ٹولہ کے کردار کو سمجھنا اور ان کو کنٹرول کرنا ملکی عوام کا فرض بنتا ہے۔ آج امریکہ اور اس کے اتحادی مادہ پرست فلاسفرز کے پرستار مذہب پرست کمزور، کم تر، غیر ترقی یافتہ اُمتوں کے خلاف نظریاتی جنگیں مسلط کیے ہوئے ہیں۔ جمہوریت کا مادہ پرستی کا نظام و سسٹم ناکارہ ہو چکا ہے۔ ناانصافیاں اور محرومیاں بنی نوع انسان کا مقدر بن چکا ہے۔ انسانی قتال اور انسانی استحصال ان پانچ چھ ہزار مادہ پرست حکومتی ٹولہ کے نظریات، اخلاقیات کا نظامِ حیات ہے۔ ان کا تدارک پیغمبران کی الہامی رُوحانی تعلیمی انقلاب میں مضمر ہے۔ یا اللہ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما آمین۔

۲۲۔ جمہوریت کیا ہے یہ تو مادہ پرست فلاسفرز کے پیروکاروں کے نظریات کا ایک غاصب استحصالی نظامِ حکومت ہے۔ جس کی بنیاد انسانی ذہنی سوچ کی تخلیق ہے۔ ابراہیم لنکن کے قول و کلیہ کے مطابق گورنمنٹ آف دی پیپلز، بائی دا پیپلز فار دا پیپلز کی تھیوری کے تحت مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت ترتیب دیا۔ اس کو چلانے کیلئے اسمبلیوں کے ممبران کے چناؤ کا الیکشن کا طریقہ کار اس طرح مسلط کیا کہ جس میں جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے علاوہ کوئی دوسرا فرد اس الیکشن میں حصہ نہ لے سکے اپنی اجارہ داری مسلط کر لی۔ ملک کے کروڑوں افراد کو ووٹر بنا دیا گیا اور ان کے کثرت رائے سے چنے ہوئے چند اسمبلی ممبران کو حکومتی ایوان مہیا کر دیئے گئے۔ حسب ضرورت کثرت رائے سے قانون سازی کرتے، ملکی عوام پر انجیل مقدس کے الہامی نظام کی بجائے انسانوں کے تخلیق کردہ غیر مذہبی استحصالی نظام و قوانین مسلط کر دیتے ہیں۔ برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس جمہوریت کے نظامِ حکومت کے قانونی ماخذ ہیں جن سے دنیا کے دوسرے مغربی جمہوریت پسند ممالک کا حکومتی ٹولہ ان سے اکتساب فیض کرتا، عوام کو ووٹر بناتا اور خود حکومتیں چلاتا ہے۔ عوامی قوت چھین کر اسمبلیوں کے ممبران کو دے دی جاتی ہے۔ وہ ملک، ملکی عوام کے سیاہ و سفید کے مالک اور عوام الناس انکے حکومتی نظامِ حکومت کے پابند اور مداخلت کرنے کے مجاز نہیں ہوتے۔ جمہوریت کے اسمبلیوں کے ممبران ملک کے سیاہ و سفید کے مالک، عوام ان کے قیدی، غلام، نوکر اور محکوم بن جاتے ہیں۔ کروڑوں عوام ملکی وسائل، خزانہ سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۳۔ مادہ پرست فلاسفر ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے پیروکاروں نے سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب کی تعلیمات کی روشنی میں تیار ہونے والی تہذیب کی سرکاری سرفرازی کو برطانیہ میں ختم کیا۔ مادہ پرست فلاسفرز کے پیروکاروں نے پروٹیسٹنٹ کیتھولک دو مذہبی فرقوں میں چپقلش پیدا کی، فساد بھرپا کیا جو خانہ جنگی کی شکل اختیار کر گیا۔ کم و بیش چار، پانچ لاکھ افراد اس فرقہ پرستی کی آگ میں بھسم ہوئے۔ فساد پھیلانے والا مادہ پرست ٹولہ ملکۂ برطانیہ کے پاس چلا گیا۔ ملکۂ برطانیہ کو ملک کی معاشی خستہ حالی اور ملک میں انسانی قتال اور تباہی کا ذمہ دار مذہبی فرقوں کے پادریوں کو قرار دیا۔ ملکۂ برطانیہ کو مادہ پرست سکالروں نے مذہب اور مذہبی نظریات کو سائنسی ترقی، اقتصادی ترقی، ملکی ترقی اور ملکی خوشحالی کی راہ میں روکاوٹ اور ملکی تباہی کی وجہ بنا کر پیش کیا۔ جبکہ مذہب تو سائنسی ترقی، اقتصادی ترقی، ملکی ترقی، ملکی خوشحالی کی راہ دکھاتا ہے۔ سرمایا داروں کی اجارہ داری کو ختم کرتا ہے۔ ملک میں اعتدال و مساوات کو قائم کرتا ہے۔ ملکۂ برطانیہ نے انکے کہنے پر مذہب کی سرکاری بالادستی کو برطانیہ میں ختم کر دیا اور مذہب کو گرجا و کلیسا تک محدود اور مقید کر کے رکھ دیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ملکۂ برطانیہ فرقہ پرست پروٹیسٹنٹ اور کیتھلک دو مذہبی فرقوں کے مجرم پادریوں کی اصلاح احوال کرتی، مجرموں کو سخت سزا دیتی۔ لیکن ملکۂ برطانیہ نے اس کے برعکس مذہب کی حکومتی بالادستی ختم کر دی۔ مذہب کے الہامی نظام حیات کی جگہ جمہوریت کے مادہ پرستوں کا تیار کردہ نظام حیات اور نظام حکومت عیسائی ملت، اسکی نسلوں پر مسلط کر دیا۔ اس سے قبل برطانیہ میں کوئی قانون انجیل مقدس کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے خلاف ملک پر نافذ العمل نہیں ہو سکتا تھا۔ مذہب تو عوامی حقوق مہیا کرنے، ملک میں عدل اور اعتدال و مساوات قائم کرنے کا داعی ہے۔

۲۴۔ جمہوریت کا حکومتی ٹولہ برطانیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات کے خلاف جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تیار کیے ہوئے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی سرکاری سرفرازی مسلط کرتے اور عوام الناس ان کی سرکاری طور پر پیروی کرنے کے پابند بنا دئے جاتے۔ برطانیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیلِ مقدس کے نظریات و تعلیمات، اخلاقیات سے تیار ہونے والی تہذیب کی بجائے جمہوریت کے اسمبلی ممبران یعنی جمہوریت کے اسمبلیوں کے پیغمبران نے لے لی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیل مقدس کے نظریات و تعلیمات اور ان سے تیار ہونے والی تہذیب کو گرجا و کلیسا میں پابندِ سلاسل کر دیا گیا۔ جمہوریت اس کے اسمبلیوں کے ممبران یعنی موجودہ کلچر کے جمہوریت کے پیغمبران اور ان کے تیار کردہ نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو سرکاری سرفرازی مہیا کر دی گئی۔ جمہوری نصاب تعلیم، تعلیمی ادارے، گرجا و کلیسا کی بجائے سکول کالجز، یونیورسٹیوں میں منتقل کیا گیا۔ جمہوی طبقاتی نظام حکومت کے ذریعے مادہ پرست سرمایا دار ٹولہ کے چند افراد کا سرمایا داری نظام پھیلتا گیا۔ اقتصادی ترقی اور مادی خوشحالی کے نام پر مستورات کو گھر کی چار دیواری سے باہر کھینچ کر مردوں کے شانہ بشانہ پرائیویٹ اور سرکاری اداروں میں لا بٹھایا۔ جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی روشنی میں مخلوط تعلیم جاری کی گئی۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مغربی ممالک نے پیغمبران کی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کا استحصالی کلچر تیار کیا

۲۵۔نان کرسچن جمہوریت کیا ہے، جمہوریت پر اجارہ داری کن لوگوں کی ہے؟ جمہوریت مادہ پرست فلاسفرز ارسطو، کارل ائل، بینجمن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے فلاسفرز کے پیروکاروں کے قلیل سے حکومتی ٹولہ کی ملکیت ہے۔ جو خدا وبزرگ وبرتر کے خالق ہونے کو نہیں مانتا اور اس کی تخلیق کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔مادہ پرست نظریات کا ٹولہ جو نعوذ باللہ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کے الہامی نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کو انسانی اختراع کہتا ہے۔خدا اور اس کے دین ابراہیم علیہ السلام کے چار اہل کتاب پیغمبران، ان کی الہامی کتب، تعلیمات، نظریات، اخلاقیات کو تسلیم نہیں کرتا۔تمام جنگیں اور خاص کر عراق اور افغانستان کی جنگ پیغمبران کے مذاہبی پرستاروں اور مادہ پرست فلاسفرز کے پیرووں کی نظریاتی جنگ ہے۔امریکہ کے عوام یا برطانیہ کے کروڑوں عوام ہوں پاکستانی، عراقی عوام ہو یا افغانستان کے کروڑوں عوام ہوں۔جہاں جہاں مذاہب پرست نظریات اور اخلاقیات کے کروڑوں عوام ہوں گے وہاں ہی نان کرسچن جمہوریت کا مادہ پرستوں کا قلیل سا حکومتی ٹولہ حکمران ہو گا۔پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل حکمران ٹولہ مادہ پرست فلاسفرز ارسطو، کارل ائل، بینجمن، ڈارون اور فرانسس بیکن جیسے فلاسفرز کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے پیروکار ہوں گے جو خالق کو نہیں مانتے۔وہاں پر اہلِ کتاب پیغمبران کا باغی، منکر، منافق مادہ پرست اینٹی جمہوریت کا مادہ پرست فلاسفرز کے پیروکاروں کا حکومتی ٹولہ ان پر مسلط ہو گا۔برطانیہ میں جمہوریت کا مادہ پرستوں کے پیروکاروں کا حکومتی ٹولہ برطانیہ سے شروع ہوا اور دنیا میں پھیلتا گیا۔جو مذاہب پرست اُمتوں کا ایک عبرتناک المیہ بن چکا ہے۔وہ مانتے پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو ہیں اور پیروی مادہ پرست فلاسفرز کے اینٹی کرسچن جمہوریت پسند پیروکاروں کے نظریات، اخلاقیات، اور تعلیمات کی ہیں۔ان ملکوں کی عوام کو ان کے پیغمبران کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔یعنی داؤدی، یہودی، عیسائی اور مسلمانوں کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ان کا کردار و تشخص، ان کا کلچر اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات، تعلیمی اداروں سکول، کالجز، یونیورسٹیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔پیغمبران کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور ان کے تعلیمی اداروں معبد، کلیسا اور مسجد سے تیار نہیں کیا جاتا۔تمام پیغمبران کی امتیں دین ابراہیم علیہ السلام کے نظام حیات کی منکر، کافر، منافق بنا دی گئی ہیں۔جب دامن دیں ہی ہاتھ میں نہ ہو تو داؤدی، یہودی، عیسائی اور مسلمان کیسے کہلا سکتے ہیں۔تمام مذاہب پرست پیغمبران کی امتوں کے عالمی سطح کے اہل بصیرت، صاحب نظر، مفکرین سے ملتجی ہوں کہ وہ حقائق کی روشنی میں پیغمبران کی امتوں کو جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے کفر کے پیغمبران کے تیار کردہ نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور انکے تعلیمی اداروں، انکے سکالروں اور انکے استحصالی نظام حیات اور ان کے کلچر سے نجات کی راہ دکھائیں۔جمہوریت کے کفر کی پابندی، قید، غلامی سے آزاد کرائیں۔مذاہب پرست، پرستاروں کو منافقت کی زندگی سے نجات دلائیں۔دنیا کے قلیل سے مادہ پرست فلاسفرز کے ہر ملک کے پانچ، چھ ہزار غاصب پیروکاروں نے پیغمبران کی امتوں کے کروڑوں انسانوں کو ملکی جیلوں میں مقید کر رکھا ہے۔انکے وسائل اور خزانہ سے انہیں محروم کر کے خود ان پر قابض ہو چکے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت | مغربی ممالک نے پیغمبران کی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کا استحصالی کلچر تیار کیا | باب 39 پیرا 26-32

۲۶۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا، قرآن حکیم کے آئین کی سرکاری سرفرازی ملک پر نافذ العمل کیوں نہیں کی گئی۔ اس کے مجرم کون ہیں!۔ اس کا جواب کون دے گا!

۲۷ شورائی جمہوری نظام، یعنی اسلامی جمہوریت ،قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کا نظام نافذ کیوں نہیں کیا گیا۔

۲۸۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں ایک جدید تعلیمی نصاب کا نفاذ، دینی درسگاہوں کا نفاذ، قومی زبان کا نفاذ جس سے ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کی سماعت گویائی بینائی اور شعور بحال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے گریز کیوں جاری ہے۔ اس جرم کے مجرم کون ہیں۔

۲۹۔ ایچی سن کالجز، بیکن ہاؤسز جیسے اداروں کے ذریعے حکومتی سکالروں کو تیار کرنے اور ان کی اجارہ داری پاکستان پر قائم کرنے کا نظام کس نے اور کیوں مسلط کر رکھا ہے! ۱۸ کروڑ عوام کیا چاہتے ہیں اور حکومتی ٹولہ کیا چاہتا ہے۔ پاکستانی عوام قرآن حکیم کے آئین اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت چاہتے ہیں اور مادہ پرست اپنی مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی سرکاری بالادستی چاہتے ہیں۔

۳۰۔ پاکستان میں بسنے والی ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ کے لیے قرآن حکیم کا آئین ،نظریات، ضابطۂ حیات، نظام حیات، قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں ایک جدید تعلیمی نصاب، ہر شعبہ کا جدید ریسرچ سنٹر، سکول، کالجز، یونیورسٹیوں کو مسجد شریف کے دینی ادارے کے طیب ماحول میں منتقل کرنے کا عمل، طلبا اور طالبات کے علیحدہ علیحدہ تعلیمی ادارے قائم کرنا۔ چادر و چاردیواری کا تحفظ فراہم کرنا، ان اداروں کے ذریعے طلبا و طالبات کی قرآن حکیم کی روشنی میں تعلیمی اہلیت کو پروان چڑھانا ملت کا مقصود ہے۔ وہ نان کرسچن جمہوریت کے مذہب کش مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری زناکاری کے نظام تعلیم کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

۳۱۔ قرآن حکیم کے نظریات خلاقیات تعلیمات کی روشنی میں انمول سائنسدان، ٹیکنالوجسٹ، بہترین ایڈمنسٹریٹر، لاجواب ہنرمند، محنت و ہمت اور امانت و دیانت سے سینچے ہوئے اعلیٰ کردار، خدمت خلق کی عبادت سے سرشار ملت کے افراد، دنیا کی بے ثباتی کے عارف، قلیل ضروریات حیات کے وارث مخلوق خدا کے لئے بے ضرر اور منفعت بخش افراد، نظام مملکت چلانے والے اعلیٰ اہلیت، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے شاہکار، ملکی خزانہ وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی ملکیتوں کے امین تیار کرنا مقصود ہے۔

۳۲۔ پاکستان میں ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو ملک کے انگریز کے پروردہ جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے کم و بیش چھ ہزار مرد و زن نے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی نکیل ڈال رکھی ہے۔

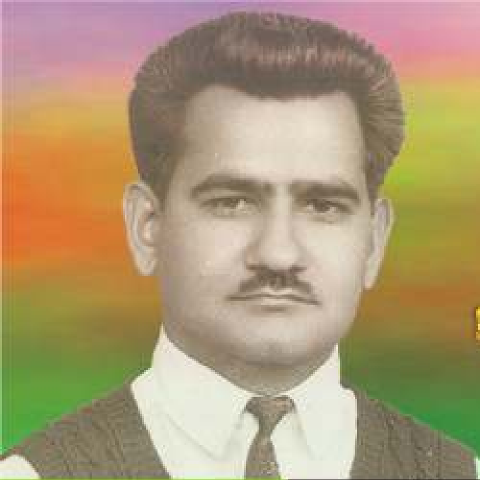




مغربی ممالک نے پیغمبران کی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کا استحصالی کلچر تیار کیا

۳۳۔ نان کرسچن جمہوریت کیا ہے یہ تو مادہ پرست فلاسفرز کے پیروکاروں کے نظریات کا ایک غاصب استحصالی نظام حکومت ہے۔ جس کی بنیاد انسانی ذہنی سوچ کی تخلیق ہے۔ ابراہیم لنکن کے قول وکلیہ کے مطابق گورنمنٹ آف دی پیپلز، بائی دا پیپلز فار دا پیپلز کی تھیوری کے تحت نان کرسچن جمہوریت کا نظام حکومت ترتیب دیا۔ اسکو چلانے کیلئے اسمبلیوں کے ممبران کے چناؤ کا الیکشن کا طریقہ کار اس طرح مسلط کیا کہ جس میں جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے علاوہ کوئی دوسرا فرد اس الیکشن میں حصہ نہ لے سکے۔ **ملک** کے کروڑوں افراد کو ووٹر بنا دیا گیا۔ کثرت رائے سے چنے ہوئے چند اسمبلی ممبران کو حکومتی ایوان مہیا کر دیئے گئے۔ حسب ضرورت کثرت رائے سے قانون سازی کرتے اور سب سے پہلے برطانیہ کے ملکی عوام پر انجیل مقدس کے الہامی نظام مملکت کی بجائے انسانوں کے تخلیق کردہ غیر مذہبی استحصالی قوانین مسلط کر دیتے ہیں۔ برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام حکومت کے قانونی ماخذ ہیں جن سے دنیا کے دوسرے اینٹی کرسچن جمہوریت پسند ممالک کا حکومتی ٹولہ ان سے اکتساب فیض کرتا ہے۔ ان کی روشنی میں حکومتیں بناتا اور چلاتا ہے۔ عوامی قوت چھین کر اسمبلیوں کے ممبران کو مہیا کر دی جاتی ہے۔ وہ **ملک** اور ملکی عوام کے سیاہ وسفید کے مالک بن جاتے ہیں۔ عوام الناس ان کے مجرمانہ استحصالی حکومتی نظام میں مداخلت کرنے کے مجاز نہیں ہوتے۔

۳۴۔ مادہ پرست فلاسفرز ارسطو سے لے کر فرانسس بیکن تک کے پیروکاروں نے سب سے پہلے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیل مقدس کی تعلیمات کی روشنی میں تیار ہونے والی تہذیب کی سرکاری سرفرازی کو برطانیہ میں ختم کیا۔ مادہ پرست فلاسفرز کے پرستاروں نے پروٹیسٹنٹ کیتھولک دو مذہبی فرقوں میں چپقلش پیدا کی، فساد برپا کیا جو خانہ جنگی کی شکل اختیار کر گیا۔ کم وبیش پانچ لاکھ افراد اس فرقہ پرستی کی آگ میں بھسم ہوئے۔ فساد پھیلانے والا مادہ پرست ٹولہ ملکۂ برطانیہ کے پاس گیا۔ ملکۂ برطانیہ کو **ملک** کی معاشی خستہ حالی اور **ملک** میں انسانی قتال اور تباہی کا ذمہ دار مذہبی فرقوں کے پادریوں کو قرار دیا۔ مادہ پرست سکالروں نے مذہب اور مذہبی نظریات کو سائنسی ترقی، اقتصادی ترقی، ملکی ترقی اور ملکی خوشحالی کی راہ میں رکاوٹ کا سبب بنا کر ملکۂ برطانیہ کو پیش کیا۔ جبکہ مذہب تو سائنسی ترقی، اقتصادی ترقی، ملکی ترقی، ملکی خوشحالی اور مخلوق خدا کی خدمت کی راہ دکھاتا ہے۔ مذہب سرمایا داروں کی اجارہ داری کو ختم کرتا ہے۔ **ملک** میں اعتدال ومساوات کو قائم کرتا ہے۔ ملکۂ برطانیہ نے ان کے کہنے پر مذہب کی سرکاری بالادستی کو برطانیہ میں ختم کر دیا اور مذہب کو گرجا وکلیسا تک محدود ومقید کر کے رکھ دیا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ملکۂ برطانیہ فرقہ پرست پروٹیسٹنٹ اور کیتھولک دو مذہبی فرقوں کے مجرم پادریوں کی اصلاحِ احوال کرتی، مجرموں کو سخت سزا دیتی۔ لیکن ملکۂ برطانیہ نے اس کے برعکس مذہب کی حکومتی بالادستی ختم کر دی۔ مذہب کے الہامی نظامِ حیات کی جگہ جمہوریت کے مادہ پرستوں کا تیار کردہ باطل نظامِ حیات اور مذہب کش نظام حکومت عیسائی ملت، اس کی نسلوں پر مسلط کر دیا۔ اس سے قبل برطانیہ میں کوئی قانون انجیلِ مقدس کے الہامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے خلاف **ملک** پر نافذ العمل نہیں ہو سکتا تھا۔ مذہب تو عوامی حقوق مہیا کرنے، **ملک** میں عدل وانصاف اور اعتدال ومساوات قائم کرنے کا داعی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟

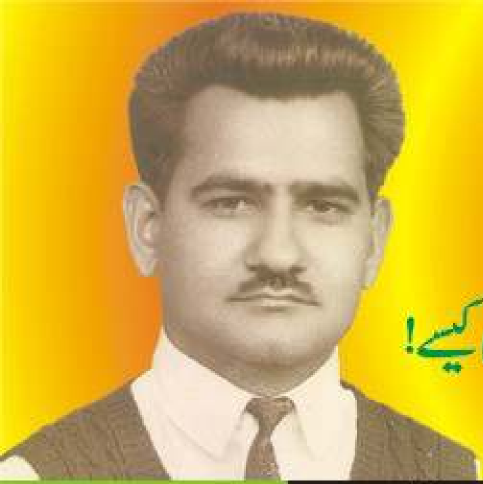
۳۵۔مادہ پرستوں کا ٹولہ برطانیہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیل مقدس کے نظریات، اخلاقیات اور تعلیمات کے خلاف اینٹی کرسچن جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تیار کیے ہوئے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی سرکاری سرفرازی مسلط کرتے اور عوام الناس ان کی سرکاری طور پر پیروی کرنے کے پابند بنا دیے گئے۔برطانیہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیل مقدس کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات سے تیار ہونے والی تہذیب کی بجائے اینٹی کرسچن جمہوریت کے اسمبلی ممبران یعنی اینٹی کرسچن جمہوریت کے اسمبلیوں کے پیغمبران نے لے لی۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے کفر کا کلچر بتدریج عروج پذیر ہوتا گیا۔

۳۶۔حضرت عیسٰی علیہ السلام، انکی الہامی کتاب انجیل مقدس، ان کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور اس سے تیار ہونیوالی تہذیب کو گرجا وکلیسا میں پابند سلاسل اور مقید کر دیا گیا۔اینٹی کرسچن جمہوریت، اس کے اسمبلیوں کے ممبران یعنی موجودہ کلچر کے جمہوریت کے پیغمبران اور ان کے تیار کردہ نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کو سرکاری سرفرازی مہیا کر دی گئی۔جمہوریت کی تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے گرجا وکلیسا کی بجائے سکول کالجز، یونیورسٹیوں میں منتقل کر دیے گئے۔

۳۷۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے طبقاتی نظام حکومت کے ذریعے مادہ پرست سرمایا دار حکومتی ٹولہ کے چند افراد پھلتے گئے۔اقتصادی ترقی اور مادی خوشحالی کے نام پر مستورات کو گھر کی چاردیواری سے باہر کھینچ لائے، مردوں کے شانہ بشانہ ان کو پرائیویٹ اور سرکاری اداروں میں لا بٹھایا۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی روشنی میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعہ مادر پدر آزاد کلچر تیار کیا۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے مخلوط کلچر کے ذریعے پیغمبر خدا کی مذہبی تہذیب کو کچل کر رکھ دیا۔جمہوریت کا مادہ پرستی، زر پرستی، زن پرستی کا کلچر پھیلتا گیا۔انجیل مقدس کے نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کا چادر اور چاردیواری کا شرم وحیا، عصمت وعفت کا پاکیزہ ماحول ختم کر دیا۔جمہوریت کا مادر پدر آزاد معاشرہ فحاشی بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا کلچر جنگل کی آگ کی طرح پھیلتا گیا۔مستورات کی عصمت و عفت کی حرمت کو روند کر رکھ دیا۔

الف۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم نیشنل عوامی پارٹی اور ڈمی اپوزیشن کے غداروں نے حقوق نسواں کے نام پر پاکستان کی سرزمین کو مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے ذریعہ ریڈ لایٹ ایریا بنا کر رکھ دیا۔لال مسجد کی طالبات نے اس قانون کے خلاف آواز اٹھائی تو اس آواز کو مستقل ختم کرنے کیلئے ساڑھے تین ہزار طالبات کا فوج کے ذریعے قتال کرا کر رکھ دیا۔تمام ملک کے عوام اور خاص کر شمالی علاقہ جات کے عوام فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، فوجی افسروں، فوجی بیرکوں اور فوج پر حملے جاری ہو گئے۔ملک خانہ جنگی کی آگ میں جلنا شروع ہو گیا۔ملک کا غدار، ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا فوجی کمانڈر، چند فوجی کور کمانڈرز اور اس کی خود ساختہ سیاسی جماعت مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم نیشنل عوامی پارٹی، اور ڈمی اپوزیشن کی مشاورت سے امریکہ اور نیٹو ممالک کے عالمی دہشت گردوں کے ساتھ اپنی غیر آئینی حکومت بچانے کیلئے افغانستان کی جنگ میں ان کا ساتھی بنا، ملک دشمن خفیہ معاہدے کیے۔امریکی اور نیٹو ممالک کی افواج اور ان کی خفیہ ایجنسیاں بلیک واٹر، سی آئی اے، موساد، را کی پاکستان چھاؤنی بنا دیا گیا۔پاکستان میں امریکی جدید ٹیکنالوجی کے تحت پورے ملک میں بم بلاسٹوں کے ذریعے انسانی قتال جاری ہے۔بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ مجرم حکومتی سیاسی ٹولہ اور پرویز مشرف کا فوجی ٹولہ عالمی دہشت گردوں سے ملکر اپنے عوام کا قتال جاری کیے ہوئے ہے جو ملک کا بہت بڑا المیہ

ہے۔نظریہ ضرورت کے تمام سیاسی وفوجی مجرم حکمران بن چکے ہیں۔فوجی سیاسی این آر او کے تمام مجرم پاکستان کی ۱۸ کروڑ عوام کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر ان کا قتال جاری کر چکے ہیں۔امریکہ کے ڈرون حملے بھی جاری ہیں اور پاکستانی افواج بھی شمالی علاقہ جات کی عوام کا قتال کیے جا رہے ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۷۔ب۔ عدلیہ نظریہ ضرورت کے حکومتی ٹولہ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ ق (قاتل لیگ، کافر لیگ، کنجر لیگ) ایم کیو ایم، کے مجرموں کے خلاف فیصلہ دیتی ہے، تمام ملکی غدار، ملک دشمن این آر او کے تمام مجرم حکومتی بالادستی کی بنا پر ہر جرم کو اپنی انتظامیہ کے ذریعے جھوٹا ثابت کر دیتے ہیں۔ ملک پر ان کی حکومتی اجارہ داری مسلط ہے۔ ملک کے تمام سیاسی، فوجی غدار ملک کی حکومت پر مسلط ہیں۔ غیر ملکی فوجی خفیہ ایجنسیوں سے نہ فوج اور نہ ہی ۱۸ کروڑ عوام محفوظ ہیں۔ حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ غیر ملکیوں کا ہراول دستہ بن چکا ہے۔ طالبان کسی مستورات یا معصوم عوام پر ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ وہ جمہوریت کے مخلوط تعلیمی نظام اور نظریات کے خلاف ہیں۔ وہ ملالہ جیسی معصوم طالبہ پر حملہ کرنا ایک گناہ تسلیم کرتے ہیں۔ یہ تو ملکی عوام کو طالبان یا دہشت گرد کا نام دے کر ان کا قتال کرنے کا بہانہ ہے۔ یہ مجرم سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کو ہی زیب دیتا ہے کہ اسلام آباد جیسے عالمی شہر میں لال مسجد کی ساڑھے تین ہزار طالبات کا جو قرآن حکیم کے نظریات کے نفاذ کی بات کریں ان کا قتال کروا دیں۔ ان سیاسی فوجی حکومتی مجرموں سے صرف امریکہ کا ساتھی ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ہی برطانیہ میں بیٹھ کر پاکستان کی حکمرانی کر رہا ہے۔ ملک کے تمام بڑے فیصلے بیرونی طاقتیں کرتی ہیں۔ مسٹر زرداری کو صدر کے عہدے پر اسی نے ہی بٹھایا، مسلم لیگ ق کی قاتل لیگ کو حکومت کا حصہ اس نے ہی بنایا۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین جیسے قتال میں ملوث مجرم کو حکومتی تاج اسی نے ہی پہنایا۔ سندھی، بلوچی، پنجابی، پختون خواہ کے عوام کا قتال اور ان کا اپنے علاقہ سے باہر نکال پھینکنا اسی کا عمل ہے۔ بھتہ مافیہ، اغوا برائے تاوان، کلنگ سسٹم، کراچی کو دہشت گردوں کی چھاؤنی اسی نے ہی بنا رکھا ہے۔ یہ بیرونی طاقتوں کا ایجنٹ ہے۔ بہت بڑا بلیک میلر اور اپنی فیس کے مطابق بیان جاری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو یزیدی اعمال سے نجات عطا فرماویں اور درجہ حر عطا فرماویں۔ عوام سلیم فطرت اور پاکیزہ فطرت ہوتے ہیں۔ لیڈران ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ یا اللہ معصوم عوام کو جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کے رہنماؤں سے نجات عطا فرما۔ امین

۳۸۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں شورائی جمہوری نظام مملکت چلانے والے افراد کا یونین کونسل سے لے کر تحصیل، تحصیل سے لے کر ضلع، ضلع سے لے کر صوبہ اور صوبوں سے لے کر وفاق تک کے چناؤ کے طریقہ کار کی بنیاد ایک ہی ہے۔

الف۔ شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت میں اینٹی کرسچن جمہوریت کی طرح نہ کوئی سیاسی جماعت اور نہ کوئی سیاسی رہنما ہوتا ہے۔ اس کا نظام مملکت قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت امیرِ مملکت کے ذریعے نافذ العمل کی جاتی ہے اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کے لیے عمر کا تعین کرنا، ۲۵ سال کی عمر کے افراد کو چناؤ کا حق دینا یا کسی بھی عمر یا ماہ و سال کے باہمی مشاورت سے طے کر لینے میں کوئی امر مانع نہیں۔





ب۔ شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت کے چناؤ میں کسی زانی، شرابی، بدکردار، عیاش، فحاشی پھیلانے والے نامعقول افراد کا چناؤ نہیں کیا جاسکتا۔

پ۔ شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کو چلانے کیلئے قرآن حکیم کی روشنی میں بہترین اوصاف کے افراد کا چناؤ اہلِ وطن مسلم اُمہ کے فرزندان کا طیب فریضہ ہوتا ہے۔

ت۔ شورائی جمہوری نظام کے چناؤ میں ہر فرد یا ووٹر کا حق بنتا ہے کہ اس کے قریب جو آدمی زیادہ پرہیزگار، امانت و دیانت میں یکتا ہو۔ اس کا نام برائے شورائی ممبر کے چُن سکتا ہے۔

ث۔ کوئی جاگیردار یا سرمایادار یا کوئی فرد کسی دوسرے فرد کو اس کے نام کے چناؤ کے لیے نہ کہہ سکتا ہے، نہ درخواست کرسکتا ہے اور نہ ہی مجبور کرسکتا ہے۔ یہ چناؤ، یہ انتخاب ووٹر کی ضمیر کی آواز ہوتی ہے۔

ج۔ قرآن حکیم کی روشنی میں جمہوری نظام مملکت کے چناؤ میں کوئی خاتون حصہ نہیں لے سکتی۔

چ۔ شورائی ممبران دنیا کی بےثباتی، خوفِ خدا، اور اس جہانِ رنگ و بُو سے آشنا ہوں کہ انسان اس دنیا میں صرف خالی ہاتھ آتا اور خالی ہاتھ واپس نامعلوم منزل کی طرف چلا جاتا ہے۔

ح۔ شورائی ممبران کے چناؤ کیلیے جسمانی، ذہنی، روحانی دینی اہلیت کا وارث ہونا بھی ضروری ہے۔

خ۔ قرآن حکیم کی روشنی میں جمہوری نظامِ مملکت کے ارکان کا یونین کونسل کی سطح پر چناؤ کا عمل۔ یونین کونسل سے تحصیل اور تحصیل سے ضلع اور ضلع سے صوبہ اور صوبہ سے وفاق تک نظام مملکت کو قائم کرنے کا طریقہ۔ یونین کونسل کے ممبران سے لے کر وفاق کے ممبران تک، ایک شورائی ممبر سے لے کر امیرُ المومنین تک، یعنی نظامِ مملکت چلانے والے تمام ارکان اور میرِ کارواں کا ایک ہی معیارِ حیات قائم کیا جاتا ہے۔ ان کے گھر کے افراد کے مطابق ایک کسان ہنر دور محنت کش کی کٹیا کے مطابق سرکاری رہائش مہیا کی جاتی ہے۔ ایک عام شہری، ایک معلم، ایک ہنرمند کے مطابق ان کو ملکی خزانہ سے ضروریاتِ حیات مہیا کی جاتی ہیں۔ ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کے لئے قرآنِ حکیم کی تعلیمات کا حصول ایک بنیادی حصہ ہے۔

د۔ شورائی جمہوری نظام مملکت کے ممبران کے چناؤ کا بہترین معیار یہ ہے کہ جس شخص کی زندگی جتنی نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے قریب ہوگی، عبادت و ریاضت، اخوت و محبت، امانت و دیانت، عفو و درگزر، ایثار و نثار، صبر و تحمل، ادب و خدمت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور تمام اعلیٰ اوصاف حمیدہ کے قریب ہوگی وُہی انسان بہترین چناؤ کا حق دار یا وارث ہوگا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بلائے وقت — مغربی ممالک نے پیغمبران کی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کا استحصالی کلچر تیار کیا — باب 39 پیرا 41-39

۳۹۔ پاکستان میں ۱۸ کروڑ مسلم اُمہ کے فرزندان کو **ملک** کے انگریز کے پروردہ جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے کم و بیش چھ ہزار مرد و زن نے جمہوریت کیا استحصالی نظامِ حکومت کی نکیل ڈال رکھی ہے۔

۴۰۔ مغربی جمہوریت کیا ہے یہ تو مادہ پرست فلاسفرز کے پیروکاروں کے نظریات کا ایک غاصب استحصالی نظام حکومت ہے۔ جس کی بنیاد انسانی ذہنی سوچ کی تخلیق ہے۔ ابراہیم لنکن کے قول و کلیہ کے مطابق گورنمنٹ آف دی پیپلز، بائی دا پیپلز فار دا پیپلز کی تھیوری کے تحت جمہوریت کا نظام حکومت ترتیب دیا۔ اس کو چلانے کے لیے اسمبلیوں کے ممبران کے چناؤ کا الیکشن کا طریقہ کار اس طرح مسلط کیا کہ جس میں جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے علاوہ کوئی دوسرا فرد اس الیکشن میں حصہ نہ لے سکے۔ **ملک** کے کروڑوں افراد کو ووٹر بنا دیا گیا۔ اسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط کر دی گئی۔

۴۱۔ جمہوریت کیا ہے یہ تو مادہ پرست فلاسفرز کے پیروکاروں کے نظریات کا ایک باطل غاصب استحصالی مذہبی نظریات، تعلیمات کے خلاف نظامِ حکومت ہے۔ جس کی بنیاد انسانی ذہنی سوچ کی تخلیق ہے۔ ابراہیم لنکن کے قول و کلیہ کے مطابق گورنمنٹ آف دی پیپلز، بائی دا پیپلز، فار دا پیپلز کی تھیوری کے تحت جمہوریت کا نظام حکومت ترتیب دیا۔ اس کو چلانے کے لیے اسمبلیوں کے ممبران کے چناؤ کا الیکشن کا طریقہ کار اس طرح مسلط کیا کہ جس میں جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے علاوہ کوئی دوسرا فرد اس الیکشن میں حصہ نہ لے سکے۔ **ملک** کے کروڑوں افراد کو ووٹر بنا دیا گیا۔ کثرت رائے سے چُنے ہوئے چند اسمبلی ممبران کو حکومتی ایوان مہیا کر دیے گئے۔ حسبِ ضرورت کثرت رائے سے قانون سازی کرتے، سب سے پہلے برطانیہ کے ملکی عوام پر انجیلِ مقدس کے الہامی نظامِ مملکت کی بجائے مادہ پرست انسانوں کے تخلیق کردہ غیر مذہبی استحصالی قوانین مسلط کرنا شروع کر دئے۔ برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس جمہوریت کے نظامِ حکومت کے قانونی ماخذ ہیں جن سے دنیا کے تمام جمہوریت پسند ممالک کا حکومتی ٹولہ ان سے اِکتسابِ فیض کرتا ہے۔ ان کی روشنی میں حکومتیں بناتا اور چلاتا ہے۔ پاکستان بھی مغربی جمہوریت کے نظام حکومت سے وابستہ ایک **ملک** ہے۔ جسکے عوام کی معاشی، معاشرتی قوت حکومتی ٹولہ اور انکے اسمبلیوں کے ممبران چھین لیتے ہیں۔ وہ **ملک** کے سیاہ و سفید کے مالک بن جاتے ہیں۔ **ملک** کو جیل خانہ بنا لیا ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو قیدی غلام محکوم بنا کر انکی شب و روز کی محنت سے تیار کئے ہوئے وسائل اور اکٹھا کیا ہوا خزانہ سے انکو محروم کر دیا جاتا ہے۔ تمام وسائل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی اور انکے اسمبلی ممبران کی ملکیت اور خزانہ انکی پاکٹ منی بن جاتا ہے۔ عوام الناس کو انکی ملکی ملکیتوں اور ملکی خزانہ سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ پاکستان کا کوئی فرد انکے مجرمانہ حکومتی نظام میں مداخلت کرنے کا مجاز نہیں ہوتا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد

۱۔ اسلامی جمہوریت کے جمہوری نظام میں مغربی جمہوریت کی طرح نہ کوئی سیاسی جماعت اور نہ کوئی سیاسی رہنما ہوتا ہے۔ نہ ہی مسلم امہ کی جمعیت مختلف سیاسی جماعتوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ اس کا نظام مملکت قرآن حکیم کے آئین، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کے مطابق قائم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا نظام مملکت میر کارواں یعنی امیر المومنین کے ذریعے نافذ العمل کیا جاتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے جمہوری نظام کے لئے خلیفہء وقت اور ممبران کے چناؤ کے لیے عمر کا تعین کرنا، ۲۵ سال کی عمر کے افراد کے ممبران کے چناؤ کا حق دینا یا کسی بھی عمر یا ماہ و سال کے باہمی مشاورت سے طے کر لینے میں کوئی امر مانع نہیں۔ اصل مقصد تو قرآن حکیم کی روشنی میں جدید علوم پر مشتمل اسلامی تعلیمی نصاب، اسلامی درسگاہوں کے ذریعے، اسلامی معاشرہ، اسلامی تہذیب کا حصول ہے۔ جسکے ذریعے ایسا نظام مملکت قائم کرنا ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کیا جا سکے۔

۲۔ اسلامی جمہوریت کے جمہوری نظام کے چناؤ میں کسی زانی، شرابی، بدکردار، راشی، مجرم، دھوکہ باز، بددیانت، فرقہ پرست رہزن، لٹیرے، نامعقول، نا اہل افراد کا چناؤ نہیں کیا جاتا۔ اگر کسی رکن کا چناؤ ہو بھی جاتا ہے تو ثبوت کی روشنی میں اسکی رکنیت ختم کر ہو جاتی ہے۔

۳۔ اسلامی جمہوریت کے جمہوری نظام مملکت کو چلانے کیلئے قرآن حکیم کی روشنی میں بہترین دینی اوصاف و کردار کے افراد کا چناؤ مسلم اُمہ کے فرزندان کا طیّب فریضہ ہوتا ہے۔

۴۔ اسلامی جمہوریت کے جمہوری نظام کے چناؤ میں ہر فرد یا ووٹر کا حق بنتا ہے کہ اس کے قریب جو آدمی زیادہ پرہیزگار، امانت و دیانت میں یکتا ہو۔ اس کا نام برائے نمائندہ چنے۔

۵۔ کوئی جاگیردار یا سرمایا دار یا کوئی فرد کسی دوسرے فرد کو اس کے نام کے چناؤ کے لیے نہ کہہ سکتا ہے نہ ہی مجبور کر سکتا ہے۔ یہ انتخاب، ووٹر کی ضمیر کی آواز ہوتا ہے۔ اسلامی جمہوریت یعنی اسلامی جمہوری نظام میں کسی قسم کی رکاوٹ بننے والے فرد کو سختی سے نمٹا جاتا ہے۔

۶۔ قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کے جمہوری نظام مملکت کے چناؤ میں کسی خاتون کو چنا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ مستورات کے بنیادی حقوق کی ذمہ داری مردوں پر ہوتی ہے۔ ماں، بہن، بیٹی، بیوی مستورات جیسے الہامی رشتے انسانی روح کی محبتوں، حرمتوں کے پاکیزہ روشن و منور چراغ ہوتے ہیں انکی عصمت و عفت، تقدس و حرمت اور پردہ کے تحفظ کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ انکی خدمات چادر، چاردیواری کی حدود و قیود میں رہ کر لی جاتی ہیں۔

اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد

۷۔ اسلامی جمہوریت کے ممبران دنیا کی بے ثباتی، خوفِ خدا، اور اس جہانِ رنگ وبو کی بے ثباتی اور فناہ کے دلیس کی حقیقت سے آشنا ہوتے اور جانتے ہیں کہ انسان اس جہانِ رنگ وبو میں صرف خالی ہاتھ آتا، خالی ہاتھ واپس نا معلوم منزل کی طرف چلا جاتا ہے۔ وہ دنیا کی اصل حقیقت کے عارف ہوتے ہیں۔ وہ دنیا میں محنت یوں کرتے ہیں جیسے ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور زندگی یوں بسر کرتے ہیں جیسے اگلا لمحہ موت کا ہے۔

۸۔ اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کیلیے جسمانی ذہنی روحانی دینی اہلیت کا وارث ہونا اور اعلیٰ صلاحیتوں سے مالا مال ہونا ضروری ہوتا ہے۔

۹۔ قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کے جمہوری نظامِ مملکت کے ارکان کا یونین کونسل کی سطح پر چناؤ کا عمل، یونین کونسل سے تحصیل، تحصیل سے ضلع، ضلع سے صوبا اور صوبہ سے وفاق تک نظام مملکت کو نافذ العمل کرنے کا طریقہ رائج کرتے ہیں۔ یونین کونسل کے ممبران سے لیکر وفاق کے ممبران تک، ایک اسلامی نظام مملکت کے ممبر سے لے کر صدر مملکت یعنی امیرُ المومنین یا خلیفہ وقت تک، یعنی نظامِ مملکت چلانے والے تمام ارکان اور میر کارواں کا قرآن حکیم کی روشنی میں معیارِ حیات قائم کیا جاتا ہے۔ ان کے گھر کے افراد کے مطابق ایک کسان، مزدور محنت کش کی کٹیا کے مطابق سرکاری رہائش مہیا کی جاتی ہے۔ ایک عام کسان، محنت کش شہری، ایک معمار، معلم، ایک ہنر مند سپاہی، ایک خاموش قلم کار، ایک شب بیدار دعا گو کے مطابق ان کو ملکی خزانہ سے ضروریاتِ حیات مہیا کی جاتی ہیں۔ ۱۸ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کے لئے قرآنِ حکیم کے آئین کی پابندی دین محمدی ﷺ کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ اس سے جو معاشرہ تیار ہوتا ہے وہ اسلامی کردار و تشخص کی نمائندگی کرتا ہے۔

۱۰۔ اسلامی جمہوریت کا جمہوری نظام مملکت کے ممبران کے چناؤ کا بہترین معیار یہ ہے کہ جس شخص کی زندگی جتنی نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ، حسن خلق کے قریب ہوگی، عبادت وریاضت، اخوت ومحبت، امانت ودیانت، عفو ودرگذر، ایثار وثار، صبر وتحمل، ادب وخدمت، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف اور تمام اعلیٰ اوصاف حمیدہ کے قریب ہوگی وہی انسان نظام مملکت چلانے کیلئے چناؤ کا مستحق اور حق دار ہوگا

۱۱۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے خلیفہ مملکت یعنی صدر مملکت اور شورائی ممبران یعنی اسمبلی ممبران کے چناؤ کا کتنا فطرتی عدل کا مظہر، صاف ستھرا، پاکیزہ ومنزہ، طریقہ کار ہے۔ جس میں یونین کونسل کی سطح کے حلقہء انتخاب کا ہر فرد خاموش امیدوار اور سلیکشن کے حقوق کا حقدار ہوتا ہے۔ اپنی مرضی، منشا اور ضمیر کے مطابق ہر فرد کی دینی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے فرد کا نام سلیکٹ کرے جو نیک بھی ہو اور صالح بھی، دیانت دار بھی ہو اور امین بھی، پرہیز گار بھی ہو اور متقی بھی، سادہ بھی ہو اور اعتدال پسند بھی، عادل بھی ہو اور عدل پسند بھی روشن خیال بھی ہو روشن ضمیر بھی۔ اہل دل بھی ہو اور اہل درد بھی، مسلم امہ کے ہر فرد کا طیب فریضہ ہوتا ہے کہ وہ مسلم امہ کے ایسے افراد جو اعلیٰ خوبیوں، عمدہ اوصاف اور انمول کردار اور اعلیٰ اہلیت کے مالک ہوں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد

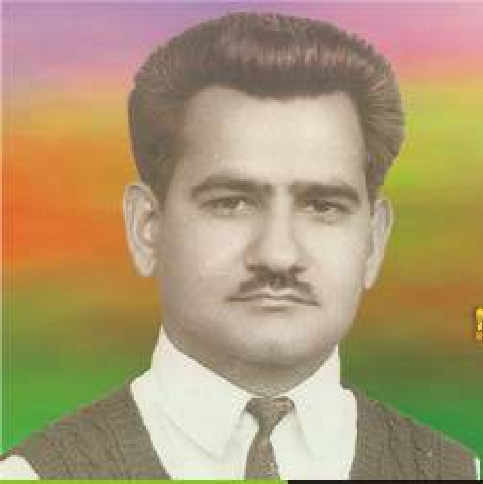
ایسے افراد کا چناؤ عمل میں لانا، انکے سپرد نظام مملکت کرنا عین اطاعت خدا و رسول ﷺ ہے۔ یہی چناؤ کا سسٹم یونین کونسل کے شورائی ممبر سے لے کر خلیفہ وقت یعنی صدر مملکت تک بروئے کار لایا جاتا ہے۔ یونین کونسل کے شورائی ممبر سے لے کر خلیفہ ، وقت تک بیت المال یعنی خزانہ سے ایک عام کسان، مزدور معمار محنت کش ہنر مند معلم، کے معیار حیات کے مطابق بنیادی ضروریات حیات ملکی خزانہ سے مہیا کی جاتی ہیں۔ مسجد شریف عوام الناس اور نظام مملکت چلانے والوں کی تربیت گاہ کا فریضہ ادا کرتی ہے۔ قرآن حکیم کے آئین کی روشنی میں اعتدال و مساوات ،عدل و انصاف، امانت و دیانت ، اخوت ومحبت، اسوہ حسنہ، حسن خلق، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے ،خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے، سادگی وشرافت کی زندگی گذارنے اور دنیا کی بے ثباتی سے متعارف کروانے پر مشتمل قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تعلیمی نصاب قائم کرنا اسلامی معاشرہ اور اسلامی نظام مملکت چلانے والے ارکان کو تیار کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مسجد شریف مسلمانوں کی عبادت گاہ بھی ہے اور اسلامی معاشرہ کی انتظامیہ اور عدلیہ کی آماجگاہ بھی ہے۔ معاشی ،معاشرتی عدل کا محور اور مخلوق خدا کے حقوق و فرائض ادا کرنے والے ارکان مملکت کی تربیت گاہ بھی ہے۔ اسلامی نظام مملکت کو چلانے والے ارکان یا امیر المومنین یا صدر مملکت ہوں۔ وہ ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ کے امین ہوتے ہیں۔ نہ وہ جاگیر دار ہوتے ہیں اور نہ ہی سرمایا دار۔ نہ وہ ملکی خزانہ لوٹتے ہیں، نہ انکی کوئی مل ، فیکٹری یا کارخانہ انکی ملکیت ہوتا ہے۔ نہ کوئی سرے محل، رائے ونڈ ہاؤس، بنی گالا ہاؤس یا شاہی پیلس جیسے شاہی محل انکے پاس ہوتے ہیں۔ نہ وہ معاشی دہشت گرد، نہ معاشی قاتل اور نہ ہی ملکی ملکیتوں کو اپنی وراثت بنانے والے ہوتے ہیں۔ انکو ملکی خزانہ سے ایک عام کسان، محنت کش، ہنر مند، معلم، ڈرائیور، اردلی، سپاہی، گن مین، جھاڑو کش اور عوام الناس کے مطابق ملکی خزانہ یعنی بیت المال سے ضروریات حیات مہیا کی جاتی ہیں۔ انکی رہائش ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند کی طرح ایک سادہ سی رہنے کیلئے کٹیا مہیا کی جاتی ہے۔ ملک ہو یا ریاست، وہ تمام اہل وطن کا سانجھا گھر ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کی روشنی میں عمر لازی کی بجا آوری کرنا ارکان اور صدر مملکت کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک ہر فرد کے بنیادی حقوق کی ذمہ داری ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ خلیفہ ،وقت ہو، امیر المومنین ہو یا صدر مملکت ہو ملک کا ہر فرد ان سے پوچھ سکتا ہے کہ آپ نے یہ کرتا کیسے بنایا ہے۔ وہ تمام اہل وطن مسلم امہ کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں





اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد

۱۲۔مغربی جمہوریت کے مادہ پرستوں کے کلچر کی پہچان قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، امانت و دیانت، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے خلاف وسائل مال و دولت، ذرائع آمدن ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، انکی ذاتی ملکیتیں اور ملکی عوام انکے ذاتی غلام محکوم ہوتے ہیں۔انکی زندگی کا مدعا، انمول ذاتی یا سرکاری گاڑیاں، شاہی ایوان، صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، وزیر اعلیٰ ہاؤس، گورنر ہاؤس، سرے محل، رائے ونڈ ہاؤس، بنی گالا ہاؤس، شاہی پیلس، شاہی رہائشی محل، شاہی ریسٹ ہاؤس انمول ہوٹل، لاجواب عشرت کدوں پر مشتمل عیش و عشرت کا نظام حیات اور تعیش سے بھرا ہوا نظام حکومت کا سلسلہ انکی وراثت کا حصہ ہوتا ہے۔ملکی وسائل ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ پر انکی مکمل بالادستی قائم ہوتی ہے۔اس مقصد حیات کے حصول کیلئے ملک کے کم و بیش چھ ہزار جاگیردار سرمایا دار انگریز کے پروردہ ملکی غدار اور چار فوجی ڈکیٹٹروں، انکے چند کور کمانڈروں کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے قرآن حکیم کے متضاد ملک پر مغربی جمہوریت کے نام پر استحصالی ظالمانہ، دلسوز مجرمانہ باطل، غاصب مغربی جمہوریت کا نظام حکومت مسلط کر رکھا ہے۔اسی ٹولہ کے ایک فوجی ڈکیٹٹر یحییٰ خان اور ایک سیاسی لیڈر مسٹر بھٹو نے باہمی مشاورت سے حکمرانی کے حصول کی خاطر ملک کو دولخت کیا اور مشرقی پاکستان کو الگ کر دیا۔مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھا۔وفاقی حکومت کے علاوہ مزید چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کی سپریم اسمبلی قائم کی۔ملک کے تمام جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کو صوبائی حکومتوں اور سینٹ کے سپریم ایوان کا حصہ بنا دیا۔سینٹروں، ایم این اے، ایم پی اے کے اسمبلی ممبران کو پھیلایا اور ملک پر اپنے ٹولہ کی اجارہ داری مزید مضبوط بنا کر ملک اور ملکی عوام کو یرغمال بنالیا۔مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی غاصب ٹولہ کے ایک فوجی ڈکیٹٹر اسکے چند کور کمانڈروں نے ۹ لاکھ سپاہ اور چھ ہزار جاگیردار سرمایا دار ٹولہ کے سیاستدانوں نے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو محکوم، غلام، قیدی بنا کر رکھ دیا۔اس طرح پاکستان ایک جیل اور عوام اسکے قیدی بن چکے ہیں۔انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دانشور انکے اس ظالمانہ استحصالی نظام حکومت کے جلاد بنا دیئے۔چاروں صوبوں کے مشیروں، وزیروں کی افواج، وزیر اعلیٰ، گورنر، انکے علاوہ وفاقی حکومت کے ایم این اے، مشیروں، وزیروں کی افواج وزیر اعظم صدر مملکت اور سینیٹروں کا شاہی حکومتی ٹولہ، انکی شاہی تنخواہیں، بیشمار شاہی مراعات انکا خود ساختہ حکومتی حق بنتا گیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے؟



اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد

حکومتی اقتدار ملکی پیداوار، ملکی وسائل، ملکی، غیر ملکی قرضے، ملکی خزانہ انکی ملکیت کا حصہ بنتا گیا۔ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا حکومتی شاہی طبقہ حکومتی ٹولہ کے معزز دہشت گردوں کی ایسی سپاہ ہے جو ملک کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، خزانہ اور ملک پر قبضہ کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ عدلیہ انتظامیہ اور فوج شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی حفاظت پر معمور اور اہل وطن کے قتال پر مجبور ہوتا ہے۔ ملک اسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکیت، خزانہ انکی پاکٹ منی بنتا آ رہا ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان، انکی نسلیں مغربی جمہوریت کے نظام حکومت اور اسکے حکومتی ٹولہ کے قیدی، غلام، مجبور، اپاہج، معذور اور محکوم بنتے آ رہے ہیں۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت، اسکے سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ نے اہل وطن ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، امانت و دیانت اعتدال و مساوات، عدل و انصاف سے محروم کر رکھا ہے۔ ملکی وسائل، ذرائع آمدن ملکی خزانہ ان سے چھین کر انکو غربت تنگدستی، بیروزگاری، ضروریات حیات سے محروم کر کے خودکشیوں، خودسوزیوں کی چتا میں دھکیل رکھا ہے۔ فوجی ڈکیٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو کے بعد ملکی غدار، ملک دشمن، اسلام دشمن دوسرا فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف اسکا تیار کردہ سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، شیخ رشید اور اسکی ہمنوا تمام سیاسی جماعتوں نے مل کر امریکہ اور اسکے اتحادیوں کو ملک کا شمسی ائیر بیس افغانستان اور اس میں بسنے والے مسلمانوں کے قتال اور اسلامی حکومت کو ختم کرنے کیلئے پاکستانی عوام اور فوجی سپاہ کی مرضی کے خلاف مہیا کر دیا۔ امریکہ نے شمسی ایئر بیس کو اپنی چھاؤنی بنالیا۔ افغانستان کے پانچ چھ لاکھ مسلمانوں، انکے بچے بچیوں اور انکی بستیوں کو خاکستر کر کے رکھ دیا۔ پاکستانی عوام جو افغانستان کے عوام کی مدد و معاونت کرتے اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتے امریکہ، اسکے اتحادی ممالک اور فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف اسکے مجرم سیاسی، فوجی ٹولہ انکو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال کرتا رہا۔ قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا قانون پاس کر کے اپنی ۵۱ فیصد مستورات کیلئے حکومتی ایوان اور اسکے علاوہ ۵۱ فیصد مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کیلئے فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے حکومتی اداروں کے دروازے کھول لئے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مرد و زن ملک کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ کی لوٹ مار میں شامل ہو گئے۔





اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد

اسطرح فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے حقوق نسواں کے نام پر اپنی ہی مستورات کے ذریعے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملکی تجارت، ملکی حکومتی ایوان اور ملکی خزانہ اپنی ملکیت بنا لیا اور ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو انکے شاہی اخراجات برداشت کرنے کا پابند بنالیا اور ملک لوٹ لیا۔مخلوط حکومت سے قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات، اور اسلامی تہذیب کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔۵۱ فیصد مستورات کا اضافی بجٹ کا مزید بوجھ مسلم امہ کے ۱۸ کروڑ فرزندان اور انکی نسلوں پر ڈال دیا اور انکو خودکشیوں، خودسوزیوں کی چتا میں دھکیل دیا۔پاکستان کو ریڈ ایریا بنا کر رکھ دیا۔ لال مسجد اسلام آباد کے مدرسہ حفصہ کے سات، آٹھ ہزار طلبا طالبات نے اس قانون کے خلاف آواز اٹھائی تو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے کم وبیش تین ہزار طلبا اور طالبات کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر انکا قتال کر کے رکھ دیا۔بیشتر مجاہدین اس واقع کے بعد حکومتی ٹولہ اور اپنی فوج پر ٹوٹ پڑے ۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ملک چھوڑ کر برطانیہ بھاگ گیا۔بدقسمتی سے اسکا ہمنوا مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اسی طرح ملک پر قابض رہا۔اب وہی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ قرآن حکیم کے مطابق اسلامی جمہوریت کے آئین نظریات تعلیمات ، اخلاقیات کے متصادم مغربی جمہوریت کے کفر کے مخلوط، طبقاتی، سودی، سیاسی، معاشی معاشرتی استحصالی نظام حکومت کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال کرنا حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مجبوری اور انکی بقا کی بنیادی ضرورت ہے۔ان مقاصد کو حل کرنے کیلئے ملک میں ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد امریکہ کی بلیک واٹر، سی آئی اے اور دنیا بھر کے ممالک کی خفیہ ایجنسیاں اسلامی تحریک کے خاتمے کیلئے انہی کی اجازت سے ملک میں داخل ہوئی ہیں اور دہشت گردی کے فرائض ادا کر رہی ہیں۔وہ امریکہ اسرائیل انڈیا کی خفیہ ایجنسیاں جعلی بوگس طالبان اور دہشت گردوں کے روپ میں جدید اسلحہ اور ریموٹ کنٹرول سے بم بلاسٹ کرتی ہیں۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مردوزن اپنی اور اپنے مغربی جمہوریت کے مخلوط استحصالی نظام حکومت اسکے، معاشی معاشرتی استحصالی طبقاتی نظام کے خلاف آواز اٹھانے والوں اور دینی اداروں کے طلبا اور طالبات کو دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال جاری اور انکی اسلامائزیشن کی تحریک کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

امریکہ، اسرائیل، انڈیا کے میڈیا کے ایجنٹ انکے تحفظ کا رول ٹی وی اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔وہ مسلم امہ کی اسلامائزیشن کی آواز کو دبانے اور مغربی جمہوریت کے مبلغ اور کفر کا کلچر پھیلانے کیلئے وہ ہر ظلم اور ہر جرم کرتے آرہے ہیں۔

اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد

۱۸۵۷ سے لے کر ۱۹۴۷ تک انگریز نے اس استحصالی مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو ہندوستان کی عوام پر مسلط رکھا اور آزادی مانگنے والوں کا قتال جاری رکھا۔اب اسلامی نظام جمہوریت کے نفاذ کا نام لینے والوں کا قتال مغربی جمہوریت کے جاگیردار،سرمایا دار انگریز کے پروردہ ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے اہل وطن کا قتال اپنی حکومتی اجارہ داری کیلئے ضرورت کا حصہ بنا رکھا ہے۔دہشت گرد اور مجرم پہلے انگریز تھا اب یہ جاگیردار،سرمایا دار،ایک فوجی ڈکٹیٹر،اس کے چند کور کمانڈر سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مغربی جمہوریت کے مرد و زن ایم پی اے،ایم این اے،سینیٹ کے ممبران انکے مشیر،وزیر،وزیر اعلیٰ،گورنر،وزیر اعظم،صدر مملکت،یعنی فحاشی بے حیائی بدکاری،زنا کاری کے مجرم،معاشی قاتل،زمین مافیہ،پراپرٹی ڈیلر،بھتہ خور اور اغوا برائے تاوان کے معاشرتی دہشت گرد اور ملک لوٹنے والے رہزنوں نے ملک اور ۱۸ کروڑ فرزندان اسلام اور انکی نسلوں کو یرغمال بنا رکھا ہے۔جوں جوں انکی تعداد ون یونٹ کو توڑنے کے بعد وفاق سے نکل کر چاروں صوبوں اور سینٹ کے ایوانوں تک پھیلتی گئی اور پھر ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنی مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا حصہ بنا لیا۔ظلم اور جرم اسی تناسب سے پھیلتا گیا۔عوام الناس کا جینا دشوار سے دشوار ہوتا جا رہا ہے۔۱۸ کروڑ مسلم امہ،انکی نسلیں اس مغربی جمہوریت کے باطل،غاصب نظام حکومت اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سے نجات چاہتے ہیں۔مغربی جمہوریت کا نظام حکومت اپنے سیاسی اسمبلیوں کے ممبران کے کلچر اور تعلیمی اداروں سے طبقاتی طالبان،دہشت گرد،معاشی،معاشرتی اور انسانی قاتلوں کا مجرم فوجی سیاسی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دانشور کارندے پیدا کرتا آ رہا ہے۔

مغربی جمہوریت ایک ایسا نظام حکومت ہے جس سے ایک ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر نولاکھ سپاہ اور انکا تیار کردہ چھ ہزار سیاسی ٹولہ کے مرد و زن مسلم لیگ ق،ایم کیو ایم،انکا شیخ رشید جیسا اتحادی ٹولہ ملکی آئین توڑنے والے ملک دشمن،ملک غدار ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے مجرم ہیں۔این آر او کے مجرموں کے ظلم،معاشی معاشرتی قتال اور ملک دشمن جرائم کے خلاف آواز اٹھانے والوں کا قتال آج تک جاری ہے۔

اے رب جہاں۔اے رب رحیم۔!۔ہمیں اس مغربی جمہوریت کے باطل نظام حکومت اور اسکے حکومتی ٹولہ،انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی،افسر شاہی،منصف شاہی کے فوجی سیاسی مرد و زن کے مجرموں سے نجات عطا فرما۔ہمیں این آر او کے مجرموں سے ۹۷ ارب ڈالر جو انکے رشوت،کمیشن،کرپشن،ملکی خزانہ،وسائل،آئی ایم ایف کے قرضے اور لوٹ مار سے اکٹھے کیے ہوئے ڈالر مغربی بنکوں میں موجود ہیں انکو واپس لانے اور این آر او کے مجرموں کے تمام قتال کے کیس،قرضے،لوٹ مار،تمام ملک اور غیر ممالک میں پھیلی ہوئی ملیں،فیکٹریاں،کارخانے،کاروبار،سرے محل،رائے ونڈ ہاؤس،بنی گالا ہاؤس،شاہی پیلس،حکومتی شاہی ایوان،صدر ہاؤس،وزیر اعظم ہاؤس،وزیر اعلیٰ ہاؤس،گورنر ہاؤس،وزیر و مشیر ہاؤس لاکھوں انمول گاڑیاں اور انکا ایندھن یعنی اربوں ڈالر کا زر مبادلہ کا پٹرول،ڈیزل،گیس کو دھواں بنانے کا عمل ختم کرنے کی توفیق عطا فرما۔ہمیں انکے معاشی معاشرتی قتال سے بچا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا نظریاتی تضاد

ہمارے بیشتر دانشور، سکالر، تجزیہ نگار، صحافی، قلم کار، اینکرز مغربی جمہوریت کے تعلیمی نصاب کے شاہکار، ملکی غدار دانشور ہیں۔ جو امریکہ، اسرائیل، انڈیا کے زرخرید ٹی وی چینلوں کے ایجنٹ ہیں۔ جو امریکہ اور مغربی جمہوریت اور اسکے حکومتی ٹولہ کے مردوزن کے استحصالی نظام حکومت کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو دہشت گرد بناتے اور انکا قتال کرواتے آرہے ہیں۔ حکومتی ایوانوں کے مجرموں کو تحفظ فراہم کرتے آرہے ہیں۔

۱۔ انہی ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگاروں، قلم کاروں، کالم نویسوں، ذرائع ابلاغ کے ملک دشمن عناصر کا کمال یہ ہے۔ کہ غریب، بے بس، بیروزگار، تنگ دست، ضروریات حیات سے محروم جو بجلی کا بل ادا نہ کرسکیں تو اس پر پچاس روپے جرمانہ تو واپڈا کا چیرمین، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم صدر پاکستان اور چیف جسٹس آف سپریم کورٹ آف پاکستان تو معاف نہ کرسکیں۔

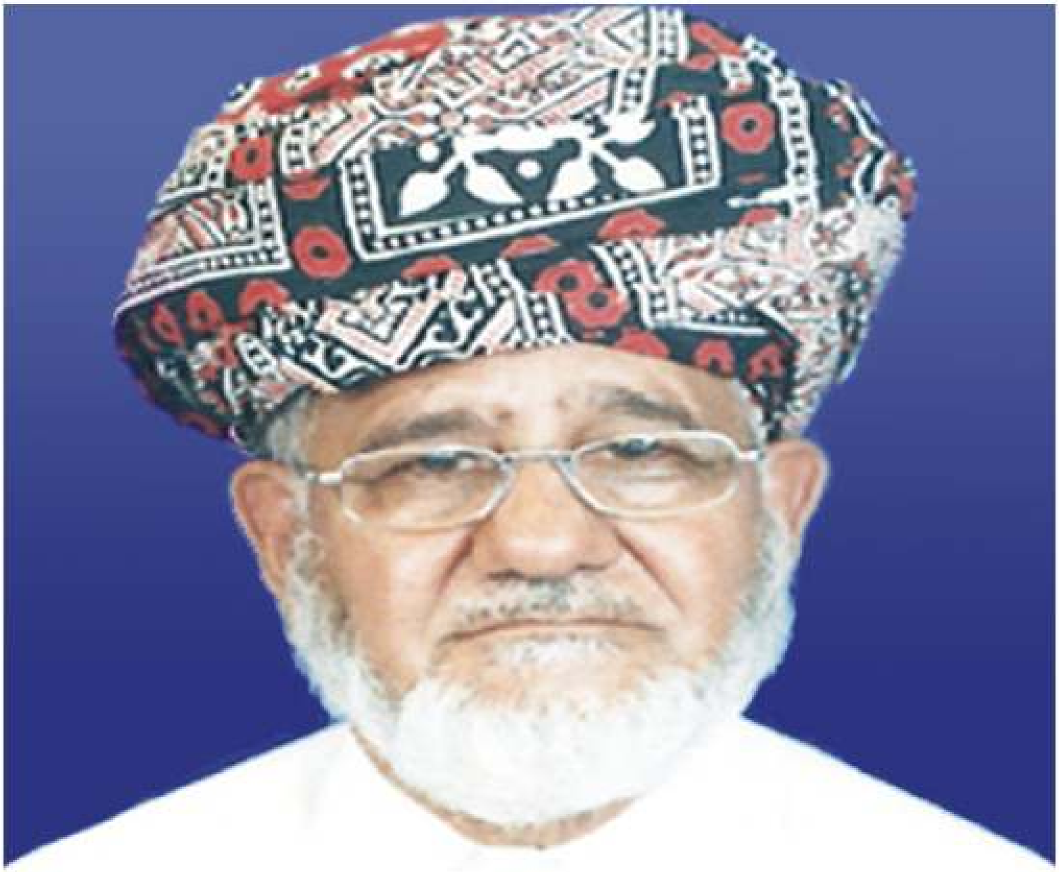
۲۔ لیکن ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے چند کور کمانڈر اور اسکا سیاسی حکومتی ٹولہ تمام ملک دشمن، غدار، آئین توڑنے والے مجرم ۱۸ کروڑ عوام کو نو سال تک مارشل لا کی گن پوائنٹ پر قیدی اور یرغمال بنائے رکھیں۔ ملک وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، حکومتی ایوانوں کے شاہی اخراجات سے عیاشانہ زندگی گذارتے رہیں۔ رشوت، کرپشن، کمیشن سے مال و دولت جمع کرتے رہیں۔ تمام محکموں میں اپنے پسندیدہ افراد کو ملازمتیں مہیا کرتے رہیں۔ ملکی خزانہ اور ملکی اور غیر ملکی قرضے ہضم کرتے رہیں۔ انکو کوئی پوچھنے والا نہ ہو

۳۔ ۵۱ فیصد مستورات کے نام پر ملک کا ۵۱ فیصد بجٹ لوٹنے کا قانون بناتے رہیں۔ اسلام آباد کے مسجد حفصہ کے طلبا طالبات کے پر احتجاج تین ہزار طلبا طالبات کا قتال کرکے رکھ دیں ان مجرموں کوئی پوچھنے والا نہ ہو

۴۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اسکے چند کور کمانڈر اور مسٹر بھٹو ملک کو دولخت کردیں، ون یونٹ کو توڑ کر چار صوبائی حکومتیں بنا ڈالیں، چار وزیر اعلیٰ، چار گورنر، چار سپیکر، چار اسمبلیوں کے ممبران، حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی ایوانوں، شاہی رہائشوں کے اخراجات کون دیگا۔

۵۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور مسٹر بھٹو پاکستان کی ۹۳ ہزار افواج کو ہندوستان کا قیدی بنا دیں، انکو تختہ دار تک پہنچانے کی بجائے حکومتی ایوان مہیا کردیے جائیں۔ ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار، قلم کار، کالم نویس، ذرائع ابلاغ کے مبلغ اس پر کیوں خاموش ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ کی تصانیف



۱۔ آئینۂ وقت
۲۔ صدائے وقت
۳۔ ندائے وقت
۴۔ آوازِ وقت
۵۔ نادِ وقت
۶۔ چراغِ وقت
۷۔ انقلابِ وقت
۸۔ مسیحائے وقت
۹۔ نوشتۂ وقت
۱۰۔ بلائے وقت